اصلی

جواہر خمسہ (کامل) مترجم

عملیات و تعویذات کا
مستند ترین مجموعہ

تالیف: مولانا مرزا محمد بیگ نقشبندی دہلوی
ترجمہ: حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری

ناشر پبلشنگ ہاؤس پہاڑی بھوجلہ دہلی ۶

نام کتاب ——— اصل جواہر خمسہ کامل
نام مصنف ——— حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ
نام مترجم ——— مولانا مرزا محمد بیگ نقشبندی دہلویؒ
ناشر ——— ناز پبلشنگ ہاؤس پہاڑی بھوجلہ دہلی ۶
پرنٹرز ——— ایس۔ایس پرنٹرز دہلی
قیمت ——— چالیس روپئے

فہرست مضامین جواہر خمسہ کامل ۵ جوہر

سرگزشتِ مترجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

حمد و صلوٰۃ کے بعد کمترین خلائق محمد بیگ ابن مولٰنا حاجی مرزا محمد رحیم بیگ صاحب نقشبندی غفر اللہ ذنوبہما و ستر عیوبہما شائقین علم اعمال و وظائف کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اس عاجز کو بھی ابتداء عملیات کی طرف بہت شوق رہا اور اکثر ارباب عمل و اعمال کی خدمت سے مستفید ہوتا رہا۔ اور وقتاً فوقتاً اوراد و وظائف اور چلہ کشی بھی کرتا رہا مگر جیسا کہ دل چاہتا تھا کوئی معتد بہ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ یعنی وصول الی اللہ کا کوئی رستہ نہ ملا تو یہ عاجز بہمراہی جناب مولٰنا و مخدومنا مولوی محمد شاہ صاحب مدرس فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ شریف میں حضرت امام المتقین رئیس الکاملین قبلہ رشد و رشاد واقف اسرار خفی و جلی مولٰنا حاجی حافظ ولی النبی حاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا مولانا مرحوم نے اثنار گفتگو میں اس عاجز کی طرف اشارہ فرمایا حضرت نے میرے حال پر کمال عنایت فرمائی اور زبانِ مبارک سے فرمایا کہ بعد مغرب آیا کرو۔ چنانچہ یہ عاجز حسب ارشاد بیعت حاصل کر کے خدمت والا میں حاضر ہونے لگا۔ اور توجہات سامی سے مشرف ہوتا رہا۔ اور ذکر پاس انفاس میں مشغول ہوا اسی وقت سے وہ کیفیات اور مشاہدات حضرت کی ایک توجہ خاص سے میسر ہوئے جو برسوں کی چلہ کشی اور محنت شاقہ سے بھی میسر نہ ہو سکتے تھے۔ اسی اثنار میں کتاب جواہر خمسہ اصلی محمد غوث گوالیاری

ایک جگہ سے مجھ کو ملی اس کے دیکھنے سے نہایت دل خوش ہوا۔ اور دوستوں کو دکھایا وہ سب کے سب اس بات پر مصر ہوگئے کہ یا تو بجنسہ طبع ہو یا اس کا ترجمہ ہو کیونکہ اس کتاب کے نایاب ہونے سے اکثر لوگوں نے بطمع دنیوی اس نام سے اکثر کتابیں بنا ڈالی ہیں۔ اور رطب و یابس اور نامشروع مضامین بھر دیئے ہیں، کہ جس سے لوگ سخت مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں، اگر یہ چھپے گا یا ترجمہ ہو کر طبع ہوگا تو اور بھی آسانی ہوگی۔ اور عوام و خواص سب مستفید ہوں گے اگرچہ عاجز اس لائق نہ تھا۔ مگر احباب کی خاطر مدِ نظر رکھ کر متوکلاً علی اللہ اس کتاب کا ترجمہ شروع کر دیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ کریم رحیم سے استدعا ہے کہ اس کو جلد پورا کرا دے۔ آمین یارب العلمین۔

واضح ہو کہ یہ ترجمہ بامحاورہ سلیس اردو زبان میں کیا گیا ہے نہ شیخ علیہ الرحمۃ کے اصلی مطلب کو ہاتھ سے جانے دیا ہے اور نہ ان کے کلام میں کچھ خلط ملط کیا ہے بلکہ علیحدہ لفظ مترجم کی علامت سے یا تو اس مضمون کی شرح کی ہے یا اس کی تائید میں اور بزرگوں کے کلام لکھے ہیں یا جو شیخ سے ادعیات وغیرہ یا اس کے متعلق مفید مطالب رہ گئے ہیں وہ اسی علامت کے ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں۔ اور مقامات مشکلہ کا حل نہایت تحقیق و تدقیق سے کیا ہے۔ اور بعض جگہ بین الخطین عبارت لکھ کر مطلب حل کیا ہے۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ اس وقت احقر کے پاس تین نسخے موجود ہیں۔ اور تینوں پرانے ہیں۔ جس میں ایک نسخہ[1] تو خاص شیخ کے قریب زمانہ کا ہے جو ۹۴۰ھ یا ۹۳۰ھ کا لکھا ہوا ہے۔ اور شیخ نصر بن عثمان صدیقی متوکلاً علی الحقیقی کی مہر بھی اس پر شاہد ہے، اور ایک نسخہ میں یہ اسناد بھی درج ہے۔ جو شیخ الہام اللہ نے ۱۱۱۱ھ میں لکھی ہے جس کا لکھنا یہاں ضروریات سے سمجھا ہوا ہے۔ وھو ہذا۔

---

[1] افسوس کہ وہ نسخہ اب میرے پاس نہیں رہا۔

اَسنادِ کتابِ ہٰذا

از شیخ الہامُ اللہ صاحبؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ دُعِیَ بِالْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی فِی الْاَوْقَاتِ الْخَمْسِ مِنَ الْجَوَاهِرِ الْخَمْسِ وَالشُّكْرُ لِلَّذِیْ یُجِیْبُ كُلَّمَا دَعَاهُ الدَّاعِیْ ظُلْمًا وَاَنْوَارًا فِی الْمَطَالِعِ بِقَوْلِهِ الْقَاطِعِ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِهِ النُّسْخَةُ الشَّرِیْفَةُ الْكَرِیْمَةُ الَّتِیْ اُوْدِعَ فِیْهَا مَا یَحْتَاجُ اِلَیْهِ الْاِنْسَانُ وَحُوْوِلَ فِیْهَا مِنْ اَقْسَامِ اَسْمَآءِ الْعِظَامِ وَطُرُقِ دَعْوَتِهَا لِلْعِرْفَانِ اِحْسَانًا عَلَی الْخَلَائِقِ مَتٰی مَا یَطْلُبُوْنَ نِعَمَ الْحَدَثَانِ وَالْغَدَجَانِ وَهِیَ جَامِعَةٌ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ لِمَا یَنْطِقُ بِهَا الْقُرْاٰنُ فَادْعُوْا بِهَا اَیًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی سُمِّیَتْ بِالْجَوَاهِرِ الْخَمْسَةِ فِی الْبَیَانِ مِنْ تَصْنِیْفِ مَوْلَانَا غَوْثِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ الَّذِیْ غَاصَ فِیْ بُحُوْرِ مَعَارِفِ الْاُلُوْهِیَّةِ فَاَخْرَجَ مِنْهَا دُرَرَ الْفَرَائِدِ الْحِسَانِ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ مِنْ بَحْرِ عُمَّانِ

سب تعریف اللہ کو ہے جو اچھے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ پانچوں وقتوں میں پانچ جوہروں سے اور سب شکر ہے اس ذات کے واسطے جو ہر دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔ اندھیرے اُجالے (یعنی رات دن) بموجب اپنے قطعی قول کے حمد و نعت کے بعد معلوم کرنا چاہیے کہ یہ نسخہ بزرگ ایسا ہے اور اس میں وہ چیزیں ہیں جن کا انسان حاجت مند ہے اور وہ چیزیں اس میں جمع کی گئی ہیں۔ جو اسمائے باری تعالیٰ سے ہیں اور حصولِ معرفت کے لیے ان کے پڑھنے کے طریقے بھی لکھے ہیں تاکہ احسان ہو خلائق پر اور ان کے کام آوے جب وہ کسی حادثہ اور خلجان میں ہوں اور یہ نسخہ جامع ہے تمام کلمات اعظم کا اور کلمات اس میں درج ہیں جن کے لیے قرآن شریف سے اجازت ہے۔ پکارو اللہ کو ان ناموں کے ساتھ جس نام سے تم پکارنا چاہو اللہ کے نام سب اچھے ہیں۔ اس نسخہ کا نام جواہر خمسہ رکھا گیا ہے جو مولانا غوث الاسلام والمسلمین کی تصنیف ہے اور وہ وہ ہے جس نے دریائے معرفت

الْعِرْفَانِ الشَّيْخُ الْمُكَمِّلُ الْمُتَفَرِّدُ الْمُتَوَحِّدُ
فِي الْكَشْفِ وَالْوِجْدَانِ قُدْوَةُ الْوَاصِلِيْنَ
اُسْوَةُ الْاٰخِرِيْنَ يَعْسُوْبُ الْمُسْلِمِيْنَ زُبْدَةُ
الْاَوْلِيَاءِ الْكَامِلِيْنَ حَضْرَتْ شَيْخُ مُحَمَّدُ
الْمُلَقَّبُ بِالْغَوْثِ قَدَّسَ اللّٰهُ رُوْحَهُ لَقَدْ
حَكٰى فِيْهَا مَا يُحْكٰى عَنْ اَرْبَابِ الذَّوْقِ وَ
الْوِجْدَانِ بِحَيْثُ جَمَعَ الشَّرِيْعَةَ مَعَ الطَّرِيْقَةِ
وَالطَّرِيْقَةَ مَعَ الْحَقِيْقَةِ وَهِيَ الْمَعْرِفَةُ
مِنْ طُرُقِ اَدْعِيَةِ الْاَتْقِيَاءِ وَاَذْكَارِ الزُّهَّادِ
وَاَشْغَالِ الْعُرَفَاءِ مِنْ اَنْحَاءٍ شَتّٰى حَيْثُ
لَا يَشِذُّ عَنْهَا شَيْءٌ مِّنْ اَنْوَاعِ الدَّعْوَةِ
وَالذِّكْرِ وَالشُّغْلِ قَدِ اسْتَكْتَبْنَاهَا لِاَنْ
نَجْعَلَ عَرْضًا لِلسُّدَّةِ الْعَلِيَّةِ وَنَذْرًا
لِلدَّرَجَةِ الْقُدْسِيَّةِ مَلْجَاءِ اَقْطَابِ
الْعَالَمِ مَفْخَرِ اَسَاطِيْنِ بَنِيْ اٰدَمَ
مَنْ جَاءَ مُتَمَسِّكًا بِجَنَابِهٖ فَقَدْ جَاءَ
مُتَمَسِّكًا بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى مِنْ اِحْسَانِهٖ
اَعْنِيْ وِسَادَةَ رِقَابِ الْاُمَمِ مِنْ طَوَائِفِ
الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ الْمَخْدُوْمِ الْاَعْظَمِ مُسْتَوٰی
مَعَاظِمِ الْوُزَرَاءِ وَالْاُمَرَاءِ فِي الْعَالَمِ صَاحِبِ
السَّيْفِ وَالْقَلَمِ ذَا احْتِشَامٍ وَرَايَاتٍ وَالْعَلَمِ
حَافِظِ مَسَالِكِ الْمِلَّةِ الْغَرَّاءِ وَنَاصِبِ
مَعَالِمِ الطَّرِيْقَةِ الْبَيْضَاءِ وَهُوَ عَلَمٌ

الٰہی سے غوطے لگا کے بڑے بڑے آبدار موتی نکالے
ہیں۔ برائے دو دریا پیوستہ کہ درمیان ان کے پردہ
ہے جو حد سے نہیں بڑھتے نکلتے ہیں ان دونوں سے
موتی اور ہوں گے دریائے عمان معرفت سے وہ
شیخ کامل ہے فرد ہے۔ یکتا ہے۔ کشف اور عرفان
ہیں مقتدا ہے واصلوں کا پیشوا ہے متاخرین کا
سردار ہے مسلمانوں کا خلاصہ ہے اولیاء کاملین کا
حضرت شیخ محمد جو غوث کے خطاب سے ملقب ہے۔ پاک
کرے اللہ تعالیٰ ان کی روح اس میں وہ بیان ہے جو
ارباب ذوق اور ارباب معرفت سے منقسم ہے اس
طرح پر کہ جمع کیا ہے شریعت کو طریقت کے ساتھ اور
طریقت کو حقیقت کے ساتھ اور یہ کتاب صلحاء کے
دعا کرنے کے طریقے اور زاہدوں کے وظیفے اور عارفوں
کے اشتغال بہت طرح پر بتاتی ہے اس طرح پر کہ کوئی
دعا اور کوئی ذکر اور کوئی وظیفہ ایسا نہیں ہے کہ اس
میں نہ ہو بالتحقیق ہم نے اسی واسطے اس کو لکھا ہے کہ
پیش کریں ہم اس شخص کے روبرو جو بلند مرتبہ ہے اور
ہدیہ کریں اس کو جو بڑے درجے والا ہے جائے پناہ
ہے اقطاب عالم کا اور فخر ہے ان کا جو ستون ہیں بنی آدم
میں سے جو کوئی آیا اس کی جناب میں اعتقاد کے ساتھ
اس کے لیے احسان کی ایک دست آویز ہوئی اور وہ
وہ ہے جو تکیہ گاہ ہے سب لوگوں کا خواہ عرب کے
گروہ ہوں خواہ عجم کے انبوہ ہوں مخدوم اعظم ہے

اَلنُّوْرُ فِي سَمَاءِ الشَّانِ. نَوَّابُ جَانِ نِثَارْ
خَانْ اَدَامَ اللّٰهُ اِقْبَالَهٗ فِي الْاَرْضِيْنَ فَاِنَّهٗ
هُوَ غِيَاثُ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ فَلَمَّا
شَرَّفَهَا الْقُبُوْلُ عَالِمًا وَعَارِفًا كَمَا
هِيَ فِيْهَا مِنَ الْعُلُوْمِ وَالْمَعْمُوْلِ اَمَرَنِيْ
اَنْ اَكْتُبَ لَهَا خَاتِمَةً فِيْ بَيَانِ ثِقَاتٍ
تَصْحِيْحِهَا وَسَادَاتِ اَهْلِ الْمُقَابَلَةِ
لِتَلْوِيْحِهَا نَاقِلًا مِنْ اُصُوْلِهَا وَفُرُوْعِهَا
فَقَدْ كَتَبْنَاهَا وَالْتَمَسْنَاهَا فِيْ ذٰلِكَ الْجَنَابِ
الَّذِيْ اَرَانِيْ اَنْ يَتَصَوَّرَهٗ كُلَّمَا طَلَعَ
الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ اِلَى الْاَمْسِ اَوْ لَمَعَ
الْبَرْقُ مِنَ الْاُفُقِ اَوْ هَبَّتِ الرِّيْحُ
مِنْ تِلْقَاءِ فَرَادِيْسِ التَّلْوِيْحِ بِاَنَّ هٰذَا
لِعَبْدِ الْاَحْقَرِ اَعْنِيْ اِلْهَامَ اللّٰهِ قَدْ قَابَلَهَا
مِنْ نُسْخَةِ اَبِيْنَا وَهُوَ الشَّيْخُ الْفَاضِلُ
النِّحْرِيْرُ الْعَارِفُ لِلضَّمِيْرِ بِلَوْحِ التَّقْدِيْرِ
كَمَا هِيَ فِيْهَا الْمَشْهُوْرُ شَيْخُ مُحَمَّدُ
فَضْلُ اللّٰهِ مُسْتَرْشِدٌ عَنْ جَدِّنَا شَيْخِ
مُحَمَّدُ سَلِيْمُ الَّذِيْ كَانَ سُلَّمُ الْجِنَانِ
بِاٰدَابِ اللِّسَانِ وَاَفْصَحُ الْبَيَانِ وَهُوَ مِنْ
جَدِّ جَدِّنَا شَيْخِ الْاٰفَاقِ مِنَ الْاَطْوَالِ وَ
الْاَعْرَاضِ وَالْاَعْمَاقِ زُبْدَةِ الْاَوْلِيَاءِ
الْمُتَاَخِّرِيْنَ اُسْوَةِ جَمِيْعِ الْاَكَابِرِ وَاَصَاغِرِ

بڑے بڑے وزیروں اور امیروں کا سردار عالم میں صاحب ہے شمشیر اور قلم کے دبدبہ والا ہے اور نشان والا نگہبان ہے دین کی روشن راہوں کا اور قائم کرنے والا ہے طریقہ شریعت کا۔ روشن کا اور وہ ایک نور کا چمکا رہے بلندی رات کے آسمان کا نواب جان نثار خاں ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کا اقبال زمین پر کیونکہ وہ فریاد رس ہے اسلام اور مسلمانوں کا جب اس کتاب کو قبولیت کے خلعت سے مشرف کیا درحالیکہ وہ عالم و عارف ہے اُن علوم اور معقولات کا جو اس میں درج ہیں۔ مجھ کو اس کتاب کے خاتمہ لکھنے اور جن ثقہ لوگوں نے اس کی تصحیح کی ہے اور جن سادات نے اس کا مقابلہ کیا ہے ان کا احوال ظاہر کرنے پر مامور فرمایا ہے بحالیکہ میں ناقل ہوں ان کے اصول و فروع کا پس تحقیق لکھا میں نے اور پیش کیا اس کی جناب ممدوح میں جس کا تصور مجھے صبح و شام رہتا ہے۔ یا جبکہ آفاق میں برق چمکتی ہے فردوس بریں سے نورانی ہوا چلتی ہے بندہ احقر یعنی الہام اللہ نے تحقیق مقابلہ کیا اس نسخہ کا اپنے باپ کے نسخہ سے۔ اور وہ شیخ بڑا عالم ہے جانتا ہے جو تختہ تقدیر پہ قلم تقریر سے لکھا ہوا ہے جیسا کہ اس میں ہے اور وہ ہے شیخ محمد فضل اللہ جو میرے دادا کا مرید ہے کہ نام اس کا شیخ محمد سلیم ہے وہ جنت کا زینہ ہے بسبب آداب لسان اور بہت فصیح بیان ہونے کے اور وہ مرید ہیں ہمارے

الدين الشيخ ضياء الله جد اجد لوفا
حضرت قدوة العارفين الشيخ محمد
غوث وواجهها بنسخة شيخ العلماء
والفضلاء شاب العرفاء والاولياء
خطير الدين الشارح لهذه النسخة
الشريفة تسهيلا على السالكين الفطنين
المتأدبين بآداب الدين وكانت تلك
النسخة بيد الخالص كتابته من الشيخ
وكان الشيخ الشارح قد حكى عن ابيه
الشيخ الذي هو جامع علوم الحقائق
والعوارف الشيخ وجيه الدين عن
ابيه الشيخ المجيد الحميد الفضائل
والمعارف الشيخ الرئيس شيخ عبد الله
الذي الجار بالروضة المنورة وصاحب
السجادة للمرقد العلية المقبرة
الغوث التسمية للآب هو الشيخ البحر
الزخار المظهر مكمل الاخيار
حضرت غوث الرباني اما بعد
فيقول العبد الهام الله ان هذه
النسخة لا ريب في صحتها ولا ارتياب
شيئا من الكدر في صفوتها بل نسختها
اصح صحائف الاقطار والاضلاع واو
ضح من مكاتيب الاطراف والاقطاع

پردلواکے کروہ شیخ آفاق تھا تمام روئے زمین کا زبدہ اولیاء ہے
متاخرین کا پیشوا سب دین کے چھوٹے بڑوں کا یہ شیخ
ضیاء اللہ جو مرید ہے ہمارے جد امجد او حضرت عارفوں
کے مقتدا شیخ محمد غوث کا اور مقابلہ کیا اس کو نسخہ
شیخ العلماء اور فضلاء نوجوان عارفوں اور اولیاؤں
کے خطیر الدین سے جو اس نسخہ بزرگ کے شارح ہیں۔
اہل سلوک کی آسانی کے لیے جو ہوشمند ہیں جو دین کے
آداب کو ملحوظ رکھتے ہیں اور یہ نسخہ خاص شیخ کے ہاتھ
کا لکھا ہوا ہے اور شیخ شارح نے حکایت کی اپنے باپ
سے کہ وہ شیخ جامع علوم حقائق اور معارف کا تھا۔
(یعنی) شیخ وجیہ الدین اور وہ اپنے باپ سے کہ وہ
شیخ صاحب فضائل حمیدہ اور معارف کا ہے۔
شیخ الرئیس شیخ عبد اللہ کہ مجاور ہے روضہ روشن کا
اور صاحب سجادہ ہے مرقد علیہ کا اور وہ مقبرہ ہے
بڑے مرتبہ والا اور وہ شیخ ایک دریائے عظیم ہے اور
غوث ربانی ہے مظہر کاملاں اخیار کا اس کے بعد کہتا
ہے بندہ الہام اللہ کہ اس نسخہ کی صحت میں کچھ شک
نہیں ہے اور یہ سب کدورتوں سے پاک صاف
ہے اور جتنے نسخہ کہ اطراف اور اضلاع میں موجود ہیں
سب سے یہ نسخہ صحیح ہے اور خوب واضح بہ نسبت اور جگہ کے
نسخوں کے محفوظ ہے تغیر اور تصحیف سے اور خطائے کاتب
اور قلم ناسخ سے پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سرکش بدذات
کے وسوسوں سے پس اے طالب اس نسخہ کی دعاؤں کے اور اس

أَحْرُسُ مِنْ تَطَرُّقِ التَّصْحِيفِ وَأَحْرُزُ
مِنْ تَمَرُّنِ التَّحْرِيفِ أَمْنَ خَطَاءِ
الْكَاتِبِ وَالْقَلَمِ النَّاسِخِ أَعُوذُ مِنْ
وَسَاوِسِ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ شَامِخٍ
فَأَيُّهَا الطَّالِبُ بِدَعْوَتِهَا وَالْمُتَمَسِّكُ
بِعُرْوَتِهَا الْوُثْقٰى بِصِحَّتِهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ حَبْلٌ
مَتِينٌ لَا انْفِصَامَ لَهَا ثُمَّ أَعْمَلُ ابْتِدَاءً
بِفَاتِحَةٍ لِرُوحِ الْمُصَنِّفِ الْمُؤَلِّفِ
لَقَدْ حَرَسَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الزَّحْمَةِ
وَعَنِ الْمَلَالِ بِعَوْنِهٖ وَمِنِّهٖ وَالْكَمَالُ
الْحَاصِلُ بِذٰلِكَ الْأَعْمَالِ لَمْ يَزَلْ وَ
لَا يَزَالُ فَهُوَ أُمُّ الْكِتَابِ دَعْوَةً وَ أُمُّ
الدُّعَاءِ إِجَابَةً فَخُذْهَا حِفْظًا لَحَرَّرْنَا
يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ مِنْ تَارِيخِ الرَّابِعِ مِنَ
الْعَشَرَةِ الْأُولٰى مِنْ شَهْرِ جُمَادَى
الْأُولٰى فِي سَنَةِ أَلْفٍ وَاحِدٍ وَمِائَتَيْنِ
وَاحِدَةٍ وَعَشَرٍ وَاحِدٍ وَاحِدٍ مِنْ
هِجْرَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِينَ ﷺ

دست آویز کے مضبوط تھامنے والے اس
کی صحت پر اعتماد کر کیونکہ یہ ایک
مضبوط رسی ہے۔ کہ ٹوٹ نہیں سکتی
پس اس پر عمل کر اور منصف اور جمع کرنے
والے کی روح کی خوشنودی کے لیے
فاتحہ پڑھ اللہ تعالیٰ تجھ کو ہر رنج و غم
سے بچاوے۔ اپنی مدد اور احسان
کے ساتھ اور جو کمال کہ ان اعمال
سے حاصل ہو گا۔ اس کو زوال نہ
ہو گا۔ پس وہ سب کتابوں کی
اصل ہے باعتبار دعاؤں کے اور سب
دعاؤں کی ماں ہے باعتبار قبولیت
کے۔ پس لے اس کو اور یاد کر لکھا
ہم نے اس کو بدھ کے روز جمادی الاولیٰ
کی چوتھی تاریخ ۱۲۱۱ھ ہجری نبوی میں
رحمت ہو اللہ تعالیٰ کی اُن پر اور
اُن کی اولاد پر۔ اور ان کے
دوستوں پر۔

اب جو شیخ علیہ الرحمۃ نے اس کتاب پر دیباچہ لکھا ہے۔ اور اس میں اپنی کل کیفیت حاجی صاحب کی خدمت میں پہنچنے اور غوث کے خطاب پانے اور کوہستان کے قلعہ چنار پر تیرہ برس اور چند مہینے ذکر و شغل میں رہنے کی بیان کی ہے۔ درج کیا جاتا ہے۔

دیباچہ از مصنف قدس سرہٗ فارسی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الۡاَحَدِ الصَّمَدِ الۡفَرۡدِ الَّذِیۡ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ حمد لا بدایت وثنائے بے نہایت ملکے الملکے را کہ حقائق کونیہ واعیان ممکنات را از صورِ اسمار الٰہی بظہور آورد و تجلیات گوناگوں مزین و محلی کرد آفتاب احد یتش از دریچۂ وحدتش چناں بر عالم تافت کہ غیر او ہیچکس پیوند وجود عدم درنیافت از اسم جامع خاتم جمع الجمع برداشت وعلم علم بالقلم را در صفت اسمار صفات افراشت آئینہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوۡرَۃِ الرَّحۡمٰنِ بدست خود ساخت و بمصقلہ فَنَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ بپرداخت و بمقابلہ وَجۡہِ الۡمُؤۡمِنِ مِرۡاٰۃُ الۡمُؤۡمِنِ داشتہ خود را بشناخت فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡنَ گفت چوں نظر بر حسن خود انداخت جواہر الخمس حواس خمسہ را کہ فَلَآ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ الۡجَوَارِ الۡکُنَّسِ در شب وحدت جامعہ وَالَّیۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ چوں روز وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ روشن ساخت تفسیر اَلَا لَہُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ کرد در وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ایں عدم را در بساط و نشاط قدم کجا جا بود الا کہ معرفت عرفت ربی بربی روئے نمود۔ وصلوٰۃ وافیات وتجلیات زاکیات بروح تقدس مظہر سلطان انبیار صدر صفحۂ صفا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ در آئینہ مَنۡ رَّاٰنِیۡ فَقَدۡ رَاَی الۡحَقَّ جمال خود را بہمہ کمال دید کلیم سُبۡحَانَکَ لَآ اُحۡصِیۡ ثَنَآءً عَلَیۡکَ دربرکشید قدم در سجادہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ نہاد در مقام اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ایستادند از ابرار اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ بود از اخیار لَمِنَ الۡمُصۡطَفَیۡنَ الۡاَخۡیَارِ گشت و بمہانخانہ فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡہِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ خاص وعام را دعوت کرد صاحب دعوت قُلِ ادۡعُوا اللّٰہَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ اَیًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی شدہ باین دعوت آنچہ در عالم علوی وسفلی است ہمہ را مسخر گردانید اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ

لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّ بَاطِنَۃً
درمیدان لایزالی من الازل الی الابد و من الابد الی الازل شطار گشت وجام سَقَاھُمْ
رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا در مشرب شطار کشید و بے اختیار گشت کہ نُزُلُ
عِلْمِ الشُّطَّارِ قَبْلَ الْفُرْقَانِ فِیْ صَدْرِیْ فَتَحَقَّقَتْ حَقِیْقَۃُ الْاَشْیَاءِ مِنَ
الْاَزَلِ اِلَی الْاَبَدِ کسوت وَاَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیْمٍ آراستہ از روضہ قُمْ فَاَنْذِرْ برخاستہ
ہمچو مرد وارث حقیقے نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْھَا بود ورثۃ الحق یافت ایں
دولت از قسمت ازل روئے نمود وَ لِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَنْ عَلَیْھَا یکی از ابتدا تا انتہا وَ اِلٰی
رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ الْفَقِیْرُ الرَّاجِیْ اِلَی
اللّٰہِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُھَیْمِنِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ محمد
بن خطیر الدین بن عبد اللطیف بن معین الدین قتال بن
خطیر الدین بن بایزید بن خواجہ فرید الدین عطار
کہ در اول حال چوں ولولہ عشق ومحبت داشت بحکم وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا
لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا جد وجہد بسیار میکرد ولیکن بمنتہائے ہمت خود نمی رسید تا
بمقتضائے اَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی در واقعہ اول دیدہ بود باز نمودند کہ بمضمون
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَۃَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ پیش حضرت
سلطان موحدین شیخ ظہور حاجی حضور منع اللہ المسلمین بطور بقائہ زود مقصود رسی ومطلوب
حاصل شود قصد کرد ودر طلب آورد تادراں سایہ عرش پایہ مشرف شد بعد از ملاقات
فرمودند کہ خواجہ احمد کجا است چوں مشار الیہ حاضر شد گفتند مارا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ وعدہ
فرزند کردہ بود انیست توفیق اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یاقت آنحضرت
معمر بودند چنانچہ مشہور است بعد از مدت مدید کہ بشرف خدمت مشرف شد جواہر علوم
باطنی از دریائے وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وزد اہر افضال ظاہری
از بوستان سرائے یُؤْتِیْ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ نثار ایں فقیر کردند بعد ازاں درکوہستان

قلعہ چنار رفتہ سیزدہ سال وچند ماہ در خلوت بود آنچہ فرمودہ بودند بآں عمل نمودہ حال گزشتہ را نوشتہ جمع ساختند بعد از چند سال کہ آنحضرت ہمائے صفت پایہ برسر این فقیر انداختند تمامی را بعرض رسانید خوش حال شدند و دعا کردند و پیراہنے خاصہ خود را عطا فرمودند کہ بشارت أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا یافت ایں کتاب را کہ مسمی بجواہر خمسہ است بدست آنحضرت داد ہر پنج جوہر بنظر کیمیا اثر مشرف شد فرمودند کار خود را آخر کردی وخلق را ہدایت وافر ابدالآباد حجۃ اولیاء اللہ خواہد بود ہیچ ولی بنا شد کہ بریں اسرار مطلع نہ گردد و دوراں وقت عمر این درویش بست و دو سال بود بعد از چند سال کہ از دوئے قضاو قدر بولایت گجرات رسید کہ اکثر محبان و مخلصان مستفیض و مستفید گشتند و این نامہ را تعویذ دل وجان ساختند بعض اصحاب بغرض رسانیدند کہ بعض از مواضع این کتاب تعلق بہ سماع دارد آنرا تصریح فرمایند و ترتیب دہند تا ہیچکس در مغالطہ نیفتد بنا بر ارادت محبان صادق و یاران مخلص بعض جواہر تقدیم و تاخیر یافت و در بعض محل در الفاظ ہم ربط داد دہ شد دریں حال کہ عمر ایں درویش پنجاہ سال بود و کان ذالک فی سنتہ ست وخمسین سبعمائتہ ہر جا کہ نسخہ قدیم[1] باشد بایں مقابلہ سازند این کتاب مشتمل بر پنج جواہر است و باللہ التوفیق والاستعانتہ۔

پہلا جوہر:۔ عابدوں کی عبادت اور ان کے طریقوں کے بیان میں۔
دوسرا جوہر:۔ زاہدوں کے زہد اور اُن کے طریقوں کے بیان میں۔
تیسرا جوہر:۔ طریق دعوات اعمال میں۔
چوتھا جوہر:۔ اذکار واشغال اور مشرب شطار کے بیان میں۔
پانچواں جوہر:۔ ورثۃ الحق عمل محققین اور اُن کے طریقوں کے بیان میں۔

---

[1] نسخہ کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس میں دوبارہ ترمیم کی ہے اور نظر ثانی کر کے بعض جواہر کو مقدم مؤخر کیا ہے جن لوگوں کے پاس پہلا نسخہ ہو وہ اس کے موافق اپنی کتاب درست کر لیں تاکہ مغالطہ میں نہ پڑیں ۱۲ مترجم

پہلا جوہر

عابدوں کی عبادت اور ان کے طریقوں کے بیان میں

مرد عابد جب صبح کو سوتا اٹھے غسل سے پاک کرے۔ اور کسی سے بات چیت نہ کرے
اور دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فجر پڑھے۔
اگر یاد نہ ہو تو تین بار سورۂ اخلاص ہی پڑھ لے (یہ حکم عام ہے)، سلام کے بعد
دس مرتبہ یہ آیت وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
اور سو مرتبہ یہ تسبیح کہے یَا مَنْ اَذَاقَنِیْ الْبَقَآءَ بَعْدَ الْفَنَآءِ اس کے بعد اکتالیس
بار حضور دل سے سورۂ اخلاص پڑھے (اور معنوں پر دھیان رکھے)، پھر حق تعالیٰ کی طرف
متوجہ ہو۔ اس وقت میں جو دعا کرے گا مستجاب ہوگی۔ اس کے بعد ابتدائے سورۂ
انعام بالتسمیہ (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝
هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝
وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ آیۃ
فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ۝ اور یہ دعا بھی پڑھے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِاللَّيْلِ مُظْلِمًا بِقُدْرَتِهٖ
وَجَآءَ بِالنَّهَارِ مُبْصِرًا بِرَحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ هٰذَا خَلْقٌ جَدِيْدٌ وَّيَوْمٌ جَدِيْدٌ فَافْتَحْهُ
عَلَیَّ بِطَاعَتِكَ وَاخْتِمْهُ لِیْ بِمَغْفِرَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَارْزُقْنِیْ فِيْهِ حَسَنَةً تَقَبَّلْهَا
مِنِّیْ وَزَكِّهَا وَضَعِّفْهَا لِیْ وَمَا عَمِلْتُ فِيْهِ مِنْ سَيِّئَةٍ فَاغْفِرْ لِیْ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ اِنَّكَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ وَارْزُقْنِیْ
پھر دو رکعت نماز سنت فجر کی گھر میں ادا کرے اور نیت اس طریق سے کرے نَوَيْتُ اَنْ
اُصَلِّیَ رَكْعَتَیْ سُنَّةِ الْفَجْرِ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پہلی رکعت

میں فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو بار پڑھے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی یہ تسبیح ہر روز پڑھا کرے گا اس کے گناہ نہ لکھے جائیں گے بعد اس کے سُوْرَۃُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ پڑھے اس کے بعد بھی کسی سے[1] بات نہ کرے اگر کوئی بہتر بات ہو تو مضائقہ نہیں کیونکہ یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے منقول ہے۔ جب صبح کے فرض سے فارغ ہو ایک جگہ بیٹھے اور یہ پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ فَلَاشَیْءَ بَعْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَھْلُ النِّعْمَۃِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَآءِ الْحَسَنِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَانَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْکَرِہَ الْکَافِرُوْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صَاحِبُ الْوُحْدَانِیَّۃِ الْفَرْدَانِیَّۃِ الْقَدِیْمِیَّۃِ الْکَرِیْمِیَّۃِ الْاَزَلِیَّۃِ الْاَبَدِیَّۃِ لَیْسَ لَہٗ ضِدٌّ وَّلَانِدٌّ وَّلَاشِبْہٌ وَّلَاشَرِیْکٌ وَّمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بِاَمْرِہٖ وَوَحْیِہٖ تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جَلَّ ثَنَآؤُہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآءُہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی کِبْرِیَآءُہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِیْمَانًا مِّنَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَانًا مِّنَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَانَۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ وَالْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَآءُ لِلّٰہِ وَالْجَبَرُوْتُ لِلّٰہِ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰہِ وَالَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا سَکَنَ فِیْھِمَا کُلُّہٗ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَ

---

[1] یعنی ادائے سنت فجر کے بعد ۱۲

عَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلٰی مِلَّةِ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ
الْمُشْرِکِیْنَ نَشْھَدُ عَلٰی ھٰذِہِ الشَّھَادَةِ نَحْیٰی وَعَلَیْھَا نَمُوْتُ وَعَلَیْھَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ
تَعَالٰی تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْوَھَّابِ سات بار یَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ
غَیْرِہٖ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
گیارہ بار اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ تین بار یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ سات بار بِسْمِ اللّٰہِ
خَیْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ
اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ
بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ
اَتُوْبُ اِلَیْہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا مِنْ عِنْدِکَ
وَاَفِضْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا مِنْ رَّحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِکَ جَنِّبْنَا
مِنْ سَخَطِکَ ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تین بار اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ
وَاَنْتَ ھَدَیْتَنِیْ وَاَنْتَ تَسْقِیْنِیْ وَاَنْتَ تُحْیِیْنِیْ وَاَنْتَ رَبِّیْ لَا رَبَّ لِیْ سِوَاکَ وَلَا
اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ایک بار اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ فَاَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یَا غَفُوْرُ ایک بار اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاکَ ضَعْفِیْ وَبَلِّغْ
الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰی رَغْبَتِیْ وَبَلِّغْنِیْ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ اَرْجُوْ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَخُذْ لِیَ الْخَیْرَ
بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وُدًّا فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَھْدًا عِنْدَکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
ایک بار اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا مِنْ مُّنْکَرَاتِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ وَالْاَھْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ تین بار اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ تین بار
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ

وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ تین بار سورۂ اخلاص بالتسمیہ دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس بار وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

مسبعات عشر کی آفتاب کے طلوع وغروب سے پہلے روزمرہ مواظبت کرنی چاہیئے (عمل بزرگان ہے) سورۂ فاتحہ اور چاروں قل مع بسم اللہ و آیۃ الکرسی ہر ایک سات سات بار پڑھے اور سات بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور ایک بار عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَزِنَةَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَمِلَاءَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ اور سات بار درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور سات بار اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا وَاغْفِرْلِيْ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور سات بار اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا وَبِهِمْ يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ قَدِيْمٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ اور تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الدَّيَّانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الشَّدِيْدِ الْاَرْكَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُسَبَّحِ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَشْغَلُهٗ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ سُبْحَانَ مَنْ يَّذْهَبُ بِاللَّيْلِ وَيَاْتِيْ بِالنَّهَارِ پڑھے اگر رات کو پڑھے تو بجائے لیل کے نہار اور نہار کے لیل پڑھے اس طرح سے سُبْحَانَ مَنْ يَّذْهَبُ بِالنَّهَارِ وَيَاْتِيْ بِاللَّيْلِ اور ایک بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِكَ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ سُبْحَانَ مَنْ لَّهٗ لُطْفٌ خَفِيٌّ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ

مَوْتِہَا وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَشْھَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ الْمُصْطَفٰی وَ
رَسُوْلُہُ الْمُجْتَبٰی اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ
الْمُشْرِکُوْنَ مَنْ یَّہْدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا پڑھ کر ختم کرے۔

ذکرِ نمازِ اشراق ذاکر کو چاہیے کہ قبلہ رو موضع نماز یا گھر میں مصلے پر بعد نماز صبح بیٹھا رہے۔ جس وقت کہ آفتاب بقدر ایک نیزہ یا دو نیزہ بلند ہو اس وقت سورۃ والشمس ایک بار اور تین بار قل ھو اللہ اور ایک بار یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْلَعَنَا الشَّمْسَ مِنْ مَشْرِقِھَا وَجَعَلَھَا ضِیَآءً وَّرَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحَلَّنَا الْیَوْمَ عَافِیَۃً وَّ جَآءَنَا بِالشَّمْسِ مِنْ مَطْلَعِھَا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَادْفَعْ عَنِّیْ شَرَّہٗ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ ھِدَایَتِکَ کَمَا نَوَّرْتَ الْاَرْضَ بِنُوْرِ قُدْرَتِکَ اس وقت بارہ رکعتیں اس ترتیب سے پڑھے۔

(۱) **دو رکعت شکر اللہ** ادا کرے جس کی نیت یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ شُکْرًا لِّلّٰہِ عِبَادَۃً لِّلّٰہِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تا الْعَظِیْمُ اور دوسری میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ تا آخر اور آیہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ علیم تک پڑھے سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا اَکْرَہُ وَلَا اَمْلِکُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ اَصْبَحْتُ مُرْتَہِنًا بِعَمَلِیْ وَاَصْبَحَ اَمْرِیْ بِیَدِ غَیْرِیْ فَلَا فَقِیْرَ اَفْقَرُ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوِّیْ وَلَا تَسُوْءْ بِیْ صَدِیْقِیْ وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَلَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّیْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِیْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ

لَا یَرْحَمُنِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُزِیْلُ بِھَا النِّعَمَ وَمِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُوْجِبُ بِھَا النِّقَمَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

(۲) دو رکعت بہ نیت استعاذہ پڑھے اول میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق اور دوسری میں سورۂ ناس اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْھَامَّةِ وَاَعُوْذُ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاَعُوْذُ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا یَجْرِیْ بِهِ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ اِنَّ رَبِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ سَلَّطْتَ عَلَیْنَا عَدُوًّا بَصِیْرًا بِعُیُوْبِنَا یَرَانَا ھُوَ وَقَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَھُمْ اَللّٰھُمَّ اٰیِسْهُ مِنَّا کَمَا اٰیَسْتَهٗ مِنْ رَحْمَتِکَ وَقَنِّطْهُ مِنَّا کَمَا قَنَّطْتَهٗ مِنْ عَفْوِکَ وَابْعِدْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ کَمَا اَبْعَدْتَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ جَنَّتِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔

(۳) دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ الکافرون دوسری میں سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا وَّلَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ اِلَّا مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا اَنْ اَتَّقِیَ اِلَّا مَا وَقَیْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ فِیْ خَیْرٍ وَّعَافِیَةٍ اَللّٰھُمَّ اخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اخْتِیَارِیْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْخَیْرَاتِ فِیْ کُلِّ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ اُرِیْدُهٗ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَاللَّیْلِ ۔

(۴) دو رکعت نماز نفل بہ نیت استحباب ادا کرے اول میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ واقعہ دوسری میں سبح اسم اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ الْاَشْیَآءِ وَخَشْیَتَکَ اَخْوَفَ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اِنَّمَا اَقْرَرْتَ عُیُوْنَ اَھْلِ الدُّنْیَا ھُمْ فَاَقْرِرْ عَیْنِیْ بِکَ وَبِعِبَادَتِکَ وَاقْطَعْ عَنِّیْ لَذَّاتِ الدُّنْیَا

بِاُنْسِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ وَجْعَلْ طَاعَتَكَ فِىْ كُلِّ شَيْءٍ مِّنِّىْ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِىْ اِلٰى حُبِّكَ وَاجْعَلْ حُبَّكَ
اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلْعَطْشَانِ اَللّٰهُمَّ اسْقِنِىْ بِكَاسِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَفْضَلُ
الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ شُرْبَةً لَا اَظْمَاءُ بَعْدَهَا اَبَدًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(۵) دو رکعت بہ نیت شکر النہار ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حُسْنِ الصَّبَاحِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حُسْنِ الْمَسَاءِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حُسْنِ الْمَبِيْتِ اَكْبَارَ
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا لَمْ يَرِدْ لِمِكَ
لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا لَا اَجْرَ لِقَائِلِهٖ اِلَّا رِضَاكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا عَدَدَ الْقَطْرَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ وَالْحَجَرِ وَالشَّجَرِ وَالْاَوْرَاقِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا هُوَ حَقُّهٗ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِهٖ اِلٰهِىْ بِرَحْمَتِكَ اَرْجُوْ
فَلَا تَكِلْنِىْ اِلٰى غَيْرِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَاَصْلِحْ لِىْ شَانِىْ كُلَّهٗ بِلَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَتُبْ عَلَىَّ وَاغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ اِنَّكَ اَنْتَ
اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ
وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

(۶) دو رکعت نماز بہ نیت شکرانۂ مادر و پدر پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور اخلاص تین تین بار پڑھے اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے۔ يَا لَطِيْفُ اُلْطُفْ بِىْ وَلِوَالِدَىَّ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا
عَلِيْمُ يَا قَدِيْرُ وَاغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ایضاً یہ دعا پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَقَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهَا لِوَالِدَىَّ فَاغْفِرْهُمَا وَلَا تُجَاوِزْ
عَنْهُمَا وَارْضِهِمَا عَنِّىْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

دعائے تعلیم کردہ آنحضرتؐ بحضرت ابوبکرؓ یہ دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ صبح و شام

اور سوتے وقت پڑھا کرے اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَشِرْکِہٖ۔

دعائے ایمان دن یا رات میں پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو جنت عطا فرما وے گا۔ اگرچہ کسی کام میں رہا ہو۔ وہ دعائے ایمان یہ ہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَابْنُ اُمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ۔

ذکر صلوٰۃ تسبیح مرد عابد جب ان ادعیات و نوافل مذکورۂ بالا سے فارغ ہو تو چاہیئے کہ قرآن شریف کی تلاوت کرے یا ذکر میں مشغول ہو یا صلوٰۃ تسبیح پڑھے۔ اگر صلوٰۃ تسبیح پڑھے تو اچھا ہے مگر دن میں ایک سلام سے اور رات میں دو سلام سے پڑھا کرے۔ اور ہر رکعت میں سبحان اللّٰہ پچہتر بار پڑھے طریقہ اس کے پڑھنے کا اس طرح پر ہے کہ اوّل سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ تا آخر پڑھے اس کے بعد پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص یا جو جی چاہے آیات کلام مجید سے پڑھے۔ پھر دس بار وہی تسبیح سبحان اللّٰہ تا آخر پڑھے۔ اور جب رکوع میں جاوے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین بار یا پانچ یا سات یا دس بار کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَلَکَ خَشَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَصَبِیْ وَعَظْمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَمَا اسْتَقَلَّ بِہٖ قَدَمِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اس کے بعد سبحان اللّٰہ تا آخر دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھاتے وقت یہ کہے۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَنْتَ اَھْلُ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اس کے بعد دس بار سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ تا آخر پڑھے جب سجدہ میں جاوے تین بار یا پانچ بار یا دس بار سُبْحَانَ رَبِّیَ

اَلْعَظِیْمِ الْاَعْلٰی کہے اور یہ دعا پڑھے سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ وَاَقَرَّبِکَ لِسَانِیْ وَسَجَدَ وَجْھِیَ الْفَانِیْ لِوَجْھِکَ الْبَاقِیْ اِلٰھِیْ لَا تُحَرِّمِنِّیْ وَجْھًا خَرَّ لَکَ سَاجِدًا اس وقت دس بار تسبیح کہے پھر سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھے اور یہ پڑھے اِغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ اور دس بار تسبیح کہے اور دوسرا سجدہ کرے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور وہی دعائے سابق جو پہلے سجدہ میں پڑھی تھی پڑھے اور بعد اس کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پھر دس بار تسبیح کہے جب دوسری رکعت کے واسطے کھڑا ہو اس ترتیب مذکورہ کو نگاہ رکھے۔ اور جب اخیر قعدے میں بیٹھے التحیات کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاعْتَرَفْتُ بِذُنُوْبِیْ وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اس کے بعد سلام پھیرے اور رات کو دوگانہ اول کے بعد تین بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ پڑھے اور دوگانہ آخر کے بعد اور دن کو سلام کے بعد تین مرتبہ یہ تسبیح کہے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا دوسری مرتبہ اَبَدًا اَبَدًا تیسری مرتبہ اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا تین بار پڑھ کر ہاتھ اٹھا دے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ یَادَائِمُ بِلَا فَنَآءٍ وَزَوَالِ لِمُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ مترجم کہتا ہے کہ صلوٰۃ تسبیح واسطے مغفرت تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ خطاً اور عمدًا اور سرًا اور علانیۃً قدیم و جدید کے حدیث شریف میں آئی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمائی ہے چار رکعتیں ہیں ہر رکعت میں قرأت کے بعد پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور رکوع میں دس بار اور قومہ میں دس بار اور سجدے میں دس بار اور جلسے میں

دس بار اور دوسرے سجدے میں دس بار اور بعد دوسرے سجدے کے بیٹھ کر دس بار پس ہر رکعت میں پچہتر بار اور چاروں رکعت میں تین سو بار پڑھے اگر طاقت ہو تو اس نماز کو ہر روز پڑھے ورنہ ہفتہ میں ایک بار یا مہینہ میں یا سال بھر میں یا تمام عمر میں ایک بار پڑھے۔ روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور ایسے ہی ترمذی نے ابی رافع سے روایت کی ہے (مشکوٰۃ المصابیح) اور مروی ہے کہ ان چار رکعت میں ان چاروں سورتوں کو پڑھے یعنی الھٰکم التکاثر، والعصر، قل یا ایہا الکافرون، قل ھو اللہ احد۔ اور سورتیں بھی مروی ہیں جیسے سبح اسم یا اور مسبحات مگر یہ سہل ہیں۔

ذکر نماز چاشت | جب چوتھائی دن گزر جائے تو بارہ رکعتیں بہ نیت چاشت ادا کرے پہلی رکعت میں والشمس دوسری میں واللیل۔ تیسری میں والضحیٰ۔ چوتھی میں الم نشرح پڑھے باقی آٹھ رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص تین بار پڑھے اگر حافظ قرآن ہے تو ان آٹھوں رکعتوں میں جو سورۃ یا جو آیتیں چاہے بعد فراغ دس بار درود دس بار استغفار اور سو بار یہ پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمَ الْخَائِفِیْنَ مِنْكَ، وَخَوْفَ الْعَالِمِیْنَ بِكَ وَیَقِیْنَ الْمُتَوَكِّلِیْنَ عَلَیْكَ وَتَوَكُّلَ الْمُوْقِنِیْنَ بِكَ وَشُكْرَ الصَّابِرِیْنَ بِكَ وَاِنَابَۃَ الْمُخْبِتِیْنَ اِلَیْكَ وَالْاِلْحَاقَ بِالشُّھَدَآءِ الْاَحْیَاءِ الْمَرْزُوْقِیْنَ عِنْدَكَ اگر مجرد ہے تو اور رکعتیں یعنی نوافل پڑھنی شروع کر دے اور جو کاسب ہے تو کسب میں مشغول ہو۔ اور بعد استخارہ یہ نیت کرے کہ مجھ سے اور لوگوں کو فائدہ پہنچے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَیَّ فِیْ ھٰذَا الْكَسْبِ جب دوپہر ہو رات کے جاگنے کی نیت سے تھوڑی دیر سو رہے (جس کو قیلولہ کہتے ہیں)

ذکر نماز زوال | جب قیلولہ سے اٹھے آبدست کرے یعنی استنجے وغیرہ سے فارغ ہو، پھر وضو کرکے تحیۃ الوضو دوگانہ ادا کرے اس کے بعد چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ستر بار یا پچاس بار یا دس بار یا

تین بار پڑھے اور بعد فراغ کے سولہ بار سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ پڑھے

ذکر نماز پیشین یعنی ظہر

ذکر نماز ظہر جب ظہر کا وقت ہو چار رکعت سنت ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک ایک قل پڑھے غرضیکہ چاروں رکعتوں میں چاروں قل پورے کرے اور ظہر کی نماز میں مستحب یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں تاخیر کرے اور جاڑے میں تعجیل۔ اور تیس آیتوں سے چالیس تک پڑھے پھر سلام کے بعد یہ دعا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَآءِ الْحَسَنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ. پڑھ کر ہاتھ اٹھائے اور درود شریف پڑھتا ہوا یہ دعا مانگے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ ذُنُوْبَنَا فَاغْفِرْهَا وَتَعْلَمُ عُيُوْبَنَا فَاسْتُرْهَا وَتَعْلَمُ حَوَائِجَنَا فَاقْضِهَا وَتَعْلَمُ اَمْرَاضَنَا فَاشْفِهَا وَتَعْلَمُ مُهِمَّاتِنَا فَاكْفِهَا رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
پھر دو رکعت سنت ادا کرے پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھے دوسری میں اخلاص۔

صلوٰۃ برائے نگاہداشت ایمان اُس کے بعد دو رکعت اور واسطے نگاہداشت ایمان کے پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اعراف میں سے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سے الْمُحْسِنِيْنَ تک پڑھے اور دوسری رکعت میں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ، تا آخر سورۃ پڑھے سلام کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَزَلْ كَانَ كَمَا هُوَ الْاٰنَ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَزَالُ يَكُوْنُ كَمَا كَانَ وَكَمَا هُوَ الْاٰنَ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَتَغَيَّرُ بِذَاتِهٖ وَلَا فِيْ صِفَاتِهٖ وَلَا فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ بِحُدُوْثِ الْاَكْوَانِ سُبْحَانَ الدَّآئِمِ الْقَآئِمِ سُبْحَانَ الْقَآئِمِ الدَّآئِمِ سُبْحَانَ

الحیّ الذی لا یموت ابداً سبحان الذی یمیت الخلائق وھو حیّ لا یموت سبحان الاوّل المبدئ سبحان الباقی الغنی سبحان من لا تسمی قبل ان یسمّی سبحان العلی الاعلٰی سبحانہٗ وتعالٰی سبحانہٗ سبحانہٗ فسبحان الذی بیدہٖ ملکوت کل شیئٍ والیہ ترجعون۔

صلوٰۃ الخضر پھر دس رکعت صلوٰۃ الخضر مابین ظہر و عصر کے ادا کرے، اور جو آیات قرآنی یاد ہوں پڑھے مگر سورہ زمر سے سورہ انا فتحنا کے آخر تک پڑھے تو خوب ہے یا الم ترکیف سے آخر قرآن تک ہر ایک رکعت میں ایک ایک سورہ پڑھے اس کے بعد یہ دعا بدرقہ ایمان پڑھے۔

دعا بدرقہ ایمان لبیک اللّٰھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمۃ لک والملک لا شریک لک اٰمنت باللّٰہ وکفرت بالجبت والطاغوت واستمسکت بالعروۃ الوثقٰی اشھد ان وعدک حق ولقاءک حق اشھد ان الجنۃ حق والنار حق واشھد انک احد صمد وتر فرد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد واشھد ان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیھا وان اللّٰہ یبعث من فی القبور واشھد ان کل معبود من دون عرشک الٰی قرار الارضین باطل غیر وجھک الکریم ربنا اٰمنا بما انزلت علینا واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔

ذکر نماز دیگر یعنی عصر

ذکر نماز عصر اوّل چار رکعت سنّت ادا کرے پہلی رکعت میں اذا زلزلت الارض اور دوسری میں والعادیات تیسری میں القارعۃ چوتھی میں الھٰکم التکاثر پڑھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پہلی رکعت میں والعصر چار بار دوسری میں تین بار اور تیسری میں دو بار چوتھی میں ایک بار۔ اور اس وقت کی نماز ادا کرنے میں مستحب یہ ہے کہ تاخیر کرے یہاں تک کہ قرص آفتاب متغیر نہ ہو اور ابر کے دن

عصر اور عشاء کی نماز جلد پڑھ لے اور قرأت آیات اس بیس بیس سے تیس آیات تک ہے سلام کے بعد ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے اور جو ظہر کے فرضوں کے بعد پڑھا ہے وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ تک پڑھ کر ہاتھ اٹھاوے اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ یَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ وَیَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ وَیَا صَاحِبَ الْمَوَاھِبِ السَّنِیَّۃِ وَیَا دَافِعَ الْبَلَآءِ وَالْبَلِیَّۃِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی السَّجِیَّۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الْبَرَرَۃِ النَّقِیَّۃِ وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا یَا ذِی الْھُدٰی الْعُلٰی فِیْ ھٰذِہِ الْعَصْرِ وَالْعَشِیَّۃِ رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلٰٓئِكَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا۔ یہی دعا جمعہ کی رات کو عشاء کے فرضوں کے بعد تین بار پڑھے۔ واضح ہو کہ عصر کی نماز کے بعد قبولیت کا وقت ہے جو دعا کرے گا مستجاب ہو گی۔ ۱۲ مترجم

اور عصر کی نماز کے بعد علم کے پڑھنے پڑھانے اور وعظ ونصائح اور اقوال مشائخ کے سننے میں مشغول رہے۔ اور جس کام میں کہ مرضی حق ہو سعی بلیغ کرے۔ اگر قرآن شریف یا تسبیح یا استغفار غروب آفتاب تک پڑھتا رہے تو بہت ہی خوب ہے۔ اور عند الغروب مسبعات عشر پڑھے۔ اور پنجشنبہ اور جمعہ کے دن اور شنبہ کی شب کو فرضوں کے بعد یہ دعا پڑھتا رہے۔ یَا جَبَّارُ اَجْبُرْ قَلْبِیْ یَا غَفَّارُ اِغْفِرْ ذَنْبِیْ یَا سَتَّارُ اُسْتُرْ عَیْبِیْ یَا رَحْمٰنُ اَصْلِحْنِیْ یَا رَحِیْمُ ارْحَمْنِیْ یَا تَوَّابُ تُبْ عَلَیَّ یَا سَلَامُ سَلِّمْنِیْ۔ جب آفتاب غروب ہونے لگے اس وقت سورہ وَاللَّیْلِ پڑھنی شروع کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو جائے۔

ذکر نماز شام یعنی مغرب

ذکر نماز مغرب جب اذان سنے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَائِکَ وَحُضُوْرُ صَلَوٰتِکَ وَشُھُوْدُ مَلَائِکَتِکَ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ سَیِّئَاتِیْ۔

افطاری کی نیت اگر روزہ دار ہے تو پانی یا خرمے کے ساتھ افطار کرے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِیْ پھر فرض پڑھے اور اس وقت کی نماز میں مستحب ہے کہ تین یا پانچ آیتیں پڑھے اور یہ نماز ستاروں کے ظہور سے پہلے ادا کرے سلام کے بعد کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھاوے اور کہے اَللّٰھُمَّ انْقُلْنَا مِنْ ذُلِّ الْمَعْصِیَۃِ اِلٰی عِزِّ الطَّاعَۃِ یا پھر کہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ پھر دو رکعت سنت کی نیت باندھے پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد کہے۔ مَرْحَبًا بِمَلَائِکَۃِ اللَّیْلِ وَمَرْحَبًا بِالْمَلَکَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ الْکَاتِبَیْنِ اُکْتُبَا فِیْ صَحِیْفَتِیْ اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّالْحَوْضَ حَقٌّ وَّالشَّفَاعَۃَ حَقٌّ وَّالصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ اَوْدَعْتُکَ لِھٰذِہِ الشَّھَادَۃِ لِیَوْمِ حَاجَتِیْ اِلَیْھَا اَللّٰھُمَّ احْطُطْ بِھَا وِزْرِیْ وَاغْفِرْ بِھَا ذَنْبِیْ وَثَقِّلْ بِھَا مِیْزَانِیْ وَاَوْجِبْ لِیْ بِھَا اَمَانِیْ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ بِفَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اور دن میں دعائے بدرقۃ ایمان سے پہلے بھی دعا مَرْحَبًا بِمَلَائِکَۃِ اللَّیْلِ کی جگہ النَّھَارِ باقی بدستور یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ تک پڑھے پھر سنت کے بعد بیس رکعت نفل پڑھے اس میں چھ رکعت صلوٰۃ اوابین ہیں۔ اور باقی اس کے علاوہ ہیں۔ جن کا بیان آگے آتا ہے۔

(۱) **صلوٰۃ اوابین** تین سلام سے پڑھے پہلے دوگانہ میں فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں تین تین بار قل ھو اللہ پڑھے اور دوسرے دوگانہ میں چھ چھ بار اور تیسرے دوگانہ میں معوذتین ایک ایک بار پڑھے۔

(۲) صلوٰۃ فردوس | دو رکعت پڑھے پہلی میں فاتحہ کے بعد الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ سے وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ تک اور آیۃ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سے يَعْقِلُوْنَ تک اور پندرہ مرتبے قل ھو اللہ پڑھے اور دوسری رکعت میں آیۃ الکرسی خالدون تک اور لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے آخر سورۂ بقرہ تک پڑھے اور پندرہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔

(۳) صلوٰۃ نور | دو رکعت پڑھے اوّل رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ بروج دوسری میں سورۂ والطارق پڑھے۔

(۴) صلوٰۃ استجاب | دو رکعت پڑھے اوّل میں فاتحہ کے بعد سورۂ زمر اور دوسری میں سورۂ واقعہ۔

(۵) صلوٰۃ شکرانہ شب | دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ الکافرون پانچ پانچ مرتبے اور سلام کے بعد تین مرتبے یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حُسْنِ الْمَسَآءِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حُسْنِ الصَّبَاحِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حُسْنِ الْمَبِيْتِ اور ایک دفعہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ دَائِمًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا اَدَآئِمًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا لَا اَجْزَآءَ لِقَائِلِهٖ اِلَّا رَضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ دَائِمًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَتَنَفُّسِ كُلِّ نَفْسٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا حَقُّهٗ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِهٖ۔

(۶) صلوٰۃ برائے زندگی دل و روشنائی قبر | دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اخلاص چھ بار اور معوذتین ایک بار اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ سِرَاجًا فِيْ قَبْرِيْ وَفِيْ قُبُوْرِ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(۷) صلوٰۃ برائے حفظ ایمان | دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد یہ دعا پڑھے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ پانچ دفعہ اور فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین پانچ دفعہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پانچ دفعہ اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے۔ اللھم انی اسئلک ایماناً دائماً و اسئلک قلباً خاشعاً و اسئلک علماً نافعاً و اسئلک یقیناً صادقاً و اسئلک دیناً قیماً و اسئلک رزقاً طیباً و اسئلک عملاً متقبلاً و اسئلک العافیۃ من کل بلیۃ و اسئلک حسن العافیۃ و اسئلک دوام العافیۃ و اسئلک تمام العافیۃ و اسئلک الشکر علی العافیۃ و اسئلک الغنی عن الناس برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(۸) **صلوٰۃ برائے مزید محبت** دو رکعت پڑھے اور سلام کے بعد سجدے میں سات دفعہ یہ دعا پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سجدے سے سر اٹھاوے اور یہ دعا مانگے یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام یا ارحم الراحمین یا الٰہ الاولین والاخرین یا رحمٰن الدنیا والاخرۃ و یا رحیمھما یا رب یا رب یا رب یا اللہ یا اللہ اغفرلی جمیع ذنوبی و تقبل صلوتی و صیامی **تنبیہ** مغرب سے عشاء تک تلاوت قرآن پاک یا نماز و مراقبہ میں مشغول رہے نماز عشاء سے پہلے نہ سوئے اور اس وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دے کہ یہ وقت تمام رات کی نفل اور شب بیداری سے بہتر ہے۔

ذکر نماز خفتن یعنی عشاء

ذکر نماز عشاء جب عشاء کا وقت ہو پہلے چار رکعت سنت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی خالدون تک پڑھے اور دوسری میں للہ ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض تا آخر سورۃ بقرہ اور تیسری میں اول سورۃ الحدید تا بذات الصدور چوتھی میں و لو انزلنا ھٰذا القرآن تا آخر سورہ حشر پڑھے اور نماز عشاء کو ایک ثلث شب تک تاخیر پڑھنا مستحب ہے اور قرأۃ پندرہ آیتوں سے بیس آیات تک چاہیئے۔ جب فرض پڑھ چکے تو سلام کے بعد ایک بار یہ کہے کہ لا الٰہ الا اللہ

وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون ہاتھ اٹھاوے اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگے۔ اللھم تب علینا قبل الموت وھون علینا سکرات الموت وارحمنا عند الموت ولا تعذبنا بعد الموت یا خالق الحیوٰۃ والموت توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین وصلی اللہ علی محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین دو رکعت سنت پڑھے اول میں فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون دوسری میں سورۂ اخلاص اس کے بعد چار رکعت اور پڑھے اول میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی تین دفعہ دوسری میں اخلاص معوذتین ایک ایک دفعہ تیسری میں آیۃ الکرسی تین دفعہ چوتھی میں تینوں قل ایک ایک دفعہ پڑھے سلام کے بعد سجدے میں جائے اور چار دفعہ کہے سبحان القدیم الذی لم یزل ولا یزال سبحان العلیم الذی لا یجھل سبحان الجواد الذی لا یبخل سبحان الحکیم الذی لا یعجل اور بیس دفعہ یا رحیم پڑھے اور اپنی حاجت حق تعالیٰ سے چاہے ایضاً چار رکعت اور پڑھے پہلی میں سورۂ یٰس اور دوسری میں نجم دخان تیسری میں الم تنزیل الکتاب چوتھی میں سورۂ الملک پڑھے سلام کے بعد درود شریف پڑھ کر تین سو بار یا واحد الباقی اول کل شیء واٰخرہ۔ **ف** ذاکر کو چاہیے کہ نوافل پڑھ کر سو رہے اور آخر شب میں اٹھ کر وتر ادا کرے اور افضل یہ ہے کہ وتر میں یہ سورت قرأت کرے پہلی رکعت میں سبح اسم اور انا انزلنا۔ دوسری میں قل یا ایہا الکافرون تیسری میں سورۂ اخلاص پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ باندھے اور دعائے قنوت پڑھے۔ سلام کے بعد سجدے میں جا کے تین بار یا پانچ بار سبحان الملک القدوس سبوح قدوس ربنا ورب الملٰئکۃ والروح کہے اور سر اٹھا کر آیۃ الکرسی پڑھے پھر دوسرا سجدہ کرے اور یہی تسبیح پڑھ کر سر اٹھاوے اور حاجت چاہے۔

دو رکعت لتشفیعا اللوتر اس کے بعد دو رکعت تشفیعا اللوتر بیٹھ کر پڑھے اول رکعت میں سورۂ اذا زلزلت الارض دوسری میں الھکم التکاثر اور سلام کے بعد چار

بار توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ رب العلمین یفعل اللہ ما یشآء بقدرتہ ویحکم ما یرید بعزتہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر اور ایک بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر فالحمد للہ نحمدہ ونستغفرہ تا من سیئات اعمالنا پڑھے اور اپنی حاجت چاہے تو بہتر ہے ف سوتے وقت اور صبح کی نماز کے بعد ان آیات اور سورہ ہائے قرآن مجید کی مواظبت کرے، سورۂ یٰس، سورۂ حشر سورۂ صف سورۂ جمعہ سورۂ تغابن سورہ اعلیٰ سورۂ نون اگر اس قدر نہ ہو سکے تو اذا السماء انشقت تا آخر اور سورۂ فاتحہ اور آیات الٓمّٓ ذالک الکتاب لا ریب تا مفلحون اور الھکم الہ واحد تا یعقلون اور آیۃ الکرسی تا خلدون اور للہ ما فی السمٰوٰت تا آخر و شھد اللہ تا الاسلام اور قل اللھم تا بغیر حساب اور ان ربکم اللہ الذی تا من المحسنین اور لقد جآءکم رسول من انفسکم عزیز تا آخر اور قل ادعوا اللہ تا آخر اور اول سورۂ کہف سے تلعجبا ان الذین امنوا تا آخر سورۂ کہف اور ذا النون اذ ذھب تا الوارثین اور فسبحان اللہ حین تمسون تخرجون اور سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اور والصفات تا لازب اور حٰمٓ تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم تا الیہ المصیر اور لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا تا آخر سورہ قل اوحی تا شططا اور قل یا ایھا الکفرون اور سورۂ اخلاص اور معوذتین ف مترجم کہتا ہے چونکہ شیخ نے بوجہ اختصار کے آیات مذکورہ کا نام لے دیا کہ واقف سمجھ لے گا۔ واقفوں کے لیے ایک امر دشوار تھا اس واسطے ان آیات مذکورہ کا نام لے دیا کہ تلاش کرنی نہ پڑے اور ہر شخص باسانی تلاوت کر سکے (وھو ہٰذا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ
لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ وَ
مَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اِنَّ
الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ

الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر
تولج الیل فی النہار وتولج النہار فی الیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من
الحی وترزق من تشاء بغیر حساب ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض فی
ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی الیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر
والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین ادعوا ربکم
تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا وادعوہ
خوفا وطمعا ان رحمت اللہ قریب من المحسنین لقد جاءکم رسول من انفسکم
عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم فان تولوا فقل حسبی
اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن
ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین
ذلک سبیلا وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم
یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی انزل
علی عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجا قیما لینذر باسا شدیدا من لدنہ ویبشر
المؤمنین الذین یعملون الصلحت ان لہم اجرا حسنا ماکثین فیہ ابدا وینذر الذین
قالوا اتخذ اللہ ولدا ما لہم بہ من علم ولا لاباۓہم کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم
ان یقولون الا کذبا فلعلک باخع نفسک علی اثارہم ان لم یؤمنوا بہذا الحدیث
اسفا انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا لنبلوہم ایہم احسن عملا وانا لجعلون ما
علیہا صعیدا جرزا ام حسبت ان اصحب الکہف والرقیم کانوا من ایتنا عجبا
ان الذین امنوا وعملوا الصلحت کانت لہم جنت الفردوس نزلا خلدین فیہا لا
یبغون عنہا حولا قل لو کان البحر مدادا لکلمت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد
کلمت ربی ولو جئنا بمثلہ مددا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد
فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا وذا النون
اذ ذہب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمت ان لا الہ الا انت

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝
وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ
تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ
تُخْرَجُونَ ۝ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝
فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝
إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ لَّا يَسَّمَّعُونَ
إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ إِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن
طِينٍ لَّازِبٍ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ حم ۝ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝
غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝
لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ
آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ
ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى
الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى
الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ
فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ
أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ
الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا
عَجَبًا ۝ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ
صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝
وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ
كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۝ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۝ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ إِنَّهُ ظَنَّ
أَنْ لَنْ يَحُورَ ۝ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ وَالْقَمَرِ
إِذَا اتَّسَقَ ۝ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا
يَسْجُدُونَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ۝ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ۝ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا
عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝
وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي
يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ يَا أَكْرَمَ مِنْ كُلِّ كَرِيمٍ يَا أَعْظَمَ مِنْ
كُلِّ كَرِيمٍ يَا أَعْظَمَ مِنْ كُلِّ عَظِيمٍ أَغْنِنَا بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَمُدَّ عُمْرَنَا مَعَ الْعَافِيَةِ
إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے اور دایاں ہاتھ سرہانے رکھ کر أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پڑھتا ہوا سو جائے
اور منہ قبلہ کی جانب کرے۔

ذکر استنجا اس میں دو چیزیں فرض ہیں[1] اول دور کرنا نجاست کا دوسرے پاکی کرنی کلوخ سے اور استخواں اور سرگین اور اس سے کہ ایک دفعہ استنجا کیا ہو نہ کرے اور جیسا کہ کتاب سعادت میں لکھا ہے عمل کرے۔ ف مترجم کہتا ہے کہ شائد کتاب سعادت سے مراد کیمیائے سعادت ہو۔ لہٰذا اس کی عبارت ترجمہ کرکے یہاں لکھنی مناسب ہوئی وہو ہذا۔

۱؎ اگر قدر نجاست درہم شرعی سے کم ہے تو اس کا دھونا سنت ہے اگر برابر ہے تو واجب اور اگر اس سے زیادہ ہے تو فرض ہے ۱۲۔

پاخانہ جانے کے آداب کے بیان میں اگر آدمی صحرا میں ہو تو چاہیئے کہ لوگوں کی نگاہ سے دور ہو جائے اور ممکن ہو تو کسی دیوار کی آڑ کرلے اور بیٹھنے سے پہلے شرمگاہ نہ کھولے اور آفتاب ماہتاب کی طرف منہ نہ کرے اور قبلہ کی طرف[1] پیٹھ نہ کرے۔ اگر پائخانہ میں تو درست ہے مگر اولیٰ یہی ہے کہ قبلہ دائیں بائیں رہے مجمع عام کی جگہ پائخانہ پیشاب نہ کرے اور نہ پانی میں کھڑے ہو کر اور نہ میوہ دار درخت کے نیچے۔ اور نہ وضو اور غسل کی جگہ اور نہ کسی بل میں اور نہ سخت زمین اور ہوا کے رُخ پیشاب کرے اور بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے جب پاخانہ جانے لگے تو قدمچہ پر پہلے بایاں پاؤں رکھے اور آتے وقت داہنا۔ اور جس چیز میں خدا کا نام ہو اُسے اپنے ساتھ نہ لیجائے۔ اور ننگے سر جائے اور پاخانہ جاتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجْسِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور باہر نکلتے وقت یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَ اَبْقٰی فِیْ جَسَدِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ۔

استنجے کے بیان میں چاہیے کہ پتھر کے تین ٹکڑے یا مٹی کے تین ڈھیلے پائخانہ پھر چکنے کے پہلے درست کر رکھے جب فارغ ہو تو بائیں ہاتھ میں پائخانہ کے مقام کے قریب پاک جگہ رکھ کر کھسکائے اور نجاست کے مقام پر لاکر اُسے پھیرے اور نجاست پونچھے۔ دوسری جگہ نجاست نہ لگنے پائے اسیطرح تین ڈھیلے[2] کام میں لائے اگر پاک نہ ہو تو دو ڈھیلے اور لے تاکہ تاق رہیں پھر پتھر کا ایک بڑا ٹکڑا یا ایک بڑا ڈھیلا داہنے ہاتھ میں لے۔ اور آلۂ تناسل بائیں ہاتھ سے پکڑے اور اس پتھر یا ڈھیلے پر تین بار یا تین جگہ اُس کا سر رکھے اور بائیں ہاتھ سے ہلائے۔ داہنے ہاتھ سے نہ ہلائے۔ اتنے ہی پر قناعت کرے تو پاکی کے لیے کافی ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ ڈھیلے اور پانی

---

[1] استنجے کے لیے قبلہ کو منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا مکروہ اور پیشاب کرنا اور پاخانہ پھرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ۱۲ مترجم

[2] گرمی کے دنوں میں پہلے اور تیسرے پتھر کو پیچھے کی طرف سے جاکر پاک کرے اور جاڑے کے دنوں میں پہلے اور تیسرے پتھر کو آگے کی طرف لاکے پاک کرے اور پہلی صورت میں دوسرے پتھر سے آگے کی طرف پاک کرے اور دوسری میں پیچھے کی طرف اور عورت جاڑے گرمی میں ہمیشہ پہلے پتھر کو پیچھے کی طرف لیجاکر پاک کرے ۱۲۔

دونوں سے استنجا کرے۔ اگر پانی لینا منظور ہو تو اُس جگہ سے اُٹھ کر دوسری جگہ جائے۔
داہنے ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ ہتھیلی تک اس قدر ملے کہ معلوم ہو جائے کہ
اب نجاست کا اثر کچھ باقی نہیں رہا تو بہت پانی نہ بہائے اور ملنے میں بہت زور نہ کرے
کہ پانی اندر پہنچ جائے لیکن آبدست کے وقت بیٹھنے کو ڈھیلا[۱] رکھے اور اسی طرح
آبدست لینے میں جہاں پانی نہ پہنچے وہ باطن ہے اس کو نجاست کا حکم نہیں ہے وسواس
نہ کرنا چاہئے اسی طرح قطرہ جھاڑنے میں تین بار ذکر کے نیچے ہاتھ لے جائے۔ اور
تین بار جھٹکے اور تین قدم چلے اور تین بار کھنکارے اس سے زیادہ اپنے کو تکلیف نہ
دے۔ کہ وسواس پیدا ہوگا۔ اگر ایسا کر چکا اور پھر بار بار معلوم ہوا کہ استنجا کرنے کے
بعد تری ظاہر ہوئی اپنی مہانی پر پانی ڈال لیوے کہ وہ تری پانی کی معلوم ہو کیونکہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے وسواس کے دور کرنے کو ایسا ہی فرمایا ہے۔ جب
استنجا کر کے فارغ ہو تو دیوار یا زمین پر ہاتھ ملے پھر دھوئے تاکہ کچھ بُو باقی نہ رہے
اور بعد استنجے کے یہ دعا پڑھے۔

استنجے کے بعد کی دُعا | اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ فَرْجِيْ مِنَ الْفَوَاحِشِ

فقط تمام ہوا مضمون امام غزالیؒ کا۔ جاننا چاہئے کہ استنجا کرنا اس حدیث سے جو
دونوں راہوں سے نکلے پتھر وغیرہ سے یہاں تک کہ صاف ہو جاوے بغیر گنتی کے
سنت ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک گنتی بھی سنت ہے۔ واضح ہو کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجے پر مداومت فرمائی ہے ضرور کیا کرے اور تین پتھروں
کا ہونا کچھ ضرور نہیں اگر دو پتھروں میں صاف ہو جائے کافی ہے۔ ہمارے مذہب
میں کوئی شمار پتھروں کا مسنون نہیں ہے اور بعد پتھر لینے کے پانی سے دھونا ادب
ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو کبھی کہ نکلے پائخانے سے مگر یہ کہ نہ چھوا پانی کو (یعنی پانی لیا)، اور روایت
کیا اس کو ابن ماجہ نے اور روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

۱ اگر روزہ دار ہے تو بہت کھل کر اور ڈھیلا ہو کر نہ بیٹھے کہ پانی جانے کا احتمال ہے ۱۲ مترجم عفی عنہ

سے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ
یعنی مسجد قبا میں وہ لوگ کہ دوست رکھتے ہیں طہارت کو اور اللہ دوست رکھتا ہے
طہارت کرنے والوں کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے گروہ انصار کے تحقیق
اللہ نے ثنا کی اوپر تمہارے تمہاری طہارت پر پس کیا ہے طہارت تمہاری۔ کہا انہوں
نے کہ ہم وضو کرتے ہیں نماز کے لیے اور غسل کرتے ہیں جنابت سے اور استنجا پاک
کرتے ہیں ہم پانی سے فرما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سو وہ یہی ہے کہ لازم پکڑو
تم اس کو روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور زرین رحمۃ اللہ علیہما نے تو اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ طہارت سے مراد قرآن شریف میں بھی استنجا کرنا پانی سے ہے اس واسطے
کہ مسجد قبا والے خاص اس میں اور مہاجرین سے زیادہ تھے ورنہ وضو اور غسل اور
مہاجرین بھی کرتے تھے۔ اور روایت ہے سنن ابن ماجہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ دھوتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پاخانے کی جائے کو تین بار کہا
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہم نے اس کو پس پایا ہم نے اس کو دوا اور پاکی
اور راوی اس حدیث کے ثقہ ہیں۔ پہلے دونوں ہاتھ دھوئے پھر مخرج کو ڈھیلا چھوڑ
کر خوب صاف کر کے مل کے دھووے اور ایک انگلی یا دو تین انگلیوں کے باطن
سے دھووے اور انگلیوں کے سرے سے نہ دھوئے پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور
اگر نجاست مخرج درم کے برابر تجاوز کرے گی۔ دھونا اس کا شیخین کے نزدیک واجب
ہے اور امام کے نزدیک اگر مخرج سمیت درم سے بڑھ جاوے اس کا بھی دھونا
فرض ہے اور کھانے اور ہڈی اور گوبر اور داہنے ہاتھ سے استنجا درست نہیں۔
اور کھڑے ہو کے پیشاب کرنا خلافِ ادب ہے۔ اور نیز پیشاب کے لیے بہت احتیاط
چاہیے۔ کیونکہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو بول میں احتیاط نہ کرے۔ اس
کے واسطے بڑی وعید شدید ہے روایت کی دار قطنی اور حاکم وغیرہ نے کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو پیشاب سے اکثر عذاب قبر کا اسی
سے ہوتا ہے (یعنی پیشاب کی بے احتیاطی سے) ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

وضو کا بیان

عبداللہ بن زید انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چہار دانگ اور ایک من پانی سے وضو[1] کیا کرتے تھے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ڈیڑھ من چاہیے نصف من استنجے کے لیے اور نصف من ہاتھ اور سر کے مسح کے لیے اور نصف من پاؤں دھونے کے لیے اگر استنجے کی ضرورت نہ ہو تو صرف وضو کے لیے ایک من کافی ہے نصف من میں ہاتھ منہ اور مسح سر۔ اور نصف من میں دونوں پاؤں اور جو موزوں پر مسح کرے تو نصف من اور غسل[2] کے پانی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ایک

---

[1] من سے مراد سیر ہے اور من کے عربی میں سیر ہی کے معنی آتے ہیں واضح ہو کہ وضو میں چار فرض ہیں۔ پہلے منہ کا دھونا پیشانی سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک دوسرے دونوں ہاتھوں کا دھونا کہنیوں سمیت۔ تیسرے دونوں پاؤں کا دھونا ٹخنوں سمیت۔ چوتھے مسح کرنا چوتھائی سر کا اور چودہ سنتیں ہیں (۱) دونوں ہاتھوں کا دھونا بند دست تک (۲) وضو کے شروع میں اللہ کا نام لینا بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ کہنا (درمختار) (۳) مسواک کرنی (۴) تین بار کلی کرنی (۵) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۶) داڑھی کا خلال کرنا (۷) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (۸) دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کا تین بار دھونا (۱۰) ایک بار سامنے سر کا مسح کرنا۔ (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا سر کے مسح کے پانی سے (۱۲) نیت کرنی وضو کے شروع وقت کی۔ (۱۳) ترتیب سے وضو کرنا (۱۴) پے در پے اعضاء کا دھونا۔ ۲ مترجم عفی عنہ۔

[2] غسل میں تین چیزیں فرض ہیں (۱) پانی منہ میں ڈالنا۔ (۲) ناک میں پانی ڈالنا۔ (۳) تمام ظاہر بدن پر پانی کا پہنچانا۔ اور پانچ چیزیں سنت ہیں (۱) دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ (۲) فرج کا دھونا۔ (۳) نجاست دور کرنا فرج دھونے کے بعد۔ (۴) وضو کرنا اگر پتھر وغیرہ غسل کی جگہ نہ رکھا ہو۔ اور وہاں مستعمل پانی جمع رہتا ہو تو بعد میں پاؤں دھوئے۔ (۵) تین بار تمام بدن پر پانی بہانا۔

صاع[1] اور صاع چار من کا ہوتا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو کافی نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا جو بالوں میں تم سے زیادہ ہے اور اطاعت میں تم سے آگے ہے اس کے لیے کافی ہے۔ (اس سے زیادہ کی رخصت نہ دی) حضرت امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ نصف من سے پاؤں دھوؤ اور باقی پانی سارے بدن پر بہاؤ۔ مترجم کہتا ہے کہ شیخ نے وہ دعائیں جو ہر عضو کے دھونے کے لیے آثار صالحین سے پائی گئی ہیں نہیں لکھیں۔ اس واسطے یہاں لکھنا مناسب معلوم ہو کہ التزام ادعیات میں فرق نہ آئے۔

ادعیہ وضو

(۱) اعوذ و بسم اللہ اور وضو کی نیت کے بعد پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا۔

(۲) مضمضہ کے وقت اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ كَاْسًا لَا اَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

(۳) ناک میں پانی دیتے وقت اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ رَائِحَةَ نَعِیْمِكَ وَجِنَانِكَ۔

(۴) منہ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ وَّلَا تُسَوِّدْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ۔

(۵) دایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔

(۶) بایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ۔

(۷) سر کے مسح کے وقت اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ وَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ۔

(۸) کان کے مسح کے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ

---

[1] ایک صاع دو سو بہتر تولہ کا ہوتا ہے تو اس حساب سے تین تولہ میں سیر پانی ہو ۱۲ مترجم

فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ

(۹) گردن کے مسح کے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ۔

(۱۰) دایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔

(۱۱) بایاں پاؤں دھوتے وقت اللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ اور ہر عضو کے دھوتے وقت درود شریف پڑھے (کذا فی الکبیری شرح منیۃ المصلی والحصن الحصین جب وضو کر چکے تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ اور ایک بار یا دو بار یا تین بار اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے اور وضو کا بقیہ پانی کھڑے ہو کر پئے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِنِيْ بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ وَاعْصِمْنِيْ مِنَ الْاَحْوَالِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ وضو کی دعائیں تمام ہوئیں۔

صلوٰۃ تحیۃ الوضوء وضو کے بعد دو رکعت صلوٰۃ تحیۃ الوضوء پڑھے۔ اوّل میں فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح دوسری میں والضحیٰ اور سلام کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لِيْ كَمَا اُحِبُّ فَاجْعَلْنِيْ لَكَ كَمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُسْنَ الْاِخْتِبَارِ وَصِحَّةَ الْاِعْتِبَارِ وَصِدْقَ الْاِفْتِقَارِ بِرَحْمَتِكَ يَاعَزِيْزُ يَاغَفَّارُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط مترجم کہتا ہے کہ وضو کے بعد دو رکعت نماز نفل تحیۃ الوضوء پڑھنے کی کتابوں میں بہت بڑی فضیلت لکھی ہے اور دعا کی قبولیت کے لیے ایک واسطۂ واثق بھی ہے چنانچہ اس کا بیان اب لکھا جاتا ہے، چاہیے کہ ضرور پڑھا کرے شرح منیۃ المصلی کبیری

میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حق تعالےٰ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بے وضو ہو اور وضو نہ کیا ہو تو بیشک اس نے مجھ پر جفا کی اور جو بے وضو ہوا اور وضو کیا لیکن دو رکعت نماز نہ پڑھی تو بیشک اس نے مجھ پر جفا کی اور جو بے وضو ہوا اور وضو کیا اور نماز دو رکعت پڑھی اور اس نے مجھ سے سوال کیا اگر میں اس کی حاجت قبول نہ کروں گا تو بے شک ظالم ٹھہروں گا۔ لیکن پروردگار تمہارا ظالم نہیں ہے۔ یعنی دعا اس کی ضرور قبول کی جائے گی۔

صلوٰۃ السعادت چار رکعت صلوٰۃ السعادت پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار دوسری میں بیس بار تیسری میں تیس بار چوتھی میں چالیس بار پڑھے۔ **ایضاً** دو رکعت اور پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ستر بار اور سلام کے بعد ستر بار استغفار پڑھے۔

تہجد کا بیان

اے عابد جب تجھے توفیق ہو اور تہجد پڑھنا شروع کرے تو چاہیے کہ تحیۃ الوضو سے پہلے یہ پڑھے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا اور دس بار پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الخ اور ایک بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ذُوالْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْجَلَالِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکَمَالِ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ بَھَآءُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَنْتَ زَیْنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَمَنْ عَلَیْھِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَلِقَآءُکَ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ فَاِنَّہٗ لَا یَھْدِیْنِیْ لِاَحْسَنِھَآ اِلَّآ اَنْتَ

وَلَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْبَائِسِ الْمِسْکِیْنِ وَاَدْعُوْکَ دُعَاءَ الْفَقِیْرِ
الذَّلِیْلِ الْخَاضِعِ فَلَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِکَ رَبِّ شَقِیًّا وَّکُنْ بِیْ رَؤُفًا رَّحِیْمًا یَاخَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ
وَیَا اَکْرَمَ الْمُعْطِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا
اخْتُلِفَ فِیْہِ بِاِذْنِکَ وَتَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اس کے بعد صلوٰۃ تحیۃ الوضو
حسب تحریر بالا ادا کرے اور سلام کے بعد تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَزِنَۃَ
مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَمِلْأَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ پڑھ کر تین تین بار سید الاستغفار یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ
الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَجَرٰی بِہٖ
قَلَمُکَ وَنَفَذَتْ بِہٖ مَشِیَّتُکَ اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَا وَارْفَعْ
دَرَجَتَھُمَا فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ
الطَّاھِرِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ پڑھے۔

صلوٰۃ الاحیاء واللیل | دو رکعت بہ نیت صلوٰۃ الاحیاو اللیل پڑھے۔ اوّل میں
آیۃ الکرسی دوسری میں اٰمن الرسول اس کے بعد بارہ رکعت چھ سلام سے ادا کرے
اور ہر رکعت میں قراءت کم کرے۔ اقل نماز تہجد چار رکعت ہے اور اوسط بارہ رکعت
اور اکثر جس قدر ہو سکے۔ ہر دوگانہ کے بعد دم لے اور تسبیح اور استغفار اور صلوٰۃ
میں مشغول ہو۔ بعد نماز تہجد اس فقیر کی مناجات جو بخطاب غوث مخاطب
کیا جاتا ہے ستر بار پڑھے اور وہ یہ ہے: الٰہی آنچہ بد کردم ندانستم خطا کردم بہ بخش
بحق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔
ایضًا دو رکعت اور پڑھے اول میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس بار دوسری

ہیں معوذتین دس بار اور سلام کے بعد اپنے اور جمیع مومنین اور مومنات کے لیے مغفرت اور دعا مانگے مستجاب ہو گی اور اسم کے پڑھنے سے جلد قبول ہونے کا واسطہ ہے اور وہ یہ ہے۔ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَّمُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَّمَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّیَا رَجَائِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ۔

دعائے سریع الاجابت جس وقت مسجد[1] میں داخل ہو اگر وضو ہے تو پہلے دو رکعت پڑھے اول میں آیۃ الکرسی دوسری میں تین بار سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْمَنْزِلِ وَخَیْرَ مَا فِیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْمَنْزِلِ وَشَرِّ مَا فِیْہِ اَللّٰھُمَّ اَعْصِمْنِیْ بِاَلْطَافِکَ حَتّٰی لَا اَعْصِیَکَ وَاَعِنِّیْ عَلٰی طَاعَتِکَ وَبِتَوْفِیْقِکَ وَجَنِّبْنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اگر صاحب عذر ہے تو تیمم۔ اور ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے اگر سنت و نوافل گھر میں پڑھے تو بہتر ہے اور نوافل کی نیت تکمیلاً للفرائض کرے۔

ہفتہ بھر کی نوافل کا بیان

نوافل شب جمعہ جمعہ کی رات میں بین العشائین بارہ رکعت پڑھے۔ اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔

ایضاً: عشاء کے فرض اور سنت کے بعد دس رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے تو شب قدر کی تمام رات جاگنے کا ثواب پاوے۔

نوافل یوم جمعہ چاشت کے وقت بارہ رکعت پڑھے اور جو آیتیں یاد ہوں وہ پڑھے اور سلام کے بعد درود شریف کا موظف ہو۔

---

[1] جب مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ پہلے دایاں پاؤں رکھے پھر بایاں اور مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھے پھر دایاں۔ اور پائخانہ میں جاتے وقت اس کے برخلاف کرے بہت سی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

نوافل روز شنبہ چالیس رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون تین بار اور سلام کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار۔

نوافل شب یکشنبہ بیس رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچاس بار اور معوذتین ایک بار اور سلام کے بعد درود شریف سو بار اور استغفار سو بار اور لاحول سو بار اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ سو بار پڑھے۔

نوافل روز یکشنبہ اشراق کے بعد چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں اٰمن الرسول ایک بار پڑھے۔

ایضاً: ظہر کی نماز کے بعد چار رکعت دو سلام سے پڑھے اول میں الم تنزیل الکتاب سجدہ دوسری میں تبارک الذی بیدہ الملک تیسری اور چوتھی میں ایک ایک بار سورہ جمعہ۔

نوافل شب دوشنبہ چار رکعت پڑھے اول میں فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس بار اور دوسری میں بیس بار تیسری میں تیس بار چوتھی میں چالیس بار اور سلام کے بعد اخلاص اور معوذتین اور درود شریف اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ پچہتر بار پڑھے۔

نوافل روز دوشنبہ اشراق کے بعد دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے اور سلام کے بعد بارہ دفعہ سورۂ اخلاص اور بارہ دفعہ استغفار پڑھے۔

نوافل شب سہ شنبہ دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور معوذتین پندرہ بار اور سلام کے بعد درود شریف اور آیۃ الکرسی

اور استغفار پندرہ بار پڑھے۔

نوافل روز سہ شنبہ اشراق کے بعد نصف النہار تک بارہ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے اور اخلاص تین بار۔

نوافل شب چہار شنبہ چھ رکعت تین سلام سے ادا کرے اور ہر ایک میں قل اللھم تا بغیر حساب ایک بار پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار یہ پڑھے جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ وَمُسْتَوْجِبُہٗ۔

ایضاً:۔ دو رکعت عشاء کے بعد پڑھے اوّل میں سورۂ فلق دس بار اور دوسری میں سورۂ والناس دس بار پڑھے اور بعد فراغ صلوٰۃ استغفار۔

نوافل روز چہار شنبہ اشراق کے بعد بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور تینوں قل تین تین بار۔

نوافل شب پنجشنبہ بین العشائین دو رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور تینوں قل پانچ پانچ بار پڑھے اور سلام کے بعد پندرہ بار استغفار اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ ھٰذَا لِوَالِدَیَّ وَرَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا۔

نوافل روز پنجشنبہ ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت پڑھے اوّل آیۃ الکرسی سو بار اور دوسری میں اخلاص سو بار اس کے بعد درود شریف و استغفار سو سو بار پڑھے۔

ہفتہ بھر کے اذکار کا بیان

عابد کو چاہیئے کہ ان دعاؤں کو سو بار اس ترتیب سے پڑھا کرے ہفتہ کو:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اتوار کو:۔

۱؎ واضح ہو کہ بہترین اذکار تلاوت قرآن شریف ہے اس سے بڑھ کر کوئی نعمت عظمیٰ نہیں۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ پیر کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَزِیْزٌ اجْلِیْلًا یَا عَزِیْزُ یَا جَلِیْلُ۔ منگل کو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بدھ کو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مُّخْلِصًا۔ جمعرات کو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ جمعہ کو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اس کے بعد دو رکعت پڑھے اور قرآن شریف سے جو یاد ہو قرأت کرے اور سلام کے بعد سجدے میں جاکر حق تعالیٰ سے اپنی حاجت چاہے۔

دوسری ترتیب جو سلطان الموحدین حضرت شیخ ظہور الحق وَالشرع والدین سے

منقول ہے کہ ہر روز ایک ہزار بار ۱۰۰۰ ترتیب سے پڑھے۔ وہ یہ ہے۔

شنبہ:۔ یَا ھُوَ یَا اَللّٰہُ یکشنبہ:۔ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

دوشنبہ:۔ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ سہ شنبہ:۔ یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ

چہار شنبہ:۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پنجشنبہ:۔ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ

آدینہ:۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

نوعِ دیگر:۔ مروی ہے حضرت شیخ الشیوخ رضی اللہ عنہ سے کہ ہر روز حسب ذیل یک ہزار ایک بار پڑھے۔

روز شنبہ:۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ روز یکشنبہ:۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ روز دوشنبہ:۔ درود شریف روز سہ شنبہ:۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ

بقیہ حاشیہ فردوس آرام گاہ حضرت شاہ اہل اللہ برادر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہما اللہ چہار باب میں تحریر فرماتے ہیں کہ حسب ذیل ترتیب سات روز میں قرآن شریف ختم کرنا بہت ہی قبولیت رکھتا ہے۔

جمعہ:۔ سورۂ فاتحہ سے آخر مائدہ تک شنبہ کو انعام سے آخر توبہ تک یکشنبہ کو سورۂ یونس سے آخر سورۂ مریم تک دوشنبہ کو سورۂ طٰہٰ سے آخر قصص تک سہ شنبہ کو عنکبوت سے آخر صاد تک چہار شنبہ کو سورۂ زمر سے آخر سورۂ رحمٰن تک پنجشنبہ کو سورۂ واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھ کر سجدہ کرے اور خدا تعالیٰ سے حاجت چاہے۔ ۱۲ مترجم

الْعَظِیْمِ روز چہار شنبہ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ روز پنجشنبہ: یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ جمعہ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

احزاب کی نماز کا بیان

منگل کے دن ظہر کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور قل اللھم مالک الملک تا بغیر حساب اور چاروں قل پڑھے وز پندرہ دفعہ یہ کہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ دس بار رکوع میں اور دس بار قومہ میں اور دس بار سجدے میں اور دس بار جلسہ میں اور دس بار دوسرے سجدے میں اور دس بار جب سجدہ سے سر اٹھائے غرضیکہ ہر رکعت میں پچھتر بار ہو۔ اس کے بعد اور چار رکعت اسی ترتیب سے پڑھے۔ مگر اخیر رکعت میں التحیات کے بعد سجدہ کرے اور اکتالیس بار یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھے پھر درود شریف پڑھ کر سلام پھیرے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور جو دعا یا صلوٰۃ یاد ہو پڑھے۔

استخارہ کی نماز کا بیان

پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا کہ جب کسی کو کسی کام کی ضرورت ہو تو مشورت کرے اور استخارہ کے معنی بھی مشورت کے ہیں۔ پہلے رب العالمین سے مشورت کرلے، چاہیے کہ پہلے دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھے۔ سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعائے استخارہ پڑھے اگر خدا چاہے اس کام میں برکت ہوگی۔ اور انجام اچھا ہوگا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ۔ (مترجم) کہتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ عمل موافق حدیث صحیح کے ہے تو بہت نافع ہے چاہیے کہ ہر کام سے پہلے تین روز یا سات روز دو رکعت نماز پڑھے۔ سلام کے بعد دعائے مذکورہ پڑھے اگر اس کے حق میں بہتر ہوگا تو اس کام کی صورت بنتی چلی جائے گی۔ اگر کوئی صورت نہ دیکھے تو ترک کر دے کہ اس کے حق میں بہتر نہیں ہے۔

طریق استخارہ واضح ہو کہ استخارہ کے بارے میں بہت سی حدیثیں اور روائتیں وارد ہیں منجملہ ان کے ایک یہ حدیث ہے مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ ترجمہ نقصان نہیں اٹھاتا جو شخص استخارہ کرتا ہے اور پشیمان نہیں ہوتا جو کوئی مشورہ کر لیتا ہے اور بعض احادیث سے یہ بھی ثابت ہے۔ مَنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ الرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ یعنی سعادت ابن آدم کی مرضی الٰہی پر راضی ہونا ہے۔ یعنی استخارہ کے بعد جو کچھ حکم مانع ہو اس پر عمل کرنا سعادت اور اس سے اعراض کرنا باعث شقاوت۔ صاحب سراج السالکین اور احمد الدیربی الشافعی رحمہما اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نوری حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جس کسی کو کوئی کام مشکل پیش آئے اور اس کی تدبیر نہ جانتا ہو۔ کوئی غائب ہے کہ مدت سے اس کی خبر نہ پاتا ہو یا کوئی قیدی ہو یا کوئی بیمار ہو تو چاہیے کہ سونے سے پہلے چھ رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ ایک سلام سے پڑھے۔ پھر کسی سے بات چیت نہ کرے اور علیحدہ مقام ہو جہاں کسی مرد وعورت کا گزر نہ ہو۔ یعنی کوئی نہ آنے پاوے اور یہ بھی ضرور ہے کہ چہار شنبہ کو روزہ رکھے اور پنجشنبہ سے عمل شروع کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد والشمس دوسری میں واللیل تیسری میں والضحٰی چوتھی میں الم نشرح پانچویں میں والتین چھٹی میں انا انزلنا ہر رکعت میں ہر

سورۃ سات سات بار پڑھے جب نماز سے فارغ ہو تو حق تعالیٰ کی تحمید میں مشغول ہو اور درود شریف پڑھے اور یہ دعا مانگے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ وَرَبَّ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ وَرَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰتِہٖ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیَ اللَّیْلَۃَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ۔ اگر پہلی رات اس نے اپنے مطلب کو مشاہدہ کیا تو فہو المراد ورنہ دوسری تیسری یہاں تک کہ ساتویں رات تک ضرور مطلع کیا جاوے گا یا کوئی شخص خواب میں اس کی کیفیت سے آگاہ کرے گا باذن اللہ تعالیٰ۔

برائے روایت موتیٰ | حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے مُردوں میں سے کسی کو خواب میں دیکھنا چاہے تو وتر کے بعد چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الھٰکم التکاثر تلاوت کرے اور اپنے بستر پر یہ کلمات پڑھتا ہوا سو جائے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فُلَانًا عَلَی الْحَالَۃِ الَّتِیْ ھُوَ عَلَیْھَا فلاں کی جگہ اس کا نام لے چنانچہ اُس مردے کو خواب میں دیکھے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سفر کی نماز کا بیان

جو شخص سفر کرنے کا ارادہ کرے اُس کو چاہیے کہ پہلے دو رکعت ادا کرے۔ اوّل میں فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسٓ ایک بار دوسری میں انا انزلنا دس بار اور سلام کے بعد تین ہزار سات بار کَھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ[1] کہے اور موافق ہر حرف کے ایک ایک سنگریزہ اٹھائے۔ یعنی سات عدد ان میں سے چھ سنگریزے تو چھ طرف پھینکدے اور ایک سنگریزہ اپنے پاس رکھے اور جب منزل پر پہنچے اس کو بھی ڈالدے۔ انشاء اللہ تعالےٰ کامیاب ہوگا اور سفر سے سلامت اپنے گھر آئے گا۔

ف اگر عامل اس عمل کو دوسرے کے واسطے کرے تو دو کلمہ شرط نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ بعض آثار (یعنی اقوال صحابہؓ) میں اس طرح آیا ہے کہ جو

---

[1] بعض نسخوں میں اس طرح پر ہے حٰمٓعٓسٓقٓ کَھٰیٰعٓصٓ۔

شخص سفر کرنے کے وقت اپنے گھر سے نکلنے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھ لے گا تو خدا چاہے اس کو کوئی امر مکروہ اور ناگوار چیز نہ پہنچے گی۔ یہاں تک کہ بخیر اپنے گھر واپس آوے گا۔ دیگر جو شخص اسم حفیظ کو اپنی سواری یا خورجی اسباب یا اپنے صندوق یا اپنے گھر میں رکھے گا اس کے لیے سرقہ (یعنی چوری) سے امان ہوگی۔ اور وہ چیز یہ ہے اَللّٰہُ حَفِیْظٌ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ قَدِیْمٌ اَزَلِیٌّ حَقٌّ قَیُّوْمٌ لَا یَنَامُ۔

<u>برائے دفع تشنگی</u> اگر سفر میں پیاس کا غلبہ ہو اور پانی نہ ملے تو ایک سنگ ریزہ پر تین بار انا انزلنا پڑھ کر منہ میں رکھے اور جب بلندی پر پہنچے تکبیر پڑھے۔ انشاء اللہ تشنگی دفع ہوگی۔

نئے کپڑے پہننے کی دُعا

جب کوئی نیا کپڑا بنایا جاوے تو چاہیے کہ پہننے سے پہلے پانی پر دس بار انا انزلنا آخر تک پڑھ کر دم کرے اور اس کپڑے پر چھڑکے مترجم کہتا ہے دیربی ؒ نے لکھا ہے جو شخص چھتیس مرتبے اس سورت کو پڑھ کر نئے لباس پر چھڑک دیوے تو جب تک وہ کپڑا اُس کے تن پر قائم رہے گا حق تعالیٰ اس کے رزق میں وسعت دے گا۔ اور بعضے علما کے ہاتھ کا لکھا ہوا پایا گیا ہے کہ جو کوئی سورۂ قدر اور سورۂ اخلاص دس دس بار آب پاکیزہ پر پڑھ کر جدید لباس پر چھڑک دیوے گا تو جب تک اس کا ایک تار بھی اس کے بدن پر باقی رہے گا۔ عیش و عشرت میں رہے گا۔ انتہی کلامہ۔

دلہن کے گھر میں لانے کی دعا

جب دلہن کو گھر میں لاوے تو چاہیے کہ اس کے گوشۂ چادر پر ایک دوگانہ ادا کرے اور سلام کے بعد اپنا داہنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھے۔ یَا قُدُّوْسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهٗ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ

مترجم کہتا ہے کہ یہ دعا بھی پڑھنی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَ عُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَاجَبَلْتَھَا اور صحبت سے پہلے دونوں میاں بیوی یہ دعا پڑھ لیا کریں۔

دعائے مباشرت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا اُن کی اولاد شیطان کے فتنے سے محفوظ رہے گی۔

ذکر نماز حاجت[۱]

حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی کام مشکل آ پڑے یا کسی ظالم کے پھندے میں گرفتار ہو جائے تو چاہیے کہ یہ نماز پڑھے مجھ کو قسم ہے اس خدائے پاک کی جس نے مجھ کو تبلیغ احکام کے لیے بھیجا ہے اگر صدقِ نیت سے مردہ پر پڑھی جائے تو وہ زندہ ہو جائے وہ نماز یہ ہے۔ چار رکعت دو سلام سے اول میں فاتحہ کے بعد قل اللّٰھم بغیر حساب دوسری میں انا اعطینا تیسری میں قل یاایہا الکٰفرون چوتھی میں قل ھو اللہ احد ہر ایک پندرہ دفعہ پڑھے سلام کے بعد دعائے مرقومہ ذیل پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ مصلے سے اٹھنے نہ پائے گا کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا وہ دعائے مکرم و معظم یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ یَامَنْ ذِکْرُہٗ شَرَفٌ لِلذَّاکِرِیْنَ وَ یَامَنْ طَاعَتُہٗ نَجَاۃٌ لِّلْمُطِیْعِیْنَ یَامَنْ رَافَتُہٗ مَلْجَأٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ یَامَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ اَنْبَاءُ الْمُحْتَاجِیْنَ۔

---

[۱] بزرگان دین حضرت شاہ ولی اللہ و حضرت شاہ اہل اللہ وغیر ہمار حمہم اللہ نے اس نماز کے لیے لکھا ہے کہ یہ بہت سریع الاجابت ہے اور اسمیں تمام قرآن مجید میں چار رکعت کی نیت باندھے اول رکعت میں فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو بار پڑھے دوسری میں رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو بار پڑھے تیسری میں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ سو بار چوتھی میں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ سو بار سلام کے بعد سجدہ میں رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار پڑھ کر جو حاجت مانگے وہ ملے۔ مترجم عفا عنہ۔

ذکر برائے شفائے مریض

دوگانہ پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھے سلام کے بعد وہیں مصلے پر بیٹھا رہے اور کسی سے بات چیت نہ کرے اور ہزار بار یہ تسبیح پڑھے۔ یَابَدِیْعَ الْعَجَآئِبِ بِالْخَیْرِ اِرْحَمْنِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ اس کو از سرِ نو زندگی عطا فرمائیں گے۔

ذکر عوض نماز جمعہ و حصولِ سعادت

منقول ہے کہ ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں گاؤں میں رہتا ہوں اور مدینہ ہم سے دور ہے یہانتک نہیں آسکتے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں اپنی قوم کو اطلاع دوں تاکہ وہ لوگ اس میں مشغول ہوں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سورج نکل آئے۔ تو دوگانہ پڑھو پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل اعوذ برب الفلق دوسری میں قل اعوذ برب الناس اور سلام کے بعد سات بار آیۃ الکرسی اس کے بعد چار رکعت اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اذا جاء نصر اللہ ایک بار قل ہو اللہ پچیس بار سلام کے بعد ستر بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے قسم ہے اس خدائے پاک کی کہ محمدؐ کی جان اس کے حکم میں ہے جو مومن مرد یا عورت بروز جمعہ اس کو پڑھے گا (بروز قیامت) اس کو بہشت کے ملنے کا میں ضامن ہوں۔ اور وہ بندہ اپنی جگہ سے بھی نہ اٹھنے پائے گا کہ بخشا جاوے گا۔ اور زیر عرش منادی ندا کرے گا کہ اے شخص تجھ کو خوشخبری ہو کہ حق تعالیٰ نے تیرے سارے پچھلے گناہ معاف کئے اور نماز کے ادا کرنے والے کو ثواب توریت، زبور، انجیل، فرقان اور ثواب صائم الدہر اور ثواب طواف کنندگان خانہ کعبہ کا ملتا ہے گویا بیت المقدس اس نے اپنے ہاتھ سے بنائی اور اس کے نامۂ اعمال میں حق تعالیٰ اس قدر ثواب لکھتا ہے جس

قدڈھیلے پتھر ریت اور درختوں کے پتے ہیں۔ اور گویا کہ موسیٰ علیہ السلام کو پایا۔ جب یہ فرمایا گیا اور زید بن ثابت کی ماں نے سنا اٹھی اور اس اعرابی کے گرد پھری اور کہا یہ نعمت عظمیٰ تیری بدولت ہم کو حاصل ہوئی۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف نے اس اعرابی کو دو جامے اور ہزار درہم دیئے اور ایک شخص نے ستر دینار اور جامہ دیا وہ اعرابی اپنی قوم میں خوش و خرم گیا۔ اور اپنی قوم کو جا کر سکھلایا اس نماز کی فضیلتیں بیشمار ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی واقف نہیں۔

ذکر نماز قلب

اس کی نیت یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃَ الْقَلْبِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک بار مگر اس میں شرط یہ ہے کہ نیت سے لیکر سلام تک زبان نہ ہلائے سب دل میں پڑھے سلام کے بعد سجدے میں جائے اور جو حاجت ہو حق تعالیٰ سے چاہے پھر بحضور دل ستر بار استغفار پڑھے اور اپنے مرشد کا تصور کرے۔

ذکر صلوٰۃ العاشقین

پچھلی رات کو چار رکعت ایک سلام سے پڑھے اور یہ نیت کرے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃَ الْعَاشِقِیْنَ تا آخر اوّل میں فاتحہ کے بعد یَا اَللّٰہُ دوسری میں یَا رَحْمٰنُ تیسری میں یَا رَحِیْمُ چوتھی میں یَا وَدُوْدُ سو سو بار پڑھے اس کے بعد جس میں انشراح خاطر ہو صبح کاذب طلوع ہونے تک اس میں مشغول رہے۔

ذکر نماز تنویر القلب

دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَ

الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ آٹھ آٹھ بار پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار یَا اَللّٰہُ الْمُوَفِّقُ کہے۔

قضا شدہ نمازوں کے کفارہ کا بیان

از نسخہ شیخ الاسلام والمسلمین رئیس الاوتاد مقتدار الاولیاء شیخ رکن الدین قدس سرہ العزیز کہ جو واسطے حضرت سلطان قطب الدین انار اللہ برہانہ کے بطریق تبرک اور ہدیہ کے لائے تھے اور اس نماز کی اسناد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے کہ جس شخص کی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور تعداد نہ معلوم ہو تو اس کو چاہیے کہ جمعہ کے روز چار رکعت نفل ایک سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی سات بار اور انا اعطیناک الکوثر پندرہ بار حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اگر سات سو برس کی نمازیں بھی قضا ہوئیں ہوں گی تو ان کی کفارت کے لیے یہ نماز کافی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کی عمر ستر یا اسی برس کی ہوتی ہے۔ سات سو برس بیان کرنے کی کیا وجہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جتنی نمازیں اس کی قضا ہوئی ہیں اور اس کے ماں باپ اور اس کے فرزندوں سے ہوں وہ سب کے لیے کافی ہے۔ نیت یہ ہے۔ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَكْفِيْرًا لِّلْقَضَآءِ مَافَاتَ مِنِّيْ فِيْ جَمِيْعِ عُمْرِيْ صَلٰوةَ النَّفْلِ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ نماز کے بعد درود شریف سو بار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے اور ایک بار یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَيَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَيَا مُحْيِيَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا مِّمَّا اَنَا فِيْهِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ يَا وَاهِبَ الْعَطَايَا وَيَا غَافِرَ الْخَطَايَا يَا سُبُّوْحُ يَا قُدُّوْسُ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ يَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ يَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

ذکر بر آمدن مہمات

بندگی حضرت شیخ جمال الدین یونس سجاوندیؒ روایت کرتے ہیں کہ جس کسی کو کوئی کام مشکل یا کوئی مہم سخت در پیش آئے تو اس کو چاہیے یہ دعا لکھ کر بہتے پانی میں ڈالے اگر ایک ہفتہ تک اُس کی غرض حاصل نہ ہو تو بروز قیامت میرا دامن اور اس کا ہاتھ (یعنی ایک ہفتہ تک متواتر لکھ کر بہتے پانی میں ڈالے) انشاء اللہ تعالےٰ ضرور اس کی حاجت روا ہوگی۔ سبحان اللہ کیا با اعتقاد لوگ ہیں کہ حق تعالےٰ کریم پر ایسا پورا پورا بھروسہ کیے ہوئے ہیں کہ اگر کامیاب نہ ہو تو قیامت کو اُس کا ہاتھ اور میرا دامن ہو واقعی یہ امر ہے کہ یہ حصہ خاصان خدا ہی کے لیے ہے چونکہ ہم لوگ حالت تذبذب میں پڑے اور ڈھل مُل یقین ہیں اسی وجہ سے ناکامیابی ہوتی ہے ۱۲ مترجم عفا عنہ) دعا مکرم و معظم یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ اِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلِ اَنِّيْ مَسَّنِيَ يغفر وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۝ ایضاً حاجت برآری کے لیے تین سلام سے چھ رکعت پڑھے اور جو قرآن شریف میں سے یاد ہو قراءت کرے جب نماز سے فارغ ہو تین سجدے کرے سات بار قل یاایہا الکفرون اور تین بار یہ دعا متصل پڑھے جو حاجت چاہے روا ہو اور وہ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ دَعَاكَ فَاَجَبْتَهٗ وَاٰمَنَ بِكَ فَهَدَيْتَهٗ وَرَغِبَ اِلَيْكَ فَاَعْطَيْتَهٗ وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ وَاقْتَرَبَ مِنْكَ فَاَدْنَيْتَهٗ اَللّٰهُمَّ اَمِدْ دُبَعِلَيْسِيْ مَدًّا وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وُدًّا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاِيْمَانَ وَاَسْئَلُكَ مِنَ الرِّزْقِ وَاَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنَ الْبَلَاءِ وَاَسْئَلُكَ حُسْنَ الْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

ذکر نماز جنازہ

جب جنازہ دیکھے تو کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي الْمَوْتِ وَاجْعَلْ لَنَا خَيْرًا۔ اس کے بعد جب جنازہ کی نماز پر کھڑا ہو تو یہ نیت کرے نَوَيْتُ اَنْ اُؤَدِّيَ صَلٰوةَ الْجَنَازَةِ عَلٰى هٰذَا الْمَيِّتِ بِاَرْبَعِ تَكْبِيْرَاتٍ اَلصَّلٰوةُ لِلّٰهِ وَالدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَالْاِسْتِغْفَارُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ پہلی تکبیر میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ دوسری تکبیر میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ رَبَّنَا اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ تیسری تکبیر میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ پڑھے چوتھی تکبیر میں سلام پھیر دے اگر بچہ کا جنازہ ہے تو تیسری تکبیر میں یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اگر لڑکی ہے تو بجائے اجْعَلْهُ کے اِجْعَلْهَا پڑھے اور نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ پر یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهٗ وَارْحَمْ غُرْبَتَهٗ وَلَقِّنْ حُجَّتَهٗ وَبَرِّدْ مَضْجَعَهٗ وَنَوِّرْ مَهْجَعَهٗ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَبْعِدْهُ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

ذکر نماز دفع بواسیر

دو رکعت پڑھے پہلی میں فاتحہ کے بعد الم نشرح اور دوسری میں الم تر کیف اور سلام کے بعد ستر بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے پڑھے ہر روز مداومت کرے انشاءاللہ تعالیٰ بواسیر جاتی رہے گی۔ اور بہت جلد

صحت حاصل ہوگی،

ذکر نماز و دعا ہائے تمام سال

جب کوئی نیا چاند دیکھا جاوے تو تکبیر پڑھ کر تیس بار سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے خدا چاہے سارے مہینے امن سے رہے گا۔

ذکر نماز و دعائے ماہ محرم

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب ماہ محرم کا چاند نظر آئے تو پڑھے مَرْحَبًا بِالسَّنَةِ الْجَدِيْدَةِ وَالشَّهْرِ الْجَدِيْدِ وَالْيَوْمِ الْجَدِيْدِ وَالسَّاعَةِ الْجَدِيْدَةِ مَرْحَبًا بِالْكَاتِبِ وَالشَّهَادَةِ وَالشَّهِيْدِ اُكْتُبَا صَحِيْفَتِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ایضاً پہلی رات کو چھ رکعتیں تین سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ایضاً اول روز آفتاب نکلنے کے بعد دو رکعت پڑھے اور دونوں رکعتوں میں جو قرآن شریف سے یاد ہو تلاوت کرے۔ اور سلام کے بعد سات بار کلمہ طیب پڑھے۔ ایضاً عاشورہ کی رات کو سو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین بار اور جب نماز سے فارغ ہو تو ستر بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ایضاً عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا بڑا ثواب ہے۔ یعنی ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے جیسا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ذرا دن چڑھے غسل کر کے اور لباس پہن کر تھوڑا پانی ہاتھ میں لے کر سر پر ملتا جاوے اور یہ تسبیح پڑھتا جاوے

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ الْمُنْتَھٰی مَنِ اعْتَصَمَ بِحَبْلِ اللّٰہِ نَجٰی وَتَخْلُقُ مَا تَخْلُقُ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ اس کے بعد دو رکعت پڑھے پہلی میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری میں لو انزلنا آخر سورہ حشر تک بعد نماز کے درود شریف پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ یَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَ مَا خَلَقْتَ فِیْ اَوَّلِ ھٰذَا الْیَوْمِ وَتَخْلُقُ مَا تَخْلُقُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذَا الْیَوْمِ اَعْطِنِیْ فِیْہِ خَیْرَ مَا اَوْلَیْتَ فِیْہِ اَوْلِیَآئَکَ وَاَنْبِیَآئَکَ وَاَصْفِیَآئَکَ مِنْ ثَوَابِ الْبَلَایَا وَاَسْھِمْ مَا اَعْطَیْتَھُمْ فِیْہِ مِنَ الْکَرَامَۃِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بیوستہ چھ رکعت ایک سلام سے پڑھے ہر رکعت میں والشمس اور والضحیٰ اور اذا زلزلت الارض اور سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھے۔ اور بعد فراغ کے سجدہ کرے، اور قل یا ایہا الکافرون سات دفعہ پڑھ کر اپنی حاجت چاہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ دَعَاکَ فَاَجَبْتَہٗ وَاٰمَنَ بِکَ فَھَدَیْتَہٗ وَرَغِبَ اِلَیْکَ فَاَعْطَیْتَہٗ وَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَیْتَہٗ وَاقْتَرَبَ مِنْکَ فَاَدْنَیْتَہٗ اَللّٰھُمَّ امْدُدْ بِعَیْشِیْ فِی الْخَیْرَاتِ مَدًّا وَاجْعَلْ لِّیْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وُدًّا اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ الْاِیْمَانَ بِکَ وَاَسْئَلُکَ الْفَضْلَ مِنَ الرِّزْقِ وَاَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ مِنَ الْبَلَایَا وَاَسْئَلُکَ حُسْنَ الْعَافِیَۃِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایضاً جو کوئی عاشورہ کے دن ستر بار حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھے گا حق تعالیٰ شانہٗ اس کو بخش دے گا۔ ایضاً جو کوئی عاشورہ کے دن یہ دعا سات بار پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس سال موت کے صدمے سے محفوظ رہے گا۔ اور جس سال اس کی موت ہوگی اس کو پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی وہ دعا یہ ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَکَلِمَاتِہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا اَسْئَلُہُ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ مترجم کہتا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ عاشورہ کو

اتنی باتوں کا لحاظ رکھے (۱) اس دن کو بزرگ جاننا (۲) روزہ رکھنا (۳) فحش سے زبان کو روکنا (۴) اپنے اہل و عیال میں نفقہ کی وسعت کرنا یعنی کھانا پکوانا (۵) صلہ رحمی کرنا (۶) صدقہ دینا (۷) مسلمانوں کی زیارت کرنا (۸) سلام کرنا (۹) دشمن سے صلح کرنا (۱۰) جس سے قطع تعلق ہو اس سے میل ملاپ کرنا (۱۱) بال منڈوانا (۱۲) مہمان کے ساتھ افطار کرنا۔ (۱۳) بھوکے کو کھانا کھلانا (۱۴) پیاسے کو پانی دینا (۱۵) جنازہ کے ساتھ جانا (۱۶) مریض کی عیادت کو جانا (۱۷) حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ستر بار پڑھنا (۱۸) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا یعنی اس کو کچھ دینا۔ (۱۹) بلا قصد زیبائش کپڑے بدلنا (۲۰) غسل کرنا (۲۱) اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر پانی ڈالنا (۲۲) علماء کی زیارت کرنا۔ (۲۳) ماں باپ کی خدمت کرنا (۲۴) خدا تعالیٰ کے خوف سے گریہ وزاری کرنا اور آنسو بہانا (۲۵) مسلمانوں سے اخلاص کرنا۔ (۲۶) جناب الٰہی میں دعا کرنا۔

ذکر نماز و دعائے ماہ صفر

پہلی رات کو عشاء کی نماز کے بعد وتر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص، اور تیسری میں اعوذ برب الفلق اور چوتھی میں قل اعوذ برب الناس گیارہ گیارہ بار پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار درود شریف پڑھ کر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے اور ستر بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور ستر بار درود شریف پڑھے خدا چاہے تمام آفتوں سے مامون رہے گا۔ ایضاً جو کوئی اس دعا کو صفر کے مہینے میں ہر روز پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو تمام آفات سے بچا دے گا اور تمام سال مامون و محفوظ رہے گا۔ دعائے مبارک یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الشَّھْرِ وَمِنْ کُلِّ شِدَّۃٍ

وَبَلَآءٍ وَبَلِیَّۃٍ نِ الَّتِیْ قَدَّرْتَ فِیْہِ یَا دَھْرُ یَا دَیْھُوْرُ یَا دَیْھَارُ وَیَا کَانَ یَا کَیْنُوْنُ یَا کَیْنَانُ یَا اَزَلُ یَا اَبَدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ احْرِسْ بِعَیْنِکَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَدِیْنِیْ وَدُنْیَایَ الَّتِیْ ابْتَلَیْتَنِیْ بِصُحْبَتِھَا بِحُرْمَۃِ الْاَبْرَارِ وَالْاَخْیَارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا کَرِیْمُ یَا سَتَّارُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ اَللّٰھُمَّ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی یَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا عَزِیْزُ یَا کَرِیْمُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِکَ جَمِیْعُ خَلْقِکَ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُفْضِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُکْرِمُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ ایضاً حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر فرماتے ہیں ۔ کہ میں نے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز کے اوراد میں لکھا دیکھا ہے کہ سال بھر میں تین لاکھ بیس ہزار بلا نازل ہوتی ہیں لیکن صفر کے آخری چہار شنبہ کو دنیا میں آتی ہیں اور وہ روز سب دنوں سے زیادہ سخت ہے چاہیے کہ اس روز چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انا اعطینٰک الکوثر سترہ بار اور سورہ اخلاص پانچ بار اور معوذتین ایک ایک بار اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے ۔ حق تعالےٰ اپنے کرم سے اس کو ان تمام بلاؤں سے سال بھر تک محفوظ رکھے گا اور کوئی بلا اس کے پاس نہ آئے گی دعائے معظم مکرم یہ ہے ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی وَیَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا عَزِیْزُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِکَ جَمِیْعُ خَلْقِکَ اِکْفِنِیْ عَنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُفْضِلُ یَا مُکْرِمُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ ایضاً ہفت سین لکھ کر پانی میں گھول کر پیجئے ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ ۔ سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۔ سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ ۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۔ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْیَاسِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۔ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۔

ذکر نماز و دعائے ماہِ ربیع الاوّل

رات کو شام کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھے اور فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص

دونوں رکعتوں میں تین تین بار پڑھے اور سلام کے بعد درود شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ ایضاً اسی مہینے کی تیسری تاریخ میں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار اور سورۂ طٰہٰ و سورۂ یٰسین تین تین بار پڑھے اور اس کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح طیبہ کو پہنچاوے ایضاً دسویں تاریخ میں تین سو ساٹھ بار سورہ اخلاص پڑھے ایضاً اکیسویں تاریخ دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ مزمل ایک ایک بار پڑھے اور سلام پھیرتے ہی سجدہ میں جائے جو کچھ حق تعالیٰ کریم سے مانگے گا ملے گا اور یہ دعا حضوری دل سے پڑھے۔ یَا غَفُوْرُ تَغَفَّرْتَ بِالْغُفْرِ دَا غُفْرُ فِیْ غُفْرِ غُفْرِكَ یَا غَفُوْرُ۔

ذکر نماز و دعائے ماہ ربیع الثانی

تیسری رات کو چار رکعتیں پڑھے اور سلام کے بعد چالیس بار یہ اسم پڑھے۔ یَا مُبْدِئُ یَا بَدِیْعُ ایضاً پندرھویں تاریخ چاشت کے بعد چودہ رکعتیں سات سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ اقرا سات سات بار پڑھے اور بعد فراغ ساٹھ بار اس اسم کی تلاوت کرے۔ یَا مَلِيْكُ تَمَلَّكْتَ بِالْمُلْكُوْتِ وَالْمَلْكُوْتُ فِیْ مَلْكُوْتِ مَلَكُوْتِكَ یَا مَلِيْكُ جو کوئی ایک دفعہ بھی اس نماز کو پڑھے گا اُس کو کَفٰی بِاللّٰهِ وَكِيْلًا کے معنی حاصل ہوں گے اور ستر ہزار برس کا ثواب ملے گا۔

ذکر نماز و دعائے ماہ جمادی الاولیٰ

پہلی رات کو دو رکعت ادا کرے اوّل میں فاتحہ کے بعد سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ مزمل پڑھے۔ ایضاً پہلی تاریخ دن کو چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں اذا جاء نصر اللہ سات سات بار پڑھے ایضاً اسی مہینے کی تیسری شب کو لیلۃ القدر ہے اکثر صوفیوں نے پائی ہے۔ اگرچہ یہ مشہور نہیں ہے۔ چاہیے کہ اُس

شب جاگتا رہے اور بیس رکعت دس سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں دس دس بار سورۂ قدر پڑھے اور صبح تک یہ تسبیح پڑھتا رہے۔ یَا عَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظْمَةِ وَالْعَظْمَةُ فِیْ عَظْمَةِ عَظْمَتِكَ یَا عَظِیْمُ الیضاً اس مہینے کی اکیسویں تاریخ کو بہت سے اولیاء اللہ صاحب معراج ہوئے ہیں اور بڑے مرتبے ملے ہیں چاہیئے کہ یہ رات غفلت میں نہ گزارے اور شب بیداری کرے۔ الیضاً ستائیسویں تاریخ آٹھ رکعتیں دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ ایک ایک بار پڑھے۔ اور چاہیئے کہ تمام رات جاگتا رہے اور تسبیح سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ الخ میں مشغول رہے اور اس مہینے کی عظمت اور بزرگی عمل سے خود ظاہر ہو جاوے گی بیان کی حاجت نہیں

ذکر نماز و دعائے ماہ جمادی الآخر

پہلی رات کو دو رکعت پڑھے اور جو کچھ قرآن شریف سے یاد ہو تلاوت کرے اور سلام کے بعد استغفار بہت پڑھے الیضاً دسویں تاریخ کو بارہ رکعتیں چھ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد لِاِیْلٰفِ پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر سورۂ یوسف کی تلاوت کرے خدا تعالیٰ اس کو تنگدستی اور ہر طرح کے رنج و غم اور آفات زمانہ سے محفوظ رکھے گا۔ الیضاً مہینے کے آخری دن ۲۹ یا ۳۰ کو مغرب کے بعد چار رکعتیں پڑھے اور سلام کے بعد صبح تک یَا مَسْئُوْلًا یہ تسبیح پڑھتا رہے تا سال آئندہ خلائق کی نظروں میں عزیز و محترم رہے گا۔

ذکر نماز و دعائے ماہِ رجب

پہلی رات کو شام کی نماز کے بعد بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ بار اور سلام کے بعد کلمہ طیبہ بیس بار پڑھے۔ الیضاً پہلے روز روزہ رکھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ صَامَ یَوْمًا وَاحِدًا فِیْ شَهْرِ رَجَبَ سَدَّ اللّٰهُ عَنْهُ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ جَهَنَّمَ الیضاً جس نے پہلی

تاریخ رجب کو روزہ رکھا۔ بند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے دروازے دوزخ کے دروازوں میں سے افطار کے وقت دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور معوذ تین ایک بار پڑھے۔ ایضاً ہر روز فجر کے بعد سورۂ یٰسٓ پڑھے۔ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فِیْ شَھْرِ رَجَبَ سُوْرَۃَ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَ خَمْسِیْنَ سَنَۃً وَّرَفَعَ عَنْہُ عَذَابَ الْقَبْرِ۔ (ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جو کوئی رجب کے مہینے میں فجر کی نماز کے بعد ایک بار سورۂ یٰسٓ پڑھے گا حق تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ بخش دے گا اور عذاب قبر سے نجات دے گا۔

نماز خواجہ اویس قرنی نماز خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ سے سنی تھی تیسری اور چوتھی اور پانچویں اور ایک روایت میں تیرھویں چودھویں پندرھویں اور ایک روایت میں تئیسویں چوبیسویں پچیسویں کو روزہ رکھے چاشت کے وقت ہر روز غسل کرے اور بات چیت کسی سے نہ کرے زوال سے پہلے بارہ رکعتیں تین سلام سے پڑھے چار رکعتوں میں فاتحہ کے بعد جو قرآن سے یاد ہو پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ پڑھے۔ دوسری چار رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد اذا جاء نصر اللہ تین تین بار اور سلام کے بعد ستر بار اِنَّکَ اَقْوٰی مُعِیْنٍ وَّ اَھْدٰی دَلِیْلٍ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اور تیسری چار رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار اور سلام کے بعد ستر بار الم نشرح پڑھے۔ پھر داہاں ہاتھ سینے سے نیچے اتار کر سجدہ میں جائے جو حاجت حق تعالیٰ سے مانگے گا۔ پوری ہوگی۔

دعائے لیلۃ القدر پہلی جمعرات کو جو اس مہینے میں واقع ہو روزہ رکھے اور جمعہ کی شب کو شام کی نماز کے بعد چھ سلام سے بارہ رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انا انزلنا تین تین بار اور اخلاص بارہ بار جب نماز سے فارغ ہو کر سجدہ

کرے اور ستر بار سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ اَمَرْتَ بِهَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَخَيْرُكَ مِنْ خَلْقِكَ شَفِيْعُ الْاُمَّةِ وَكَاشِفُ الْغُمَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتُ مُقَصِّرًا فِيْ اَدَائِهَا بِحَقَائِقِهَا غَافِلًا عَنْ تَقْدِيْمِ شَرَائِطِهَا كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ مِنْ عِبَادِكَ اَنْ يَّعْبُدَكَ وَيُطِيْعَكَ كَمَا يَنْبَغِيْ لَكَ فَاِذَا اعْتَرَفْتُ بِتَقْصِيْرِيْ وَقِلَّةِ جُهْدِيْ وَاَقْرَرْتُ بِضُعْفِيْ وَعَجْزِيْ فَلَا تُحْرِمْنِيْ جَزَآءَ تَصْدِيْقِ رَسُوْلِكَ وَثَوَابَ حُسْنِ الرَّغْبَةِ وَصِدْقِ النِّيَّةِ فِيْ سُنَّةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّكَ ذُوْفَضْلٍ وَّمَغْفِرَةٍ عَلٰى عِبَادِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ o

نمازِ شبِ استفتاح کہ اس مہینے کی پندرھویں رات ہے دس رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تیس تیس بار اور بعد نماز فراغ سو بار استغفار پڑھے۔ ایضاً پندرھویں تاریخ کو چاشت کے بعد پچاس رکعتیں پچیس سلام سے ادا کرے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد معوذتین ایک ایک بار پڑھے پھر نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرے اور یہ دعا حضور دل سے پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَّيْتُ وَلَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَارْحَمْ ذُلِّيْ وَكُبُوْنِيْ بِوَجْهِيْ وَانْفِرَادِيْ وَخُشُوْعِيْ وَخُضُوْعِيْ وَتَضَرُّعِيْ وَتَحَيُّرِيْ وَتَفَقُّرِيْ وَفَاقَتِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ مَخْرَجًا مِّنْ هَمِّيْ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

دعا و نمازِ شبِ معراج چاہیے کہ ستائیسویں تاریخ اس مہینے کی شب کو بارہ رکعتیں تین سلام سے پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو تو سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط اور سو بار استغفار اور دو سو بار درود شریف پڑھ کر سجدہ کرے اور جناب الٰہی سے اپنی حاجت چاہے پوری ہوگی حاجت اس کی ایضاً اسی مہینے کی آخر نماز جمعہ کے بعد بارہ رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار پڑھے بعد فراغ ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے اور حاجت چاہے حاجت اُس کی روا ہوگی۔

ذکر نماز و دعائے ماہ شعبان

پہلی شب کو بارہ رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھے۔ ثواب اُس کا یہ ہے کہ دس ہزار نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ اور دس ہزار بدیاں اُس کے نام سے دور کی جاتی ہیں۔

نماز و دعائے شب برأت شب برأت کو سو رکعتیں پچاس سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ اخلاص دس بار ایضاً حضرت خواجہ ذوالنون مصریؒ روایت کرتے ہیں کہ شب براءت کو بارہ رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچاس بار عامل اس کا سو رکعتوں کا ثواب پائے گا۔ ایضاً سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حمید حضور قدس سرہ العزیز روایت کرتے ہیں کہ شب براءت کو دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچسو بار اور معوذتین سو بار ایک سو بارہ رکعتوں کا ثواب پاوے گا۔ اور ثواب معوذتین کا زیادہ ہے۔ سلام کے بعد سجدہ کرے اور یہ دعا پڑھے۔ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ وَاَقَرَّ بِكَ لِسَانِيْ وَهٰذَا اَنَا ذَا ظَاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا عَظِيْمُ كُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرْ ذُنُوْبِيَ الْعَظِيْمَ فَاِنَّهٗ لَا اِلٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ غَيْرُكَ يَا عَظِيْمُ اَللّٰهُمَّ سَجَدَ وَجْهِيَ الْفَانِيْ لِوُجُوْدِكَ الْبَاقِيْ اِلٰهِيْ بِحُرْمَتِهٖ وَبِهٖ خَيْرٌ لَكَ سَاجِدٌ اور یہ دعا بھی پڑھے اِغْفِرْ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِوَجْهِ سَيِّدِيْ وَبِحَقِّ وَجْهِ سَيِّدِيْ اَنْ يَّغْفِرَ الْوُجُوْدُ لَهٗ پھر سر اٹھا کر بیٹھے اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا تَقِيًّا مِّنَ الشِّرْكِ بَرِيًّا لَا كَافِرًا وَّلَا شَقِيًّا۔

شب برأت کو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا ظَهِيْرَ اللَّاجِيْنَ وَيَا رَجَاءَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَيَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَيَا اَمَنَ الْخَائِفِيْنَ وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ عِنْدَكَ شَقِيًّا فَقِيْرًا فَامْحُ عَنِّيْ اِسْمَ الشَّقَاوَةِ الْفَقْرِ وَثَبِّتْنِيْ عِنْدَكَ سَعِيْدًا غَنِيًّا وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ عِنْدَكَ

مَحْوٌ وَّمَا مُقْتِرًا عَلَیَّ رِزْقِیْ فَامْحُ عَنِّیْ حِرْمَانِیْ وَتَقْتِیْرَ رِزْقِیْ فَاِنَّکَ قُلْتَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ
یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ۔

ذکرِ نماز و دعائے ماہِ مبارکِ رمضان

جب ماہِ رمضان کا چاند دیکھا جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا شَھْرُ رَمَضَانَ اَنْزَلْتَہٗ عَلَیْنَا بِاَمْنٍ وَّ اَمَانٍ وَصِحَّۃٍ مِّنَ السَّقْمِ وَالْفَرَاغِ مِنَ الشُّغْلِ وَاَعِنَّا عَلَی الصِّیَامِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ حَتّٰی یَنْقَضِیْ عَنَّا وَقَدْ غَفَرْتَ وَرَضِیْتَ عَنَّا اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الشَّھْرُ رَمَضَانُ قَدْ حَضَرَ فَسَلِّمْہُ لَنَا وَسَلِّمْنَا لَہٗ وَتُسَلِّمُہٗ بِیُسْرٍ مِّنْکَ وَعَافِیَۃٍ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا صِیَامَہٗ وَقِیَامَہٗ تَکُوْنُ مِنَّا بِاِیْمَانٍ وَّاِحْتِسَابٍ اَللّٰھُمَّ ادْفَعْ عَنَّا الْکَسْلَ وَالْفَتْرَۃَ وَالسَّامَۃَ وَارْزُقْنَا فِیْہِ الْخَیْرَ وَالْجِدَّ وَالْاِجْتِھَادَ وَالْاَجْرَ وَالْقُوَّۃَ وَالنَّشَاطَ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

نماز و دعائے تراویح رمضان شریف کی ہر شب کو نماز کے بعد وتر سے پہلے بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے اور ہر رکعت کے بعد تین بار تسبیح پڑھے۔ پہلی تسبیح جو چار رکعت کے بعد پڑھنی چاہیے یہ ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّایَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دوسری تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَمِلْأَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ تیسری تسبیح سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْجَبَّارِ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ سُبْحَانَ الْکَرِیْمِ السَّتَّارِ سُبْحَانَ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ سُبْحَانَ خَالِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ وَلَایَزَالُ چوتھی تسبیح سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا پانچویں تسبیح اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ کَشَّافُ الْکُرُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تَوْبَۃَ عَبْدٍ ظَالِمٍ ذَلِیْلٍ لَایَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا

وَلَاحَیٰوۃً وَّلَانُشُوْرًا۔ ایضاً تسبیح کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضْوَانَکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ یَاخَالِقَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ، یَاعَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَاکَرِیْمُ یَاسَتَّارُ یَارَحِیْمُ یَابَآرُّ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَامِنَ النَّارِ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ

ایضاً ستائیسویں شب کو بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انا انزلنا تین بار اور سورۂ اخلاص دس بار اور سلام کے بعد سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

نماز و دعائے آخر ماہ رمضان رمضان کی اخیر رات تراویح کے بعد دس رکعتیں پانچ سلام سے اور جو قرآن شریف سے یاد ہو پڑھے سلام کے بعد ہزار بار استغفار پڑھ کر سجدے میں جاوے اور یہ دعا پڑھے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَااِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَصِیَامِیْ وَقِیَامِیْ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بخشا جاوے گا اور گناہ عفو ہوں گے۔

ذکر نماز و دعائے ماہِ شوال المکرم

عید الفطر کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھے اوّل میں فاتحہ کے ساتھ سبح اسم دوسری میں والشمس تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح ایک ایک بار پڑھے اور سلام کے بعد اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ ایضاً چھٹی تاریخ میں چھ رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد والسماء والطارق ایک ایک بار پڑھے۔

اور سلام کے بعد سو بار درود شریف پڑھے۔ ایضاً اس مہینے کے آخری عشرہ میں ہر روز سورۂ فاتحہ پچاس بار پڑھے ختم قرآن اور شہداء کا ثواب عطا ہو گا۔ اور اس سال کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں لکھا جاوے گا۔

ذکر نماز و دعائے ماہِ ذیقعدہ

پہلی رات کو تیس رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ

اذا زلزلت الارض پڑھے اور سلام کے بعد عم یتساءلون ایک بار پڑھے ایضاً نویں تاریخ واسطے ترقی درجات کے دو رکعت پڑھے اور دونوں میں فاتحہ کے بعد سورۂ مزمل پڑھے اور سلام کے بعد تین بار سورۂ یٰسین کا موظف ہو۔

ایضاً اس مہینے کے آخر میں چاشت کے بعد دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ القدر تین بار اور سلام کے بعد گیارہ بار درود شریف اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر سجدہ کرے۔ اور جناب الٰہی میں دعا مانگے۔ جو کچھ مانگے گا ملے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ذکر نماز و دعائے ماہ ذی الحجہ

پہلی رات کو دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون ایک ایک بار پڑھے ایضاً پہلے عشرہ کو جمعہ کی شب ہو یا روز ہو چھ رکعت تین سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ بار پڑھے اور سلام کے بعد کہے یَانُوْرُ تَنَوَّرَتْ یَا النُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِيْ نُوْرِ نُوْرٍ لِّيَ يَانُوْرُ۔ ایضاً اس مہینے کی آٹھویں تاریخ کو کہ اس کو یوم الترویہ کہتے ہیں چھ رکعتیں پڑھے چار رکعت تو ایک سلام سے اس ترتیب سے پڑھے کہ پہلی میں والعصر ایک بار دوسری میں لایلاف قریش ایکبار تیسری میں اذا جاء نصر اللہ ایک بار اور چوتھی میں سورۂ اخلاص تین بار اور دوسری دونوں رکعتوں میں سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ بہت ثواب پاوے گا۔

نماز شب عرفہ شب عرفہ کو پانچ رکعتیں پانچ سلام سے ادا کرے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد لایلاف قریش پانچ پانچ بار پڑھے ایضاً نماز و دعائے روز عرفہ چاہیئے کہ عرفہ کے روز چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انا انزلنا تین بار اور سورۂ اخلاص اکیس بار قرأت کرے اور سلام کے بعد درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ستر بار اور ستر بار استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

پڑھے۔ ایضاً عید الضحیٰ کی نماز کے اور خطبہ کے بعد چار رکعت ایک سلام سے ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سبح اسم دوسری میں والشمس تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے حق تعالیٰ کریم اس کے پچاس سال کے گناہ محو فرما دیگا ایضاً جس وقت عید گاہ سے نماز پڑھ کر گھر میں آوے دو رکعتوں کی نیت باندھے اور فاتحہ کے بعد اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ تین تین بار پڑھے ثواب قربانی کا حاصل ہوگا اگر مفلس ہے اور صاحب قربانی کو چاہیئے کہ قربانی کے وقت یہ آیت پڑھے اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ فِدَائِیْ لَحْمُھَا بِلَحْمِیْ وَدَمُھَا بِدَمِیْ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِیْ اِلٰھِیْ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

دعائے سعادت جو کوئی اس دعائے سعادت کو آخر سال میں اکیس بار پڑھے گا۔ تمام احوال باطنی کو اپنے معاملہ میں معاینہ کرے گا۔ بلکہ صاحب ابرار اُس کو ہر روز بطورِ وظیفہ پڑھتا رہے تاکہ وہ اپنی ترقی سے مطلع رہے۔ دعائے بزرگوار یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط یارب اکرمنی بشھود انوار قدسك وایدنی بظھور سطوات سلطان انسك حتّٰی اتقلب فی سبحات معارف اسمائك و طلعنی علٰی اسرار ذرات وجودك فی معالم شھودك لا تشھد بھا ما ادعتہ فی عوالم الملك والملکوت واعلین سریان سرمد دتك فی عوالم شواھد اللاھوت والناسوت وعرفنی معرفۃ تامۃ فی حکمۃ علمۃ حتّٰی لایبقٰی معلوم الا واطلع علٰی دقائقہ الدقایق المستنبطہ فی الموجودات واذھب بظلمۃ المانعۃ عن ادراك حقائق الایمان وتقرب مانی القلوب والارواح بمھمات المحبۃ والوداد والرشد والارشاد انك انت المحب والمحبوب والطالب والمطلوب یا مقلب القلوب ویا کاشف الکروب ویا دلیل المتحیرین ویا غیاث المستغیثین انك انت علام الغیوب بانت ربی ورب کل شیٔ اللّٰھم لا تجعلنا بین الناس مغرورین ولا عن خدمتك مھجورین ولا بنعمتك مستدرجین ولا من الذین یاکلون الدنیا بالدین وصلی اللہ علٰی خیر خلقہ محمد وّاٰلہ اجمعین لا برحمتك یا ارحم الراحمین۔ (فقط پہلا جوہر تمام ہوا)

دوسرا جوہر

زاہدوں کے زہد اور اُن کے طریقوں کے بیان میں

جب انسان حق تعالیٰ کی ظاہری عبادت میں مضبوط اور کامل ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ صفائی قلب اور اجتماع خاطر اور تزکیہ نفس اور تجلیہ روح کیلئے ریاضت باطنی اختیار کرے اور اپنے مرشد کے ذریعہ سے چار خطرے جو انسان کے باطن میں پیدا ہوتے ہیں پہچانے۔ ان چار خطروں کے یہ نام ہیں۔ خطرہ شیطانی نفسانی ملکی۔ رحمانی (علاج) جب کہ زاہد کو ذکر و شغل کے وقت خطرہ شیطانی کا اثر معلوم ہو تو اس کو چاہیئے کہ فوراً کلمہ تمجید پڑھنا شروع کرے انشاءاللہ خطرہ دفع ہو گا۔ اسی طرح اگر خطرہ نفسانی پیش آئے تو استغفار پڑھے اور سات بار سورۂ اخلاص اور خطرہ ملکی کے لیے گیارہ بار یہ دعا سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعُظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ پڑھے بیشک خطرہ دُور ہو گا۔ اگر خطرہ رحمانی کا اثر معلوم ہو تو کلمہ طیب یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی کثرت سے تلاوت کرے۔ اگر جاتا رہے تو روحانی خطرہ سمجھنا چاہیے اور اگر زائل نہ ہو تو وہ اصل خطرہ رحمانی ہے اُس کے استحکام اور استقرار کے لیے تین بار اسمار کبیر کی تلاوت کرے۔ اور ان اسمائے مبارک کا جامع یہ فقیر ہے جو غوث اللہ کے خطاب سے مخاطب ہے اور وہ اسماء کبیر معظم یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ يَا هَمُرَائِيْلُ بِحَقِّ يَا شَتَخِيْثَا يَا شَمُوْطِيْثَا يَا مَعْزُوْسَنُ يَا طَهْفَتُوْنَ يَا خَشِيْعُوْذَ يَا هَمُوَاكِيْلُ يَا اِسْرَائِيْلُ يَا اَمُوَاكِيْلُ يَا تَنْكَفِيْلُ اَللّٰهُمَّ يَا مُتَرَقِّبُ يَا حَجْمَطَرْكُوْا يَا هَيَجْحِيْ يَا كَفْلَكُ يَا مُسْتَطِيْعُ يَا عَطْرَاكِيْلُ يَا رَفْتَمَائِيْلُ يَا دَرْدَائِيْلُ يَا اَهْجَمَائِيْلُ يَا جِبْرَائِيْلُ اَللّٰهُمَّ يَا مُسْتَضِيْعُ يَا اَلْخَشَفَقُ يَا عَيْطَرْذَجُ يَا سَبُكَرْبِيَا يَا دَيُوْنِ يَا حَرُوْزَائِيْلُ يَا جِبْرَائِيْلُ يَا صَرْفَائِيْلُ يَا حَرُزَائِيْلُ يَا حَوْلَائِيْلُ

اللھم یا دمنی یا ضنون یا خموعناعر یا فطیلنخ و برھان اغوثنی یا عناگفی یا تنلفین یا
رزیائیل یا دردائیل یا مہگائیل یا اموائیل اللھم یا بزاغثنی یا بطفرنالق یا صلحبوخ یا
حی یا تصرمیلعزرائیل یلوکیائیل یا نوماتیل یا سکفیل یا رقیائیل یا نوماتیل یا تنکفین یا تطیلیل
اللھم یا حجرہ یا رستوس یا طسخیس یا عطیرات یا عنمولی یا تنکفین یا نوماتیل یلعطرائیل
یا رذیائیل اللھم یا داہ یا طمنون یا ملاتون یا طغفعان یا منتظر یا لحول لائیل یا نوماتیل
یلعطرائیل یا رذیلیل یا کلکائیل اللھم یا ازل یا عضاجو یا سوراحی یا سرتاحی یلعطرائیل
یا نوماتیل یا نور یا دخنش کلیخ یا رذیائیل یا حرفرائیل یا نوماتیل یا نوخائیل بحق
الجبیل الصمد الغفور یا قدوس ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ
ھو الرحمٰن الرحیم ؕ ایضاً کشف القلوب کے لیئے بارہ دفعہ مجموعہ اسماء عظام فجر
کی نماز کے بعد اور پانچ مرتبہ عصر کی نماز کے بعد پڑھے اور روزمرہ پڑھا کرے۔ کشف قلوب
حاصل ہوگا مگر یہ ضرور ہے کہ اس مجموعہ اسماء اسماء عظام کے بعد دعائے اختتام
اور دعائے استجابت بھی پڑھے (جو جلد اثر ہونے کا باعث ہیں۔)
جس کو ہم آگے لکھتے ہیں۔

مجموعہ اسماء عظام یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ اللھم صل علی سیدنا محمد بعدد کل ذرۃ الف الف
مرۃ وعلی اٰل سیدنا محمد وبارک وسلم نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المؤمنین
فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین سبحانک لا الٰہ الا انت یا رب کل
شیء ووارثہ ورازقہ وراحمہ یا الٰہ الاٰلھۃ الرفیع جلالہ یا اللہ المحمود
فی کل فعالہ یا رحمٰن کل شیء وراحمہ یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ
یا قیوم فلا یفوت شیء من علمہ ولا یؤدہ یا واحد الباقی اول کل شیء واٰخرہ
یا دائم بلا فناء ولا زوال لملکہ وبقائہ یا صمد من غیر شبہ فلا شیء کمثلہ
یا بار فلا شیء کفوہ یدانیہ فلا امکان لوصفہ یا کبیر انت اللہ الذی لا

لَاتَهْدِي الْعُقُولُ لِوَصْفِ عَظَمَتِهٖ يَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَيْرِهٖ يَا زَاكِيَ
الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ بِقُدْسِهٖ يَا كَافِيَ الْمُوْسِعِ لِمَا خَلَقَ مِنْ عَطَايَا فَضْلِهٖ يَا نَقِيًّا مِنْ
كُلِّ جَوْرٍ لَمْ يَرْضَهُ وَلَمْ يُخَالِطْهُ فَعَالُهٗ يَا حَنَّانُ اَنْتَ الَّذِيْ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ
رَحْمَةً وَّعِلْمًا يَا مَنَّانُ ذَا الْاِحْسَانِ قَدْ عَمَّ كُلَّ الْخَلَائِقِ مِنْهُ يَا دَيَّانُ الْعِبَادِ كُلٌّ يَقُوْمُ
خَاضِعًا لِرَهْبَتِهٖ وَرَغْبَتِهٖ يَا خَالِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ اِلَيْهِ مَعَادُهٗ يَا
رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ وَّغِيَاثَهٗ وَمَعَاذَهٗ يَا تَامُّ فَلَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ كُلَّ
جَلَالِهٖ وَمُلْكِهٖ وَعِزِّهٖ يَا مُبْدِئَ الْبَدَائِعِ لَمْ يَبْغِ فِيْ اِنْشَائِهَا عَوْنًا مِّنْ خَلْقِهٖ
يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ فَلَا يَفُوْتُ شَيْءٌ مِّنْ حِفْظِهٖ يَا حَلِيْمُ ذَا الْاَنَاةِ فَلَا يُعَادِلُهٗ شَيْءٌ
مِنْ خَلْقِهٖ يَا مُعِيْدُ مَا اَفْنَاهُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِهٖ مِنْ مَخَافَتِهٖ يَا حَمِيْدُ الْفَعَّالِ
ذَا الْمَنِّ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ يَا عَزِيْزُ الْمَنِيْعُ الْغَالِبُ عَلٰى جَمِيْعِ اَمْرِهٖ فَلَا شَيْءَ
يُعَادِلُهٗ يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَرِيْبُ
الْمُتَعَالِيْ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهٖ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ
يَا نُوْرَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدَاهُ اَنْتَ الَّذِيْ فَلَقَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِهٖ يَا عَالِيَ الشَّامِخَ فَوْقَ
كُلِّ شَيْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهٖ يَا قُدُّوْسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهٗ مِنْ جَمِيْعِ
خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ يَا مُبْدِئَ الْبَرَايَا وَمُعِيْدَهَا بَعْدَ فَنَائِهَا بِقُدْرَتِهٖ يَا جَلِيْلُ الْمُتَكَبِّرُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُهٗ يَا مَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْهَامُ كُلَّ شَانِهٖ
وَمَجْدِهٖ يَا كَرِيْمُ الْعَفْوِ ذَا الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِيْ مَلَأَ كُلَّ شَيْءٍ عَدْلُهٗ يَا عَظِيْمُ ذَا الثَّنَاءِ
الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْمَجْدِ وَالْكِبْرِيَاءِ فَلَا يَذِلُّ عِزُّهٗ يَا قَرِيْبُ الْمُجِيْبُ الْمُتَدَانِيْ دُوْنَ
كُلِّ شَيْءٍ قُرْبُهٗ يَا عَجِيْبُ الصَّنَائِعِ فَلَا يَنْطِقُ الْاَلْسُنُ بِكُلِّ اٰلَائِهٖ وَثَنَائِهٖ
وَنَعْمَائِهٖ يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَّمُجِيْبِيْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَّمَعَاذِيْ عِنْدَ
كُلِّ شِدَّةٍ وَّيَا رَجَائِيْ حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ يَا غِيَاثِيْ۔

دعائے اختتام یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الشَّرِيْفَةِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَسْئَلُكَ اِيْمَانًا

وَ اَمَانًا مِّنْ عُقُوْبَاتِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ اَنْ تَجْلِسَ عَنِّیْ اَبْصَارَ الظَّلَمَۃِ وَ الْمُرِیْدِیْنَ بِیَ السُّوْءَ وَ اَنْ تَصْرِفَ قُلُوْبَهُمْ عَنْ شَرِّ مَا یُضْمِرُوْنَہٗ اِلٰی خَیْرٍ مَالَا یَمْلِکُہٗ غَیْرُکَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ مِنِّیْ وَمِنْکَ الْاِجَابَۃُ وَهٰذَا الْجُهْدُ مِنِّیْ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

دعائے استجابۃ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَیَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا مُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِیْنَ اَغِثْنِیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَا رَبِّیْ فَقَضَیْتُ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا بَاسِطُ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ایضاً برائے مشاہدہ انوار الٰہی مہتر جبرئیل علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ جو کوئی اس دعا کو ذکر کی مشغولی کے وقت سات بار پڑھے گا حق تعالیٰ کی طرف سے اس کو مشاہدہ غیب حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْمُصَوِّرُ الْحَلِیْمُ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بَصِیْرُ الصِّدْقِ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَبِیْبُ الْبَارِیُّ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْمُحْیِیْ الْمُمِیْتُ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ السُّلْطَانُ الْخَالِقُ سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الدَّیَّانُ الْمَلِکُ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْقَدِیْمُ الْمُتَعَالِ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سَابِقُ الْعَدَدِ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الطَّاهِرُ الْمُطَهِّرُ سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الرَّفِیْعُ الْبَاقِیْ

سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْوِتْرُ الْبَارِئُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْوِتْرُ الْهَادِیُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمُفَضِّلُ الْمُنْعِمُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْوَاسِعُ اللَّطِيْفُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الطَّاهِرُ الْمُطَهِّرُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمُتَعَالِی الْحَقُّ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْبَاسِطُ الْقَابِضُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الصَّمَدُ الْمُنْعِمُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الرَّازِقُ الرَّزَّاقُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ التَّوَّابُ الْوَهَّابُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْقَاهِرُ الْقَهَّارُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمُغِيْثُ الدَّائِمُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

ایضاً حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور وہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی دعا اس دعا سے بہتر نہیں ہے۔ جو کوئی میری امت میں سے اس دعا کو پڑھے گا خدائے تبارک وتعالیٰ ستر ہزار بیماریاں ظاہری وباطنی اُس کی دُور فرمائے گا۔ اور جو کوئی ایامِ بیض میں تین رات دن برابر پڑھے گا۔ اپنے نفس کافر پر فتح یاب ہوگا۔ اور اس کے تمام گناہ صغیرہ وکبیرہ بخشے جاویں گے اور جو کوئی اکیس رات برابر اکیس بار اس دعا کو پڑھے گا عالم ارواح اس پر منکشف ہوگا اور سب کچھ دکھلائی دے گا دبعض نسخوں میں اتنا اور زیادہ

ہے اتنا ثواب حق تعالیٰ کرامت فرمائے گا۔ کہ سوائے خدا کے اور کوئی نہ جانے گا۔ اور
جو کوئی ہمیشہ یہ دعا پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو عذاب گور سے نجات دے گا۔ اور
قیامت کو بھی عذاب سے بچائے گا۔ اور دارین کی آفات سے محفوظ رکھے گا اور
دوزخ کی سخت آواز اس کے کان میں نہ آوے گی اور مرگ مفاجات سے ایمن رہے گا اور
توانگر ہوگا اور خلائق کی نگاہ میں عزیز ہوگا۔ اور حج کا ثواب ملے گا۔ اور
جو کوئی اس دعا کو ایک دفعہ روز پڑھ لیا کرے گا کبھی مقروض نہ ہوگا اور
اپنے دشمنوں کے شر سے مامون رہے گا۔ اور بھی بہت کچھ لکھا ہے مگر
اس کے لکھنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ وہ دعائے مبارک یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ
يَا اَللّٰهُ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى يَا رَحِيْمُ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا يَا مَلِكُ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ يَا قُدُّوْسُ
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ يَا مُتَعَالُ فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ يَا سَلَامُ سَلَامٌ
قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ يَا مُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ يَا عَزِيْزُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ يَا جَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ يَا بَارِئُ
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْهَادِیْ يَا مُصَوِّرُ هُوَ الَّذِیْ يُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ
يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ
يَا شَكُوْرُ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ يَا غَفُوْرُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ يَا وَدُوْدُ وَهُوَ الْغَفُوْرُ
الْوَدُوْدُ يَا بَاطِنُ وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يَا قَائِمُ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا قَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ يَا حَیُّ وَهُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ
يَا سَمِيْعُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ يَا بَصِيْرُ اِنَّ اللّٰهَ
بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ يَا عَلِيْمُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ يَا حَلِيْمُ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ يَا عَظِيْمُ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ يَا حَكِيْمُ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا يَا كَرِيْمُ اِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِيْمٌ يَا قَادِرُ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ

يَا مُقْتَدِرُ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ يَا رَءُوْفُ اِنَّ رَبَّكَ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ يَا لَطِيْفُ لِمَا
يَشَاءُ يَا قَهَّارُ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ يَا خَبِيْرُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
خَبِيْرًا يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ يَا بَاعِثُ وَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ يَا رَزَّاقُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ يَا وَارِثُ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا صَادِقُ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ يَا فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يَا بَاسِطُ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ يَا قَوِيُّ اِنَّ اللّٰهَ
لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ يَا شَهِيْدُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ يَا مُبْدِئُ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ
وَيُعِيْدُ يَا رَزَّاقُ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا تَوَّابُ اِنَّ اللّٰهَ
تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ يَا وَهَّابُ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ يَا جَلِيْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
يَا جَمِيْلُ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا يَا كَافِيْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا يَا كَافِيْ وَكَفَى
اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ يَا وَلِيُّ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ يَا رَبُّ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ يَا غَنِيُّ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ يَا شَكُوْرُ وَمَنْ تَطَوَّعَ
خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ يَا خَلَّاقُ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ يَا نُوْرُ اللّٰهُ نُوْرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا مُحْسِنُ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ يَا قَدِيْرُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا مُفَضِّلُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ يَا مُتِمُّ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ
يَا مُعِزُّ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ يَا مُذِلُّ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ يَا رَفِيْعُ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ
ذُو الْعَرْشِ يَا شَفِيْعُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَا كَبِيْرُ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا يَا حَقُّ فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ يَا بَرُّ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ يَا وِتْرُ
وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ يَا غَفَّارُ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يَا غَافِرُ وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ
يَا حَمِيْدُ وَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ يَا مَنَّانُ قُلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ
لِلْاِيْمَانِ يَا اَحَدُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَا مَتِيْنُ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ
الْمَتِيْنُ يَا هَادِيْ اِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ يَا بَدِيْعُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَا عَالِمُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ يَا فَتَّاحُ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ يَا رَقِيْبُ اِنَّ اللّٰهَ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا یَا مُحِیْطُ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ یَا قَاضِیْ وَاللّٰهُ یَقْضِیْ
بِالْحَقِّ یَا صَمَدُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ یَا حَسِیْبُ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا یَا نَاصِرُ
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ یَا وَاسِعُ وَکَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَکِیْمًا ۝ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ
نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اگر کسی شخص کو ذکر و شغل کی حالت
میں خطرہ واقع ہوتا ہو تو اس کے اندفاع اور خطرہ بندی کے لئے یہ دعائے
بشمخ گیارہ بار پڑھے سوائے حق کے اور کچھ اس کے دل میں راہ نہ پاوے گا۔ بلکہ
عشق و محبت زیادہ ہوگی۔ اور اگر ذکر و شغل کے وقت نیند کا غلبہ ہو تو اس کو
بھی چاہیئے کہ اس دعا کو سات مرتبہ پڑھ لیا کرے نیند جاتی رہے گی۔ وہ دعائے
مکرم و معظم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ یَا بَشْمَخُ یَا بَشْمَخُ ذَالْاَهَامُوْا
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ الٰہی تو بڑا خداوند بزرگوار قدیم
شَیْطِیْثُوْنَ اَللّٰهُمَّ یَا ذَنُوْا مَلْخُوْثُوْا دَمُوْثُوْا دَایُمُوْنَ اَللّٰهُمَّ یَا خَیْثُوْا مِیْفُوْنَ
ہے۔ الٰہی تو اپنے بندوں اور آدمیوں کے بھید سے واقف ہے۔ الٰہی برکت کر ان لوگوں کی برکت
اَرَمْشُ دَارَ عَلِیْثُوْنَ اَللّٰهُمَّ یَا رَحِیْمُنْشَارَ اهْلِیْلُوْنَ مِیْنَتَطَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ یَا رَخِیْثُوْا
سے جنکو تو نے اپنے فضل و کرم سے بے حساب بہشت میں داخل فرمایا۔ الٰہی تو بہت رحم کرنیوالا ہے ہم پر
اَخْلَاقُوْنَ اَللّٰهُمَّ یَا رَحْمُوْثُ اَرَخِمْ اَرْحِیْمُوْنَ اَللّٰهُمَّ یَا اِهْیًا اَشْرَاهِیًا
گرامی کر ہمکو اور غالب رکھ ہر کام پر۔ الٰہی تو تمام خلائق کو روزی پہنچاتا ہے۔ الٰہی تو رحمت نازل کر ہم پر اپنی رضا
اَذُوْنِیْ اَصْبَاؤُثُ اَصْبَاؤُثُوْنَ اَللّٰهُمَّ یَا نُوْرَ اِرْغِیْشَ اَرْغِیْ تَشْلِیْثُوْنَ اَللّٰهُمَّ
الٰہی تو زندہ ہے قبل ہر چیز کے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے بعد ہر چیز کے دور رکھ ہمکو بلاؤں اور آفتوں سے
اَشْبِرُ اَسْمَاءَ اَسْمَاؤُنَ اَللّٰهُمَّ یَا مَلِیْعُوْثَا اَمْلِیْخَا مَلْخُوْنَ اَللّٰهُمَّ یَا بِالْاَمِرَاعِذْ
اور دور رکھ ہم سے آفات اور بلا۔ الٰہی تو خلائق کے کاموں کا روشن کرنیوالا ہے الٰہی تو نیکو کار ہے اور میں گنہگار و بدکردار
اَرَعِیْ یَزْنُوْنَ اَللّٰهُمَّ یَا مَشْمَخُ مَشْمَخِیْثَا مَثْلَامُوْنِ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ
الٰہی تو بادشاہ ہے اور میں تیری درگاہ کا فقیر۔ الٰہی تو بڑا عظیم ہے اور عاجزوں بیکسوں کا فریادرس۔ الٰہی بحق اپنے ڈھونڈنے والوں کو محروم نہ رکھو۔

اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

دعائے اختتام | اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ اَنْ تَحْفَظَنِیْ مِنْ کُلِّ بَلَاءٍ دَاقِعَۃٍ وَّعَاھَۃٍ وَّوَجْعٍ وَّکُلِّ عِلَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ فِتْنَۃٍ وَّمِنْ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّبَلِیَّۃٍ وَّزَلْزَلٍ وَّزَلْزَلَۃٍ وَّمِنْ کُلِّ شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اِلٰھِیْ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ وَبِحَقِّ ھُوَ یَا مَنْ ھُوَ ھُوَ یَا مَنْ ھُوَ ھُوَ یَا مَنْ ھُوَ ھُوَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

ایضاً برائے بہرہ مندی دارین | اگر کسی طالب کو راہ دین میں بہرہ[1] مندی حاصل نہ ہوتی ہو تو اس کو چاہیئے کہ پنجشنبہ کی آدھی رات کو اٹھے اور غسل وغیرہ سے فارغ ہو ہو کر اور شکرانہ وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین بار یہ دُعا اور التحیات پڑھے جب دو رکعت پوری ہو جاویں تو دل میں سلام پھیرے اور سات قدم آگے بڑھے اور ستر بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ کر سجدہ میں جائے اور مرشد کا تصور کرے جب مرشد کی حضوری حاصل ہو۔ اس وقت چالیس بار یہ دُعا پڑھے حق تعالیٰ کی کمال بزرگی اور احسان سے بہرہ مند ہوگا۔ دُعا یہ ہے۔ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَ یَا مُفَرِّجَ کَرْبِ الْمَکْرُوْبِیْنَ قَدْ تَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْرِفُ حَالِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ۔

اور یہ دعا واسطے تاثیر ہونے دُعا مذکور کے ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا کَاشِفَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَیَا مُجِیْبَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَیَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ وَیَا مُیَسِّرَ کُلِّ عَسِیْرٍ وَّ یَا صَاحِبَ کُلِّ غَرِیْبٍ وَیَا مُوْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَنْ تَقْذِفَ حُبَّکَ فِیْ قَلْبِیْ لَا یَکُوْنُ لِیْ ھَمٌّ وَلَا اَذْکُرُ غَیْرَکَ

[1] کیفیت اور لذت ذکر کے وقت نہ حاصل ہوتی ہو یا دل نہ لگتا ہو یا انشراح خاطر نہ ہو۔

وَاَنْ تَحْفَظَنِیْ وَتَرْحَمَنِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

برائے دفع ولہ | اگر کسی شخص کو حالتِ زہد میں ولہ یعنی شیفتگی اور بے قراری ایسی بڑھی ہوئی ہو کہ کوئی عمل نہ کر سکے تو اس کو چاہیئے کہ شغل کے وقت سات بار بہ نیت دفع ولہ یہ دعا پڑھے توفیق عمل زیادہ ہوگی۔ دُعائے بزرگوار یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ یَا صَانِعَ کُلِّ مَصْنُوْعٍ وَیَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ وَیَا شَاهِدَ کُلِّ نَجْوٰی وَیَا حَاضِرَ کُلِّ بَلَاءٍ وَیَا صَاحِبَ کُلِّ غَرِیْبٍ وَیَا مُوْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ اِجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا۔

دیدن حق تعالیٰ را در خواب | حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو ننانوے بار خدا تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اتنی ہی بار یہی پوچھا کہ خداوندا جو آپ کا دیدار چاہے وہ دنیا میں کیا کرے حضرت عزت سے فرمان ہوا کہ چاشت کے وقت تیرہ بار یہ دُعا پڑھا کرے اور قرار پکڑے خدا تعالیٰ کے دیدار سے خواب میں مشرف ہوگا۔ وہ دُعا بزرگ یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَللّٰهُمَّ صَغِّرِ الدُّنْیَا بِاَعْیُنِنَا وَعَظِّمْ جَلَالَكَ فِیْ قُلُوْبِنَا اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَرْضَاتِكَ وَثَبِّتْنَا عَلٰی دِیْنِكَ وَطَاعَتِكَ۔ ایضاً اگر کسی کو بغیر دیدار الٰہی کے چین نہ پڑتا ہو اور بیقرار و بے آرام ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس دُعا کو روزمرّہ سولہ بار پڑھا کرے۔ ہمیشہ حضرت کا مقرب رہیگا اور خطرۂ رحمانی اس کا مستحکم ہو جاوے گا اور دل اس کا غنی اور چہرہ اس کا منور ہوگا اور وہ موصوف بصفات کمال الٰہی ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ سُبْحَانَ الدَّائِمِ الْقَائِمِ سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَ عِتْرَتِهِ الطَّاهِرِیْنَ۔

برائے دفع خطرہ | مہتر جبرئیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے

اور کہا کہ فرمان ہوتا ہے کہ جس کسی کو دین اور دنیا کے دونوں خطرے ایک جگہ پیش آئیں تو اس کو چاہیئے کہ اس دعا کو پچیس بار پڑھے خطرہ مذکور دفع ہوگا وہ دعائے بزرگ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَنَّانُ الْقَدِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاسِعُ الرَّحِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْعَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَاَنْتَ الْعَظِيْمُ الْقَيُّوْمُ الطَّاهِرُ الْمُطَهَّرُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

دعا تاجنامہ برائے قرب حق حق تعالیٰ شانہ کے قرب حاصل کرنے کیلئے دعائے تاجنامہ کی مواظبت کرنی چاہیئے اس کی مواظبت سے قرب حضرت عزت حاصل ہوگا اس دعا کی اسناد دوسری کتابوں میں بہت کچھ لکھی ہیں مگر ہم نے اسی پر اکتفاء کیا کہ اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا بَصِيْرُ يَا وَاحِدُ يَا كَرِيْمُ يَا لَطِيْفُ يَا عَلِيْمُ يَا كَبِيْرُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا جَمِيْلُ يَا جَلِيْلُ يَا قَوِيُّ يَا عَزِيْزُ يَا مُتَعَذِّرُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا تَوَّابُ يَا بَاعِثُ يَا بَارُّ يَا حَمِيْدُ يَا مَجِيْدُ يَا مَحْمُوْدُ يَا مَعْبُوْدُ يَا مَوْجُوْدُ يَا كَلِيْمُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا طَاهِرُ يَا طَاهِرُ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا شَامِخُ يَا وَاسِعُ يَا سَلَامُ يَا رَفِيْعُ يَا مُرْتَفِعُ يَا نُوْرُ يَا ذَا الْقُوَّةِ وَالْاِكْرَامِ۔

حقیقت سورہ مزمل اگر کسی شخص کو کوئی ایسی مہم پیش آئے کہ بظاہر اسکا انجام نہ معلوم ہوتا ہو تو چاہیئے کہ پنجشنبہ کو غسل کرے اور کسی سے بات چیت نہ کرے اور مصلے پر بیٹھ کر تیس بار سورہ مزمل پڑھے اور غلبہ نفس کے دفعیہ کے لئے پانچ بار ہر روز پڑھ لیا کرے۔ تمام عمر اس کو خدائے تعالیٰ غلبات نفسانی سے بچالے

گا۔ عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اوّل اعوذ اور بسم اللہ کے بعد دس بار درود شریف اور تین بار آیۃ الکرسی اور تین بار استغفار پھر مع تسمیہ سورۂ مزمل اور وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

برائے قضائے حاجات وکفایت مہمات و دفع خطرات کسی بزرگ سے منقول ہے کہ اگر کسی کو کوئی سخت کام پیش آئے تو اس کو چاہیئے کہ سات روز تک یہ دعا لکھے اور بہتے پانی میں ڈال دے اگر ساتویں دن اس کی حاجت اور مراد دلی بر نہ آوے تو قیامت کے دن اس کا ہاتھ اور میرا دامن ہو۔ دوسری اسناد یہ ہے کہ اگر مزاہد کو ایسے خطرات پیش آئیں کہ اس کے اختیار سے خارج ہوں یعنی ان کے دفع

پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ یہ دعا روزمرہ سو دفعہ پڑھا کرے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ مُبِیْنِ الْمَغْفِرَۃِ وَ اَنْتَ الْغَفَّارُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد ستر بار یہ مناجات پڑھے اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ کُنْ فَیَکُوْنُ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔

برائے حصول صفائی دل جو کوئی اس دعا کو سوتے وقت اکیس بار پڑھا کرے گا ایک چلہ میں اُس کو دل کی صفائی حاصل ہوگی اور باطن اس کا پاک ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُمَّ اَرْضِنِیْ بِرَضَائِکَ وَصَبِّرْنِیْ عَلٰی بَلَائِکَ وَاَوْزِعْنِیْ عَلٰی شُکْرِ نَعْمَائِکَ وَاَسْئَلُکَ تَمَامَ نِعْمَتِکَ وَدَوَامَ عَافِیَتِکَ اَللّٰہُمَّ حَبِّبْنِیْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَلِّغْنِیْ عُمْرِیْ اِلٰی مِائَۃٍ وَعِشْرِیْنَ سَنَۃً بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

لاجل الحاجتہ یعنی بہت ضروری حاجت کے لئے جو شخص اس آیۃ کو ایک ہزار ایکبار با طہارت قبلہ رو تلاوت کرے گا اور بیچ میں کسی سے بات چیت نہ کرے گا تو حق تعالیٰ اس کی حاجتیں دینی اور دنیوی روا فرما دے گا اور وہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْجَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا **ایضاً** فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص یہ چاہے کہ میری دعا قبول ہو اور حاجتیں پوری ہوں تو اس کو چاہیئے کہ یہ پڑھے۔ یَا کَافِیُ یَا ھَادِیُ یَا عَالِمُ یَا رَزَّاقُ یَا حَلِیْمُ یَا صَادِقُ حق تعالیٰ اس کی دُعا کو ایسا قبول کرتا ہے جیسے زکریا علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی۔

سبب نجات امام شافعی کسی نے امام شافعی رحمۃ اللہ کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ امام رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ان پانچ درودوں کی برکت سے مجھ کو بخش دیا اگرچہ میں لائق بخشش کے نہ تھا جو کوئی ان دُرودوں کو شب روز پڑھے گا بیشک حق تعالیٰ اسکو بخش دے گا۔

وہ درود شریف یہ ہیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی مَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

دعائے امام مقاتلؒ امام مقاتل فرماتے ہیں کہ جس کسی کو بحضرت قادر ذوالجلال کوئی حاجت دینی یا دنیوی پیش ہو تو اس کو چاہیئے کہ جمعہ کی رات کو سو بار یہ دعا پڑھے اور اپنی حاجت چاہیے اگر اس کی حاجت پوری نہ ہو تو مقاتل کی قبر پر لعنت کرے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا دَآئِمُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَغِیْثُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

برائے دفع خطرات بعورات اجنبیہ اگر کسی شخص کو خطرہ نفسانی اجنبی عورتوں کی طرف پیش آئے یعنی اجنبی عورتوں کیطرف میلان خاطر ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس طرف سے یا جس کی طرف میلان ہو اس کی پانؤں کی مٹی لے کر اور یہ اسم اعظم پڑھ کر اس طرف ڈال دے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ خطرہ دور ہوگا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا شَمِعُوْنَ الَّذِیْ یُقَلِّبُ الشَّمْسَ مِنَ الْمَغْرِبِ اِلَی الْمَشْرِقِ۔

درفضیلت آیۃ الکرسی برائے تخفیف عذاب گور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مومن آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اور اس کا ثواب اہل قبور کے لیے پہنچاتا ہے تو حق تعالیٰ مشرق اور مغرب سے چالیس نور ہر میت کی قبر میں داخل فرماتا ہے اور ان کی قبروں میں وسعت دیتا ہے اور ان کے درجے بڑھاتا ہے اور اس کے پڑھنے والے کو ساٹھ نبیوں کا ثواب ملتا ہے اور ہر حرف کے بدلے حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک اس کیلئے تسبیح

کرتا ہے اور مغفرت مانگتا ہے۔

لدفع عذاب القبر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو کہ جو کوئی مرجائے اور کفنایا جائے اور یہ آیتیں لکھ کر اس کی چھاتی پر رکھ دی جائیں تو بیشک عذاب قبر اس کو نہ ہوگا۔ قسم ہے اللہ کی اگر کافر بھی ہوگا تو اس کو عذاب قبر نہ ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّلِقَائَكَ حَقٌّ وَّأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ (پھر الم نشرح تمام لکھی جائے پھر لکھے) أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ حَسْبُنَا اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْأَوَّلِيْنَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ إِهْيًا أَشْرَاهِيًا رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِإِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ إِلٰهِيْ قَلْبِيْ مَحْجُوْبٌ وَّنَفْسِيْ مَعْيُوْبٌ وَّهَوَائِيْ غَالِبٌ وَّعَقْلِيْ مَغْلُوْبٌ وَّطَاعَتِيْ قَلِيْلٌ وَّمَعْصِيَتِيْ كَثِيْرٌ وَّلِسَانِيْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَكَيْفَ حِيْلَتِيْ يَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ وَيَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَا غَفَّارُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

ظفرمندی برنفس کافر جو کوئی اس اسم کو تین سو بار پڑھے اپنے نفس کافر پر ظفریاب ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَلَأْتُ شَانُ الرَّحْمٰنِ أَبْرَتَمَانَ

الرَّحِیْمِ حَیْثُمَا نَ ایضاً غلبۂ نفسانی اور شیطان کے دفعیہ کے لئے چھ بار یہ اسم پڑھے۔ یَا قَہَّارُ تَقَہَّرْتَ بِالْقَہْرِ وَالْقَہْرُ فِیْ قَہْرِ قَہْرِكَ یَا قَہَّارُ۔

اسناد دُعائے کیمیائے سعادت | پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو کوئی دعائے کیمیائے سعادت سات بار عشاء کے وقت پڑھے گا حق تعالیٰ کے کرم سے عجائب وغرائب دیکھے گا۔ مہتر میکائیل علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی ہر روز پچاس بار پڑھے گا اس کا مرتبہ اعلیٰ ہوگا اور مہتر موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبیّنا وعلیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی اس دُعا کو پچاس بار پڑھے گا ضرور حق تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوگا اگرچہ کسی حال میں ہو اور کشف حاصل ہوگا۔

برائے فرزند نرینہ | مترجم کہتا ہے کہ میرے عم بزرگوار رحمۃ اللہ تعالیٰ کے معمولات میں اس قدر خواص اور زیادہ لکھے ہیں کہ اگر کسی عورت کا کچا حمل گر جاتا ہو چاہیئے کہ یہ دُعا لکھ کر اس کے گلے میں باندھے خدا چاہے پھر نہ گرے گا اور اگر سہ ماہ حمل والی عورت کو قند پر یہ دُعا پڑھ کر کھلائی جائے تو خداوند تعالیٰ اپنے فضل سے لڑکی کو لڑکے سے بدل دے گا اور فرزند نرینہ پیدا ہوگا۔

برائے عقیمہ | اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی عورت برسوں سے بانجھ ہو اور اولاد نہ ہوتی ہو تو اس کے لئے پندرہ روز تک ایک سپاری تر لائی جائے اور اس پر تین بار یہ دُعا پڑھ کر عورت عقیمہ کو کھلائی جاوے ضرور نطفہ قرار پکڑے گا۔ اور خدا کے فضل سے لڑکا ہوگا اور اگر نہ ہوگا تو قیامت کو میرا دامن اور اس کا ہاتھ ہو۔

برائے موافقت زن وشوہر | اور حضرت خواجہ ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے اگر میاں بی بی میں ناموافقت ہو تو اس دُعا کو پندرہ بار شیرینی پر پڑھ کر کھلائے خدا چاہے موافقت ہو جائے گی۔ انتہی ۱۲ مترجم

دعائے کیمیائے سعادت یہ ہے | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ فَمَنْ یَّدْعُ الْعَبْدُ اِلَّا الرَّبُّ یَا رَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْخَالِقُ

وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمَخْلُوْقَ اِلَّا الْخَالِقَ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ وَاَنَا الْمَمْلُوْکُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمَمْلُوْکُ اِلَّا الْمَالِکُ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقِیْرُ فَمَنْ یَّدْعُ الْفَقِیْرَ اِلَّا الْغَنِیَّ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِیْفُ فَمَنْ یَّدْعُ الضَّعِیْفَ اِلَّا الْقَوِیَّ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَیُّوْمُ وَاَنَا الزَّائِلُ فَمَنْ یَّدْعُ الزَّائِلُ اِلَّا الْقَیُّوْمُ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَفُوُّ وَاَنَا الْمُسِیْئُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُسِیْئُ اِلَّا الْعَفُوَّ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْغَفُوْرُ وَاَنَا الْمُذْنِبُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُذْنِبُ اِلَّا الْغَفُوْرُ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّحِیْمُ وَاَنَا الْخَاطِیُّ فَمَنْ یَّدْعُ الْخَاطِیَّ اِلَّا الرَّحِیْمُ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُغِیْثُ وَاَنَا الْمُسْتَغِیْثُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُسْتَغِیْثُ اِلَّا الْمُغِیْثَ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُجِیْبُ وَاَنَا الدَّاعِیُّ فَمَنْ یَّدْعُ الدَّاعِیَ اِلَّا الْمُجِیْبُ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُجِیْرُ وَاَنَا الْمُسْتَجِیْرُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُسْتَجِیْرُ اِلَّا الْمُجِیْرُ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَزِیْزُ وَاَنَا الذَّلِیْلُ فَمَنْ یَّدْعُ اِلَّا الْعَزِیْزُ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُعْطِیْ وَاَنَا السَّائِلُ فَمَنْ یَّدْعُ السَّائِلُ اِلَّا الْمُعْطِیْ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَھَّابُ وَاَنَا الْبَائِسُ فَمَنْ یَّدْعُ الْبَائِسُ اِلَّا الْوَھَّابُ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُفَرِّجُ وَاَنَا الْمَغْمُوْمُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمَغْمُوْمُ اِلَّا الْمُفَرِّجُ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُنْجِیْ وَاَنَا الْغَرِیْقُ فَمَنْ یَّدْعُ الْغَرِیْقُ اِلَّا الْمُنْجِیْ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّزَّاقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمَرْزُوْقِ اِلَّا الرَّزَّاقَ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْغَفَّارُ وَاَنَا الْمُتَضَرِّعُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُتَضَرِّعُ اِلَّا الْغَفَّارُ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْکَاشِفُ وَاَنَا الْمُضْطَرُّ اِلَّا الْکَاشِفَ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّیِّدُ وَاَنَا الْمُبْتَھِلُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُبْتَھِلُ اِلَّا السَّیِّدَ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ سَیِّدِیْ وَمَوْلَائِیْ فَاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ وَاَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

برائے دفع کاہلی در زہد

اگر کسی کو زہد میں کاہلی اور سستی آتی ہو تو اس کے دفعیہ کے لئے یہ اسم دو سو مرتبہ پڑھے بفضل خدا کاہلی دور ہو گی۔ اسم یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا کَلْکَائِیْلُ بِحَقِّ جَبَّارٍ اَلَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ جَبَّارٍ بِجَبَرُوْتِہٖ یَا کَلْکَائِیْلُ۔

برائے حصول رزق حسنہ جو کوئی اس اسم کو ہر روز پڑھے گا۔ رزق حسنہ پائیگا اسم معظم یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طَیْھُوْجُ الَّذِیْ ظَاھِرٌ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ بعد اس کے یہ اسم پڑھے اَللّٰہُ قَآئِمٌ اَزَلِیٌّ فِیْ اَزَلِیَّتِہٖ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

برائے قضائے حاجات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو کوئی صبح کو فجر کی نماز کے بعد سو مرتبے نہایت ذوق و شوق کیساتھ اس دعا کو پڑھے گا ایک ہفتہ میں اپنی دلی مراد کو پہنچے گا اگر اس ہفتہ میں اس کی حاجت برآری نہ ہوئی تو اپنی خطا سمجھے (یعنی کوئی قصور اس سے واقع ہوا یا کوئی گناہ کیا یا تلاوت یا طہارت میں فرق ہوا) اعتقاد درست رکھنا شرط عظیم ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا قَدِیْمُ یَا دَآئِمُ یَا قَآئِمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ط

برائے فتح مندی مہمات راہ دین بندگی حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کسی کو راہ دین میں کوئی مہم پیش آئے تو اس کو چاہیئے کہ اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر ایک ہزار سو دفعہ اس دعا کو پڑھے (خدا چاہے کامیاب ہوگا اور ذوق و شوق حق سبحانہ وتعالیٰ کا زیادہ ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ط

برائے خوشنودی تمام سال جو کوئی اس دعا کو ربیع الاوّل کی بارھویں کو پڑھے گا تمام سال خوش رہے گا اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ وہ بے حساب بہشت میں جاویگا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۷ بار یَآ اَللّٰہُ ۷ بار۔ یَا رَحْمٰنُ ۷ بار۔ یَا غَفُوْرُ ۷ بار۔ یَا رَحِیْمُ ۷ بار۔ یَا حَنَّانُ ۷ بار یَا مَنَّانُ ۷ بار۔ یَا دَیَّانُ ۷ بار۔ یَا سُبْحَانُ ۷ بار۔

برائے قضائے حاجات حاجت برآری کے لئے جمعہ کی شب کو پانچہزار مرتبے یہ

دعا پڑھے مگر پڑھتے وقت کسی سے بات چیت نہ کرے اور ایک ہی جلسہ میں تمام کرے بزرگوار یہ ہے یَا مُسَهِّلَ سَهِّلْ كُلَّ صَعْبٍ اَصْبَحْتُ فِيْ جِوَارِ اللّٰهِ وَ اَمْسَيْتُ فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ۔

برائے روشنی قلب و قضائے حاجات حضرت سلطان صوفیان نظام الحق والشرع والدین قدس سرہٗ روایت کرتے ہیں کہ طالب خدا کو چاہیئے کہ اس مناجات کو ستر ہزار بار پڑھے (اس کی برکت سے) اس کے دل میں روشنی پیدا ہوگی اور قلب منور ہوگا اور اگر کسی حاجت کے لئے پڑھے گا۔ تو وُہ بھی بر آوے گی مناجات یہ ہے۔ اِلٰهِيْ قَلْبِيْ مَحْجُوْبٌ وَ نَفْسِيْ مَعْيُوْبٌ وَهَوَائِيْ غَالِبٌ وَعَقْلِيْ مَغْلُوْبٌ وَ طَاعَتِيْ قَلِيْلٌ وَّ مَعْصِيَتِيْ كَثِيْرًا وَلِسَانِيْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَكَيْفَ حِيْلَتِيْ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

دُرودِ معظم ایک درود معظم ومکرم قطب عالم حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنے اوراد میں لکھا ہے وُہ فرماتے ہیں کہ جو مومن اس دُرود کو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے گا تو حق کا ثواب اس بندہ کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور جو اپنے پاس رکھے گا تمام دُنیا اور آخرت کی بلاؤں سے امن میں رہیگا اور عقبیٰ میں حضرت کی ہمسائے گی اسے نصیب ہوگی۔ درود معظم یہ ہے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُحَمَّدُنِ الْعَرَبِيُّ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُحَمَّدُنِ الْقُرَشِيُّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُحَمَّدُنِ الْمَكِّيُّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُحَمَّدُ حَبِيْبُ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا جَدَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَبَا الْفَاطِمَةِ الزُّهْرَاءِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صَاحِبَ الْمِنْبَرِ وَالْمِعْرَاجِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

برائے حصول کلید خزانہ غیب و ترقی دارین بندگی حضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور الحق والشرع والدین حاجی حضور روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی روزمرہ

اس دعا کو ہر فریضہ کے بعد ایک بار پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو کلید خزانہ غیب عطا کرے گا اور دارین کی ترقی عنایت فرمائے گا. دُعائے بزرگوار یہ ہے :۔

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلرَّقِيْبُ الرَّؤُفُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْحَافِظُ الْحَكِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَيَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا مُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِيْنَ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّيْ فَقَضَيْتُ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ يَا فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ يَا بَاسِطُ بِسْمِ اللّٰهِ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَاَبْوَابَ نِعْمَتِكَ وَاَبْوَابَ دَوْلَتِكَ وَاَبْوَابَ سَعَادَتِكَ وَاَبْوَابَ سَلَامَتِكَ وَاَبْوَابَ عَطِيَّتِكَ وَاَبْوَابَ عَافِيَتِكَ وَاَبْوَابَ بَرَكَاتِكَ وَاَبْوَابَ حَمْدِكَ وَاَبْوَابَ شُكْرِكَ وَاَبْوَابَ طَاعَتِكَ وَاَبْوَابَ حَقَائِقِكَ وَاَبْوَابَ تَوْفِيْقِكَ وَاَبْوَابَ عِبَادَتِكَ وَاَبْوَابَ عِزَّتِكَ وَاَبْوَابَ شَرَفِكَ وَاَبْوَابَ سَبِيْلِكَ وَاَبْوَابَ مَرْضَاتِكَ وَاَبْوَابَ قَنَاعَتِكَ وَاَبْوَابَ مَحَبَّتِكَ وَاَبْوَابَ عِنَايَتِكَ وَاَبْوَابَ نِعْمَتِكَ وَاَبْوَابَ لُطْفِكَ وَاَبْوَابَ مَعْرِفَتِكَ وَاَبْوَابَ جَنَّتِكَ وَاَبْوَابَ مَحَبَّتِكَ وَاَبْوَابَ اِحْسَانِكَ وَاَبْوَابَ نِعْمَتِكَ وَاَبْوَابَ لُطْفِكَ وَاَبْوَابَ كَرَمِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَدْ تَكَفَّلْتَ بِرِزْقِيْ وَرِزْقِ كُلِّ دَابَّةٍ فَاَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ يَا اَفْضَلَ مَنْ اَعْطٰى وَيَا خَيْرَ الْبَدَاءِ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ لِنَفْسِيْ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِصَاحِبِ هٰذَا الدُّعَاءِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ بِفَضْلِكَ الْوَاسِعِ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا وَاسِعًا مُبَارَكًا هَنِيْئًا مَرِيْئًا بِلَا كَدٍّ وَلَا مِنَّةٍ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمِنْ عَطِيَّتِكَ اَرْجُوْا يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا سُبْحَانُ يَا سُلْطَانُ يَا بُرْهَانُ يَا مُسْتَعَانُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ. رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَفَهْمًا وَمَحَبَّةً فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ عَزِيْزًا فِيْ عُيُوْنِهِمْ وَاجْعَلْنِيْ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَصَلَّى

اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

درود معظم | جو کوئی یہ درود شریف سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر پڑھیگا۔ ضرور اپنے مقصود کو پہنچے گا (یعنی جملہ مقاصد پورے ہوں گے یا وصول الی اللہ میسر ہوگا یا جو حوائج دینی یا دنیوی ہوں گے بر آویں گے درود معظم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَۃِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی التَّوْفِیْقِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ عَلَی التَّقْصِیْرِ سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

دعائے قرشیہ برائے استحکام زہد | صاحب زہد کو چاہیئے کہ اس کے استحکام اور استقرار کے لئے یہ دعائے قرشیہ ہر روز بارہ دفعہ پڑھے زہد اس کے باطن میں قرار حاصل کرے گا۔ دعائے قرشیہ یہ ہے، قَرْشِیًّا قَرْشِیًّا رَجْلًا وَمَلًا دُوْثًا تَنْثُوْیًا شَھْوِیًّا شَمُوْثَلِیًّا اَمْرَطًا اَمْرَطِیًّا عَنْطًا عَنْطِیًّا طُوْطًا طُوْطِیًّا طَوْطَنْطِیًّا طُوْطَاطِیًّا اِھْیًا اَشْرَاھِیًّا تَدْمِھِیًّا ھَلْمِھِیًّا ھَلَامِھِیًّا ھَلْبَرْھِیًّا ھَرْمُوْ ھَرَائِیْلَ ھَرْجَائِیْلَ بِھْرَجِیْلَ نَھْرَجِیْلَ صَھْرَطَائِیْلَ نَھْرَطَائِیْلَ اَھْوَائِیْلَ اَھْرَمَائِیْلَ اَھْلَائِیْلَ اَھْیَائِیْلَ اَھْوَائِیْلَ اَغْیَائِیْلَ اَکْرَائِیْلَ مَطْوَائِیْلَ مَکْوَائِیْلَ اَطْوَائِیْلَ جَھْیَطَائِیْلَ خَرْدَائِیْلَ رَدْمَنَائِیْلَ اَلْوَائِیْلَ رُوْحَائِیْلَ اَطْوَائِیْلَ اَعْمَائِیْلَ جَھْبَطَائِیْلَ سَائِیْلَ سَنْجِیْجَائِیْلَ مِیْکَائِیْلَ رُوْقَائِیْلَ سَفْرَ سَھَائِیْلَ اَشْرُوْتِیَا اَشْرُوْقَدَ اَسْجَبَائِیْلَ اَشْجَائِیْلَ اَھْرَائِیْلَ اَعْلَائِیْلَ مُنْجَائِیْلَ رُوْھَاھِیْلَ سَھْجَائِیْلَ ھَزْکَرْنَ اَھْیَائِیْلَ اَکْوَائِیْلَ اَحْمَائِیْلَ تَرْشُوْتَائِیْلَ رَمْرَخُوْتَائِیْلَ مَلْخُوْتَائِیْلَ رُوْقَائِیْلَ تَمُوْزَرْعَائِیْلَ قَدْتَائِیْلَ تَشْغَتَائِیْلَ سَرْکَتَائِیْلَ تَرْلَمْتَائِیْلَ نُوْرَائِیْلَ سَفْرَ سَھَائِیْلَ سَفْرَشْ رَھَائِیْلَ مَلْکَائِیْلَ مِیْکَائِیْلَ اَدْرَۃَ اَرْدَہْ وَرَایَہْ مَرْتَائِیْلَ یَکْیَائِیْلَ شَدْقِیْلَ اَمْشَلِیْدُوْ ھُبَدُوْ

عَدْ قَائِیْلَ هَمْدَ دَائِیْلَ مَنْ طَوْطَائِیْلَ مَیْطُوطًا مَبْطُوطِیَۃ مُحْذُ دُنَّا یَرْغَا نَفْرَغًا مَائِیْشِ
اَدْرِیْشِ اَذْرَہ اَزْدَہ دَمَایَہ طُوطَائِیْلَ مَرْطَائِیْلَ اَلْمَتْهَائِیْلَ مُوْرْدُ دَائِیْلَ شَمْعَائِیْلَ
سَنْحِیْلَ دَمَّرْدَائِیْلَ جَنْهَائِیْلَ جَنْبَرَائِیْلَ بَطْمَطَائِیْلَ شَمْعَائِیْلَ مَنْطَرِیْ مُغْطَرِیْ
بَرْمَائِیْلَ نَهْرَ ثَائِیْلَ نَمَائِیْلَ اَنْهَا هِیَ تَبِیْثًا مَثِیْثًا تَبِیْثًا مُکْوِیَہ شَهْطَرْحًا
شَهْطَرْ ثِیَا شَهْطَرْ یَانَہ هَاهِرِیْ قُرَیْشْ ۔

دُعائے اختتام یہ ہے اِلٰهِیْ اَحْفَظْنِیْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ السَّفَرَةِ الْبَرَرَةِ وَبِحُرْمَةِ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ وَالرُّوحَانِیِّیْنَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَیَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

دُعائے ہفت ہیکل جو کوئی اس دعائے ہفت ہیکل کو سات روز تک برابر علی الترتیب سات ہزار بار پڑھے گا۔ کشف قلوب اور قبور حاصل ہوگا اور عالم ملائکہ اس پر منکشف ہوگا وہ دعائے ہفت ہیکل یہ ہے۔

ہیکل اوّل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ یَا جَلِیْلُ تَجَلَّلْتَ بِالْجَلَالِ وَالْجَلَالُ فِیْ جَلَالِ جَلَالِكَ یَا جَلِیْلُ یَا دَائِمُ الْمَعْبُوْدُ وَیَا مُنْعِمُ الْمَقْصُوْدُ وَیَا مَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ۔ **ہیکل دوم** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ یَا لَطِیْفُ بِاَوْصَافِ کَمَالِهٖ بِاللَّطَافَةِ وَالْاَلْطَافَةِ فِیْ لَطَافَةِ لَطَافَتِكَ یَا لَطِیْفُ اِنَّا سَمِعْنَا کِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْ اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَیَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ۔ **ہیکل سوم** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ یَا سَمِیْعَ الْبُرْهَانِ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَا سَمِیْعُ تَسَمَّعْتَ بِالسَّمْعِ وَالسَّمْعُ فِیْ سَمْعِ سَمْعِكَ یَا سَمِیْعُ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ وَهُوَ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ یَا اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔ **ہیکل چہارم** اَللّٰهُمَّ یَا مُعِزَّ الْبُدَلَا یَا عَلِیْمُ یَا عَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظَمَةِ وَالْعَظَمَةُ فِیْ عَظَمَةِ عَظَمَتِكَ یَا عَظِیْمُ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ وَمَثْوٰکُمْ وَیَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ **ہیکل پنجم** بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ یَا رَحِیْمُ تَرَحَّمْتَ بِالرَّحْمَۃِ وَالرَّحْمَۃُ فِیْ رَحْمَۃِ رَحْمَتِکَ
یَا رَحِیْمُ یَا حَفِیْظُ تَحَفَّظْتَ بِالْحِفْظِ وَالْحِفْظُ فِیْ حِفْظِ حِفْظِکَ یَا حَفِیْظُ یَا مُکْرِمَ
الصَّادِقِیْنَ وَیَا مُنْعِمَ الْحَافِظِیْنَ۔ پیکر ششم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
اَللّٰھُمَّ یَا کَرِیْمُ تَکَرَّمْتَ بِالْکَرَمِ وَالْکَرَمُ فِیْ کَرَمِ کَرَمِکَ یَا کَرِیْمُ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ غَیْبَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ یَا سَرِیْعَ الْحَاسِبِیْنَ پیکر ہفتم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ یَا غَفُوْرُ تَغَفَّرْتَ بِالْمَغْفِرَۃِ وَالْمَغْفِرَۃُ فِیْ
مَغْفِرَۃِ مَغْفِرَتِکَ یَا غَفُوْرُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

دعائے پنج گنج جو کوئی اس دعا پنج گنج کا ہمیشہ ورد رکھے گا فتوحات غیبی اس
کو حاصل ہوں گی اور اس دعا کی برکت سے بہت سے اسرار ظاہر و باطن اس پر
منکشف ہوں گے اور وہ یہ ہے۔ **گنج اول** مَنْ اَرَادَنَا بِسُوْءٍ فَرُدُّوْهُ وَمَنْ
کَادَنَا بِکَیْدٍ فَکِدْہُ وَمَنْ بَغٰی عَلَیْنَا فَاَھْلِکْہُ رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَ
اَجِبْ دَعْوَتِیْ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵ **گنج دوم** بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ وَاسْتَعْنْتُمْ بِاللّٰہِ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھِدَ اللّٰہُ قَلْبِیْ اَللّٰھُمَّ احْرُسْنَا بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَبِعِزَّتِکَ الَّتِیْ
لَا تُرَامُ وَارْحَمْنَا بِقُدْرَتِکَ عَلَیْنَا وَلَا تُھْلِکْنَا وَاَنْتَ رَجَاؤُنَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ۔ **گنج سوم** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا مِنْ عِنْدِکَ
وَاَنْعِمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا مِنْ رَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَۃً مِنَ
السَّمَاءِ مِنْ بَرَکَاتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ یَا
قَادِرُ یَا قَدِیْرُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ **گنج چہارم** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْنَا وَمِنْ خَلْفِنَا وَعَنْ اَیْمَانِنَا وَعَنْ شَمَائِلِنَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا
وَاَبْصَارِنَا وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنَّا وَانْصُرْنَا رَبَّنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَلَا تَخْذُلْنَا وَاَنْتَ
مَوْلٰنَا یَا اَللّٰہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ **گنج پنجم** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ وَيَا قَوِيًّا غَيْرَ بَعِيْدٍ وَيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ وَ يَا خَالِقًا غَيْرَ مَخْلُوْقٍ وَيَا رَازِقًا غَيْرَ مَرْزُوْقٍ وَيَا مَعْبُوْدًا غَيْرَ عَابِدٍ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَرْزُقَنِيْ نِعَمَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا عَلِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

اسماءِ جبروت | جو زاہد ان اسماءِ جبروت کی روزمرّہ مواظبت کرے گا۔ حق تعالیٰ اس کو جمیع صفات موصوف فرمائے گا۔ اسماءِ جبروت یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَا نُوْرُ: تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِيْ نُوْرِكَ يَا نُوْرُ۔

يَا عَزِيْزُ: تَعَزَّزْتَ بِالْعِزَّةِ وَالْعِزَّةُ فِيْ عِزَّتِكَ يَا عَزِيْزُ۔

يَا جَلِيْلُ: تَجَلَّلْتَ بِالْجَلَالِ وَالْجَلَالُ فِيْ جَلَالِ جَلَالِكَ يَا جَلِيْلُ۔

يَا وَاحِدُ: تَوَحَّدْتَ بِالْوَاحْدَانِيَّةِ وَالْوَاحْدَانِيَّةُ فِيْ وَحْدَانِيَّةِ وَحْدَانِيَّتِكَ يَا وَاحِدُ۔

يَا فَرْدُ: تَفَرَّدْتَ بِالْفَرْدَانِيَّةِ وَالْفَرْدَانِيَّةُ فِيْ فَرْدَانِيَّةِ فَرْدَانِيَّتِكَ يَا فَرْدُ۔

يَا جَمِيْلُ: تَجَمَّلْتَ بِالْجَمَالِ وَالْجَمَالُ فِيْ جَمَالِ جَمَالِكَ يَا جَمِيْلُ۔

يَا عَظِيْمُ: تَعَظَّمْتَ بِالْعَظَمَةِ وَالْعَظَمَةُ فِيْ عَظَمَةِ عَظَمَتِكَ يَا عَظِيْمُ۔

يَا كَبِيْرُ: تَكَبَّرْتَ بِالْكِبْرِيَاءِ وَالْكِبْرِيَاءُ فِيْ كِبْرِيَاءِ كِبْرِيَائِكَ يَا كَبِيْرُ۔

يَا كَرِيْمُ: تَكَرَّمْتَ بِالْكَرَمِ وَالْكَرَمُ فِيْ كَرَمِ كَرَمِكَ يَا كَرِيْمُ۔

يَا قَدِيْرُ: تَقَدَّرْتَ بِالْقُدْرَةِ وَالْقُدْرَةُ فِيْ قُدْرَةِ قُدْرَتِكَ يَا قَدِيْرُ۔

يَا جَبَّارُ: تَجَبَّرْتَ بِالْجَبَرُوْتِ وَالْجَبَرُوْتُ فِيْ جَبَرُوْتِ جَبَرُوْتِكَ يَا جَبَّارُ۔

يَا قَهَّارُ: تَقَهَّرْتَ بِالْقَهْرِ وَالْقَهْرُ فِيْ قَهْرِكَ يَا قَهَّارُ۔

يَا مَلِيْكُ: تَمَلَّكْتَ بِالْمَلَكُوْتِ وَالْمَلَكُوْتُ فِيْ مَلَكُوْتِ مَلَكُوْتِكَ يَا مَلِيْكُ۔

يَا قُدُّوْسُ: تَقَدَّسْتَ بِالْقُدْسِ وَالْقُدْسُ فِيْ قُدْسِ قُدْسِكَ يَا قُدُّوْسُ۔

يَا رَبُّ: تَرَبَّبْتَ بِالرَّبُوْبِيَّةِ وَالرَّبُوْبِيَّةُ فِيْ رَبُوْبِيَّةِ رَبُوْبِيَّتِكَ يَا رَبُّ۔

يَارَحِيْمُ : تَرَحَّمْتَ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّحْمَةُ فِيْ رَحْمَةِ رَحْمَتِكَ يَارَحِيْمُ۔
يَاوَهَّابُ: تَوَهَّبْتَ بِالْوَهْبَةِ وَالْوَهْبَةُ فِيْ وَهْبَةِ وَهْبَتِكَ يَاوَهَّابُ۔
يَامَنَّانُ : تَمَنَّنْتَ بِالْمِنَّةِ وَالْمِنَّةِ فِيْ مِنَّتِ مِنَّتِكَ يَامَنَّانُ۔
يَاحَكِيْمُ: تَحَكَّمْتَ بِالْحِكْمَةِ وَالْحِكْمَةُ فِيْ حِكْمَةِ حِكْمَتِكَ يَاحَكِيْمُ۔
يَامَجِيْدُ: تَمَجَّدْتَ بِالْمَجْدِ وَالْمَجْدُ فِيْ مَجْدِ مَجْدِكَ يَامَجِيْدُ۔
يَاحَنَّانُ: تَحَنَّنْتَ بِالْحِنَّتِ وَالْحِنَّةُ فِيْ حِنَّةِ حِنَّتِكَ يَاحَنَّانُ۔
يَاحَمِيْدُ : تَحَمَّدْتَ بِالْحَمْدِ وَالْحَمْدُ فِيْ حَمْدِ حَمْدِكَ يَاحَمِيْدُ۔
يَاحَلِيْمُ : تَحَلَّمْتَ بِالْحِلْمِ وَالْحِلْمُ فِيْ حِلْمِ حِلْمِكَ يَاحَلِيْمُ۔
يَاقَدِيْمُ : تَقَدَّمْتَ بِالْقِدَمِ وَالْقِدَمُ فِيْ قِدَمِ قِدَمِكَ يَاقَدِيْمُ۔
يَاشَهِيْدُ : تَشَهَّدْتَ بِالشَّهَادَةِ وَالشَّهَادَةُ فِيْ شَهَادَةِ شَهَادَتِكَ يَاشَهِيْدُ۔
يَاقَرِيْبُ : تَقَرَّبْتَ بِالْقُرْبِ وَالْقُرْبُ فِيْ قُرْبِ قُرْبِكَ يَاقَرِيْبُ۔
يَانَصِيْرُ: تَنَصَّرْتَ بِالنُّصْرَةِ وَالنُّصْرَةُ فِيْ نُصْرَةِ نُصْرَتِكَ يَانَصِيْرُ۔
يَاشَكُوْرُ: تَشَكَّرْتَ بِالشُّكْرِ وَالشُّكْرِ فِيْ شُكْرِ شُكْرِكَ يَاشَكُوْرُ۔
يَاسَتَّارُ: تَسَتَّرْتَ بِالسِّتْرِ وَالسِّتْرُ فِيْ سِتْرِ سِتْرِكَ يَاسَتَّارُ۔
يَاخَالِقُ: تَخَلَّقْتَ بِالْخَلْقِ وَالْخَلْقُ فِيْ خَلْقِ خَلْقِكَ يَاخَالِقُ۔
يَارَزَّاقُ: تَرَزَّقْتَ بِالرِّزْقِ وَالرِّزْقُ فِيْ رِزْقِ رِزْقِكَ يَارَزَّاقُ۔
يَافَتَّاحُ: تَفَتَّحْتَ بِالْفَتْحِ وَالْفَتْحُ فِيْ فَتْحِ فَتْحِكَ يَافَتَّاحُ ۔
يَاعَلِيْمُ: تَعَلَّمْتَ بِالْعِلْمِ وَالْعِلْمُ فِيْ عِلْمِ عِلْمِكَ يَاعَلِيْمُ۔
يَارَفِيْعُ: تَرَفَّعْتَ بِالرَّفْعِ وَالرَّفْعُ فِيْ رَفْعِ رَفْعِكَ يَارَفِيْعُ۔
يَاحَافِظُ: تَحَفَّظْتَ بِالْحِفْظِ وَالْحِفْظُ فِيْ حِفْظِ حِفْظِكَ يَاحَفِيْظُ۔
يَاسَلَامُ: تَسَلَّمْتَ بِالسَّلَامِ وَالسَّلَامِ فِيْ سَلَامِ سَلَامِكَ يَاسَلَامُ۔
يَاوَاصِلُ: تَوَصَّلْتَ بِالْوَصْلِ وَالْوَصْلُ فِيْ وَصْلِ وَصْلِكَ يَاوَاصِلُ۔
يَافَاضِلُ: تَفَضَّلْتَ بِالْفَضْلِ وَالْفَضْلُ فِيْ فَضْلِ فَضْلِكَ يَافَاضِلُ۔

یَا فَاعِلُ : تَفَعَّلْتَ بِالْفِعْلِ وَالْفِعْلُ فِیْ فِعْلِ فِعْلِكَ یَا فَاعِلُ۔
یَا فَارِضُ : تَفَرَّضْتَ بِالْفَرْضِ وَالْفَرْضُ فِیْ فَرْضِ فَرْضِكَ یَا فَارِضُ۔
یَا سَمِیْعُ : تَسَمَّعْتَ بِالسَّمْعِ وَالسَّمْعُ فِیْ سَمْعِ سَمْعِكَ یَا سَمِیْعُ۔
یَا سَامِعُ : یَا مُجِیْبُ یَا اَللّٰهُ یَا عَزِیْزُ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ۔

یَا قُدُّوْسُ : اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَتَتُوْبُ عَلَیَّ وَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ وَ تَکْفِیْ مُهِمَّاتِیْ وَتَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ وَ تَقَبَّلْ عِبَادَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

برائے زیارت رسول علیہ السلام | جو شخص یہ چاہے کہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں اور آپ کے اصحاب اور ارواح طیبات کو دیکھوں تو اس کو چاہیئے کہ شہر سے باہر جائے اور لب دریا یا حوض یا تالاب جائے پاکیزہ پر بیٹھ کر غسل کرے اور سر ننگا کر کے دو رکعت شکرانہ وضو ادا کرے اس کے بعد دو رکعت صلوٰۃ ارواح پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد اکیس بار سورۃ اخلاص اور دوسری میں فاتحہ کے بعد اکیس بار معوذتین بار پڑھے اور سلام پھیر کر سجدہ میں جائے اور تین بار یہ دعا عجز سے کہے اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اور اسم کو سات ہزار بار پڑھے وہ اسم یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ اَقْوَاهُ یَا اَللّٰهُ۔ جس وقت طالب اس علم کو پورا پڑھ چکے آسمان کیطرف منہ اٹھائے تین قدم آگے پھر تین قدم پیچھے تین قدم دائیں تین قدم بائیں چلے مگر قبلہ کی طرف سے منہ نہ ہٹائے جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لے آنکھیں کھول دے اور ارواح پاک حضرت رسالت پناہ اور سب اصحابیوں کی اور ان کے ماسوا سب اس کو دکھلائی دیں گے عرض حاجت کرے جو مقصود ہو بر آئے یہ خاص اس فقیر کا عمل ہے بعد اس کے یہ مناجات پڑھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الٰہی آنچہ بد کردم ندانستم خطا کردم بہ

ف : بعض گفتہ اند کہ دریں عمل شرط آنست کہ اول وضو طے دارد بعد تاں بعمل رجوع کند مقصود رسد ۱۲۔ سماع

بخش بحق لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

ایضاً: جو شخص یہ چاہے کہ نفس و شیطان مغلوب رہیں اور یہ ان پر ظفر یاب رہوں تو اس کو چاہیئے کہ پہلے دوگانہ ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد الم ترکیف تین بار اور دوسری میں تبت یدا تین بار پڑھے اور سلام پھیر کر سجدہ میں جائے اور سو بار عجز و نیاز کے ساتھ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پڑھ کر بارہ دفعہ یہ دعائے عزرائیل پڑھے تاکہ وسوسوں نفسانی و شیطانی سے خلاصی پائے۔

دعائے عزرائیل جو کوئی اس دعائے عزرائیل کو ہمیشہ ایکبار پڑھے گا انقطاع ماسوی اللہ اسے حاصل ہوگا اور وہ دعا یہ ہے۔ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا عِزْرَائِيْلُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا صَاحِبَ النَّارِ وَالْمَوْتِ وَالْقَهْرِ وَيَا قَلْمَا مِيْمُ وَيَاسَرَ اَكْتَبَا يُسُلُ بِحَقِّ اُهْطُحْفُشْ وَبِحَقِّ اُحْطُمْفُشْدُ اَقْبِضْ رُوْحَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فَلَا يَبْقٰى فِي الْكَوْنِ ذُوا الرُّوْحِ اِلَّا وَنَارُ الْقَهْرِ اَخْمَدَتْ ظُهُوْرَهٗ يَا شَدِيْدُ الْقُوٰى يَا شَدِيْدَ الْبَطْشِ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ يَا قَاهِرُ يَا قَهَّارُ اَسْئَلُكَ بِمَا اَوْدَعْتَهٗ عِزْرَائِيْلَ مِنْ قُوَى اَسْمَائِكَ الْقَاهِرَةِ الْقَاهِرِيَّةِ فَانْفَعَلَتْ لَهُ النُّفُوْسُ بِالْقَهْرِ اَلْبِسْنِيْ ذٰلِكَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ حَتّٰى اُلِيْنَ بِهٖ كُلَّ صَعْبٍ وَاُذَلِّلَ بِهٖ كُلَّ مَنِيْعٍ بِقُوَّتِكَ يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ رَبِّ اَسْئَلُكَ مَدَدًا مِّنْ عِنَايَتِكَ رُوْحَانِيًّا تُقَوِّيْ بِهِ الْقُوَى الْكُلِّيَّةَ وَالْجُزْئِيَّةَ حَتّٰى اَقْهَرَ بِمُعَادِيْ بِاِشَارَةِ عَقْلِيْ وَنَفْسِيْ كُلُّ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ قَاهِرَةٍ فَتَقْبِضُ دَقَائِقَهَا اِنْقِبَاضًا فَلَا يَبْقٰى ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ يَا سَيْفَ اللّٰهِ قُتِلْتَ بِسَيْفِ اللّٰهِ۔

خواص اسماء اللہ الحسنیٰ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔ یعنی خدائے تبارک و تعالیٰ کے نام پاک ہیں پکارو اللہ کو ان ناموں سے قال

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اَسْمًا مِائَۃً غَیْرَ وَاحِدَۃٍ مَنْ اَحْصَاھَا وَقَرَأَھَا وَعَمِلَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (یہ روایت ابی ہریرہ سے ہے) فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کرے اُن کو اور ان کے بموجب عمل کرے داخل ہوگا بہشت میں (یعنی اول ہی داخل ہوگا بہشت میں بغیر عذاب کے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے ھُوَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (یعنی اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق کو اور یہ حدیث متفق علیہ ہے)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَھَّارُ الْوَھَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّھِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُّ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیْ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الرَّبُّ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیْ الْمُعْطِیْ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْھَادِیْ الْبَدِیْعُ الْبَاقِی الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ السَّیِّدُ الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ الْاَمِیْنُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۵ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَیَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ وَیَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ اَسْئَلُکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَلِوَالِدَیَّ

وَلِاُسْتَاذِیْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاَنْ تَحْشُرَنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الصَّالِحِیْنَ یَااِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بِحَقِّ النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

مترجم کہتا ہے کہ حق تعالیٰ کے اور بھی نام ہیں مگر یہ خاصیت جو ان پر مذکور ہوئی ان ناموں کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے جداگانہ ہر نام کے خواص اور فضائل نہیں لکھے لہٰذا ضرور ہوا کہ جو خواص اور فضائل علماء دین اور اولیاء کرام نے تحریر فرمائے ہیں مع حوالہ اور ثبوت اس جگہ درج کیے جائیں تاکہ طالب پورا فائدہ اٹھائیں۔

صاحب منہاج الاعمال اور مشائخ علیہم الرحمۃ نے اسماء الحسنیٰ کو اعتصام اور اختتام کے ساتھ پڑھا ہے جس کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے وہ یہ ہے: کہ اول هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ تا الصَّبُوْرُ پڑھ کر یہ پڑھے اَلَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَقَدْ كَفٰی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعٰی لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰی مَنْ یَّعْتَصِمْ بِحَبْلِ اللّٰهِ نَجٰی۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ لَّمْ یَزَلْ كَرِیْمًا وَلَا یَزَالُ رَحِیْمًا بعد اس کے یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَادَامَتِ الصَّلٰوةُ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَادَامَتِ الْبَرَكَاتُ وَارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَادَامَتِ الرَّحْمَةُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اور مشائخ سے یہ بھی منقول ہے کہ حرف ندا کے ساتھ اللہ پاک کا نام لینا (یا اللہ) زیادہ قبولیت کا اثر رکھتا ہے۔ اور بعض یوں فرماتے ہیں کہ دن کو بالف ولام جیسے (الملک القدوس)، اور شب کو حرف ندا کے ساتھ پڑھے جیسا کہ اوپر تمثیلاً ذکر ہوا۔

حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کے تین قسم پر نام ہیں۔ جمالی[۱]۔ جلالی[۲]۔ مشترک[۳]۔

ہر اسم کے ساتھ اشارہ کر دیا گیا ہے اور تعیین عدد قرأت بھی لکھ دی گئی ہے۔ طالبان صادق کو اس کے موافق عمل کرنا چاہیئے اگر تعیین ایام کسی جگہ نہ لکھی گئی ہو تو نودونہ یا چہل روز سمجھنے چاہیئں۔

اور یہ جو کچھ خواص اور فضائل اس عاجز نے لکھے ہیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی شرح سے لکھے ہیں انہوں نے اکثر مشائخ کرام کے مکاشفے اور سماع سے تحریر فرمائے ہیں اور بعض خاصیتیں شاہ عبدالرحمن چشتی کی شرح سے اور بعض مولانا احمدالدیزلی شافعی اور بعض مولینا شاہ عبدالعزیز صاحب اور بعض مولینا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمہم اللہ کے فوائد سے اور بعض دیگر کتب معتبرہ سے بھی اخذ کر کے نہایت احتیاط کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی علامت حرف (ح) اور شاہ عبدالرحمن چشتیؒ کی علامت حرف (ع) اور باقی بزرگوں کے نام لکھدیئے گئے ہیں۔ اور جگہ کتاب کا حوالہ بھی ہے۔

اَللّٰہُ : عدد اس کے ۶۶ ہیں۔ یہ اسم ذات جامع جمیع صفات کمال ہے اور بعض محققین کے نزدیک یہی اسم اعظم ہے اور قرآن مجید میں یہ اسم دو ہزار تین سو ساٹھ جگہ آیا ہے اور یہ اسم سلطان سائر اسماء ہے اور اس کو سب اسماء پر شرف ہے اور یہ اسم ذات جامع ہے معناً جمیع اسماء کا اور جمیع اسماء صفات اسی سے متعلق ہیں جو کوئی اس اسم کو ہر روز ہزار بار پڑھے صاحب یقین ہو اور جو کوئی بعد نماز کے سو بار پڑھے باطن اس کا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو ۲ اح اور بخار کے دفعیہ کے لئے نقش مربع پر کر کے گلے میں ڈالے۔ بہذا صورتہ۔

اور واسطے شفائے اسقام اور امراض کے اگر اس کو موافق اس کے عدد کے ۲۶ مرتبہ لکھیں اور اس کو دھو کر جس مریض کو پلائیں خدا چاہے شفا ہو گی اور

۷۸۶

۱	۴۶	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۴۵
۶	۹	۴۸	۳
۴۷	۴	۵	۱۰

گزند رسیدہ اور آسیب زدہ کو بھی لکھ کر دھو کر پلائے اور اگر آسیب زدہ کے ہاتھوں کی انگلیوں پر اس اسم کا ایک ایک حرف لکھ دیں تو وہ شخص جن سے محفوظ اور جن اس سے باز ایستادہ رہے گا اور اگر ارادہ اس کے جلانے کا ہو تو حرف اسم اللہ ایک نیلے کپڑے پر لکھیں اور فلیتہ بنا کر ایک سرے سے اسکو جلائیں اور جن زدہ کو سونگھائیں اس صورت میں اگر ارادہ اس کے مار ڈالنے یا جلا دینے کا رکھتے ہوں یا اس کو گویا کرنا چاہتے ہوں تو یہ سب باتیں اس سے حاصل ہوں گی اور بعض علماء سلف نے ذکر کیا ہے کہ جو کوئی اسم اللہ کو کسی ظرف میں بلا تعداد جس قدر اس ظرف میں گنجائش ہو لکھ کر اور دھو کر اس کا پانی مصروع یا آسیب زدہ پر چھڑک دیوے تو شیطان اس کا جل جائے گا۔ اور بونی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے یہی عمل ایک شخص کو بتایا کہ اس کا لڑکا چونتیس برس سے مصروع یعنی آسیب زدہ تھا اور اس سے سخت عاجز آگیا تھا پس وہ شخص تین روز اس عمل پر آمادہ رہا اور لکھ کر پلاتا رہا اور اس کے پانی سے چھینٹے بھی دیتا رہا خدا کے فضل سے آسیب اس کا جل گیا اور اس نے نجات پائی اور پھر کبھی وہ عارضہ اس کو نہ ہوا یہ اسم کامل و تام ہے اور ساری بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ؛ یہ اسم شریف جمالی ہے عدد اس کے ۲۹۸ ہیں۔ غفلت اور نسیان اور دل کی سختی دور ہونے کے لئے ہر نماز کے بعد سو بار پڑھے ۱۲ ح۔

اور واسطے درد اور صحت دل اور سینہ اور جگر اور جملہ عوارض کے لئے یہ نقش مربع شربا و حملاً کام میں لائے۔

۷۸۶

۲۷۲	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۲۷۱	۱۲
۳	۱۶	۹	۲۷۰
۱۰	۲۶۹	۴	۱۵

الرَّحِیْمُ: جمالی عدد ۲۵۸

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۲۳۲
۱۲	۲۳۱	۲	۱۳
۲۳۰	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۲۲۹	۱۰

جو کوئی سو بار صبح کی نماز کے بعد پڑھتا رہے تمام خلائق اس کی مہربان اور مشفق ہو ۱۲ح اور جو کوئی اس نقش کو اپنے پاس رکھے گا چشم خلائق میں عزیز ہوگا اور سب اس کے حال پر رحم کریں گے۔

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ: جو کوئی ہر نماز کے بعد پڑھے گا حق تعالیٰ اس کے دل سے غفلت اور نسیان اور قساوت قلبی اُٹھا دے گا ۱۲ح اور جو کوئی ان دونوں ناموں کو آہنی نگینے پر کندہ کرا کے جُمعہ کے بعد پہنے گا۔ کوئی امر مکروہ اس کو پیش نہ آئے گا اور تمام مہمات اس کی سرانجام پائیں گی۔

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
۲۳۰	۲۸۸	۱۰۳	۶۵
۲۸۷	۳۲۷	۶۸	۱۰۴
۶۷	۱۰۵	۱۰۵	۳۲۸

یہ نقش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا کہ اس میں اسم ذات بھی ہے اور دونوں نام صفاتی بھی ہیں جملہ مہمات کے لئے اکسیر اعظم ہے اور جو اوپر لکھا گیا ہے ان سب کے لئے شرباً وحملاً مفید ہے۔ جو کوئی الرحیم لکھ کر اپنے سرہانے رکھ کر سوئے اور جناب باری میں عرض کرے الٰہی فلاں امر کے ہونے نہ ہونے یا اس کے خیر و شر سے آگاہی دے کئی روز تک رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقصد کو پائے گا۔ مولینا شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ۔

اَلْمَلِکُ: مشترک ہے عدد (۹۰) جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم القدوس کے (یعنی الملک القدوس) کے ملازمت کرے گا اگر صاحب ملک ہو حق تعالیٰ اس کے ملک کو قایم و دایم رکھے اور نفس اس کا مطیع و فرمانبردار ہو گا۔ اور اگر واسطے عزت و حرمت کے پڑھے مجرب ہے ۱۲ح۔ اور حضرت شاہ عبدالرحمٰن صاحب نے خاصیت اسکی یہ لکھی ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم (الملک) کو نوّے بار کہے روشن دل اور تونگر۔

ہو اور بادشاہ اس کے مسخر ہوں۔ اور واسطے جاہ اور زیادتی عزوحرمت کے بھی مجرّب ہے ۱۲ ع۔

واسطے تصفیہ دل اور تسخیر ملوک اور حصول جاہ دنیا اور عزت کے ہر روز نوّے بار پڑھے اور حضرت مخدوم جہانیاں رح اور دیگر اولیاء کرام سے بھی منقول ہے کہ جو کوئی اس اسم کو تین روز بحسب دعوت صغیر یا نو روز باعتبار دعوت کبیر ہر روز نو ہزار بار پڑھے صاحب جاہ وجلال ہو اور اگر اس کا طالب نہ ہو تو حضرت عزت کا قرب چاہے بمقرب جناب باری ہوگا۔ شب و روز پڑھے یہی شرط ہے۔

اَلْقُدُّوْسُ : مشترک ہے عدد اس کے (۱۷۰) ہیں جو کوئی ہر روز زوال کے قریب پڑھے دل اس کا صاف ہو اور جو کوئی جمعہ کے روز نماز کے بعد اسم سبوح کے ساتھ روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھائے فرشتہ صفت ہو۔ اور دشمنوں سے پناہ حاصل ہونے کے لئے بھاگتے وقت جس قدر پڑھ سکے پڑھے۔ اور اگر مسافر راہ میں مداومت کرے کبھی درماندہ اور عاجز نہ ہو اور اگر تین سو انیس ۳۱۹ بار شیرینی پر پڑھ کر دشمن کو دے مہربان ہو ۱۲ ح۔

اَلسَّلَامُ : جمالی ہے عدد اس کے (۱۳۱) ہیں جو کوئی اس اسم کو ایک سو گیارہ بار بیمار پر پڑھے حق تعالیٰ اس کو صحت وشفا دے اور اگر اس پر مداومت کرے خوف سے نڈر ہو ۱۲ ح۔ اور جو کوئی تین سو انیس بار شیرینی پر پڑھ کر دشمن کو دیگا مشفق ومہربان ہوگا۔

اَلْمُؤْمِنُ : جمالی ہے عدد اس کے ۱۳۶ ہیں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ اس کو شیطان کے شر سے نڈر رکھے اور کوئی اس پر قدرت نہ پاتے۔ اور ظاہر و باطن اس کا حق تعالیٰ کی امان میں ہو اور جو کوئی اس کو بہت پڑھے خلق اس کی مطیع ومنقاد ہو ۱۲ ح۔

اَلْمُهَيْمِنُ : جمالی ہے عدد اس کے (۱۴۵) ہیں جو کوئی غسل کرے اور اس

اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑھے لوگوں کے دلوں کے بھید اور غیبوں سے مطلع ہو اور اُس پر مواظبت کرے تمام آفتوں سے پناہ پائے ۱۲ ح اور وُہ شخص بہشتی ہو ۱۲ ح

اَلْعَزِیْزُ: جلالی ہے اور عدد اس کے ۹۴ ہیں جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسم کو پڑھے کسی کا محتاج نہ ہو اور بعد خواری کے اگر اس کی مداومت کرے عزیز ہو اور اس اسم میں خاصیتیں عجیب و غریب ہیں۔ ۱۲ ح۔ اور صبح کی سُنّت اور فرض کے درمیان میں چالیس روز تک اکتالیس بار پڑھے دُنیا و عقبیٰ میں محتاجی نہ ہوگی۔

اَلْجَبَّارُ: جلالی ہے عدد اس کے (۲۰۶) ہیں۔ جو کوئی مسبحات عشر کے بعد اکیس بار یہ اسم پڑھے ظالموں کے شر سے امن میں ہو اور جو کوئی مداومت کرے کوئی اس کی بدگوئی اور غیبت نہ کرے اور ہر طرح سے مامون اور اہلِ دولت و سلطنت ہو۔ اور انگوٹھی پر نقش کر کے پہنے اس کی ہیبت و شوکت خلق کے دل میں تمکن ہو ۱۲ ح۔ اور بعض کتب میں یہ لکھا ہے کہ بادشاہوں اور اکابر سلطنت کو اس کی مواظبت چاہیئے اور مقہوری اعدا کے لئے جمعہ کی نماز کے بعد تین سو بار پڑھے

اَلْمُتَکَبِّرُ: جمالی ہے عدد (۶۶۲) جو شخص دخول کرنے سے پہلے دس بار اس اسم کو پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو فرزند نیک اور پرہیزگار عطا فرمائے گا اور ہر کام کی ابتدا میں اس کو پڑھے گا۔ اپنی مراد کو پہنچے گا۔

اَلْخَالِقُ، جمالی ہے عدد (۷۳۱) جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے اس کی عبادت کے لئے روز قیامت تک اور دل اور منہ اس کا روشن اور نورانی کردے ۱۲ ح۔ اور بعض کتاب میں لکھا ہے کہ جو کوئی شب کو اس کی مواظبت کرے دل اس کا منور ہو اور ہر کام میں قوت حاصل ہو اور ثواب اس کا اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے اور حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے جو روز جزا تک اس کے لئے عبادت کرے اور استغفار چاہے۔ اور شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ نے فقط اتنا لکھا ہے کہ جو کوئی اس اسم الخالق کو رات میں بہت پڑھے دل اس

کا روشن ہو اور تمام کاموں میں قوی ہو۔

اَلْبَارِیُٔ: مشترک ہے عدد (۲۱۳) اس کے پڑھنے والے کو حق تعالیٰ قبر میں نہیں چھوڑتا بلکہ اس کو ریاض قدس میں پہنچاتا ہے ۱۲ح اور بعض جگہ اس طرح لکھا ہے کہ جو کوئی ایک ہفتہ تک ہر روز سو بار پڑھے اس کو یہ مرتبہ حاصل ہو۔ اور اگر طبیب اس پر مداومت کرے علاج اس کا موافق پڑے یہی شاہ عبدالرحمٰن صاحب نے بھی لکھا ہے۔ اور جو کوئی یہ چاہے کہ میری محبت میں کوئی مبتلا ہو اور ایسا کہ ایک ساعت دم نہ دے۔ تو اس کو چاہیئے کہ گلاب یا موتیا یا چنبیلی کے پھول پر ۵۷ بار پڑھ کر اور متصل ہی اس کے اپنا اور اسکا نام لیکر دم کرے اور جس کی آرزو ہے اس کو دے وہ اس کی محبت میں والہ اور شیفتہ ہو گا۔

اَلْمُصَوِّرُ: جلالی ہے (عدد ۳۳۶)۔ جو عورت بانجھ ہو سات روزے رکھے اور افطار کے وقت اکیس بار المصوّر پڑھے اور پانی پر دم کرکے پیئے اور اپنے خاوند سے ہم بستر ہوتی رہے حق تعالیٰ اس کو فرزند نیک اور نرینہ عطا فرمائے اور جو کوئی بہت پڑھے دشوار کام اس پر آسان ہوں ۱۲ع۔ اور جو کوئی وضو کرتے میں اپنی پیشانی پر شہادت کی انگلی سے یہ اسم لکھے جس سے ملاقات کرے وہ اس کا دوست ہو۔

اَلْغَفَّارُ: جمالی ہے عدد اس کے (۱۲۸) ہیں جو کوئی جمعہ کی نماز کے بعد سو بار کہے یَا غَفَّارُ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ حق تعالیٰ اس کو بخشدیتا ہے۔

اَلْقَهَّارُ: جلالی ہے عدد اس کے (۳۰۶) جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے حق تعالیٰ دنیا کی محبت اس کے دل سے اٹھا دیتا ہے اور خاتمہ اس کا بخیر ہوتا ہے اور حق تعالیٰ اپنی محبت و شوق اس کے دل میں پیدا کر دیتا ہے ۱۲ع اور واسطے ہر مہم کے اگر اس اسم کو سو بار پڑھے مہم اس کی آسان ہو اگر اس پر مداومت کرے دنیا کی محبت اس کے دل سے جاتی رہے اگر صبح کی سنت و فرض کے درمیان بہ نیت مقہوری اعداء سو بار پڑھے دشمن اس کے مقہور ہوں۔

اَلْوَهَّابُ: جلالی ہے عدد اس کے ۱۴ ہیں جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج میں ہو اس

اسم پر مداومت کرے حق تعالیٰ اس کو ایسی نجات دیتا ہے کہ حیران رہ جاتا ہے۔ اور جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھتا ہے ایسا ہی پاتا ہے۔ اور جو بعد نماز چاشت کے آیۂ سجدہ پڑھے اور سجدے میں سر رکھ کر سات بار یہ اسم پڑھے خلقت سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اور کوئی حاجت رکھتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ آدھی رات کو گھر کے صحن میں یا مسجد میں تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ اٹھا کر سو بار یَا وَهَّابُ پڑھے حاجت اس کی روا ہوتی ہے۔ اور واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑھے اور سلام کے بعد سجدہ میں جاوے اور ایک سو چار مرتبے یا وہاب پڑھے اور اگر فرصت نہ ہو پچاس ہی پر اکتفا کرے ۱۲ مولینا شاہ عبدالعزیزؒ اور جو کوئی چہار شنبہ کو غسل کر کے دو رکعت پڑھے اور بعد سلام کے ہزار بار یا وہاب پڑھے حق تعالیٰ اس کو دُنیا کا حساب اس قدر عطا کرے کہ شمار میں نہ آئے۔

اَلرَّزَّاقُ : جمالی ہے عدد اس کے (۳۰۸) ہیں جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے نماز سے پہلے اپنے گھر کے چاروں کونوں میں دس دس بار پڑھے اس گھر میں کبھی رنج اور مفلسی نہ ہو لیکن داہنے کونے میں شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے ۱۲ ح جو کوئی اس کو پانسو پنتالیس بار پڑھے رزق کا کشادہ ہو اور کوئی دشواری اور درماندگی نہ دیکھے اگر ہزار بار تنہائی میں پڑھے خضر علیہ السلام سے ملاقات حاصل ہو لیکن روزی وجہ حلال سے پیدا کر کے کھلائے۔

اَلْفَتَّاحُ : جمالی ہے عدد اس کے ۴۸۹ ہیں جو کوئی فجر کی نماز کے بعد دونوں ہاتھ سینہ پر رکھ کر ستر بار اس کو پڑھے زنگ اس کے دل سے جاتا رہے اور صفائی ارزانی ہو ۱۲ ح۔

اَلْعَلِیْمُ : مشترک ہے عدد اس کے (۱۵۰) ہیں۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو کوئی بعد نماز کے سو بار کہے یا عالم الغیب حق تعالیٰ اس کو کشف عنایت کرتا ہے ۱۲ ح۔ اگر چاہیئے کہ پوشیدہ کام سے آگاہی حاصل ہو تو اس کو چاہیئے کہ جمعہ کی شب کو نماز کے بعد سجدے میں جائے اور سو بار یا علیم

پڑھے اور وہیں سو جائے ہیئت اس کام کی اس پر آشکارا ہوگی۔ جو شخص یہ چاہے کہ میری حاجت جلد بر آئی تو اس کو چاہیئے کہ وضو کرکے جنگل میں جائے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور قبلہ رُخ بیٹھ کر ہزار بار یہ اسم پڑھے حاجت اس کی جلد بر آئے مجرب ہے۔

اَلْقَابِضُ : عدد اس کے (۹۰۳) ہیں جو کوئی چالیس روز تک برابر روٹی کے چار ٹکڑوں پر لکھ کر کھا لیا کرے عذاب قبر اور بھوک سے امن میں رہیگا ۱۲۔ ح

اَلْبَاسِطُ : جمالی ہے عدد اس کے (۷۲) ہیں۔ جو کوئی صبح کے وقت ہاتھ اٹھا کر اس کو دس بار پڑھے اور مُنہ پر ہاتھ پھیرے ہرگز اس کو حاجت اس کی نہ ہو کہ کسی سے کچھ چاہے ۱۲ح۔

اَلْخَافِضُ : جمالی ہے عدد اس کے ۱۴۸۱ ہیں۔ جو کوئی تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس میں اس کو ستر بار پڑھے دشمن پر فتح پائے ۱۲ح۔

اَلرَّافِعُ : جلالی ہے عدد اس کے (۳۵۱) ہیں جو کوئی اس اسم کو آدھی رات میں یا دوپہر کو سو بار پڑھے حق تعالیٰ اس کو خلائق سے برگزیدہ کرے اور تو انگر و بے نیاز کر دے ۱۲ح۔

اَلْمُعِزُّ ، جلالی ہے عدد (۱۱۷) جو کوئی اس اسم کو شب دوشنبہ یا شب جمعہ میں شام کی نماز کے بعد ایک سو چالیس بار پڑھے اس کے لئے خلق کی نظر میں ایک ہیبت و عزت ظاہر ہو اور سوائے خدا تعالیٰ کے کسی سے نہ ڈرے ۱۲ح۔

اَلْمُذِلُّ : جلالی ہے عدد اس کے (۷۷۰) ہیں جو کوئی کسی ظالم یا حاسد سے ڈرتا ہو پچھتر بار اس کو پڑھے بعد اس کے سجدہ کرے اور کہے کہ الٰہی فلانے ظالم کے شر سے امان دے حق تعالیٰ امان دے گا ۱۲ ح۔

اَلسَّمِیْعُ : جلالی ہے عدد (۱۸۰) ہیں۔ جو کوئی پنجشنبہ کو چاشت کی نماز کے بعد پانچ سو بار پڑھے اور بموجب ایک قول کے ہر روز سو بار پڑھے اور پڑھتے وقت کسی سے بات نہ کہے بعد اس کے دُعا مانگے دعا اس کی قبول ہوگی ۱۲ح۔

اَلْبَصِیْرُ : جمالی ہے عدد اس کے (۳۰۲) ہیں جو کوئی اس کو درمیان سنّت و فرض صبح کے ساتھ اعتقاد درست کے ایک سو بار پڑھے مخصوص بہ نظرِ عنایت حق تعالیٰ ہو گا۔ ۱۲ ح ۔

اَلْحَکِیْمُ : جلالی ہے عدد اس کے (۶۸) ہیں۔ جو کوئی اس کو شب جمعہ میں اور بموجب ایک قول کے آدھی رات کو اتنا پڑھے کہ بے ہوش ہو جائے حق تعالےٰ اس کے باطن کو معدن اسرار کرے گا ۱۲ ح ۔

اَلْعَدْلُ : جلالی ہے۔ عدد اس کے ۱۰۴ ہیں جو کوئی اس کو شب جمعہ میں روٹی کے بیس لقموں پر لکھ کر کھائے حق تعالیٰ تمام خلق کو مسخر کرے گا ۱۲ ح۔

اَللَّطِیْفُ : جمالی ہے۔ عدد اس کے ۱۲۹ ہیں جس کو اسباب معاش مہیا نہ ہو اور فقر و فاقہ میں رہتا ہو یا غربت میں کوئی غمخوار نہ ہو یا بیمار ہے اور کوئی تیمارداری اس کی نہ کرے یا بیٹی رکھتا ہو اور کوئی درخواست اس سے نکاح کی نہیں کرتا ہے۔ وضو اچھی طرح کرے اور دو رکعت نماز کی پڑھ کر اس اسم کو اس نیت سے سو بار پڑھے حق تعالیٰ اس کی مہم کو کفالت کرے ۱۲ ح ۔

واسطے نصیب کھلنے بیٹیوں کے اور صحت امراض کے اور کفالت مہمات کے تحیۃ الوضو کے بعد سو بار مداومت کرے اور عمل پیران اخوانیہ کا یہ ہے کہ واسطے ہر مہم دینی اور دُنیادی کے خالی جگہ میں سات شرائط دُعاء کے سولہ ہزار تین سو اکتالیس بار پڑھے مراد کو پہنچے گا اور مقصد اس کا برآوے گا ۱۲ ح ۔

اَلْخَبِیْرُ : مشترک ہے عدد اس کے ۸۱۲ ہیں جو کوئی نفس امارہ کے ہاتھ میں ہو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی پائے گا ۱۲ ح ۔

اَلْحَلِیْمُ : جمالی ہے عدد اس کے ۸۸ ہیں جو کوئی اس کو کاغذ پر لکھ کر دھوئے اور پانی اس کا کھیتی یا درخت پر ڈالے آفتوں سے امن میں رہے گا اور کمال کو پہنچے گا اور برکت اس میں ہو گی ۱۲ ع ح ۔

اَلْعَظِیْمُ : جمالی ہے عدد اس کے ۱۰۲۰ ہیں۔ جو کوئی اس پر مداومت کرے خلق

کی نظر میں عزیز و مکرم ہوگا ۱۲ ح۔

اَلْغَفُوْرُ: جمالی ہے عدد اس کے (۱۲۸۶) ہیں جس کو کوئی بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کے یا غم واندوہ اس پر غلبہ کرے اسکو کاغذ پر لکھے اور روٹی پر اس کے نقش کو جذب کرے اور کھادے حق تعالیٰ شفا اور خلاصی اس کو بخشے اور اگر اس کو بہت پڑھے سیاہی اس کے دل سے جاتی رہے، اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے میں یَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ تین بار کہے حق تعالیٰ اس کے گناہ اگلے پچھلے بخشدے گا۔ ۱۲ ح جس کو درد سر یا اور کوئی بیماری یا غم پیش آئے تین بار مقطعات یا غفور کے لکھ کر پانی میں گھول کر پیئے شفا پائیگا ۱۲ ع

اَلشَّکُوْرُ: جمالی ہے عدد اس کے ۵۲۶ ہیں جس کو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکھ کی پیدا ہو اکتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑھے اور پیئے اور آنکھوں پر ملے شفا پائیگا اور تونگر ہوگا ۱۲ ح۔

اَلْعَلِیُّ: جلالی ہے عدد اس کے ۱۱۰ ہیں۔ جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار اور بے قدر ہو تو بزرگ ہو اور جو فقیر ہو تو تونگر ہو اور اگر مسافت میں مبتلا ہو تو پھر اپنے وطن مالوف کو پہنچے ۱۲ ح۔

اَلْکَبِیْرُ: جمالی ہے عدد اس کے ۲۳۲ ہیں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام والی اس پر مداومت کریں سب ان سے ڈریں اور مہمات خوب سرانجام پائیں ۱۲ ح۔

اَلْحَفِیْظُ: جمالی ہے عدد اس کے ۹۹۸ ہیں۔ جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے خوف غرق اور جلنے اور دیو و پری اور نظر بد سے نڈر ہو ۱۲ ع۔

اَلْمُقِیْتُ: جلالی ہے عدد اس کے ۵۵۰ ہیں اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اس کو غریبی پیش آئے یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت روئے سات بار خالی کوزہ یعنی آبخورہ وغیرہ پر پڑھ کر دم کرے بعد اس کے پانی ڈال کر پیئے اور دوسرے کو پینے کے لئے دیوے اگر روزہ دار کو خوف ہلاکی کا ہو پھول پر پڑھ کر سونگھے قوت پائے

گا اور روزہ رکھ سکے گا ۱۲ ح ۔
اَلْحَسِیْبُ : جمالی ہے عدد اس کے ۸۰ ہیں ۔ جو کوئی کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ یا دشمن سے چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہے حَسْبِیَ اللّٰهُ الْحَسِیْبُ مگر پنجشنبہ کے روز سے شروع کرے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے شر سے نگاہ رکھے گا ۱۲ ح ۔ ہنوز ہفتہ نہ گزرے گا کہ درستی کام کی ہوجائیگی ۱۲ ع
اَلْجَلِیْلُ : جمالی ہے عدد اس کے (۷۳) ہیں جو کوئی اس کو مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے یا کھاوے تمام خلائق اس کی تعظیم و تکریم کریں ۱۲۔
اَلْکَرِیْمُ : جمالی ہے عدد اس کے ۲۷۰ ہیں ۔ جو کوئی اس اسم کو اپنے بستر پر پڑھے اور پڑھتے پڑھتے سو جائے فرشتے اس کے لئے دعا کریں اور کہیں کہ اکرمک اللہ بزرگ کرے تجھ کو اللہ اور مکرم و معزز ہو ۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی سبب سے ان کو کرم اللہ کہتے ہیں ۱۲ ح ۔
اَلرَّقِیْبُ : جمالی ہے عدد اس کے ۳۱۲ ہیں ۔ جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑھے اور ان کے گرد دم کرے تمام دشمنوں اور سب آفتوں سے نڈر ہو گا ۱۲ ح ۔
اَلْمُجِیْبُ : جلالی ہے عدد اس کے ۵۵ ہیں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے حق کی امان میں رہے گا ۱۲ ح ۔
اَلْوَاسِعُ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۳۷ ہیں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اس کو قناعت و برکت دے ۱۲ ح
اَلْحَکِیْمُ : جمالی ہے عدد اس کے ۷۸ ہیں ۔ جس کو کوئی کام پیش آئے کہ اس سے سرانجام اس کا نہ ہو سکتا ہو اس اسم کی مداومت کرے مہم اس کی سرانجام پائے ۱۲
اَلْوَدُوْدُ : جمالی ہے عدد اس کے ۲۰ ہیں ۔ اگر میاں بیوی میں ناموافقت ہو اور خصومت پڑے اس اسم کو ایک ہزار اور ایک بار طعام پر پڑھے ۔ اور جس جانب

سے کرنا موافق ہو اس کو دیں تاکہ وُہ طعام کھایا جائے خدا چاہے ان دونوں میں اتفاق اور الفت ہو جائے گی ۱۲ ح۔

اَلْمُعِیْدُ: جمالی ہے عدد اس کے (۱۲۴) ہیں۔ جس کو آبلہ پا یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہو ایام بیض میں روزے رکھے اور افطار کے وقت بہت سا پڑھے اور پانی پر دم کرکے پئے شفا پائے اور جس کو اپنے ہم جنسوں میں عزت وحرمت نہ ہو ہر صبح کو ننانوے بار پڑھے اور اپنے اوپر پھونکے عزت وحرمت پائے ۱۲ ح۔

اَلْبَاعِثُ: جمالی ہے عدد اس کے (۵۷۳) ہیں جو کوئی چاہے کہ دل اس کا زندہ ہو سونے کے وقت اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اور اس اسم کو ایک سو ایک بار پڑھے حق تعالیٰ اس سے مردہ دل کو زندہ فرمائے اور انوار وبرکات نازل کرے گا۔ ۱۲۔

اَلشَّهِیْدُ: جمالی ہے عدد اس کے ۳۱۹ ہیں۔ جس کا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالح ہر صبح کے وقت ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھے اور منہ آسمان کی طرف کر کے اکیس بار کہے یا شہید حق تعالیٰ اس کو صالح کرے ۱۲ ح۔

اَلْحَقُّ: جلالی ہے عدد اس کے (۱۰۸) ہیں۔ جس کا اسباب کچھ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کے چاروں کونوں پر اس اسم کو لکھے اور کاغذ کے بیچ میں نام اس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہتھیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کرکے شفیع لاوے اسباب اس کا پایا جاوے یا اس میں سے کچھ پاوے اور اگر قیدی آدھی رات کو سر ننگا کرکے ایک سو ساٹھ بار پڑھے خلاصی پائے۔ ۱۲ ح۔

اَلْوَکِیْلُ: جمالی ہے عدد اس کے (۶۶) ہیں اگر بجلی گھنے یا ہوا پانی یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پائے گا۔ اگر خوف کی جگہ میں بہت سا پڑھے نڈر ہو۔ ۱۲ ح۔

اَلْقَوِیُّ: جلالی ہے عدد اس کے ۱۱۶ ہیں جس کا دشمن قوی ہو کہ اس کے دفع سے عاجز ہو وے تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اس کی ایک ہزار گولیاں بنائے اور ایک ایک گولی اٹھائے اور یا قوی پڑھ کر بہ نیت دفع دشمن مرغ کے آگے

ڈالے حق تعالیٰ اس کے دشمن کو مقہور اور مغلوب کرے ۱۲ ح۔

اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت میں بہت پڑھے نسیان جاتا رہے ۱۲ ع۔

اَلْمَتِیْنُ، جمالی ہے عدد اس کے (۵۰۰) ہیں۔ جس نے بچہ کا دودھ چھڑایا ہو۔ اور وہ صبر نہیں کرسکتا ہے یا دودھ پلانے والی کے دودھ میں نقصان ہو۔ چاہیئے کہ لکھ کر اس بچہ کو پلا دے اور وُہ دودھ والی کو بھی پلا دے تا صبر کرے بچہ اور دودھ والی کا دودھ زیادہ ہو اور اگر کوئی اشغال و اعمال ملکی میں سے کچھ چاہے تو اتوار کے روز اول ساعت میں اس نیت سے تین سو ساٹھ بار پڑھے وہ منصب پا دے ۱۲ ع اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فقط دودھ ہی بڑھنے کے واسطے لکھا ہے۔ ۱۲۔

اَلْوَلِیُّ: جمالی ہے عدد اس کے (۴۶) ہیں جو کوئی اس اسم کو پڑھے خلق کی دلوں کی باتوں پر آگاہ ہونے کے واسطے اور جس کی لونڈی اور بیوی بدسیرت ہو تو اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اس کو صلاحیت پر لا دے۔ ۱۲ ح۔

اَلْحَمِیْدُ: جمالی ہے عدد اس کے ۶۱ ہیں۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ افعال ہوں اور جس پر فحش و بدزبانی غالب آئے اور اپنے کو اس برائی سے باز نہیں رہ سکتا ہو تو اس اسم کو پیالہ پر لکھے اور بعضوں نے کہا ہے نوے بار پیالہ پر پڑھے اور ہمیشہ اس پیالہ میں پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پائے گا ۱۲ ح۔

اَلْمُحْصِیْ: جلالی ہے عدد اس کے ۱۴۸ ہیں۔ جو کوئی شب جمعہ کو یہ اسم ایکہزار اور ایک بار پڑھے عذاب گور اور قبر سے نڈر ہوگا۔ ۱۲ ح۔

جس کی بیوی کو حمل ہو اور اسقاطِ حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک رہے چاہیئے کہ خاوند اس کا سحر کیوقت نوے بار اس کو پڑھے اور شہادت کی انگلی پیٹ کے گرد پھرا دے حمل ساقط نہ ہو اور خلاصی پا دے اور اس کو کچھ ضرر نہ پہنچے۔ اور جو کوئی اس پر مداومت کرے جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہو مقرون

بعدق وثواب ہو۔ ۱۲ ع۔
اَلْمُعِیْدُ: جمالی ہے عدد اس کے ۱۲۴ ہیں۔ جس کا کوئی غائب ہو اور چاہے کہ وہ آجائے یا اس کی خبر پائے جس وقت کہ اس کے گھر کے لوگ سوتے ہوں اس اسم کو گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر بار پڑھے اور اس کے بعد کہے یا معید پھیر مجھ پر فلانے کو سات روز نہ گزریں گے کہ غائب آجاوے گا۔ یا اس کی خبر آوے گی۔ ۱۲۔

اور اگر کچھ جاتا رہے اور اس اسم کو بہت پڑھے خدا چاہے وہ شخص پائے ۱۲ ع
اَلْمُحْیِیْ: جلالی ہے عدد اس کے ۶۸ ہیں۔ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی عضو سے خائف ہو اسم المحی کو سات بار پڑھے حق تعالیٰ اس سے نڈر کرے ۱۲۔

واسطے دفع درد ہفت اندام کر کے سات روز تک ہر روز پڑھ کر دم کرے اور اگر اس پر مداومت کرے دل اس کا زندہ ہو اور اس کے بدن میں قوت پیدا ہو۔ ۱۲ ع۔
اَلْمُمِیْتُ: جلالی ہے عدد اس کے ۴۹۰ ہیں جو کوئی نفس پر قادر نہ ہو کہ متابعت میں غلبہ کرے سوتے وقت ہاتھ سینے پر رکھے اور یہ اسم پڑھنا شروع کرے یہاں تک کہ پڑھتے پڑھتے سو جائے حق تعالیٰ اس کے نفس کو فرمانبردار کرے ۱۲ ع۔
اَلْحَیُّ: جلالی ہے۔ عدد اس کے ۱۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑھے صحت پائے یا کوئی اور پڑھے بیمار پر تو بھی صحت پاوے ۱۲ ع۔

اگر بیمار پر آنکھ سامنے کر کے بہت پڑھے صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑھے عمر اس کی دراز ہو اور قوت روحانیہ اس میں زیادہ ہو۔ ۱۲ ع۔
اَلْقَیُّوْمُ: جلالی ہے عدد اس کے (۱۵۶) ہیں جو کوئی اس کو بہت پڑھے خاص کر سحر کے وقت دلوں میں تصرف اس کا ظاہر ہو یعنی لوگ اس کو دوست رکھیں گے۔ ۱۲ ع۔

اور اگر بہت پڑھے مہمات اس کی حسب بخواہ بر آدیں۔ ۱۲ ح۔

اَلْوَاجِدُ: جلالی ہے۔ عدد اس کے ۱۴ ہیں جو کوئی کھاتے وقت ہر نوالہ کے ساتھ یہ اسم پڑھے وہ کھانا پیٹ میں نور ہو۔ اور جو کوئی خلوت میں اسکو بہت پڑھے تونگر ہو۔ ۱۲ ح۔

اَلْمَاجِدُ: جلالی ہے عدد اس کے ۴۸ ہیں جو کوئی خلوت میں اس کو اتنا پڑھے کہ بیہوش ہو جائے انوار الٰہی اس کے دل پر زیادہ ہوں۔ ۱۲ ح۔

اور اگر بہت پڑھے خلق کی آنکھ میں بزرگ ہو۔ ۱۲ ح۔

اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ، جلالی ہے عدد (۱۹) (۱۳/۲) اگر کسی کا دل خلوت سے ہراساں ہو ایک ہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے خوف اس کے دل سے جاتا ہے اور مقرب حضرت حق ہو۔ اور اگر فرزند کی آرزو رکھتا ہو تو اس اسم کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے فرزند پیدا ہو ۱۲ ح۔

اَلصَّمَدُ: جمالی ہے عدد اس کے ۱۳۴ ہیں۔ جو کوئی سحر کو یا آدھی رات کو سجدہ کرے اور ایک سو پندرہ بار اس اسم کو پڑھے صادق الحال والقول ہو اور ہرگز کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہو اور اگر بہت پڑھے بھوکا نہ ہو اور اگر حالت وضو میں کہے بے پروا ہو ۱۲ ح۔

اَلْقَادِرُ: جلالی ہے عدد اس کے ۳۰۵ ہیں اگر وضو میں ہر عضو کے دھوتے وقت اسم القادر پڑھے کبھی کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار نہ ہو اور کوئی دشمن اس پر فتح نہ پائے اور اگر کوئی مشکل آپڑے اکتالیس بار پڑھے خدا چاہے۔ وہ کام درستی پائے۔ ۱۲ ح۔

اَلْمُقْتَدِرُ: جلالی ہے عدد اس کے (۷۴۴) ہیں جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے غفلت اس کی جاتی رہے اور جو سوتے اُٹھ کر اسم المقتدر کو بیس بار پڑھے تمام کام اس کے حق تعالیٰ کی طرف رجوع کریں ۱۲ ع۔

اَلْمُقَدِّمُ: جلالی ہے عدد اس کے (۱۸۴) ہیں جو شخص معرکہ جنگ میں

اس کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کچھ رنج اس کو نہ پہنچے الغرض اگر بہت پڑھے طاعت الٰہی میں فرمان بردار ہو ۱۲ ح۔

اَلْمُؤَخِّرُ : جلالی ہے عدد اس کے (۸۴۶) ہیں اگر سو بار پڑھے دل اس کا ماسوی اللہ سے آرام نہ پکڑے ۱۲ ح اور جو شخص ہر روز سو بار پڑھے تمام کام اس کے پورے ہوں اور اگر اکتالیس بار پڑھے نفس اس کا مطیع ہو ۱۴ ع۔

اَلْاَوَّلُ : جلالی ہے عدد اس کے (۳۷) ہیں۔ اگر کسی کے فرزند نہ ہو چالیس دن تک پڑھے مراد اس کی بر آوے۔ ۱۲ ح۔

اور جس کو آرزو فرزند کی ہو یا توانگری چاہتا ہو یا کوئی حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھے تمام حاجتیں بر آویں ۱۲ ع۔

اَلْاٰخِرُ : جلالی ہے عدد اس کے ۸۰۱ ہیں۔ جس کی عمر آخر کو پہنچے اور اعمال صالحہ سے معرا ہو اس کو چاہیئے کہ اس اسم کا ورد کرے حق تعالیٰ اس کی عاقبت بخیر کرے گا ۱۲ ح۔

اَلظَّاهِرُ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۱۰۶ ہیں۔ جو کوئی اشراق کی نماز کے بعد پانسو بار پڑھے حق تعالیٰ آنکھیں اس کی روشن کرے۔ ۱۲ ح۔

اور اگر خوف ہوا اور مینہ وغیرہ کا ہو بہت پڑھے امان پاوے۔ اور اگر گھر کی دیوار پر لکھے دیوار سلامت رہے ۱۲ ع۔

اَلْبَاطِنُ : مشترک ہے عدد اس کے ۶۲ ہیں۔ جو کوئی ہر روز تینتیس ۳۳ بار یا باطن کہے صاحبان اسرار الٰہی سے ہو۔ ۱۲ ح۔

جو کوئی اس کی مداومت کرے جو دیکھے گا اس کا دوست ہو گا ۱۲ ع۔

اَلْوَالِیُ : جمالی ہے عدد اس کے (۴۷) ہیں۔ جو کوئی چاہے کہ گھر اس کا یا غیر اس کا معمور و آباد ہو، اور ہوا اور مینہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے اس اسم کو کوزۂ آب نارسیدہ پر لکھے اور پانی اس کوزہ میں ڈالے اور اس کوزہ کو گھر کی دیواروں پر مارے گھر کے در و دیوار سلامت رہیں اور تسخیر کے لئے

گیارہ بار پڑھے بہ نیت اس کے جس کو مسخر کرنا چاہتا ہے خدا چاہے وہ شخص مطیع ومنقاد اس کا ہو ۱۲ ح۔

جو کوئی چاہتا ہے کہ گھر اس کا خراب نہ ہو تین سو بار یہ اسم پڑھے۔ سلامت رہے ۱۲ لگا۔

اَلْمُتَعَالِیُ: جلالی ہے۔ عدد اس کے ۵۵۱ ہیں۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے تمام دشواریاں آسان ہوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو عورت حیض میں ہو۔ اس اس اسم کو پڑھے اور اس کے پڑھنے کی کثرت کرے۔ اس کی آفتوں سے خلاصی پاوے۔ ۱۲ ح۔

اَلْبَرُّ: جلالی ہے عدد اس کے ۲۰۲ ہیں۔ جو کوئی آفتوں مانند ہوا وغیرہ سے ڈر رکھتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاوے اور جس کے کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑھے اور اس لڑکے کو خداوند تعالیٰ کے سپرد کر دے وقت بلوغ تک امن میں رہیگا۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی شراب خواری اور زنا میں مبتلا ہو ہر روز سات بار پڑھے اس کا دل اس کام سے ہٹ جائیگا۔ ۱۲ ح۔

اَلتَّوَّابُ: جمالی ہے عدد اس کے ۴۰۹ ہیں۔ جو کوئی اس کو چاشت کی نماز کے بعد تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالیٰ اس کو کرامت فرمائے اور جو کوئی اس کو بہت پڑھے گا۔ کار اس کے اصلاح پذیر ہوں گے اور نفس اس کا طاعت میں آرام پکڑے ۱۲ ح۔

اَلْمُنْتَقِمُ: جمالی ہے عدد اس کے ۶۳۰ ہیں۔ جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نہ کرے تین جمعوں تک اس کی ملازمت کرے درست ہو اور جس نیت سے کہ آدھی رات کو پڑھے وہ کام سرانجام پاوے۔ اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت میں المنعم بھی آیا ہے۔ جو کوئی اسم المنعم پر مداومت کرے ہرگز کسی کا محتاج نہ ہو۔ ۱۲ ح۔

اَلْعَفُوُّ: مشترک ہے عدد اس کے ۱۵۶ ہیں۔ جس کے گناہ بہت ہوں۔

اس اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالیٰ تمام گناہ اس کے عفو فرمائے ۱۲ ح۔

رَؤُفٌ : جمالی ہے عدد اس کے ۲۸۶ ہیں۔ جو چاہے کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑائے اس کو دس بار پڑھے وہ ظالم شفاعت اس شخص کی قبول کرے گا۔ اور جو کوئی اس پر مداومت کرے دل اس کا مہربان ہو اور سب کو دوست رکھے اور سب لوگ اس پر مہربان ہوں ۱۲ ح۔

مَالِكُ الْمُلْكِ : جلالی ہے عدد اس کے ۲۱۲۰ ہیں۔ جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے تو انگر ہو۔ اور حاجات ومہمات دارین کی درستی پائے ۱۲۔

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۰۹۴ ہیں جو خاصیت مالک الملک کی ہے وہی اس کی ہے ۱۲ ح۔

اور ویزلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جو کوئی اس ذکر پر مداومت کرے اور بکثرت پڑھا کرے یہاں تک کہ اس سے۔ اس پر ایک ایسی حالت کیفیت طاری ہوگی کہ آدمیوں کی نگاہ میں وہ شخص معظم معلوم ہوگا اور لوگ اس کی ملاقات میں باعزاز واکرام پیش آئیں گے اور اس کے لئے عالم ارواح میں تصرف و دخل عظیم حاصل ہوگا۔ اور یہ اسم سائر اسماء میں نادر ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ التجاء کرو بہ ندائے یا ذوالجلال والاکرام یعنی گڑگڑا کر اس اسم کو پکارو اور اس کے ذکر میں اکثار کرو۔ اور یہ بات تحقیق ہے کہ امام محمد بن ادریس الرازی نے اپنی کتاب کبیر میں جس کو خزانہ ہارون رشید سے انتخاب کیا ہے لکھا ہے کہ وہ اسم جس کے ساتھ آصف برخیلنے جس کو کتاب معانی سے کچھ بہرہ تھا۔ بلقیس کے تخت حاضر کرنے کے لئے پڑھا تھا یہی ہے اور یہ اسم اعظم ہے اور یہ اسم ذوالجلال والاکرام جلیل اور سریع الاجابت ہے۔

اَلْمُقْسِطُ : جمالی ہے عدد اس کے ۲۰۹ ہیں۔ جو کوئی اسم کو سو بار پڑھے۔ شیطان کے شر اور وسوسوں سے نڈر ہو اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود کہ رکھتا ہو حاصل ہو۔ ۱۲ ح۔

اَلْجَامِعُ : عدد اُس کے ۱۱۴ ہیں۔ جس کے اہل اور اقارب اور اتباع متفرق ہوئے ہوں۔ چاشت کے وقت غسل کرے اور آسمان کی طرف منہ کرکے اور اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک ایک انگلی ہر بار بند کرتا جائے پھر ہاتھ منہ پر پھیرے تھوڑے عرصے میں سب جمع ہو جائے گی۔ ۱۲ ح۔

اَلْغَنِیُّ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۰۶۰ ہیں۔ جو کوئی بلائے طمع میں گرفتار ہو اس اسم کو ہر عضو پر پڑھے اور ہاتھ نیچے کو لادے حق تعالیٰ بلا اس کی دفع کرے گا۔ اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے اس کے مال میں برکت ہوگی اور کبھی محتاج نہ ہوگا ۱۲ ح۔

یَا مُغْنِیُ : جمالی ہے عدد اس کے ۱۱۰۰ ہیں جو شخص دس جمعوں تک ملازمت کرے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے خلق سے بے پرواہ ہو گا۔ ۱۲ ح۔

اَلْمَانِعُ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۶۱ ہیں۔ جب میاں بیوی میں خفگی اور نزاع واقع ہو جس وقت بچھونے پر جائے اس اسم کو بیس بار پڑھے۔ حق تعالیٰ اس کا غصہ دفع کر دے گا۔ ۱۲ ج۔

اور حضرت شیخ نے شرح اسماء الحسنیٰ میں پہلے اس اسم کے المعطی لکھا ہے۔ اور بعد شرح و معانی کے خاصیت معطی کی یہ لکھی ہے کہ جو کوئی اس کا ورد کرے اور یا معطی السائلین بہت پڑھے کبھی کسی سوال کا محتاج نہ ہو ۱۲ ح۔

اَلضَّارُّ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۰۰۱ ہیں۔ جس کو ایک حال اور مقام میسر ہو اس کو چاہیئے کہ اس کو جمعہ کی راتوں میں سو بار پڑھے حق تعالیٰ اس کو اس مرتبے پر قائم رکھے گا۔ اور مرتبہ اہل قرب کا عطا ہو گا ۱۲ ح۔

اَلنَّافِعُ : جمالی ہے عدد اس کے ۲۰۱ ہیں۔ جو کوئی کشتی میں بیٹھے ہر روز اس کو پڑھا کرے کوئی آفت اس کو نہ پہنچے اور اگر ہر کام کی ابتدا میں اکتالیس بار پڑھے تمام کام اس کے حسب دلخواہ ہوں ۱۲ ح۔

اَلنُّوْرُ : جمالی ہے عدد اس کے ۲۵۶ ہیں۔ جو شخص جمعہ کی رات کو سات

بار سورۂ نور اور ایک ہزار ایکبار یہ اسم پڑھے اس کے دل میں نور پیدا ہو۔ اور جو صبح کو ملازمت کیا کرے دل اس کا روشن ہو۔

اَلْھَادِیُ : جمالی ہے عدد اس کے (۲۰) ہیں۔ جو کوئی ہاتھ اٹھائے اور آسمان کی طرف منہ کرکے اور یہ اسم بہت پڑھے اور پھر دونوں ہاتھ اپنے منہ اور آنکھوں پر پھیرے مرتبہ اہل معرفت کا پائے۔ ۱۲ ح۔

اَلْبَدِیْعُ ؛ جلالی ہے عدد اس کے ۸۶ ہیں جس کو کوئی غم یا مہم پیش آئے ستر ہزار بار اور ایک روایت میں ہزار بار یا بدیع السمٰوٰت والارض پڑھے۔ وُہ مہم سرانجام پائے اور اگر باوضو منہ قبلہ کی طرف کرکے اتنا پڑھے کہ سو جائے جو کچھ چاہے خواب میں دیکھے ۱۲ ح۔

اَلْبَاقِیْ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۱۳ ہیں جو کوئی جمعہ کی شب کو پڑھے تو عمل اس کے قبول ہوں اور کسی سے رنج اس کو نہ پہنچے۔

اَلْوَارِثُ : جمالی ہے عدد اس کے ۷۰۷ ہیں جو کوئی اس کو آفتاب نکلنے کے وقت سو بار پڑھے کچھ رنج اس کو نہ پہنچے۔ ۱۲ ح۔

جو کوئی اس کو بہت پڑھے تمام کام اس کے سرانجام پائیں۔ ۱۲ ع۔

اَلرَّشِیْدُ : جمالی ہے عدد اس کے ۱۴۵ ہیں۔ جو کوئی تدبیر اپنے کام کی نہ جانتے درمیان نماز شام اور سونے کے ہزار بار پڑھے جو کچھ کہ صواب ہو اس پر ظاہر ہو اور اگر مداومت کرے مہمات اس کی بے سعی انجام پائیں ۱۲ ح۔

اَلصَّبُوْرُ : جلالی ہے عدد اس کے ۲۹۸ ہیں۔ جس کو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت پیش آئے ۳۳ بار اس کو پڑھے اطمینان پاوے اور اگر آدھی رات یا دوپہر کو مداومت کرے واسطے زبان بندی اور خوشنودی دشمنوں اور رضائے سلطان اور قبولیت دلوں کے خاصیت تمام رکھتا ہے ۱۲ ح ع۔

تمام ہوئے خواص اسماءُ الحسنیٰ کے

برائے دفع خطرۂ سعد و نحس و نحوست و سیارہ اگر زاہد کو کوئی خطرہ نیک و بد یعنی سعد و نحس کا پیش آوے تو اس کو چاہیئے کہ اس خطرے کو دل میں جگہ نہ دے اور کسی وقت کو منحوس نہ سمجھے اور ستارہ کی نحوست کے دفعیہ کیلئے اور خطرات کے دور ہونے کے واسطے طلوع و غروب کے وقت نو بار یہ دعا پڑھے خدا چاہے نحوست بند ہو جائے گی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا هَادِيُ يَا قَدِيْمُ يَا جَلِيْلُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ نُحُوْسَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْمِرِّيْخِ وَالْعُطَارِدِ وَالْمُشْتَرِيْ وَالزُّهْرَةِ وَالرَّاسِ وَالذَّنَبِ بِحَقِّ يَا اَللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

برائے استحکام زہد در باطن و تسخیر ارواح۔ جس وقت کہ یہ ورد مرتب ہو تو چاہیئے یہ دعا بھی پڑھے تاکہ زہد اس باطن میں مستحکم ہو اور تسخیر ارواح کے لئے سات بار پڑھے تاکہ وہ اس پر مدد کریں دُعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ خُذْ مِنِّيْ وَتَقَبَّلْ وَافْتَحْ عَلَيَّ اَبْوَابَ كُلِّ خَيْرٍ كَمَا فَتَحْتَ عَلٰى اَنْبِيَآئِكَ وَاَوْلِيَآئِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

دُوسرا جوہر تمام ہوا

خاتمہ

الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر ہے کہ تیرے فضل و کرم سے ان دو جوہروں کا ترجمہ بخیر و خوبی تمام ہوا اور حسب مراد چھپا الٰہی تو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے طفیل سے مقبول خلائق کر اور آگے کو ان تین جوہروں کے ترجمہ کی توفیق عطا فرما اور خاتمہ بالخیر کر آمین یا رب العالمین۔

۳۰ ماہ صفر المظفر ۱۳۱۵ھ روز یک شنبہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و صلوٰۃ کے بعد احقر الانام محمد بیگ ابن حاجی مرزا رحیم بیگ نقشبندی مجددی غفر اللہ ذنوبہما وستر عیوبہما صاحبان باصفا کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ ترجمہ جوہر اوّل و دوم کے بعد مجھ کو چند موانع ایسے پیش آئے کہ جس کے سبب سے تیسرے جوہر کا ترجمہ نہ کر سکا۔ اور ایک مدت تک ان سے نجات نہ ملی اور یہاں شائقین کے متواتر تقاضوں نے مجبور کر ڈالا۔ اب میں حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس کے فضل و کرم سے اکثر موانع دور ہوئے۔ اور نیز اس کی ذات پاک سے امید ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک کے طفیل سے کلیۃً نجات بخشے اور جملہ مقاصد اور حاجات روا فرمائے اگرچہ فرصت بالکل نہ تھی اور طبیعت کو اعتدال نہ تھا۔ مگر توکلاً علی اللہ اس کا ترجمہ شروع کر دیا اور جو لکھ کر تیار ہوتا گیا چھپتا گیا۔

اگرچہ اس جوہر کے بعض بعض مقامات ازحد دقیق تھے۔ جن کا سمجھنا بجائے خود دشواریوں سے خالی نہ تھا۔ مگر بحمد اللہ بہمت پیران کامگار بہت خوبی سے وہ عقدے حل کئے گئے۔ اور ہر مقام کی تشریح عمدہ طور سے میسر ہوئی۔ اور ہر ایک لاحل مقام کو اس کے قواعد کلیہ سے منضبط کر دیا گیا شائقین مطالعہ سے معلوم کریں گے۔ اور نیز اس کے آخر میں بطور ضمیمہ چند دعوات اور اعمال عجیب و غریب جو اکثر بزرگان دین سے منقول اور نافع خلائق ہیں شامل کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور سب مسلمانوں کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

۲۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۱ ہجری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تیسرا جوہر دعوت اعمال میں اور یہ ایک مقدمہ اور چند فصلوں پر منقسم ہے

مُقدمہ

جاننا چاہیئے کہ جب طالب مراتب ابرار اور اخیار کو طے کر چکے تو اس کو چاہیئے کہ دعوت اسماء الٰہی میں مشغول ہو تا کہ اسرار الٰہی اور حقائق اشیاء اس پر منکشف ہوں اور تصرفات ظاہری و باطنی حاصل ہوں۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ جب اسماء عظام کی دعوت شروع کرے تو پہلے اس فن کو کسی مرشد کامل سے سیکھے (اور مرشد کامل وہ ہے جو اسمائے الٰہی کے ہر مراتب سے واقف ہو اور ان کے مؤکلات اور ماہیات اصلی کو خوب پہچانتا ہو۔ اور حقائق اشیاء اسکے دل پر روشن ہوں۔ اور وُہ ان حالات پر مغرور نہ ہو۔ اور سوائے محرم راز کے غیر کو نہ بتاتا ہو اور کشف و کرامات کا مبتلا نہ ہو ورنہ ایسے شخص کو غامض دعوت کہتے ہیں جس میں یہ صفات مسطورہ بالا پائی جائیں اس کو مرشدِ کامل تصوّر کرنا چاہیئے بعض مشائخ جو بلا عمل اپنے مریدوں اور طالبوں کو ارشاد کر دیتے ہیں اور اجازت دیدیتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس میں تاثیر کم ہوتی ہے اور ناکامیابی بھی ظہور میں آجاتی ہے۔ یہ درویش نحویش بھی ایک مدت تک ہر ولایت میں پھرتا رہا اور اس اثنا میں بہت سے مشائخوں سے ملتا رہا۔ لیکن کسی جگہ ایسی بات نہ پائی کہ دل کو اطمینان ہوتا آخر کئی سال کے بعد حضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حضور کی خدمت بابرکت میں پہنچا اور چند مدت ملازمت

۱؎ یعنی چہل اسماء ۱۲ مترجم عفی عنہ ۲؎ آپ کا نام حاجی حمید ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب اخبار الاخیار میں ان کا حال مختصر طور پر لکھا ہے اور آخر میں حضرت محمد غوث گوالیاری مصنف کتاب ہذا کا احوال اور حاجی صاحب کی خدمت میں پہنچنا اور خطاب غوث سے شرف پانے کا بھی ذکر لکھا ہے ۱۲ مترجم۔

میں رہا البتہ ان کو اس فن میں کامل پایا جب اس فقیر کے احوال سے حضور نے اطلاع پائی تو بہت سی شفقت فرمائی اور محرم راز کیا اور تمام دعوات کلّی وجزئی سے آگاہ کیا اس کے بعد یہ فقیر کئی سال تک ایک خلوت میں مشغول بدعوت رہا اور اسی اثناء میں یکایک عالم مغیبات کا ظہور پایا۔ اور ایسا کچھ دیکھا کہ ہیئت اسکی احاطہ تقریر وتحریر سے باہر ہے۔ آخرالامر بعنایت ازل الازل وبہدایت حبیب لایزال وبامداد پیران کامگار ومرشدان نامدار وہ مغیبات سب عمل میں آئے اور یہ عہد ہوا کہ قیامت تک اس فقیر کے سلسلہ میں رجعت نہ ہوگی) اور طریق دعوت اور شرائط اسماء بھی معلوم کرے اور جب دعوت دے تو شرائط اسماء[2] اور شرائط عمل[3] کا ضرور لحاظ رکھے بلکہ واجب لازم جانے اس کے بعد اس راہ میں قدم رکھے اور چونکہ آگے اعداد سے کام پڑے گا اس لئے پہلے ابجد کا حساب معلوم کرنا چاہیئے لہٰذا ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

حروف ابجد اور ان کے اعداد

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰

ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

واضح ہو کہ یہ چار حرف خ ط س ش یہاں پر خارج ہیں۔ کیونکہ ان میں سے بارہ بارہ طرح کرنے کے بعد کوئی عدد نہیں بچتا۔ پس عامل[4] کو چاہیئے کہ اپنے اسم کی خاصیت

---

[1] چنانچہ نصاب زکوٰۃ (۱) عشر (۲) قفل (۳) دور (۴) مدور (۵) بذل (۶) ختم (۷) تکرار وغیرہ ۱۲ [2] جس وقت شرائط اسماء شروع کرے تو نصاب کے بعد یا وکیلُ ۶۶ بار پڑھے اور زکوٰۃ کے بعد یا مُجیبُ ۵۵ بار۔ اور عشر کے بعد یا وَلِیّ ۴۶ بار اور قفل کے بعد یا فتّاحُ ۴۸۹ بار اور دور مدور کے بعد یا مُعطی ۱۲۹ بار اور بذل کے بعد یا وَہّابُ ۱۴ بار اور ختم کے بعد یا ہادی ۲۰ بار پڑھے ثمرات بے نہایت ظہور میں آئیں گی ۱۲ منہ رح فائدہ اور ورد تمام ہونے کے بعد ایک بار چہل اسماء کو بھی پڑھے کہ اس میں ایک بہت بڑا اسرار ہے جس کے حال سے ہر کسی کو خوف نہیں ہے اور ورد کو مع موکلات پڑھے اگر بہ نیت خالصاً للہ ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرے اور جو کسی دنیوی امر کے واسطے ہے تو جنوب کو منہ کرکے پڑھے اور مزید عشق کیلئے جانب شمال اور بہ نیت تجرید وتفرید بجانب فوق ۱۲ منہ رح [3] اکل حلال صدق مقال وغیرہ ۱۲ [4] عامل کو چاہیئے کہ دعوت کے شروع میں موکلات دوازدہ برج کو بھی اسم کیساتھ ملا کر سات بار ضرور پڑھے اور مدد طلب کرے اور طرف کا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اور اسم اعظم سے غافل نہ ہو اور شمار ابجد کو دوازدہ بروج کے موافق کر کے اس طرح عامل ہو کہ تمام مقطعات اسم اعظم موافق حکم جمل جمع کرے اور اس کو بارہ پر تقسیم کرے جو عدد[1] باقی رہے (پہلے برج سے شمار کر کے اس برج کو معلوم کرے) وہی برج ان اسمار کا ہوگا اور جو اس برج کی تاثیر و خاصیت ہوگی وہی اس اسم کی ہوگی۔

اسی طریق سے اپنے نام کی بھی خاصیت نکالے اگر سطور بالا پر نہ کریگا تو جن دعوات میں کہ استخراج ہر دو اسم یا فقط اسمائے الٰہی مشروط ہے وہ دعوات پوری نہ ہونگی اور تاثیر کم ہوگی

خواص اسمائے بروج معہ مؤکلات نقشہ ذیل سے معلوم کرو

آتشی	خاکی	بادی	آبی
حمل اسرائیل اسد سرائیل قوس مطائیل	ثور عورائیل سنبلہ سکھیل جدی سمعائیل	جوزا سرائیل میزان سرکیل دلو محکیائیل	سرطان تقائیل عقرب مرصائیل حوت نیتائیل

جب خاصیت اسم نقشہ بروج سے دریافت کرلے تو پھر کواکب پر نظر[2] ڈالے اور معلوم کرے کہ کونسا کوکب کس برج میں ہے۔ اور اس میں کیا تاثیر رکھتا ہے سعد و نحس[3] دیکھ کر عمل کرے۔

خیال ضرور رکھے جیسا کہ پیچھے فائدہ میں بیان ہو چکا ہے ۱۲ منہ (بعض نسخے میں مؤکلوں (بقیہ حاشیہ) کے نام یہ لکھے ہیں) [سرائیل]
سراطیل سطائیل سرائیل سہلاکیل محمکیائیل قہقائیل ہوصائیل نقعائیل عزرائیل سکھیل سعکائیل ۱۲ مترجم

[1] مثلاً بعد طرح دوازدہ گانہ اگر ایک عدد باقی رہے تو حمل اور دو رہیں تو ثور اور تین رہیں تو جوزا۔ وقس علیٰ ہذا ۱۲ مترجم عفی عنہ [2] یہ بات تو آگے چل کر نقشہ سے معلوم ہوگی جس کو مترجم نے اگلے ورق پر لکھا ہے کہ ہر ایک ستارہ یعنی کوکب ایک ایک دن سے متعلق ہے۔ اور ان کے کیا نام ہیں اور کیا خواص رکھتے ہیں جس سے سعد و نحس کا حال بھی معلوم ہوتا ہے یہاں صرف[3] ایک شب و روز کی خاصیت جو بایکدیگر موافقت رکھتی ہے

اور[1] بارہ برجوں کی تقسیم ساتوں سیاروں پر اس طور پر ہے کہ ہر ایک سیارہ کے لیئے دو دو خانے ہیں مگر شمس و قمر کے لئے ایک ایک خانہ ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
جدی، دلو	قوس، حوت	حمل، عقرب	اسد	ثور، میزان	جوزا، سنبلہ	سرطان

فائدہ نقشہ ذیل کو ملاحظہ کرے کہ کوکب کس برج میں کتنی مدت رہتا ہے جو اسم جس برج و کوکب کے موافق ہو اس مدت تک اس اسم کی دعوت دے (نقشہ سیر الکواکب)

خواص	اسمائے کوکب	دور تمام	سیر کواکب در ہر برج	رجعت
سعد بذات و نحس بنظر	شمس	یک سال	یک ماہ	-
پانزدہ روز اول سعد باقی نحس	قمر	بست و ہفت روز	یک پاؤ و دو روز	-
نحس اکبر	زحل	شش سال	دو نیم سال	چہار و نیم ماہ
سعد اکبر	مشتری	سیزدہ سال	یک سال و یک ماہ	چہار ماہ
نحس اصغر	زہرہ	دو سال و دو ماہ و دو روز	چہل و پنج روز	ہفتاد روز
سعد اصغر	زہرہ	دو سال و دو ماہ و دو روز	بست و سہ روز	چہل و پنج روز
بین بین	عطارد	شش ماہ بست و چہار روز یک سال	ہفتہ روز	بست و یک روز

پس[2] اگر سالک یہ چاہے کہ دعوت بہت حاصل ہو تو اس کو لازم ہے کہ

(بقیہ حاشیہ) لکھی جاتی ہے۔ مثلاً روز یکشنبہ[1] اور شب پنج شنبہ کی ایک خاصیت ہے اول ساعت نیم چاشت نزدیک استوا، نماز ظہر میان دو نماز عصر آخر روز۔ روز دوشنبہ اور شب جمعہ کی ایک خاصیت ہے اوّل ساعت نیم چاشت نزدیک استوا، نماز ظہر میان دو نماز عصر آخر روز۔ روز سہ شنبہ[3] اور شب اوّل ہفتہ کی ایک خاصیت ہے، اوّل ساعت نیم چاشت نزدیک استوا، نماز پیشیں درمیان دو نماز نماز عصر آخر روز روز چہار شنبہ[4] اور شب یک شنبہ کی ایک خاصیت ہے۔ بطریق مذکور روز پنجشنبہ اور شب دوشنبہ کی بھی بطریق مذکور ایک ہی خاصیت ہے ۱۲

[1] اس وجہ سے کہ نیرین یعنی شمس و قمر دونوں بادشاہ ہیں۔ اور باقی سیارہ ان کے تابع ہیں ۱۲ منہ رح

[2] عامل جب اسم کو موافق کوکب کے کرے تو چاہیئے کہ دعوت کے بعد ساتوں سیاروں کے مؤکلوں کو بھی اسم کے ساتھ ملا کر سات بار پڑھے اور ان سے مدد طلب کرے اور اپنے حجرہ کو سات پر تقسیم کرے سات حصے تصور کرے اور ہر قسمت شدہ حصہ

پہلے کوکب اپنے نام اور اسمار کے موافق استخراج کرے اور بخورات بھی اسی کوکب کے موافق مہیا کرے تاکہ اجابت دعوت کا ثمرہ پائے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اٹھائیس حروف سات سیاروں پر منقسم ہیں اور ہر سیارہ چار حرف سے علاقہ رکھتا ہے جس کی صورت نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

ابجد	موافق	زحل	ا ب ج د
ھوزح	موافق	مشتری	ھ و ز ح
طیکل	موافق	مریخ	ط ی ک ل
منسع	موافق	شمس	م ن س ع
فصقر	موافق	زہرہ	ف ص ق ر
شتثخ	موافق	عطارد	ش ت ث خ
ذضظغ	موافق	قمر	ذ ض ظ غ

اور ہر کوکب کے بخور علیحدہ علیحدہ بتفصیل ذیل اس طور پر ہیں۔

زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
عود و لوبان	عود و مشک	عود طلاگیر	عود و دارچینی	عود و صندل سفید	عود و صندل سرخ	عود و کافور

مترجم کہتا ہے کہ یہ سب بیان شیخ علیہ الرحمۃ نے علیحدہ علیحدہ تحریر فرما دیئے تاکہ سالک ان سب باتوں کو اپنے ذہن میں جمالے اور قواعد سے واقفیت حاصل کرے مگر مجھ کو یہاں پر ایک ایسے مفصل اور جامع نقشہ کی ضرورت پائی گئی کہ جس

(بقیہ حاشیہ) کو ایک اقلیم تصور کرے۔ اور ہر قسمت شدہ کو ایک اقلیم تصور کرے مثلاً پہلی اقلیم متعلق ہے زحل سے اور دوسری مشتری سے اور تیسری مریخ سے اور چوتھی شمس سے اور پانچویں زہرہ سے چھٹی عطارد سے ساتویں قمر سے پس ستارہ موافق اسم کے نکال کر سجادہ ہر رنگ کوکب کے تیار کرکے اسی اقلیم میں بچھائے اور دعوت شروع کردے اگر اسم جلالی ہے تو اقلیم زحل اور مریخ میں پڑھے اور اگر جمالی ہے تو اقلیم مشتری اور زہرہ میں اور اگر مشترک ہے تو اقلیم عطارد میں کہ ذوجسدین ہی پڑھے اور اگر تسخیر کیلئے پڑھنا چاہے تو اقلیم شمس یا قمر میں بیٹھ کر پڑھے اور سجادہ کو مشرق مغرب کی جانب طول دے اور جانب جنوب سے اسکی قسمت شروع کرے اور حاجت کے موافق عمل کرے موکلوں کے نام یہ ہیں: رقائیل جبرائیل سمسائیل میکائیل صرفائیل عنیائیل کسفیائیل (؟) ۱۲ منہ رح۔ (بعض نسخوں میں بجائے مشک کے شکر ہے)۔

کے دیکھنے سے ہر شخص حروف کواکب اور الوان ایام اور خواص اور بخور وغیرہ کو بہت آسان طور سے یکجائی معلوم کر سکے اور شیخ علیہ الرحمۃ کے مطالب کا خلاصہ بھی (کہ جو حاشیہ پر بطور منہیہ کے لکھے ہوئے ہیں) اس نقشہ میں آجائے۔ لہٰذا درج ذیل کیا جاتا ہے۔

نقشہ جامع آسامی ایام کواکب و خواص والوان و بخور وغیرہ

ایام کواکب	آسامی کواکب	خواص	ذات				بخورات	الوان کواکب
			آتشی	بادی	آبی	خاکی		
شنبہ	زحل	نحس ظالم اکبر	ا	ب	ج	د	عود و لوبان	سیاہ
پنجشنبہ	مشتری	سعد اکبر	ہ	و	ز	ح	عود و شکر	صندلی
سہ شنبہ	مریخ	نحس و ظالم	ط	ی	ک	ل	عود و ملاگیر	سرخ
یک شنبہ	شمس	سعد اکبر	م	ن	س	ع	عود و دارچینی	زرد
جمعہ	زہرہ	سعد اصغر	ف	ص	ق	ر	عود و صندل سفید	سفید
چارشنبہ	عطارد	سعد اصغر	ش	ت	ث	خ	عود و صندل سرخ	فیروزہ گون
دوشنبہ	قمر	سعد اصغر	ذ	ض	ظ	غ	عود و کافور	سبز

جب کہ سالک اس اسم کو اس کوکب کے موافق کر چکا اور اس کے سب مراتب مسطورہ بالا سے واقف ہو چکا تو اس کو چاہیئے کہ اسی کوکب کے روز یا اس کی ساعت میں دعوت شروع کرے (اور تسخیر کے لئے تو جب تک وہ کوکب اس برج میں ہو جب تک دعوت دے اور جب نکل جائے تو ترک کر دے) بعض دعوت چند روز بعد بعض چند ماہ بعض چند سال تک دیجاتی ہے جب اس طور پر دعوت مرتب ہوگی تو جو کچھ تحت تعرف اس اسم و کوکب کے ہوگا وہ تمام عاؔمل کے تحت و تصرف میں

لہ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر صاحب دعوت اسمائے رب العالمین سے کسی کی دعوت دیگا اور شرائط (بقیہ اگلے صفحہ پر)

آجائے گا۔

شرائط متعلق خواندنی اسم | اس اسم پر یہ بیان بطریق اجمال لکھا گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہر فصل میں حسب موقع تفصیل کے ساتھ بیان ہوگا۔ پس جب یہ شرائط مذکورہ بالا شرائط اسم کے ساتھ موافق کرلے تو بعض شرائط جو متعلق خواندنی اسم ہیں اس سے بھی اس کو مکمل کرے۔ جیسا کہ نصاب زکوٰۃ۔ عشر قفل۔ دور مد وجذل ختم۔ تکرار توہم۔ ہر اسم کو انھیں شرائط کے ساتھ پڑھے احیاناً اگر کوئی امر نامشروع واقع ہوجائے تو اس سے جلد تائب ہوتا کہ اس اسم کا تصرف بحال رہے اور اگر ایک دو شرائط ان میں سے ترک ہوں گے تو ضرور ہے کہ عمل ازسر نو شروع کیا جائے ہر عمل کی تعریف ہر فصل کے تحت میں لکھی جائیگی۔ اور سب سے زیادہ ضروری یہ بات بھی ہے کہ ایام دعوت میں تعین روز اس وقت کا ازحد پابند ہو اور وقت

(بقیہ حاشیہ) دعوت کبیر یا صغیر یا کلیات جزئیات سے مرتب کریگا تو اور اسماء اور آیات قرآنی اور عزیمتیں اور ہندی افسوں وغیرہ کہ جنکا سرحرف اس اسم کے سرحرف کے موافق ومطابق ہوگا۔ وہ بھی صاحب دعوت کے تحت وتصرف میں آجائیں گے۔

ان کی شرائط دینی نہ پڑیں گی۔ صرف ان کی دعوت سے کاربراری ہوجاویگی ۱۲ شرح بونی رحمۃ اللہ علیہ۔

نہ جاننا چاہئے کہ جب مرشد حکم الٰہی کے موافق مرید کو خزانہ اسرار ازلی میں سے نقد اجازت عطا فرماتا ہے تو اس کی مداومت کی وجہ سے وجود طالب میں اسرار الٰہی متمکن ہوجاتے ہیں اور صاحب نصاب ہوجاتا ہے کیونکہ جب طالب مرشد کے حکم سے تو اعد مجوزہ کے موافق اسم معہودہ کو پڑھتا ہے تو بالفعل اس کا حاکم ہوجاتا ہے بلکہ ہمیشہ کیلئے اس پر مطمئن نہیں رہ سکتا۔ پس بقائے تصرف کے لئے اس پر زکوٰۃ دینا ضروری ہوتا ہے جب زکوٰۃ سے فارغ ہو تو اس کے شکرانہ میں بہ نیت عشر پڑھے تاکہ ہمیشہ کے لئے تصرف قائم ہو اس کے بعد قفل کی نیت سے پڑھے تاکہ اجازت کے دروازے طالب پر کھل جائیں کیونکہ یہ باری تعالیٰ کے خزانہائے ثواب وتاثیرات کی کنجی ہے پھر بہ نیت دور مد یعنی بلاحظہ صفات جلالی پڑھے تاکہ صفات کیساتھ متصف اور صاحب تصرف کامل ہو اس وقت میں چاہیئے کہ تخلقوا باخلاق اللہ پر عمل اور ترحم وسخاوت اختیار کرے اور اپنے عمل کا ثواب مرشد کو بخشے جسکو اصلاح عاملین میں بذل کہتے ہیں اس کے بعد بہ نیت ختم پڑھے ختم کے معنی مہر لگانے کے ہیں تاکہ بعد بجاآوری شرائط تمام تاثیرات اور فوائد عامل کے لئے محفوظ ومصئون ہوں اور عامل اظہار اسرار سے باز رہے اور یوماً فیوماً اس کے مراتب ترقی پذیر ہوتے ہیں۔

کو ہاتھ سے نہ جانے دے اور اس میں ایک اسرار ہے جس کو مشائخین کاملین یوں ظاہر فرماتے ہیں کہ جس وقت سالک دعوت شروع کرتا ہے۔ تمامی مسخرات ہر روز بلا ناغہ وقت معین پر حاضر ہوتے ہیں اور صاحب دعوت کے ہزار بار پڑھنے تک دائم الحال بمعتاد خود حاضر رہتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ جب وقت معینہ میں فرق آیا تو آنے جانے میں ان کو تکلیف ہوئی اور وہ اس کے عادی نہیں اس وجہ سے دعوت ناتمام رہتی ہے۔ اور وہ قبول نہیں کرتے۔ اس میں ذرا سا بھی شبہ نہ سمجھے کہ عامل کو ایسی حرکات سے ضرور تشویش پہنچتی ہے

جب دعوت مرتب ہو تو روزہ موافق دوازدہ برج یا موافق سبع سیارہ یا موافق عناصر اربعہ طبائع یا جمل اسم نکال کر بارہ بارہ یا سات سات یا آٹھ آٹھ یا چار چار طرح دیگر عدد باقی ماندہ کو حسب قاعدہ احاد یا عشرات یا مآت یا الوف ہمیشہ بوقت معین پڑھا کرے۔

شرائط عمل اور عمل کی یہ شرطیں ہیں اکل[1] حلال۔ صدق[2] مقال۔ کم کھانا[3]۔ کم بولنا[4]۔ کم سونا[5]۔ نیت درست[6] رکھنا۔ صدق[7] دل سے پڑھنا مرشد[8] کو ماننا۔ حق کی طرف[9] دل لگانا (یعنی حضوری دل سے پڑھنا) روزہ[10] بلا انفصال[11] رکھنا۔ خلقت[12] سے تنہائی اختیار کرنا۔ گوشہ گزین[13] ہونا۔ کپڑا[14]، جگہ[15]۔ بدن[16] پاک رکھنا مرشد سے اجازت[17] لینا۔ انشراح[18] خاطر رکھنا نفس پر شدت[19] اور تنبیہ کرنا بے طلب[20] جانوروں کا رہا کرانا۔ حجرہ تنگ[21] تاریک[22] مصفا رکھنا۔ بات کرنا[23] کرانا کھانا پینا۔ اس کے لئے ایک[24] خادم مقرر کرنا۔ گوشت کی بو[25] سے آنکھ ناک کو بچانا۔ دل کو حسد[26] وکبر سے صاف رکھنا۔ ترک کرنا حیوانات جلالی جمالی مکروہات محرمات احرامی کا حسب تفصیل ذیل ہے

لہ عامل کو چاہیئے کہ تمام کھانے کی چیزیں اور ضروری اشیاء سب وجہ حلال سے پیدا کرے اور کسب کرکے بمحوحاصل کرے اور نہایت ضرورت کو کسی سے قرض حسنہ لے اور جو روغن کنجد وغیرہ استعمال کرے تو اس میں بھی احتیاط کرے اور کرم خوردہ کو نکال ڈالے اور روغن کش کو خوب صاف کرے اور چمڑے کے برتن میں نہ رکھے اور کھانا اپلے وغیرہ اقسام گوبر سے نہ پکوائے بلکہ لکڑیوں کا استعمال کرے اور گھن کھائی ہوئی لکڑی سے بچائے ۱۲ منہ ٢ حضرت شیخ اللہ دیا پہیہ تحریر فرماتے ہیں کہ درمیان صوم بلا انفصال یوم عید واقع ہو تو چاہیئے کہ اس روز روزہ نہ رکھے کیونکہ اس دن روزہ رکھنا منع ہے لیکن اور سب شرائط کو مرعی رکھے اور ورد کا عمل ہاتھ سے نہ دے کہ شرعاً اس کی ممانعت نہیں
(محمد حسین عفی عنہ ۱۲)

جلالی۔ مثل گوشت۔ ماہی۔ بیضہ۔ شہد۔ مشک۔ چونۂ صدف۔ استعمال آب مشک اور اسی قبیل سے جو اور شئے ہو مثل ڈول یا جلد کتاب یا کفش یا موزہ یا کمبل یا پشمینہ یا دستہ چاقو وغیرہ جو استخوان سے بنا ہو یا جماع وغیرہ۔

جمالی۔ دودھ، دہی۔ سرکہ۔ نمک عملی[1] (یعنی سانبھر وغیرہ) خرما وغیرہ اور قبلہ اور لمسہ وغیرہ (یعنی بوس وکنار مساس جو مبادی جماع ہیں)۔

مکروہات، لہسن پیاز۔ گندنا۔ حلتیت (ہینگ) وغیرہ۔

محرمات احرامی: بناؤ سنگھار کرنا۔ لباس فاخرہ پہننا۔ فصد یا حجامت سے خون نکلوانا سلا ہوا کپڑا پہننا اگر ایک بھی شرط ان میں سے فوت ہوگی اور شرائط مذکورہ بالا کے موافق عمل نہ کرے گا تو بے شک خطر عظیم واقع ہوگا۔ بلکہ جان کے لالے پڑجائیں گے اس امر میں سب درویشوں کا اتفاق ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے حاشیہ پر بلفظ تنبیہ پھر لکھا ہے کہ "اگر ایک بھی شرط شرائط جلالی سے اثنائے دعوت میں فوت ہوگی تو جان لے کہ خیر نہیں کوئی عمل بغیر اجازت مرشد نہ کرے بلکہ اس کے بے حضور بھی نہ کرے۔ اور تسخیرات کے لئے تو سبھی شرائط کے ترک میں جان کا خطرہ تو نہیں ہے لیکن اجابت دعوت میں تاخیر ضرور ہوگی مگر شرائط باطل نہ ہوں گی" انتہی۔ ایسی حالت میں داعی کو لازم ہے کہ اس کے دفعیہ کے لئے عمل رد رجعت میں مشغول ہو اور اپنے مرشد کی طرف توجہ کرے اگر اپنے میں حالت نہ ہو تو دوسرے کو اس کے دفعیہ کے لئے مقرر کرے اور اگر نعوذ باللہ درمیان دعوت کے کوئی مرض لاحق ہو اور اس سے سخت عاجز ہو تو محض تصور ہی کر لیا کرے اگر اس سے بھی عاجز ہو کسی آدمی کو مقرر کرے کہ وہ روز پڑھ کر سنایا کرے صحت کے بعد اسکو پورا کرے اور یہ بھی واضح رہے کہ وقت دعوت اسم جلالی اور وقت دعوت اسم جمالی اسم جلالی نہ پڑھے اگر مشترک اسم ہو تو مضائقہ نہیں مگر اس کیلئے بھی شرائط جمالی وجلالی دونوں کا لحاظ رکھے اگر دعوت اسم جلالی کے وقت ضرورت اسم جمالی کے ہو تو اس کا

[1] نمک لاہوری کا استعمال رکھے ۱۲۔ ف پسو مچھر کھٹمل جوں وغیرہ مارنا بال کتروانا یہ سب محرمات احرامی میں داخل ہیں ۱۲۔

یہ طریق ہے کہ وہی اسم جلالی پڑھے مگر بجائے سر کلمہ اسم جلالی۔ اسم جمالی قراءت کرے اور جو جمالی کے وقت جلالی کی ضرورت آپڑے تو اس کے برعکس کرے لیکن ان دونوں حالتوں میں اپنے قدیم ورد کو خواہ جلالی یا جمالی ہو ترک نہ کرے۔ اسم جلالی کو روز سہ شنبہ اور مشترک کو روز چہار شنبہ اور جمالی کو روز پنجشنبہ سے شروع کرے اور جس ساعت میں اول روز شروع کیا ہے اسی ساعت میں ہر روز شروع کرے مثلاً پہلے روز عامل نے شمس میں عمل شروع کیا ہے تو اور روز بھی اسی ساعت میں شروع کرے ف: حضرت مسیح الاولیاء پیر دستگیر فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو مطلب جمالی میں ایام نزول ماہ (کہ یہ اسکے لئے سخت مخالف ہیں) واقع ہوں تو چاہیئے کہ اپنے مطلب کے موافقات کے دفعیہ کے لئے نیت کرکے پڑھے کہ اس سے بھی وہی مطلب حاصل ہوتا ہے اور مدعا جلد برآتا ہے لیکن تعیین قراءۃ میں فرق نہ ڈالے اور یہ قید دعوت میں ہے نہ شرائط میں اگر اثنائے شرائط میں ایک روز پانچ ہزار بار اور دوسرے روز چھ ہزار بار پڑھے تو کچھ خوف نہیں ہاں دعوت سریع الاجابت اور دعوت حاجت میں قراءۃ عدد معینہ سے سر مو تجاوز نہ کرے کہ اس میں خوف ہے۔ ف حضرت مسیح الاولیاء قدس سرہ واوصل علینا فتوحہ فرماتے ہیں کہ اگر قراءۃ دعوت روزمرہ کی تعداد اس قدر ہو کہ روز کے روز تمام نہ کر سکے تو اس کی سہل ترکیب یہ ہے کہ دو پاس آخر شب اور دو پاس اول شب ہر روز قراءۃ روزمرہ میں داخل کرے اور ورد معینہ کو اس آٹھ پہر میں پورا کرے دعوت سے پہلے تین روزے رکھے اگر اسم جلالی ہو تو دو شنبہ اور جمالی ہو تو شنبہ اور مشترک ہو تو یک شنبہ سے روزہ رکھے جو چوتھی رات آئے تو کھانا نہ کھائے اور وضو کرکے گوشہ میں بیٹھے اور استغفار پڑھنا شروع کرے پھر وہیں آرام کرے پچھلی رات کو اٹھے وضو کرکے دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کرے اس کے بعد دوگانہ بہ نیت کشف الارواح پڑھے جس کی نیت یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ کَشْفِ الْاَرْوَاحِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ پڑھے اور سلام کے بعد ہزار بار یہ دعا تے طلبیہ پڑھے۔

لاَّ دَاۤ اِلاَّ دَاۤئِيَہ اور عین اس دعا کی مشغولی میں اپنے باطن پر توجہ کرے اللہ کی عنایت سے ارواح نمودار ہونگی پھر چوتھے روز طلوع آفتاب کے وقت غسل[1] پاک کرے اور دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سات بار یہ آیت پڑھے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰۤئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ یا کلمہ شہادت اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ یا کلمہ تمجید پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار یہ آیت پڑھے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ پھر خدا تعالیٰ سے اپنی مراد مانگے اس کے بعد ارواح مطہرات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیائے عظام وعشرہ مبشرہ اور جمیع اصحاب کرام وشہدائے نامدار ومشائخ کبار کو ایک ایک دوگانہ علیحدہ علیحدہ اور پیران ظاہر وباطن کی ارواح طیبات کو اکتالیس بار سورہ فاتحہ پڑھ کر ثواب پہنچائے۔ پھر اذا زلزلت الارض دو بار اور سورہ اخلاص تین بار اور سورۂ فاتحہ پانچ بار مخصوص بہ ثواب ارواح پیران سہروردیہ اور دوگانہ بارواح قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت غوث الثقلین سید شاہ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز ادا کرے اور فاتحہ پڑھ کر بتوجہ تمام متوجہ ہو کر مدد طلب کرے۔ پھر ایک دوگانہ مخصوص بارواح حضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حضور ادا کرے بعدہ فاتحہ پڑھے

---

[1] غسل پاک سے یہ مراد ہے کہ بے جنابت ہو (یعنی ناپاک نہ ہو) اگر جنبی ہو یا شبہ ہو تو پہلے غسل جنابت کرے پھر غسل پاک کرے جو بہ نیت دعوت ہے کہ بے غسل پاک کے بعد سات بار ہتھیلی پر پانی لے اور ہر دفعہ سات بار سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کرکے اور اپنے سر پر ڈالے تاکہ حصار دعوت اور مانع رجعت ہو اور شرائط یا دعوت کیلئے بھی جب غسل کرے تو اسی طریق کو عمل میں لائے۔ غسل کے بعد کسی سے بات چیت نہ کرے کم سے کم ہزار بار جبتک پڑھ لے اور ہر شرط کے شروع میں نصاب ہے لیکن ختم تمام ان سات شرائطوں میں غسل اور دوگانہ لازم کرے۔ اگر غسل کے بعد وضو ٹوٹ گیا ہو تو اگر نہ ٹوٹا ہو تو اسی غسل سے کئی شرطیں ادا ہو سکتی ہیں یعنی غسل اور وضو اور دوگانہ کی ضرورت نہیں مگر ایک شرط کی قرأۃ کو جبتک پورا نہ کرے دوسری شرط کی قرأۃ شروع نہ کرے ۱۲

اور ننانوے بار یا ظہور الحق کہے اور مدد طلب کرے (مترجم کہتا ہے کہ ایک نسخے کے حاشیہ پر اتنا اور زیادہ لکھا ہُوا ہے کہ ایک دوگانہ بروح غوث الاسلام والمسلمین حضرت شیخ محمد غوثؒ اور ایک دوگانہ بروح سلطان المحققین حضرت شیخ عیسےٰ عنداللہ اور ایک دوگانہ بروح قطب الموحدین حضرت شیخ برہان الدین محمد راز الٰہی ادا کرے) لیکن اتنا نہ ہو سکے تو حضرت شیخ مؤلف کتاب کی روح کو تو ضرور ہی دوگانہ و فاتحہ پڑھ کر ثواب پہنچائے اس سے یہ مراد نہیں کہ دوگانہائے مسطورہ بالا کو ترک کر دے۔ پھر ایک دوگانہ بہ نیت سلامتی مرشد ادا کرے اگر مرشد برحق زندہ ہو ورنہ ان کی رُوح پاک کو ثواب پہنچائے۔ پھر ایک دوگانہ بہ نیت محبۃ اللہ ادا کرنے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس بار پڑھے پھر حضور دل کیساتھ جناب الٰہی میں متوجہ ہو اور ستر بار درود پڑھے اور پھر سجدہ میں جائے اور عرض حاجات کرے۔ پھر ننانوے بار اسم اور ستر بار درود پڑھے۔ پھر دعوت اسم شروع کرے۔ جس مقدار سے پڑھنا شروع کیا ہے اتمام دعوت تک شب و روز پڑھے اور مصلے سے اٹھتے بیٹھتے ہر روز ہر وقت دعائے اجابت پڑھتا رہے اور وُہ یہ ہے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٭ اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ عَلَیَّ اَقۡفَالَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا فِیۡهِمَا وَاسۡتَجِبۡ دُعَائِیۡ بِغَیۡرِهٖ وَبِحَقِّ یَا مُفَتِّحَ الۡاَبۡوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الۡاَسۡبَابِ وَیَا مُقَلِّبَ الۡقُلُوۡبِ وَالۡاَبۡصَارِ وَیَا دَلِیۡلَ الۡمُتَحَیِّرِیۡنَ وَیَا غِیَاثَ الۡمُسۡتَغِیۡثِیۡنَ وَیَا مُفَرِّجَ الۡمَحۡزُوۡنِیۡنَ اَغِثۡنِیۡ اَغِثۡنِیۡ تَوَکَّلۡتُ یَا رَبِّیۡ فِیۡ قَضِیَّتِیۡ وَفَوَّضۡتُ اَمۡرِیۡ اِلَیۡکَ یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا بَاسِطُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ ٭ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ بعد اتمام شرائط و اختتام دعوت پکھنان اور شیرینی فقراء کو تقسیم کرے اور ان سے دُعا کی استمداد کرے اور اسم کے ہر حرف کے بدلے دو دو جانور جو بے طلب خریدے گئے ہوں رہا کرے یہ شرائط دعوت ہیں جو لکھی گئیں آگے بھی انشاءاللہ تعالیٰ حسب موقع ہر فصل میں مجمل یا مفصل لکھی جائیں گی (چونکہ شیخ علیہ الرحمۃ کو ہر دعوت کا طریق علیحدہ علیحدہ لکھنا منظور ہے اس واسطے ان کو پندرہ فصلوں پر منقسم کیا ہے جن کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے وھو ھذا)

پہلی فصل حروف تہجی کی دعوت اور طریق استخراج موکل ہر حرف اور انکے ناموں کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ حروف تہجی کی دعوت عاملان کامگار اور مقربان نامدار نے برسبیل حاجت اس سند کے ساتھ مقرر فرمائی ہے کہ اول نیت کو ملاحظہ کرے اور اس ملک کی زبان میں عامل کی نیت کا سر حرف[1] معلوم کرے اور اسکی ترکیب یہ ہے

(1 کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

کہ پہلے چار ضلع قائم کرے اور ہر ضلع میں سات سات خانے بنائے اور ہر خانے میں ایک ایک حرف لکھے تو سات چوک اٹھائیس خانوں میں اٹھائیس حرف لکھے گئے یہ چار ضلعے چار خصلتوں سے ممتاز ہیں اور دوازدہ بروج۔ انہیں چار خصائل سے نسبت رکھتے ہیں اور وُہ خصائل یہ ہیں :- آتشی۔ بادی۔ آبی۔ خاکی (پوری کیفیت نقشہ ذیل سے معلوم کرو جیساکہ مترجم نے شیخ علیہ الرحمۃ کے مختلف حاشیوں سے منتخب کرکے لکھاہے۔ اور وہ یہ ہے :۔

سبعہ سیارہ	خصائل				ہفت صفات الٰہیہ	تعلقات حروف باعضاء
	مرفوع آتشی	منصوب بادی	مجرور آبی	مجزوم خاکی		
زحل	ا	ب	ج	د	حیات	سر
مشتری	ہ	و	ز	ح	علم	دست راست
مریخ	ط	ی	ک	ل	قدرت	دست چپ
شمس	م	ن	س	ع	بصر	پشت
زہرہ	ف	ص	ق	ر	سمع	شکم
عطارد	ش	ت	ث	خ	کلام	ران راست
قمر	ذ	ض	ظ	غ	ارادت	ران چپ
اسمائے بروج	حمل، اسد قوس	جوزا، میزان دلو	سرطان، عقرب حوت	سنبلہ، ثور جدی		

پس حرف نیت کو دیکھے کہ کس ضلع میں ہے وہی حرف لے اور اس کے برج کے موافق دعوت دے۔ اور یہ بھی معلوم رہے کہ ایک ایک حرف کی دعوت کے تین تین درجے عاملان کامگار نے مقرر فرمائے ہیں اوّل[1] مرکز دوم بنیان[2]

حاشیہ صفحہ ہٰذا ۱ یعنی نیت میں بزبان عربی لفظ محبت کا لیا تو سرحرف اس کا میم ہوا۔ اور عجمی زبان میں لفظ دوستی ۲ آیا تو سرحرف اس کا دال ہوا۔ وقس علیٰ ہذا۔ ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

سوم مدار جب ان میں سے پہلے درجہ کی دعوت دے اور اس میں تاخیر واقع ہو تو اسی طرح تینوں درجے طے کرے انشاء اللہ تعالیٰ تیسری بار ضرور کامیاب ہوگا۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ ہر حرف بذاتہ مرکز ہے اور مدار اس کا ظہور اور کل حرفوں کا مرکز الف اور الف تمام حرفوں کا قطب ہے۔ اور قطب ہے اسمائے الٰہی اور ممکنات کا کیونکہ ارقام الف اور قطب کے برابر ہیں جب سالک الف کی حقیقت سے متصف ہوتا ہے تو قطب عالم ہو جاتا ہے اور کل حروف تہجی بنیان ہیں اسمائے ذاتی اور صفات ذاتی اور افعالی کے۔

طریق دعوت حروف تہجی باعتبار مرکز | اب طریق دعوت باعتبار مرکز حرف معلوم کرے اور وہ یہ ہے کہ اسمائے حروف بسیط کو مؤکل مرکب اور بسیط کے ساتھ ملا کر دعوت دے۔

طریق دعوت حروف تہجی باعتبار بنیان | اور جب یہ چاہے کہ دعوت حروف تہجی باعتبار بنیان ہو تو ان حرفوں سے اسماء حسنیٰ نکالے لیکن ایک یا تین یا پانچ سے زیادہ نہ ہوں۔ پس اگر موافق حرف کے اسم پیدا نہ ہوں تو موافق ارقام حرف ملاحظہ کرے جو برابر ہوں اس کو لے جیسا کہ الف اور کافی کے عدد برابر ہیں۔

طریق دعوت حروف تہجی باعتبار مدار | اب طریق دعوت حروف باعتبار مدار معلوم کرنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ اعداد حرف ملفوظی[1] الف اور بے کا ملاحظہ کرے۔ جیب

---

[1] مثلاً اگر سرحرف نیت کا الف آیا تو اعداد ملفوظی الف کے ایک سو گیارہ ہوئے۔ جب اٹھائیس طرح کئے تو ستائیس باقی رہے اب نقشہ مسطورۃ العدد میں حرف گنے شروع کئے کہ ستائیسواں حرف کون سا ہے۔ معلوم ہوا کہ ظا ہے۔ پس یہی حرف الف کا مدار ٹھہرا۔ پس اسمائے الٰہی میں ایسا نام دیکھنا چاہیئے کہ جس کا سرحرف ظا ہو معلوم ہوا کہ یا ظَاہِرُ ہے اب مؤکل استخراج کیا تو ذ ق ح ی مخرج ہوا۔ جس کو ذقحائیل پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان چار حرفوں کے عدد اور ظا کے عدد برابر ہیں۔ پھر ان کے آگے آئیل منضم کر دیا گیا۔ (یہ قاعدہ آگے چل کر نقشہ استخراج مؤکلات سے ظاہر ہوگا۔) اب یہ ترتیب نکل آئی کہ یَا ظَاہِرُ بِحَقِّ یَا ذَقْحَائِیْلُ اسی طرح سے ہر اسم کے مؤکل نکل آتے ہیں۔ ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

اٹھائیس سے زیادہ پائے تو اٹھائیس طرح کرتا جائے جو عدد باقی رہے اس کو سرے سے یعنی ابجد سے شمار کرنا شروع کرے۔ جب اس عدد کے موافق اس حرف پر پہنچے پس اس حرف کو اس حرف کا مدار سمجھے۔

اگر اٹھائیس[1] سے کم ہو تو بطریق مذکور ابجد سے شمار کرے جو حرف نکلے اسی کو اس کا مدار قرار دے۔ اور ارقام حروف غیر تلفظ سے (جیساکہ ادب) مؤکل استخرا کرے اور کلمۂ ائیل اس کے آخر میں بموجب حروف اس کے اعراب کے (جیساکہ آگے قاعدہ بیان ہوگا) آخر میں منضم کرے اور ہر اسم کے موافق ہی اسم الٰہی حاصل کرے پھر وُہ اسم مؤکل کے ساتھ ملائے اور موافق عدد مؤکل اور اسم کے شمار کرکے دعوت شروع کردے۔ اور ہر درجہ میں اسی طرح عدد مؤکل اور اسم کا لحاظ رکھے۔ اگر کامیابی میں تاخیر ہو تو تینوں[2] درجوں کو ایک جگہ جمع کرکے تین چلوں تک پیوستہ پڑھے اور ہر چلہ کے درمیان میں فاصلہ نہ کرے۔ اور وقت کو نگاہ رکھے۔ البتہ بفرمانِ الٰہی قبولیت ہوگی۔

اب یہاں پر طریق دریافت کرنے مؤکلات حروف تہجی اور ان کے اعراب کا بیان کیا جاتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ مفرد ایک حرف کو کہتے ہیں اور مرکب دو حرف کو اوّل حرف متحرک ہوتا ہے۔ اور دوسرا ساکن اور آخر میں کلمہ آئیل کہ جو ایک اسمائے الٰہی سے ہے شامل کیا جاتا ہے اور ہمزہ آئیل اسم کے آخر میں بکسر ہمزہ آتا ہے اگر الف کے بعد یا تین حرفوں کے بعد واقع ہوتا ہے۔ تو ثابت رہتا ہے ورنہ محذوف ہو جاتا ہے۔

طریق مؤکلات ترکیبی یہ ہے۔

---

[1] جن حرفوں کے اعداد اٹھائیس سے کم ہیں وہ سات ہیں بے جے نے طے واو ہے یے کہ ان میں ہر طرح ممکن نہیں ہے پس ایسے حرفوں میں سے جو حرف آئے اس کے اعداد شمار کرے اور بقاعدہ جمل جس جگہ عدد تمام ہو وہی حرف ہے ۱۲۔

[2] شیخ علیہ الرحمۃ حاشیہ پر فرماتے ہیں کہ اگر ان چلوں میں مقصود حاصل نہ ہو تو پھر چوتھے چلے میں ان تینوں درجوں کو جمع کرکے پڑھے ۱۲۔

(الف ا) یہ پہلا حرف ہے بارھویں حرف سے زیر کے ساتھ مرکب ہے اور دسواں حرف پہلے حرف کے ساتھ بالفتح مرکب ہے اور بیسواں حرف مفرد ہے۔ زیر کے ساتھ آخر میں کلمۂ ائیل شامل کیا تو اِسْرَافِیْلَ مؤکل حرف مذکور کا ہُوا۔

(ب ۲) پانچواں حرف دوسرے حرف سے مرکب ہے زیر کے ساتھ اور دسواں حرف مفرد ہے زبر کے ساتھ آخر میں کلمۂ ائیل شامل کیا تو جِبْرَائِیْلَ مؤکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ت ۳) اٹھارہواں حرف گیارہویں حرف سے زیر کے ساتھ مرکب ہے اور دسواں زبر کے ساتھ پہلے حرف سے مرکب ہے۔ آخر میں کلمۂ ائیل شامل کیا تو عَزْرَائِیْلَ مؤکل حرف مذکور کا ہُوا۔

(ث ۴) چوبیسواں حرف اٹھائیسواں حرف سے زیر کے ساتھ مرکب ہے، اور بائیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے شمول کلمۂ ائیل سے مِیکَائِیْلَ مؤکل حرف مذکور کا ہُوا۔

(ج ۵) بائیسواں حرف تیئسویں حرف سے بالفتح مرکب ہے اور بائیسواں حرف پہلے

طریق عمل خواندنی اسمائے موکلات حروف تہجی

اَ ۱ بَ ۲ تَ ۳ ثَ ۴ جَ ۵ حَ ۶ خَ ۷ دَ ۸ ذَ ۹ رَ ۱۰ زَ ۱۱ سَ ۱۲ شَ ۱۳ صَ ۱۴ ضَ ۱۵ طَ ۱۶ ظَ ۱۷ عَ ۱۸ غَ ۱۹ فَ ۲۰ قَ ۲۱ کَ ۲۲ لَ ۲۳ مَ ۲۴ نَ ۲۵ وَ ۲۶ ہَ ۲۷ یَ ۲۸۔

۱؎ (الف) (طریق مرکز) یا اسرافیل یا ائیل بحق الف (طریق بنیان) یا اسرافیل یا آئیل بحق یا اللہ یا احد یا کافی (طریق مدار) یا ذقصائیل بحق یا ظاہر جب تینوں شامل کرکے پڑھے تو اس طرح پڑھے یا اسرافیل یا آئیل یا ذقصائیل بحق الف یا الف بحق یا اللہ یا احد یا کافی بحق یا ظاہر ۱۲۔

(ب ۲) یا جبرائیل یا بائیل بحق بے یا بے۔ یا جبرائیل یا بائیل بحق یا باعث یا بدیع یا باقی۔ یا کہائیل بحق یا لطیف۔

(ت ۳) یا عزرائیل یا تائیل بحق تے یا تے۔ یا عزرائیل یا تائیل بحق یا تواب۔ یا سکہائیل بحق یا صمد ۱۲۔

(ث ۴) یا میکائیل یا ثائیل بحق ثے یا ثے۔ یا میکائیل یا ثائیل بحق یا ثفر۔ یا حیائیل بحق یا وارث ۱۲۔

(ج ۵) یا کلکائیل یا جائیل بحق جیم یا جیم۔ یا کلکائیل یا جائیل بحق یا جلیل یا جبار یا جمیل۔ یا قرنائیل بحق ذی الفضل العظیم ۱۲۔

(ح ۶) یا تنکفیل یا حائیل بحق حے یا حے۔ تنکفیل یا حائیل بحق یا حی یا حکم یا حکیم یا حمید۔ منائیل بحق یا مبور ۱۲۔

حرف سے بالفتح مرکب ہے بشمول کلمۂ ائیل کحکائیلُ موکل حرف مذکور ہوا۔

(خ) تیسرا حرف چھبیسویں حرف سے بالفتح مرکب ہے اور بائیسواں حرف بالفتح اور بیسواں حرف بالکسر مفرد ہے بشمول کلمۂ ائیل تنکفیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(خ) چوبیسواں حرف ستائیسویں حرف سے اور بائیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے بشمول کلمۂ آئیل مہکائیلُ موکل حرف مذکور ہوا۔

(د) آٹھواں حرف دسویں حرف سے بالفتح مرکب اور اسی حرکت کے ساتھ آٹھواں حرف پہلے حرف سے مرکب بشمول کلمۂ ائیل دمدائیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ذ) پہلا حرف ستائیسویں حرف سے بالفتح مرکب اور دسواں حرف اسی حرکت سے پہلے کے ساتھ مرکب اور سولھواں حرف بالکسر مفرد بشمول کلمۂ ائیل اہماطیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ر) پہلا حرف مفرد بالفتح اور چوبیسواں بھی اسی حرکت کے ساتھ مفرد اور چھبیسواں حرف پہلے حرف کے ساتھ بالفتح مرکب اور بائیسواں حرف مفرد بالکسر بشمول کلمۂ ائیل امواکیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ز) چوتھا حرف دسویں حرف سے اور بائیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے۔ بشمول کلمۂ ائیل شرفائیلُ حرف موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(س) ستائیسواں حرف چوبیسویں حرف سے اور چھبیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے۔ اور بائیسواں حرف مفرد ہے۔ بشمول کلمۂ ائیل ھمواکیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(خ) یا مہکائیل یا خائیل بحق خے یلخے۔ یا مہکائیل یا خائیل بحق یا خالق یا خلاق یا خبیر۔ یا خرقیائیل بحق یا تام ۱۲۔

(د) یا دردائیل یا دائیل بحق دال یا دال۔ یا دردائیل یا دائیل بحق یا دیان یا ددوم یا دائم۔ یا ہبائیل بحق یا ذاکی ۱۲۔

(ذ) یا اہراطیل یا ذائیل بحق ذال یا ذال۔ یا اہراطیل یا ذائیل بحق یا ذوالجلال والاکرام۔ یا بائیل بحق یا جامع ۱۲۔

(ر) یا امواکیل یا رائیل بحق رے یا رے۔ یا امواکیل یا رائیل بحق یا رحمٰن یا رحیم یا رفیع۔ یا مبائیل بحق یا نافع ۱۲۔

(ز) یا شرفائیل یا زائیل بحق زے یا زے۔ یا شرفائیل یا زائیل بحق یا زاکی۔ یا میائیل بحق یا فاضل ۱۲۔

(س) یا ہمواکیل یا سائیل بحق سین یا سین یا ہمواکیل یا سائیل بحق یا سلام یا سبوح یا سبحان۔ یا دبائیل بحق یا حمید ۱۲۔

(ح کا حاشیہ پچھلے صفحے سے پڑھیے)

(ش ۱) ستائیسواں حرف چوبیسویں حرف سے اور دوسرا حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے۔ بشمول کلمۂ ائیل ھَمْرَائِیْلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ص ۲) پہلا حرف ستائیسویں حرف سے بالفتح مرکب ہے۔ اور پانچواں حرف بالفتح مفرد ہے اور چھبیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے۔ بشمول کلمۂ ائیل اَهْجَائِیْل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ض ۳) اٹھارھواں حرف سولھویں حرف سے اور بائیسواں حرف پہلے سے بالفتح مرکب ہے بشمول کلمۂ ائیل عَطْکَائِیْل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ط ۴) پہلا حرف بارھویں حرف سے بالکسر مرکب ہے، اور چوبیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب اور اٹھارہواں حرف مفرد بالکسر با کلمۂ ائیل اِسْمَاعِیْلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ظ ۵) تیسواں حرف چھبیسویں حرف سے اور گیارھواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے یا کلمۂ ائیل آذنائیل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ع ۶) تیسواں حرف چھبیسویں حرف سے اور چھبیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب با کلمۂ ائیل لَوْمَائِیْلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(غ ۷) تیسواں حرف چھبیسویں حرف سے اور ساتواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب با کلمۂ ائیل لَوْخَائِیْلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ش ۱) یا ہمرائیل یا شائیل بحق شین یا شین۔ یا ہمرائیل یا شائیل بحق یا شکور یا شافی یا شئید۔ یا مشائیل بحق یا خلیل ۱۲۔

(ص ۲) یا اہجائیل یا صائیل بحق صاد یا صاد۔ اہجائیل یا صائیل بحق یا صانع۔ یا یحیائیل بحق یا کریم ۱۲۔

(ض ۳) یا عطکائیل یا ضائیل یا ضاد یا ضاد۔ یا عطکائیل یا ضائیل بحق یا ضاد۔ یا حبائیل بحق یا شاہد ۱۲۔

(ط ۴) یا اسماعیل یا طائیل بحق طے یا طے۔ یا اسماعیل یا طاعیل بحق یا طاہر یا صیائیل بحق یا قیوم ۱۲۔

(ظ ۵) یا لوزائیل یا ظائیل بحق ظے یا ظے۔ یا لوزائیل یا ظائیل بحق یا ظاہر۔ یا طلیائیل بحق یا نور ۱۲۔

(ع ۶) یا لومائیل یا عائیل بحق عین یا عین۔ یا لومائیل یا عائیل بحق یا علیم یا علام یا عظیم۔ یا بیائیل بحق یا صادق ۱۲۔

(غ ۷) یا لوماخیل یا غائیل بحق غین یا غین۔ یا لوخائیل یا غائیل بحق یا غفور یا غفار یا غنی یا مرشائیل بحق یا خیر الغافرین ۱۲۔

(ذ یا شرمیائیل)

(فؔ) بارہواں حرف دسویں حرف سے بالفتح مرکب اور چھٹا حرف مفرد اور چوبیسواں حرف پہلے حرف سے مرکب اور بائیسواں حرف بالکسر مفرد باکلمۂ ائیل سَرْحَمَاکَیْل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(قؔ) اٹھارہواں حرف سولہویں حرف سے اور دسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب باکلمۂ ائیل عِطْرَائِیْل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(کؔ) چھٹا حرف مفرد بالفتح اور دسواں حرف چھبیسویں حرف سے بالضم مرکب اور گیارھواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب باکلمۂ ائیل حُرُدَائِیْل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(لؔ) سولہواں حرف پہلے حرف سے اور پھر سولہواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب باکلمۂ ائیل طَا طَائِیْل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(مؔ) دسواں حرف چھبیسویں حرف سے بالضم اور اٹھائیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے بشمول کلمۂ ائیل رَدْیَائِیْل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(نؔ) چھٹا حرف چھبیسویں حرف سے اور تیئیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے باکلمۂ ائیل حَوْلَائِیْل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(وؔ) دسواں حرف بیسویں حرف سے بالفتح مرکب اور تیسرا حرف بالفتح مفرد اور چوبیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب باکلمۂ ائیل رَفْتَمَائِیْل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(فؔ) یا سرحماکیل یا فائیل بحق فے یلفے۔ یا سرحماکیل یا فائیل بحق یا فتاح یا فرد یا فاطر۔ یا صیائیل بحق یا واحد ۱۲۔

(قؔ) یا عطرائیل یا قائیل بحق قاف یا قاف۔ یا عطرائیل یا قائیل بحق یا قہار یا قدوس یا قابض۔ یا لجائیل بحق یا متین ۱۲۔

(کؔ) یا حرونائیل یا کائیل بحق کاف یا کاف۔ یا حروزائیل یا کائیل بحق یا کافی یا کفیل یا کبیر۔ یا سجائیل بحق یا ذالج ۱۲۔

(لؔ) یا طاطائیل۔ لائیل بحق لام یا لام۔ یا طاطائیل یا لائیل بحق یا لطیف یا نبائیل بحق یا ستار ۱۲۔

(مؔ) یا ردیائیل یا مائیل بحق میم یا میم۔ یا ردیائیل یا مائیل بحق یا مومن یا مہیمن یا معز یا مذل یا معطی۔ یا ردیائیل بحق یا واسع ۱۲۔

(نؔ) یا حولائیل یا نائیل بحق نون یا نون۔ یا حولائیل۔ یا نائیل بحق یا ناصر یا نافع یا نقی۔ یا سکیائیل بحق یا تام ۱۲۔

(وؔ) یا رفتمائیل یا وائیل بحق واؤ یا واؤ۔ یا رفتمائیل یا وائیل بحق یا واحد یا وارث یا وکیل۔ یا کتمائیل بحق یا مانع یا لجکیائیل بحق یا شکیل

(ھ) آٹھواں حرف چھبیسویں حرف سے بالضم مرکب اور دسواں حرف بالفتح مفرد اور دوسرا حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب باکلمۂ ایل دُدُہیا یٹیل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ی) دسواں حرف بالفتح مفرد اور دوسرا حرف پہلے حرف سے مرکب بالفتح اور بائیسواں حرف اٹھائیسویں حرف سے مرکب بالکسر اور سولھواں حرف پہلے حرف سے مرکب بالفتح باکلمۂ ایل سرَاکیطایٹیل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

ایضاً جبکہ حروف مذکورہ کے موکلات کی ترکیب اور اس کے اعراب وغیرہ سے واقفیت ہو چکی تو اب دوسری حقیقت حروف کو معلوم کرنا چاہیئے کہ اصل ان حرفوں کی عالم احدیت میں کیا ہے اور عالم اعیان اور عالم ملکوت میں کیا صورت رکھتے ہیں اور عالم ملک میں کیا قرار پائی ہوئی ہے۔ سو یہ بات معلوم رہے کہ احدیت میں شیون اور اعیان ثابتہ میں صور اسمائے الٰہی اور ملکوت میں وجود ملک اور ملک میں صورت حروف کہ جو ان اٹھائیس حرفوں کی صورت دیکھنے میں آتی ہے یہ ماہیات ان ملکوت کی ہیں جب ہر حرف کے آخر میں کلمۂ ایل (جو اسمائے باری تعالیٰ سے ہے) شامل کیا جاتا ہے۔ موکل ہو جاتا ہے۔ اور جب اسم کیساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے باعث جلدی قبول ہونے دعا کا ہوتا ہے۔ طریقہ یہ ہے یاآئیل یا بائیل یا تائیل یا ثائیل یا جائیل یا حائیل یا خائیل یا دائیل یا ذائیل یا رائیل یا زائیل یا سائیل یا شائیل یا صائیل یا ضائیل یا طائیل یا ظائیل یا عائیل یا غائیل یا فائیل یا قائیل یا کائیل یا لائیل یا مائیل یا نائیل یا وائیل یا ہائیل یا یائیل۔

طریق استخراج مؤکلات اسمائے الٰہی جو کچھ ترتیب و ترکیب وضع مفردات موکلات تھی سو لکھی گئی۔ اب طریق استخراج مؤکلات اسمائے الٰہی معلوم کرنا چاہیئے اسمائے الٰہی سے جس اسم کی رُوحانیت پیدا کرنے کا ارادہ ہو چاہیئے کہ پہلے آخر کے حرف کو

(ھ) یادردیائیل یاہائیل بھی ہے یعنی ہے۔ یادردیائیل یا ہائیل بھی یاہادی یا بجیائیل بھی یاسامع ۱۲۔

(ی) یاسرکیطائیل یا یائیل بھی ہے یعنی ہے۔ یاسرکیطائیل یا یائیل یا بدوح یا نیتائیل بھی یا رزاق ۱۲ منہ رح۔

(حاشیہ ۳ اگلے صفحہ پر پڑھیئے)

اوّل کلمہ سے جُدا کرے باقی حرفوں کے عدد نکالے اور ان اعداد کے موافق اور حرفوں کا ایک مجموعہ بنادے اور اسم کے آخری حرف کو جو جدا کیا ہے اسی مجموعہ کے اوّل میں لگادے اور آخر کلمہ میں ایل شامل کرے اس اسم کی روحانیت جس کو مؤکل کہتے ہیں نکل آئیگی چنانچہ سُبْحَانَكَ کا مؤکل کلصائیلُ اور اِلٰہَ کا مؤکل ھکطبائیلُ ہُوا پس اسی طرح اور اسمائے الٰہی کے مؤکل نکالے اور پڑھنے کا طریق بھی معلوم کرے اور وُہ اس طور پر ہے کہ پہلے مؤکل ترکیب حروف اور دوسرے مؤکل حرف جود اور تیسرے مؤکل اسم الٰہی کہ پہلے کلمہ سے استخراج کیا ہے اسم کے ساتھ ملا کر اس طور پر دعوت دے یَاھَمُوَاکِیْلُ یَاسَایِئْلُ یَا کَلْصَائِیْلُ بِحَقِّ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَارَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ وَارِثَہٗ وَرَازِقَہٗ وَرَاحِمَہٗ دعوت کے شروع میں ان مؤکلوں کو اسم مذکور کے ساتھ ملا کر ننانوے ۹۹ بار پڑھے اور ہر روز وقت ابتدا بارہ دفعہ اور ختم کے بعد سات دفعہ اور جس روز دعوت تمام ہو ستر دفعہ پڑھے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلد مؤثر ہوگا اور باقی اسمائے عظام کی ترکیب اسی پر قیاس کرے۔

دُوسری فصل دعوت مقطّعات کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ عاملان کامگار اور متصرفانِ نامدار نے اس دعوت کے اسم کی رد رجعت کے لئے تعیّن فرمایا ہے۔ اور اس کی صورت یوں ہے کہ جتنے حروف قرأۃ میں آتے ہیں ان سب کے عدد نکالے اور بارہ بارہ طرح کرتا جائے اسکے بعد جو باقی رہے اس کو اوّل برج سے شمار کرے جس جگہ عدد تمام ہو وہی برج اس اسم کے موافق ہوگا۔ اور جو تاثیر اس بُرج کی ہوگی وہی اس اسم کی ہوگی۔ مثلاً اگر ایک رہے تو حمل اور دو رہیں تو ثور باقی کو اس طور پر قیاس کرلے اور اسم اعظم کی موافقیت

لہ سُبْحَانَكَ۔ بج پ ج ا ن ک ث حرف آخر کاف جُدا کیا پانچ باقی رہے ان کے ۱۲۱ عدد ہوئے پس ایسا لفظ تلاش کرنا چاہیئے جس کے عدد ۱۲۱ ہوں ہم نے مثلاً لعا تلاش کیا اس کے ۱۲۱ عدد ہوئے حرف آخر مستخرجہ اس کے اوّل میں لگایا تو کلعا ہوا۔ آخر میں کلمہ ایل شامل کیا تو کلعائیل ہوا ۱۲۔

کوکب کے ساتھ اور اس کے بخور وغیرہ کا طریقہ مقدمہ سے (جیسا کہ اوپر شرح وبسط کے ساتھ لکھا جا چکا ہے معلوم کرے اور دائرہ کھینچے اور اس کا یہ طریق ہے کہ ایک کاغذ کی پٹی لے اور سُبحانک سے غیاثی تک اسم لکھے اور اپنے حجرہ میں اس کا دائرہ بناوے اور اس کے دونوں سروں کو سوئی سے ملا دے یا اکتالیس بار مجموعہ اسمائے عظام ایک چھری پر پڑھے اور ایک سانس میں اس سے اپنے حجرہ میں دائرہ کھینچے اور اس دائرہ کا رنگ مثل اس کوکب کے کرے جس سے وہ متعلق ہے (اگر زحل ہے تو سیاہ اور مشتری کا صندلی مریخ کا سُرخ شمس کا زرد زہرہ کا سپید عطارد کا فیروزہ گون قمر کا سبز) پھر اس دائرہ کے اندر اس برج کی صورت بنائے۔ اور اس پر مصلیٰ بچھا کر اس کوکب کے روز یا اس کی ساعت میں دعوت شروع کر دے۔

ایضاً ترتیب خواندنی اسم معلوم کرے اور وُہ یہ ہے کہ ارقام اسم اعظم اور بُرج اور کوکب اور اپنے اسم کی جمع کر کے مؤکل مرکب کیساتھ ملا کر سر دائرہ پر تمام کرے اگر طالب اسرار دعوت کا خواستگار ہے تو اس کو لازم ہے کہ اوّل عمل دعوۃ مقطعات شروع کرے تاکہ رجعت اسم نہ ہو اس کے بعد جس دعوت یا شرائط میں چاہے مشغول ہو کیونکہ دعوت اسمائے عظام میں بہی زیادہ مشکل ہے پھر جس کو چاہے اجازت دے خدا چاہے اس کو بھی رجعت نہ ہوگی۔ بہت سے طالب ناواقفیت اور نادانی کی وجہ سے حسرت کے ساتھ جان دیتے ہیں اور منزل مقصود کو نہیں پہنچتے۔

اور طریق دوگا اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ اس کے موافق عمل کرے۔ دعوت اسم اوّل با مؤکل یَا هَمُوَاكِيلُ بِحَقِّ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ عدد اس کے بحساب ابجد دو ہزار پانسو پینسٹھ ہوتے ہیں پس بحکم قاعدہ سطرح یہ اسم آتشی ہے اور طالع اس اسم کا برج قوس میں ہے جس وقت دعوت شروع کرے اوّل ایک دائرہ برنگ کھینچے اور اس پر ہیئت اس بُرج کی بنا کر مصلیٰ بچھا دے اور روز شمس یا اس کی ساعت میں مصلیٰ پر بیٹھ کر دعوت شروع کر دے

اور عود اور دار چینی کا بخور کرے اور بشمار اسم اعظم و برج و کوکب و اسم خود بحساب جمل سب کو جمع کر کے ہمراہ مؤکل اس مصلّے پر بیٹھ کر اطمینان کے ساتھ پڑھے اور باقی اسمائے عظام کا طریق اسی پر قیاس کر کے عمل کرے۔

تیسری فصل دعوت حرفی کے بیان میں

آگاہ ہو کہ ماہیت حروف ابتدا سے انتہا تک حرفاً بعد حرفٍ مفصل بیان کی جاتی ہے۔ اور وہ اس طور پر ہے کہ یہ اٹھائیس حروف اصل میں اٹھائیس نام اللہ سبحانہ کے ہیں ہر حرف کا ایک مؤکل رُوحانی ہے۔ جو اس اسم الٰہی کے ذکر میں مشغول ہے۔ اصل حروف بسیط ہیں جس وقت اسمائے حروف بساط مذکور کی دعوت ادا کی موکلات حروف دریافت ہوئے اور روحانیت ان کی بنظر مکاشفہ و مشاہدہ عیاں ہوئی ان سے اسمائے بست و ہشتگانہ الٰہی دریافت ہوئے اور ان اٹھائیس اسمائے الٰہی سے اٹھائیس منازل قمر (جن کو ہندی میں نچھتر کہتے ہیں) ظاہر ہوئیں پس جس طرح اٹھائیس حروف اسمائے الٰہی کلی ہیں اسی طرح منازل قمر اسمائے کونی کلی ہیں اس عالم میں جو کچھ تاثیر ہے وہ ان اسمائے کونی کلی سے ہے۔ عالم ظاہر ملک اور باطن ملکوت ہے ملک و ملکوت بایکدیگر رنگ آمیزی کر رہے ہیں۔ بلا دعوت حروف ماہیت معلوم نہیں ہو سکتی اور جو کوئی یہ دعوت پوری کرے عند اللہ و عند الناس اور جمیع موجودات کے نزدیک درجہ قبولیت کا پا دے۔ اگر کوئی سوال کرے کہ تخصیص اس دعوت کی کیا ہے اور دعوات کا بھی یہی حکم ہے جواب فی الواقع ایسا ہی ہے لیکن اور دعوتوں میں نیت ہر ایک کام کی معتبر ہے اور اس میں فقط توجہ حرف کی ہے اور حرف میں تفصیل مراتب ہے اور ہر ایک شے میں تجلیات اسم (جو عالم میں نمودار ہیں، ظاہر ہیں جس وقت سالک اس دعوت سے مشرف ہوتا ہے اللہ جل شانہ کی عنایت سے شرف مراتب حروف کا پاتا ہے۔

سند شرائط: حروف مکتوبی و مدغم غیر جامد جو کہ اسم میں ہوں جمع کرے فرض کرد

کہ مثلاً بیس حرف ہوں پس ہر حرف کو سو مرتبہ پڑھے۔ نصاب مرتب ہوئی کہ مجموعہ اس کا دو ہزار ہوا اور اس کا نصف اضافہ کرکے پڑھے زکوٰۃ مرتب ہوئی کہ مجموعہ اس کا تین ہزار ہوا اور اس نصف کا نصف زیادہ کرکے پڑھے عشر مرتب ہوا کہ مجموعہ اس کا تین ہزار پانچ سو ہوا اور نصف نصف النصف زیادہ کرکے پڑھے تو قفل مرتب ہوا کہ جس کی تعداد دو سو پچاس ہوئی۔ اور عشر و قفل کی تعداد کو دو چندان کیا تو سات ہزار پانچ سو ہوئے یہ دور مدور مرتب ہوا۔ بذل کی نیت سے سات ہزار اور ختم کی نیت سے بارہ سو مرتبہ پڑھے کہ اس دعوت میں قرأت بذل و ختم تمام اسمائے عظام میں اسی قدر ہے۔ یہ شرائط تھیں جو بیان کی گئیں۔

طریق دعوت معلوم کرنا چاہیئے کہ جس اسم کی شرائط کا ادا کرنا منظور ہو اسکے تمام حروف شمار کرے اور بقاعدہ حضرت موصل الطالب الی المطالب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ ہر حرف کے تین حرف وضع کرے اور ہر حرف کے ہزار لے اور ہر حرف کے اعداد بھی بحساب جمل ضرور لے پھر عدد و رقم دونوں کو جمع کرکے پڑھے اس سند پر کہ جس روز دعوت شروع کرے ہزار مرتبہ سورہ فاتحہ سے اسم کو ضم کرکے پڑھے اور آخر دعوت میں بھی اسی طرح اسم کے ساتھ سورہ مذکور ضم کرے بعنایت الٰہی سریع الاجابت ہوگا۔ **دعوت اسم اول** سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ (ترجمہ) پاکی ہے تجھ کو نہیں معبود سوا تیرے اے پروردگار ہر چیز کے اور وارث اس کے اور رازق اس کے اور رحم کرنے والے اس پر ۱۲۔ **نصاب** چار ہزار پانچ سو بار **زکوٰۃ** چھ ہزار سو بار **عشر** سات ہزار سات سو پچھتر بار **قفل** پانچ سو تریسٹھ

(الف) اگر کوئی شخص سبحانک سے کل شیٔ تک دعوت دے تو بعد ادائے سند شرائط حق تعالیٰ اسکو کشف قلب عطا فرمائے اور ارواح حاضر ہوں اور فتوح غیب سے پردہ لاریب سے ہر روز ظہور میں آئے اور شفاعت اور امداد ارواح حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور کل پیغمبروں اور درویشوں کی اسکو نصیب ہو اور بعض وقت مغیبات کی کیفیت اسکے خیال ہی سے ظاہر ہو اور فیض و صمدانیت اور حقیقت فردانیت اس کی اہل علم کے دلوں میں مکشوف ہو اور اس کا اثر خود اسکے چہرے سے عیاں ہو اور ہمیشہ بادشاہ اور امیر سب اسکے حلیے فرماں ہوں اور اکثر خلق اسکی مرید و معتقد ہو۔ عامل کو چاہیئے کہ واقف ہوکر دعوت دے ورنہ فائدہ مترتب ہوگا بلکہ ضرر پہنچے گا ۱۲ منہ

بار دور مدور سولہ ہزار سات سو چہتر بار بذل سات ہزار بار ختم ایک ہزار بار حسب قاعدہ مذکور اس اسم میں ایک سو پینتیس حرف ہوتے ہیں پس قراءت حروف اور جمل دونوں کو جمع کر کے اوّل و آخر فاتحہ کے ساتھ جیسا اور مذکور ہو چکا ہے پڑھنا شروع کرے۔ اور باقی اسمائے عظام کا طریق اسی پر قیاس کر کے عمل کرے۔

واضح ہو کہ اس فصل میں بعض اعراب قاعدہ کے موافق ہیں۔ اور بعض مخالف اور وہ سماع سے تعلق رکھتی ہیں ان کے لئے کوئی قاعدہ نہیں ہے جو بیان کیا جائے وُہ مکاشفہ سے پائے گئے ہیں اس کے متعلق نکات اور فوائد بقلم خفی علیٰحدہ لکھے گئے ہیں۔ اس کو دیکھ کر عمل کرے۔

(۲) سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اَلْاٰلِهَةَ الرَّفِيْعُ جَلَالُهٗ يَا اِلٰهُمْ۔

(ترجمہ) پاکی ہے تجھ کو اے معبود سب معبودوں کے کہ بلند ہے بزرگی اسکی اے معبود ۱۲۔

(۳) يَا اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِيْ كُلِّ فِعَالِهٖ يَا اَللّٰهُ۔

(ترجمہ) اے اللہ اپنے سب کاموں میں تعریف کئے گئے اے اللہ ۱۲۔

(۴) يَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَيْءٍ وَّرَاحِمَهٗ وَرَاحِمَهٗ يَا رَحْمٰنُ۔

(ترجمہ) اے بخشش کرنیوالے ہر چیز کے اور وارث اسکے اور رحم کرنیوالے اس پر ۱۲۔

ف ۱ اگر رفیع بفتح عین اور جلالہ بضم لام پڑھے جیسا کہ شرح صغیرہ میں مذکور ہے اسکا ثمرہ عامل کو خود معلوم ہو جائیگا اور اگر رفیع بضم عین اور جلالہ بفتح لام پڑھے معرفت کا دروازہ اس پر کھل جائیگا اور ثابت قدمی میسر ہوگی۔ اور اگر برائے قہر بفتح عین و کسر لام دہائے جلالہ پڑھے جس کیلئے پڑھے وہ ہلاک و خراب ہوگا۔ اور جس طرف کہ دشمن ہو اس کو پشت دیکر دعوت دے بہت جلد اجابت ہوگی اور اصلی اعراب کیساتھ بہ نیت دنیاوی منہ جنوب کی طرف کرے اور بہ نیت مزید عشق منہ شمال کیطرف کرے اور بہ نیت تجرید و تفرید مشرق کیطرف اور بہ نیت خالصاً للہ قبلہ کیطرف منہ کرے تا باعث اجابت ہو ۱۲ منہ رح۔ ف ۲ اگر فعالہ بکسر فا پڑھیگا تمام دشمن ظاہری باطنی اس کے مقہور ہونگے۔ اگر کسی کو ہلاک کرنا چاہے گا ذلیل ہوگا اگر فعالہ بفتح فا پڑھے گا تمام افعال حسنہ اسکو حاصل ہونگے چنانچہ جنکے کیلئے دعا کریگا مینہ برسے گا اور اپنے اور مسلمانوں کی ترقی درجات کیلئے دعا کریگا ترقی مدارج ہوگی اور دشمن کی ہزیمت چاہے گا ہزیمت ہوگی ۱۲ منہ رح۔ ف ۳ اگر رحمٰن بفتح نون و کلّ بجر لام پڑھے تمام درخت اس سے کلام کریں۔ اگر رحمٰنُ بضم و کلَّ بفتح لام پڑھے خدا تعالیٰ کی محبت زیادہ ہو اور تمام کام اس کے سرانجام پائیں ۱۲ منہ رح۔

(۵) یَا حَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا حَیُّ۔

(ترجمہ) اے بخشش کرنیوالے اسے زندہ جبکہ نہیں کوئی زندہ بیچ ہمیشگی بادشاہت اسکی کے اور باقی رہنے اسکے کے اے زندہ ۱۲ منہ رح

(۶) یَا قَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْئٌ مِّنْ عِلْمِهٖ وَلَا یَئُوْدُهٗ یَا قَیُّوْمُ۔

(ترجمہ) اے ہمیشہ رہنے والے پس نہیں چھپی رہتی کوئی چیز اسکے علم سے اور نہ وہ تھکاتی ہے اسکو اے تدبیر کرنیوالے عالم کے ۱۲ منہ

(۷) یَا وَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلَ کُلِّ شَیْئٍ وَّ اٰخِرَهٗ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ یَا وَاحِدُ۔

(ترجمہ) اے یگانہ زندہ رہنے والے اول ہر چیز کے اور آخر اس کے نہیں مثل اس کی کوئی اے یگانہ ۱۲ رح۔

(۸) یَا دَائِمُ بِلَا فَنَاءٍ وَّلَا زَوَالَ لِمُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا دَائِمُ۔

(ترجمہ) اے ہمیشہ رہنے والے پس نہیں فنا اور نہیں زوال اس کی بادشاہت کو اور اسکے باقی رہنے کو اے ہمیشہ رہنے والے ۱۲۔

(۹) یَا صَمَدُ مِنْ غَیْرِ شِبْهٍ فَلَا شَیْئٌ کَمِثْلِهٖ یَا صَمَدُ۔

(ترجمہ) اے بے نیاز ہمیشہ پس نہیں کوئی چیز مثل اس کی اے بے احتیاج۔

ف ۱۔ اگر حی بکسر یا پڑھے عمر خضر نصیب ہو اور تمام ارواح کا معائنہ کرے اور کشف باطنی حاصل ہو جائے اور اگر حین بفتح نون پڑھے جس مریض کے مرض کو دیکھے گا خدا تعالی کے فضل و کرم سے اس سے وہ مرض جاتا رہیگا اور جس کسی کو تعویذ دیگا مؤثر ہو گا اور تمام قول و فعل اس کے درست ہونگے ۱۲ منہ رح۔

ف ۲۔ اگر فلا یفوت بفتح تا پڑھے تمامی علم ادیان ظاہری جو کتابوں میں لکھا ہے حاصل ہوگا۔ اور جو پیش کے ساتھ پڑھیگا علم فوق کل ذی علم علیم نصیب ہو گا۔ اور وجود کی ماہیت اس پر مکشوف ہوگی ۱۲ منہ رح۔

ف ۳۔ اگر اوّل فتح لام و آخر بکسر خا پڑھے علم مبدا و معاد صاحب علم کو نصیب ہوگا۔ اور کچھ اس پر مخفی نہ رہیگا اور اگر اول بضم لام و آخر بفتح خا پڑھے تمام خلق اسکی معتقد ہو اور سب اس کی اطاعت کریں اور جس فاسق فاجر پر اس عامل کی نظر پڑے تمام فسق و فجور اس کا دور ہو اور وہ شخص تائب ہو ۱۲ منہ رح۔

ف ۴۔ اگر فنا بکسر ہمزہ و تنوین پڑھے تمام عالم ظاہری و باطنی اسکو فنا دکھلائی دے اگر فناءً بفتح ہمزہ پڑھے تمام عالم ظاہر و باطن کو فنا دیکھے اور دونوں مرتبوں میں سالک اپنے کو باوے۔ ۱۲ منہ رح۔

ف ۔ اگر کمثلہٖ بکسر لام و سکون ہا پڑھے تمام جانوروں کی بولیوں سے آگاہ ہو۔ اور کمثلہٗ بضم لام و ہا پڑھے۔ متجلی بذات ہو اور تمام عالم کو اپنی صورت کا دیکھے۔ اور اگر کمثلہٖ بکسر لام و بکسر ہا پڑھے تصرف تمام اسمائے صفات کا اس کو حاصل ہو۔ ۱۲ منہ۔

(۱۰) یَا بَآرُّ فَلَا شَیْئٌ کُفُوُہٗ یُدَانِیْہِ وَلَا اِمْکَانَ بِوَصْفِہٖ یَا بَآرُّ۔

(ترجمہ) اے احسان کرنیوالے پس نہیں کوئی شی ہمسر اس کے قریب ہو اس سے اور نہیں ہو سکتی تعریف اسکی اے احسان کرنے والے ۱۲۔

(۱۱) یَا کَبِیْرُ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا تَہْتَدِیْ الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظْمَتِہٖ یَا کَبِیْرُ۔

(ترجمہ) اے بزرگ تو وہ ذات ہے کہ نہیں پہنچتیں عقلیں واسطے وصف بزرگی اس کی کے اے بڑے۔ ۱۲۔

(۱۲) یَا بَارِیُٔ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَیْرِہٖ یَا بَارِیُٔ۔

(ترجمہ) اے درست کرنے والے جانوں کے بمثل خالی غیر اپنے سے اے نئے ظاہر کرنے والے ۱۲۔

(۱۳) یَا زَاکِیُ الطَّاہِرُ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ بِقُدْسِہٖ یَا زَاکِیُ۔

(ترجمہ) اے پاک کرنیوالے پاک ہر آفت سے ساتھ پاکی اپنی کے اے پاک کرنے والے ۱۲ منہ رح۔

ف ۱ ۔ اگر یا بارُّ بضم راء اور بوصفہٖ بکسر لام پڑھے دل اس کا حق کے ساتھ صاف ہو اور فسق و فجور سے باز رہے اور صفات ملکی سے موصوف ہو اور جو کوئی صاحب عمل کا منہ دیکھے اسکے دل میں عبرت پیدا ہو اور کبھی برائی اور معصیت کے پاس نہ پھٹکے۔ اور اگر یا بارَّ بفتح راء اور بوصفہٖ بسکون لام پڑھے جس شہر یا قریہ یا جس جگہ صاحب عمل اس طور پر دعوت دے وہ جگہ تمام خراب اور ویران ہو جائے اور تمام پھل اور باغات خشک ہو جاویں ۱۲ منہ رح۔

ف ۲ ۔ اگر یا کبیرُ بضم راء اور تہتدی تے کے ساتھ پڑھے تمام اکابر اس جگہ کے عامل کی طرف رجوع ہوں اور معتقد ہو کر فرمانبردار ہوں اور کبھی سرکشی نہ کریں اور جو سرکشی کرے تو ذلیل اور گمراہ ہو۔ اور اگر کبیرَ بفتح راء و تہتدی بیاء یعنی یہتدی پڑھے اور چھ مہینے تک بحساب خذ حرفا قل العا پڑھ کر پھونکے اس مقام پر ایک غار پیدا ہوگا عامل اس کے اندر بیٹھے جس جگہ جانے کی نیت کرے گا اس راہ سے چلا جاوے گا۔ یہ اسم کلی ہے ۱۲ منہ رح۔

ف ۳ ۔ اگر یا باریُ ہمزہ کے ساتھ پڑھے تمام عالم اس کی حمایت میں آئے اور جو سرکشی کرے وہ بے ہدایت ہو۔ اور اگر یا باریٔ یے کے ساتھ پڑھے جس مریض پر نظر ڈالے یا دم کرے خدا چاہے تندرست ہو جائے یہ اسم کلی ہے ۱۲ منہ رح۔

ف ۴ ۔ اگر یا زاکی الطاہرُ بغیر یے کے پڑھے سات قلندر کہ جو اس عالم میں ہیں حاضر ہوں اور اس عامل کے فرمانبردار ہوں اور اگر یا زاکی الطاہرَ بفتح یا پڑھے عالم ارواح اس صاحب عمل کے روبرو حاضر ہوں اور اپنا حال صاحب عمل سے عرض کریں اور صاحب دعوت جس مہم کے لئے ان سے مدد چاہے، مدد کریں ۱۲ منہ رح۔

(۱۴) یَا کَافِیَ الْمُوْسِعِ لِمَا خَلَقَ لَہٗ مِنْ عَطَایَا فَضْلِہٖ یَا کَافِیْ۔

(ترجمہ) اے کفایت کرنیوالے کشادہ کرنے واسطے اسکے کہ پیدا کئے گئے وہ واسطے عطاؤں فضل اپنے سے اے کفایت کرنے والے ۱۲۔

(۱۵) یَا نَقِیُّ مِنْ کُلِّ جَوْرٍ لَمْ یَرْضَہٗ وَلَمْ یُخَالِطْہُ فِعَالُہٗ یَا نَقِیُّ۔

(ترجمہ) اے پاک ہر ظلم سے نہ وہ راضی ہے اس سے اور نہ شامل اسکو کام اے پاک ۱۲ منہ رح۔

(۱۶) یَا حَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَحْمَۃً وَّعِلْماً یَا حَنَّانُ۔

(ترجمہ) اے رحم کرنے والے تو وہ ہے کہ سمالیا ہے تو نے ہر شے کو رحمت اور علم سے اے رحم کرنے والے ۱۲ منہ رح۔

ف۱۔ اگر موسع بفتح سین پڑھے خدا تعالیٰ اس کو رزق عطا فرمادے اور دل غنی کرے اور کسی مخلوق کا اسکو محتاج نہ بناوے اور اگر موسع بکسر سین پڑھے کوئی سانپ اور بچھو اور کوئی درندہ اس کو مضرت نہ پہنچائے اور سب اس کے حکم کے تابع ہوں اور اس کے نام لینے اور سوگند دینے سے دوسرے پر سے اثر اس گزندہ یا درندہ کا جاتا رہے ۱۲ منہ رح۔

ف۲۔ اگر یا نقیاً مشدد اور فعالہ بفتح فاء اور ضم لام پڑھے تمام چیزوں میں متصرف ہو۔ اور جس کسی کو صاحب عمل اجازت دے دے وہی تاثیر حاصل ہو جو عامل کو تھی اور ہر ایک نام کی حقیقت صورت بنکر اس کو دکھلائی دے اور اگر یا نقیاً بغیر تشدید اور فعالہ بکسر فاء و فتح لام پڑھے اور ستر خلوتیں کرے ہر ہفتہ میں ایک نیا اسرار ظاہر ہو۔ اور بعد گذرنے اکیس ہفتوں کے عالم سیمیا کا ظہور ہوکر اس کے تحت و تصرف میں آئے سرائے باطن بھی ایسی ہی معمور و آباد ہے۔ جیسے سرائے ظاہری۔ مگر اس سرائے باطن میں ارواح پیغمبران اور صدیقان اور شہداء اور صالحین ہیں جن کی زیارت سے عامل مشرف ہوگا۔ اور اس کے فضل و کرم سے جس کو چاہے گا دکھلا دے گا ۱۲ منہ رح۔

ف۳۔ اگر حنان بضم نون اور وسعت بسکون تاء اور رحمۃً اور علماً بقاعدہ پر تنون رہے اور واؤ کو مشدد پڑھے تمام مؤکلات آتشی و بادی اس کے مسخر ہوں گے اور ہر کام میں اس کے معین و مددگار ہو جائیں گے۔ اگر حنان بفتح نون اور وسعت بفتح تا اور رحمۃ بہ تنوین تا پڑھے تو قوم قیل و ما قیسل جن کا مسکن زمین ششم پر ہے حاضر ہوں اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے۔ اس سے آگاہ کریں اور صاحب عمل کو وہ جگہ دکھلا دیں یہ اسم کلی ہے ۱۲ منہ رح۔

(۱۷) يَا مَنَّانُ ذُو الْإِحْسَانِ قَدْ عَمَّ كُلَّ الْخَلَائِقِ مَنُّهٗ يَا مَنَّانُ۔

(ترجمہ) اے عطا کرنیوالے صاحب احسان کے کہ پہنچا ہوا ہے تمام مخلوق کو احسان اس کا اے نعمت دینے والے ۱۲۔

(۱۸) يَا دَيَّانَ الْعِبَادِ كُلٌّ يَقُوْمُ خَاضِعًا لِرَهْبَتِهٖ وَرَغْبَتِهٖ يَا دَيَّانُ

(ترجمہ) اے حاکم بندوں کے ہر ایک کھڑا ہوتا ہے تواضع کرتا بسبب خوف اسکے کے اور رغبت اسکی کے اے حکم کرنے والے۔

(۱۹) يَا خَالِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ إِلَيْهِ مَعَادُهٗ يَا خَالِقُ۔

(ترجمہ) اے پیدا کرنے والے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ سب کو اسی طرف پھر جانا انکا ہے اے پیدا کرنیوالے ۱۲۔

(۲۰) يَا رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَمَكْرُوْبٍ غِيَاثُهٗ وَمَعَاذُهٗ يَا رَحِيْمُ۔

(ترجمہ) اے رحم کرنیوالے ہر فریاد کرنے والے اور مغموم کے تو ہی مددگار اس کا اور پناہ اس کی اے رحم کرنے والے ۱۲۔

(۲۱) يَا تَامُّ فَلَا تَصِفُ الْأَلْسُنُ كُلَّ كُنْهِ جَلَالِ مُلْكِهٖ وَعِزِّهٖ يَا تَامُّ۔

(ترجمہ) اے کامل پس نہیں بیان کرسکتیں زبانیں تمام حقیقت بزرگی اس کی کو اے کامل ۱۲۔

ف۱ ۔ اگر مَنُّہٗ بضم نون پڑھے اور خاصاً لِلّٰہ دعوت دے تو ایک شخص عالم کیمیا غیب سے ظاہر ہو اور اس کی نظر فیض اثر سے یہ عامل صاحب عرفان وایقان ہو۔ اور اگر بفتح نون پڑھے ایک مرد عالم غیب سے ظاہر ہو اس کو علم سکھلائے وہ عامل اگر پتھر پر نظر ڈالے گا خالص سونا ہوجائے گا ۱۲ منہ رح۔

ف۲ ۔ اگر کُلٌّ یَقُوْمُ بقاعدہ یرملون اور لرہبتہ اور رغبتہ بکسرہا پڑھے تمام ممالک کی چیزوں کا متصرف ہو اور کل ماہیت تحت وفوق کی اس پر منکشف ہو اگر کُلُّ بضم لام اور لرہبۃً. رغبۃً بفتح تائیہ تنوین پڑھے حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا معجزہ اسے نصیب ہو اور اپنے زمانہ کا ہادی اور امام ہو ۱۲ منہ رح۔

ف۳ ۔ اگر خالقُ بضم قاف اور کُلٌّ بہ تشدید لام با تنوین اور معادہٗ بضم دال پڑھے مبداء انسان اس پر مکشوف ہو اور اگر یا خالقَ بفتح قاف اور کُلُّ بضم بلا تنوین اور معادہٗ بفتح دال پڑھے تمام درختوں کی ماہیت سے آگاہ ہو اور یہ مرتبہ نصیب ہو کہ اگر چاہے، تو بلا تخم بھی درخت قائم ہوجائے۔ ۱۲ منہ رح۔

ف۴ ۔ اگر یا رحیمَ بفتح میم اور غیاثہٗ بفتح ثا اور معاذہٗ بفتح ذال پڑھے اسکے دل میں ایسا عشق پیدا ہو کہ ہر شے میں حق کا مشاہدہ کرے۔ اور اگر رحیمُ بضم میم اور غیاثُہٗ بضم ثا اور معاذُہٗ بضم ذال پڑھے صاحب غوث موحد ہو سوائے وحدت وجود کے اور کچھ نظر نہ آوے ۱۲ منہ رح

ف۵ ۔ اگر یا تامُّ بضم میم اور السنُ بضم نون پڑھے مالک ملک ہو اور ہوا شکل اسکے فرمانبردار ہوں اگر تامَّ بفتح میم اور السَن بفتح سین ونون پڑھے تصرف ظاہری و باطنی اس کو نصیب ہو اور صاحب عطا ہو ۱۲ منہ رح۔

(۲۲) یَامُبْدِعَ الْبَدَآئِعِ لَمْ تَبْغِ فِیْ اِنْشَآئِھَا عَوْنًا مِّنْ خَلْقِہٖ یَامُبْدِعُ۔

(ترجمہ) اے تو پیدا کرنیوالے تو پیدا کرنے والا ہے نہیں چاہی تو نے پیدا کرنے میں خلقت کے مدد اپنی مخلوقات سے اے پیدا کرنیوالے ۱۲۔

(۲۳) یَاعَلَّامَ الْغُیُوْبِ فَلَایَفُوْتُ شَیْئٌ مِّنْ حِفْظِہٖ یَاعَلَّامُ۔

(ترجمہ) اے خوب جاننے والے چھپی ہوئی چیزوں کے پس نہیں چھپی رہی کوئی نگہبانی اسکی سے اے خوب جاننے والے۔۱۲۔

(۲۴) یَاحَلِیْمُ ذِی الْاَنَاتِ فَلَایُعَادِلُہٗ شَیْئٌ مِّنْ خَلْقِہٖ یَاحَلِیْمُ۔

(ترجمہ) اے بردبار صاحب علم پس نہیں برابر اس کے کوئی مخلوق اس کی سے اے بردبار ۱۲۔

(۲۵) یَامُعِیْدُ مَا اَفْنَاہُ اِذَا بَرَزَتِ الْخَلَآئِقُ لِدَعْوَتِہٖ مِنْ مَّخَافَتِہٖ یَامُعِیْدُ۔

(ترجمہ) اے دوبارہ پیدا کرنے والے جسکو ناپید کیا ہے اس نے جب نکلیں گے گروہ گروہ خلقت کے واسطے پکار اس کی کے خوف اس کے سے اے دوبارہ پیدا کرنے والے ۱۲۔

(۲۶) یَاحَمِیْدُ الْفِعَالِ ذَالْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِہٖ بِلُطْفِہٖ یَاحَمِیْدُ۔

(ترجمہ) اے تعریف کئے گئے کاموں کے صاحب احسان کے تمام مخلوق اپنی پر ساتھ مہربانی اپنی کے اے تعریف کئے گئے ۱۲

ف ۱۔ اگر بدائع بجر عین ولم تبغ بکسر غین اور من خلقہٖ بکسر ہا۔ ہفتہ اور دوسرے نسخہ کے موافق بارہ ہفتہ بحکم خذ حرفا قل الفا مشددات اور مکررات کیساتھ دعوت دے تو قطب عالم ہو اور جو مراتب قطب کے معاینہ کرے اگر بدائع بفتح عین اور من خلقہٖ بسکون ہا پڑھے تو تمام ابدال اور اوتاد اور عامل اس کے مسخر ہوں ۱۲ منہ۔

ف ۲۔ اگر علامُ بضم میم اور غیوبُ بضم فین پڑھے تمام علم ظاہری کا حافظ ہو اور علم لوح محفوظ اسمائے اعظم کی برکت سے اس پر مکشوف ہو اور عامل اپنی نظر سے معاینہ کرے ۱۲ منہ رح۔

ف ۳۔ اگر ذی الامانت بغیر ذال کے پڑھے اس قدر اس کا دل منور ہو اور روشنی پیدا ہو کہ ہژدہ ہزار عالم کا عکس اسکے دل پر پڑے اور اس کو دکھلائی دے اور جانوروں کی بولیاں سمجھنے لگے۔ اگر ذالامانات دال مہملہ کے ساتھ پڑھے کوئی افسوں اور جادو اس پر نہ چلے اگر کوئی کسی پر جادو کرے تو سحور عالم کی نظر اور اسکے دم کرنے سے فوراً اچھا ہوجائے ۱۲ منہ

ف ۴۔ اگر یا معید بضم دال پڑھے خطرہ حق اس کے دل میں غالب ہو اگر معید کی دال زبر کیسا تھ ریاضت کی توفیق اسکو حاصل ہو۔ اور حرام لقمہ سے بچتا رہے اور سوائے لقمہ حلال کے اس کے حلق میں نہ جائے ۱۲۔

ف ۵۔ اگر فعال بفتح فا اور ذالمن بکسر نون پڑھے دنیا اور مال و منال اور جاہ و حشمت صاحب عمل کو حاصل ہو اور اس کثرت سے ہو کہ شمار نہ ہو سکے۔ اگر ایک روز ورد ترک ہو گا تصرف اس کا جاتا رہیگا۔ قیام تصرف (باقی اگلے صفحہ پر)

(۲۷) يَا عَزِيزُ الْمَنِيعُ الْغَالِبُ عَلَىٰ أَمْرِهٖ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهٗ يَا عَزِيزُ۔

(ترجمہ) اے صاحب عزت قوت والے غالب اوپر امر اپنے کے پس نہیں کوئی کہ برابر ہو اس کے اے عزت والے ۔۱۲

(۲۸) يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ۔

(ترجمہ) اے غالب سخت پکڑنے والے تو وہ ہے کہ نہیں طاقت بدلا لینے اسکے کی اے غالب ۔۱۲

(۲۹) يَا قَرِيبُ الْمُتَعَالِي فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهٖ يَا قَرِيبُ۔

(ترجمہ) اے قریب بلند شان بلند ہے ہر شئے سے بلندی مرتبہ اسکے کی اے قریب ۔۱۲

(بقیہ حاشیہ) کیلئے بہتر یہ بات ہے کہ چاندی کی انگشتری پر اسکو کندہ کرائے اور ہر وقت پہنے رہے انگشتری رد کا حکم دے گی۔ اگر فعال بکسر فاء پڑھے اسقدر فقر میں مبتلا ہو کہ کوئی اس کو نہ پوچھے اور محتاج ہو جاوے۔ اور جو کوئی اس شخص کی دعوت کرے تو اسم کی رجعت اس پر عود کرے وہ مفلس اور محتاج ہو جاوے ۱۲ منہ رح۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف ۱ ۔ اگر علی جمیع امرہ بکسر ہا پڑھے ہر چیز پر قادر ہو اور سب اس کے ثنا گو اور فرمانبردار ہوں اور اسکی ہیبت و عظمت خلائق کے دلوں پر اثر کرے۔ جسکی وہ عزت کرے سب عزت کریں اور جسکو وہ نکال دے سب اس سے نفرت کریں اور اگر امرہ بسکون ہا پڑھے علائق دنیوی سے مجرد ہو اور کوئی علاقہ دنیا سے اسکو نہ ہو ۱۲ منہ رح۔ ف ۲ ۔ اگر قاہرہ کا الف ہا کے متصل پڑھیگا جسکو چاہے گا زیر و زبر کرے گا اگر ایک ہفتہ ویرانی قبروں کے بیچ میں بیٹھ کر سر ننگا کر کے اور کپڑا سیاہ پہنکر سات ہزار بار روز پڑھے گا اور دعوت دیگا اور اپنے دشمن کی صورت زرد تصور کریگا دشمن بیمار ہو گا۔ اور سرخ تصور کرے گا ہلاک ہو گا۔ اگر الف کو قاف کے ساتھ متصل کر کے پڑھے گا کارہا دینی و دنیوی انجام پائیں گے جسکو عنایت سے دیکھے گا وہی نوازا جائیگا۔ اور منظور نظر ہوگا ۱۲ منہ رح ف ۳ اگر یا قریب بضم با و متعالی بسکون یا و کل بکسر لام پڑھے فرشتے انسان کی صورت میں ظاہر ہوں اور عامل کی روح کو آسمان پر لے جائیں اور جبرائیل علیہ السلام تسلیم کریں اور اس کو مقام معراج پر پہنچائیں تا کہ قاب قوسین او ادنیٰ کے درجے پر پہنچے وہاں پہنچتے ہی عامل بیہوش ہو اور چند ساعت کے بعد ہوشیار ہو اور کل ماہیت اس عالم کی بیان کرے۔ صاحب خلوت کو لازم ہے کہ ہر کسی کو اپنی خلوت میں نہ آنے دے اگر قریب بفتح با اور متعالیٰ بضم یا مشدد اور کُل بفتح لام پڑھے اور چالیس روز خلوت کرے اور بحکم خذحرفا قل الفا بحرف مکرر دعوت دے تو عامل کو تاثیر ذکر قرب حاصل ہو اور یہ ہے کہ ذکر کے وقت عامل کے ہاتھ اور پاؤں اور اعضاء تن سے جدا ہوں اور پھر یکجا ہوں اس ذکر کے لئے ایک حجرہ علیحدہ تنگ و تاریک ہونا چاہیئے۔ کہ کوئی اس کی آواز نہ سنے اور نہ وہ کسی کی آواز سنے۔ ۱۲ منہ رح۔

(۳۰) يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهِ يَا مُذِلُّ۔

(ترجمہ) اے ذلت دینے والے ہر متکبر سرکش کیلئے قہر کے غالب ہے غلبہ اس کا اے ذلت دینے والے۔ ۱۲ منہ

(۳۱) يَا نُورَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدَاهُ أَنْتَ الَّذِي فَلَقَ الظُّلُمَاتِ بِنُورِهِ يَا نُورُ۔

(ترجمہ) اے نور ہر شئے کے اور ہدایت اس کی تو وہ ہے کہ دور ہو گئیں تاریکیاں ساتھ روشنی اس کی کے اے نور ۱۲ منہ

(۳۲) يَا عَالِي الشَّامِخُ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهِ يَا عَالِي۔

(ترجمہ) اے بلند بلند عزت ہر شئے پر ہے بلند مرتبہ اس کے کی اے بلند ۱۲۔

(۳۳) يَا قُدُّوسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوءٍ فَلَا شَيْءَ يُعَادُهُ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ يَا قُدُّوسُ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهُ۔

(ترجمہ) اے پاکیزہ پاک ہر شئے سے پس نہیں کوئی شئ کہ برابر ہو اس سے تمام مخلوق اسکی سے اے پاکیزہ ۱۲۔

(۳۴) يَا مُبْدِئَ الْبَرَايَا وَمُعِيدَهَا بَعْدَ فَنَائِهَا بِقُدْرَتِهِ يَا مُبْدِئُ۔

(ترجمہ) اے شروع سے پیدا کرنیوالے تمام مخلوق کے اور دوبارہ پیدا کرنیوالے انکو پیچھے ناپید ہونے انکے کے ساتھ قدرت اپنی کے اے شروع سے پیدا کرنے والے۔ ۱۲ م

ف ۱۔ اگر یا مذلُّ بضم لام وکلّ بفتح لام دشمن کی ہلاکت کیلئے پڑھے ہلاک ہو اور اگر یا مذلَّ کلِّ دونوں بفتح لام اور عزیز بکسر زا پڑھے تمام امراء اور اہل و دفتر اور ارکان دولت اور مملکت اور تمام مخلوقات اسکی مطیع و فرمانبردار ہو۔ اور اگر جبارٍ عنید اور عزیز بجر واحد پڑھے اور سلطانہ بسکون نون دہا پڑھے تمام اعداء اسکے ہلاک ہوں اور کوئی ان کی نسل سے باقی نہ رہے۔ اور اگر کوئی باقی رہے تو ذلیل اور خراب اور خستہ حال رہے اس دعوت میں جو تصور کریگا وہی ہوگا۔ اگر سلطانہ بضم نون دہا پڑھے سلطان جابر و قاہر عامل کی نظر پڑنے سے مہربان ہوں اور کوئی تکلیف اسکو نہ پہنچا سکیں یہ اسم کلی ہے ۱۲ منہ رح۔ ف ۲ اگر خلق بغیر یا پڑھے تمام روحانیان اسکے مسخر ہوں اور اسکو اپنے مقام پر لیجائیں اور سیر کرائیں اور ہر تمام دو شکل میں اسکے معین اور مددگار ہوں اگر خلقت تے کیساتھ پڑھے ہفت افلاک کی ہیئت آگہ پر فتح کرے اور یہ مرتبہ نصیب ہو کہ تمام نشان افلاک کے سکھائے اور بتائے اسکو معلوم ہوں۔ اگر بجائے فلق خَلَقَ پڑھے تمام خلقت اسکی معتقد اور مسخر اور فرمانبردار ہو ۱۲ منہ رح ف ۳ اگر عالیَ بفتح یا اور شامخَ بفتح خا پڑھے تمام سیارے اسکے مسخر ہوں اور سب تاروں کی ہیئت سے آگاہ ہو اگر عالیْ بسکون یا اور شامخُ بضم خا پڑھے بارہ برجوں کی صورت اس پر ظاہر ہو اسکے تحت تصرف میں آئیں ۱۲ منہ رح۔ ف ۴ اگر یعادہ بادال بجہ پڑھے تو خلق اسکی مشفق و مہربان ہو۔ اگر یعادہ بادال مہملہ پڑھے صاحب عمل ہمیشہ درد ناک رہے اور ذوق و شوق الہٰی اسکو زیادہ ہو اور سوز عشق کے کمال میں کہ ہر گز خلل نہ پڑنے۔ عقل معاش گم ہو اور عقل معاد نصیب ہو ۱۲ منہ رح ف ۵ اگر یا مبدی البرایا الف وصل کرکے پڑھے اور اس مریض پر دم کرے جو قریب المرگ ہو خدا چاہے تو وہ مریض تندرست ہو جائے اور اگر البرایا بغیر وصل بفتح ہمزہ پڑھے ایسا صاحب تصرف ہو کہ مردہ پر دم کرے تو زندہ ہو جائے اور صاحب علم قرآنی ہو ۱۲ منہ رح

(۳۵) یَا جَلِیْلُ الْمُتَکَبِّرُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُهٗ یَا جَلِیْلُ

ترجمہ) اے بزرگ متکبر ہر شے سے پس عدل حکم اس کا ہے اور سچا ہے وعدہ اس کا اے بزرگ ۱۲۔

(۳۶) یَا مَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْهَامُ کُلَّ کُنْهِ ثَنَائِهٖ وَمَجْدِهٖ یَا مَحْمُوْدُ

ترجمہ) اے تعریف کئے گئے پس نہیں پہنچے وہم اسکی تمام حقیقت تعریف اور بزرگی کو اے تعریف کئے گئے۔

(۳۷) یَا کَرِیْمُ الْعَفُوُّ ذَا الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِیْ مَلَأَ کُلَّ شَیْءٍ عَدْلُهٗ یَا کَرِیْمُ۔

ترجمہ) اے بزرگ بخشش کے اے صاحب انصاف کر تو وہ ہے کہ بھر دیا ہر شے کو اپنے عدل سے اے بزرگ ۱۲ منہ۔

(۳۸) یَا عَظِیْمُ ذَا الثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْمَجْدِ وَالْکِبْرِیَاءِ فَلَا یَذِلُّ عِزُّهٗ یَا عَظِیْمُ۔

ترجمہ) اے عظمت والے صاحب تعریف بزرگ اور عزت اور بزرگی اور بڑائی پس نہیں ذلیل ہوتے عزیز اسکے اے بزرگ ۱۲۔

ف ۔ اگر یا جلیل بضم لام اور صدق بغیر الف لام اور وعدہ با ذال معجمہ پڑھے جو کچھ ساتوں زمینوں کے طبقے کے نیچے ہے سب صاحب دعوت پر مکشوف ہو۔ اگر یا جلیل بفتح لام اور الصدق با الف اور وعدہ با دال مہملہ اکتالیس بار پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے خلائق کی نظر سے غائب ہو اور اگر چاہے کہ اپنے کو ظاہر کرے تو پہلی ترکیب سے پڑھے خلق میں آشکارا ہوگا ۱۲ منہ رح۔

ف ۲ ۔ اگر یا محمود بضم دال اور فلا تبلغ بضم غین پڑھے تمام عالم مشرق سے مغرب تک اس کی ثناء و ستایش کریں اور اگر یا محمود بفتح دال اور تبلغ بفتح غین اور کل بضم لام پڑھے بحال احوال مصطفوی موصوف ہو اور تعرف نبوی صلعم اس کو حاصل ہو اور العلماء ورثۃ الانبیاء کے درجہ پر فائز ہو ۱۲ منہ رح۔

ف ۳ ۔ اگر یا کریم بضم میم اور یا عدل بضم لام اور ملأ با ہمزہ پڑھے مقام اولیاء اور انبیاء ظاہراً و باطناً اسکو نصیب ہو۔ اگر کریم بفتح میم پڑھے اپنی اور دوسروں کی کیفیت موت و حیات سے آگاہی پائے ۱۲ منہ رح۔

ف ۴ ۔ اگر یا عظیم بضم میم اور فاخر بفتح اور لا یذل بہ تنوین لام پڑھے تو لاً و فعلاً تمام خلق میں اسکو سرداری ملے اور رحم العالمین اور عماد الدین کے لقب سے ملقب ہو جو بات زبان سے کہے وہ خلائق کے لئے حجت متین ہو اگر یا عظیم بفتح میم اور ہمزہ ثناء کو الفاخر کے ساتھ وصل کرے اور فلا یذل بغیر تنوین کے پڑھے حق تعالیٰ یہ رتبہ نصیب کرے کہ اس مقام پر کوئی ایسا کافر ہو جو اسکی صورت دیکھنے سے مسلمان نہ ہو اگر مسلمانوں کے لشکر کے مقابلہ میں کفر زیادہ ہوں تو ان کی ہزیمت کے لئے دعوت دیوے وہ سب کافر بہت ذلیل اور خوار ہونگے اور ایسے ہی اس باغی کیلئے جس نے اپنے بادشاہ سے بغاوت کی ہو اسی طور پر اس اسم کی دعوت دے۔ خدا چاہے اثر ہو ۱۲ منہ رح۔

(۳۹) يَا قَرِيْبُ الْمُجِيْبُ الْمُدَانِيْ دُوْنَ كُلِّ شَيْءٍ قُرْبُهٗ يَا قَرِيْبُ۔

(ترجمہ) اے نزدیک ہونیوالے قبول کرنیوالے نزدیک ہونیوالے ہر شے سے نزدیکی اسکی اے نزدیک ہونیوالے ۱۲۔

(۴۰) يَا عَجِيْبُ الصَّنَائِعِ فَلَا تَنْطِقُ الْاَلْسُنُ بِكُلِّ اٰلَائِهٖ وَنَعْمَائِهٖ يَا عَجِيْبُ۔

(ترجمہ) اے عجیب پیدا کرنیوالے پس نہیں بیان کرسکتیں زبانیں اسکی تمام نعمتوں اور انعاموں اور تعریف کو اے عجیب ۱۲۔

(۴۱) يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَّمُجِيْبِيْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَّمُوْنِسِيْ عِنْدَ كُلِّ وَحْشَةٍ وَّمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَّيَا رَجَائِيْ حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ يَا غِيَاثِيْ۔

(ترجمہ) اے میرے فریاد کے پہنچنے والے ہر تکلیف کے وقت اور قبول کرنیوالے میری ہر دعا کے وقت اور میرے مونس ہر وحشت کے وقت اور میری پناہ ہر سختی کے وقت اور میری امید جب رہے وسیلہ میرا اے میری فریاد کے پہنچنے والے ۱۲۔

چوتھی فصل دعوت لفظی کے بیان میں

اگر عامل چاہے کہ تمام جن و انس اور ارواح اس کے تحت و تصرف میں آئیں اور فرمانبردار ہوں اور اس کے حکم سے سرکشی کریں تو اس کو چاہیئے کہ طریق آداب در سند دوگانہ (جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے) بشرائط تمام ادا کرے اسکے بعد تسخیرات کا عمل شروع کرے شرائط یہ ہیں بہ نیت نصاب مجموعۂ اسمائے عظام سبحانک

ف۱۔ اگر یا قریبُ بضم با پڑھے پیغمبروں کی جماعت میں پہنچے اور تمام مشکلیں حل ہوں۔ اگر یا قریبَ بفتح با پڑھے سات تن اوتاد قلندر صاحب عمل کے مصاحب ہوں اور حکمت و عمل سے اسکو آگاہ کریں ۱۲ منہ رح۔

ف۲۔ اگر صنائع بایا اور ثنائہ بغیر نعمائہ پڑھے تمام خلقت بغیر اس کے دیدار کے حیران و پریشان پھرے۔ جب تک اس کو دیکھ نہیں قرار نہ آئے اگر صنائع بایا اور ثنائہ و نعمائہ دونوں پڑھے آفتاب و مہتاب اور عطارد یہ تینوں صاحب دعوت کے فرمانبردار مطیع ہو جاویں ۱۲ منہ رح۔

ف۳۔ اگر یا غیاثی بفتح یا اور کلّ بفتح لام پڑھے حق تعالیٰ تمام رنج و غم سے اس کو فارغ کرے اور اس کا دل نعمہائے بیشمار سے شاداں رہے اگر یا غیاث بغیر یا پڑھے حق تعالیٰ اس کی تمام حاجتوں کو روا کرے اگر حینَ بفتح نون اور تنقطعُ بفتح عین اور حیلتی بفتح یا پڑھے حق تعالیٰ اس کو رزق حسنہ عطا فرمائے اور خزانۂ غیب و عالم لاریب سے نعمہائے ظاہری باطنی اور رزق کے دروازے اس پر کشادہ ہوں ۱۲ منہ رح۔

سے غیاثی تک اکتالیس ہزار بار اور اس کا نصف بہ نیت زکوٰۃ اور اس کا نصف بہ نیت عشر اور اس کا نصف بہ نیت قفل اور بہ نیت دودمد در برابر نصاب یا نصاب سے دوچند یا تمام شرائط سے دوچند پڑھے بذل اور ختم سات ہزار موافق دعوت حرفی۔ شرائط کے بعد تین خلوتیں ایک گوشہ میں اختیار کرے مگر وہ جگہ ایسی ہو کہ اس کے کان میں کوئی آواز کسی قسم کی نہ پہنچے۔ اگر ایسی جگہ شہر میں میسر نہ ہو تو پہاڑ یا جنگل میں تلاش کرے۔ مگر جس جگہ ایک خلوت کی ہو وہاں دوسری خلوت نہ کرے اگر میسر نہ ہو تو ہر بار اسی کا رنگ تبدیل کرتا رہے۔

پہلی خلوت کا طریق اس خلوت میں حجرہ کی تہ گیرو یا شنجرف سے سرخ کرے یا جو چیز سرخ موجود ہو اسی کی تہ دے پھر اس پر سرخ مصلّٰی بچھا کر بیٹھے۔ اور ہر روز تیس ہزار ساٹھ بار بہ نیت دعوت سات ہفتے تک پڑھے ہر ہفتے میں ایک ہی علامت ظاہر ہوگی آخر ہفتے میں جنوں اور ان کے توابع کا سایہ صاحب دعوت کو معلوم ہوگا اور اس کے روبرو حاضر ہونگے اور عذر کریں گے اور عہد واثق کریں گے۔ مگر صاحب دعوت کو چاہیئے کہ پڑھنے میں مشغول رہے اشارہ سے بات چیت کرے۔ آخرالامر جب وہ بہت عاجز ہوں ان سے مہرہ طلب کرے اور قرأۃ کو معین کرائے کہ کتنی دفعہ پڑھا جائے جو تم حاضر ہو اس بارے میں عہد واثق کرے جو ٹھہر جائے اس پر عمل کرے عامل کو چاہیئے کہ یہ راز کسی پر منکشف نہ ہونے دے اور نہ کسی سے خود بیان کرے ورنہ یہ تصرّف نہ رہے گا۔

دُوسری خلوت کا طریق اس خلوت میں حجرہ کی تہ پر زرد مٹی پھیرے اگر زردی نہ ہو سیاہی کی تہ دے اور اس تہ پر اسی رنگ کا مصلّٰی خواہ زرد ہو خواہ سیاہ بچھا کر بیٹھے اور سات ہفتے تک سات خلوتیں اختیار کرے اور قرأت موافق خلوت اوّل پڑھنا شروع کرے ہر ہفتے میں ایک نئی بات کا ظہور ہوگا۔ آخری ہفتے میں کوئی انسان فرزند آدم سے ایسا نہ ہوگا جو اس کا مطیع نہ ہوگا۔ جب اس مرتبے پر پہنچے تو عجب و پندار سے اپنے تئیں بچائے اور مغرور نہ ہو جائے تاکہ اس پھل کا مزہ پائے اور دنیاداروں کی صحبت سے بچتا رہے دگرنہ ضرر کا خوف ہے۔

تیسری خلوت کا طریق اس خلوت میں اپنے حجرہ کی زرد رنگ پر سبز رنگ کی تہ دے اور سبز ہی مصلا بچھا کر بیٹھے اور قرأت مذکور بموجب خلوت اوّل پڑھنا شروع کرے۔ پڑھتے وقت عامل پر عجیب وغریب معاملے ظاہر ہوں گے سالک کو چاہیئے کہ استقلال کے ساتھ اپنا ورد پڑھتا رہے اور اپنی خاطر میں اصلاً وہم کو دخل نہ دے جیسا اس خلوت میں عجائب وغرائب کا ظہور بکثرت ہے ویسا ہی استقلال سالک بھی زبردست ہونا چاہیئے اس خلوت میں سالک جس کام کی طرف خیال کرے گا وہی ہوگا۔ کوئی مشکل مشکل نہ رہے گی سب عقدے بامداد ارواح حل ہوں گے سات ہفتے تک خلوت میں رہے، ہر ہفتے میں نیا ظہور ہوگا۔ چنانچہ ایک ہفتے میں زمین سے آسمان تک ایک فرش پیدا ہوگا پھر ایک جماعت روحانی حاضر ہوگی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس فرش کی راہ سے آسمان پر لے جاوے گی اور پہلے آسمان کی سیر کرائیں گے۔ جتنی روحیں وہاں ہونگی وہ سب اس سے ملاقات کریں گی۔ اسی طرح سب آسمانوں کی سیر کرے گا وہ اس سے دریافت کریں گے کہ تیرا مقصد کیا ہے اگر سالک یہ کہیگا لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ تو اس کلمے کے سننے سے تمام ارواح خوش ہوں گی اور اس کی تحسین کریں گی اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ کریں گی۔ اور اس کو مقبول کرائیں گی بعد حصول تبویت اس کو لوح محفوظ کے قریب لے جائیں گی اور اس کی زیارت سے مشرف کرائیں گی عامل کو چاہیئے کہ اس راز سے مطلع نہ کرے ورنہ اس مرتبے سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اور یہ مرتبہ نہ رہے گا۔ بزرگوں نے کہا ہے لَا تُفْشُوْا اَسْرَارَ الرُّبُوْبِیَّۃِ۔

پانچویں فصل کلیات وجزئیات کی دعوت کے بیان میں

واضح ہو کہ یہ دعوت بہترین دعوت سے ہے اور بہت سے فائدوں پر مشتمل ہے اور استخراج شرائط اس دعوت کا کتابت وقراۃ حروف اسم پر ہے اگر بشرائط تمام اس دعوت کو پورا کرے ثمرات بے شمار اور تجلیات بے تکرار معائنہ کرے اور

تھوڑی مدت میں علم لدنی حاصل ہو اور جب کسی کو کسی عمل میں مشکل آپڑے فوراً اس کی زبان سے حل ہو سند **استخراج شرائط دعوت** اس طور پر ہے کہ جو حروف لکھنے اور پڑھنے میں آتے ہیں مکرر اور غیر مکرر اور مدغم سب کو شمار کرے لیکن لفظ شئے میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ ہمزہ بھی لے اور حرف ندا اگر کہیں آئے تو اس کو ترک کر دے اگر درمیان میں آئے تو اختیار ہے خواہ لے یا نہ لے غرضکہ تمام حروف اور حرکات اور تشدید اور جزم اور نقاط حروف اصلی اور وصلی جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے علم جعفر میں لکھا ہے جمع کرے اور طریق دوگانہ اور شرائط عمل جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے عمل میں لائے، اور **شرائط دعوت** اس طور پر ہیں کہ بتعداد حروف مکرر وغیرہ مکرر بہ نیت نصاب مقدار غیر مکرر بہ نیت زکوٰۃ تمام اسم کے حروف کی مقدار بہ نیت عشر اسم کے پہلے کلمے کے حروف کی مقدار بہ نیت قفل اکتالیس بار مجموعۂ اسمائے عظام بہ نیت بذل مقدار نقاط بہ نیت ختم پس بشمار ہر حرف و حرکت اور تشدید و سکون اور نقطے کے ہزار بار پڑھے۔ مگر قفل میں سو سو بار۔ اس کے بعد بہ نیت دعوت حرف اصلی و وصلی بحکم خذ حرفاً قل الفاً ہر حرف کے پیچھے ہزار بار پڑھے عنایت الٰہی سے سریع الاجابت ہو۔ پہلے اسم کی دعوت کا طریق مثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے تاکہ عامل بخوبی سمجھ لے) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ **نصاب** چالیس ہزار زکوٰۃ ستر ہزار عشر دو ہزار پانسو چھپن **قفل** چھ سو بار دو دمد و مجموعہ اسمائے عظام اکتالیس، بار بذل اکتالیس ہزار بار ختم انیس ہزار۔ اس اسم میں ایک سو بیس حروف اصلی و وصلی ہیں پس ہر حرف ہزار بار پڑھے اور بہ نیت دعوت اعداد بھی نکال کر اسی میں شامل کرے اور دعوت دے اور باقی اور اسماء کی دعوت کا طریق اسی پر قیاس کرے

چھٹی فصل سفیر الآدم کی دعوت کے بیان میں

یہ دعوت سب دعوتوں سے عجیب و غریب اور بے مثل اور بے نظیر ہے طالبان واثق کے دریافت کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے کہ عامل اس کار میں بیکار نہ ہو اور معلوم

کرے کہ ہر کار کی تدبیر نقطہ پرکار پر کس طرح نمودار ہے واضح ہو کہ چہل اسم نہ افلاک پر منقسم ہیں ہر فلک پانچ ناموں سے نامزد ہے مگر کرسی دو ناموں سے اور عرش تین ناموں سے اور ہر ہفت فلک کے لئے سات سات اقلیم مقرر ہیں اقلیم سے مراد مرتبہ یعنی ہر فلک کو سات سات مرتبے حاصل ہیں مگر کرسی کو دو اور عرش کو تین اور ہر ایک اقلیم کے لئے ایک رئیس مقرر ہے۔ پس عامل پانچ اسم کی دعوت دینے سے پانچ اقلیم کی ماہیت سے مطلع ہوتا ہے مگر دو اقلیم کی ماہیت سے واقف نہ ہوگا اگر واقف ہوگا تو بشریت سے باہر ہو جائیگا کیونکہ اور دعوتیں تسخیر اشیاء کیلئے ہیں اور یہ دعوت علم مکاشفات عالم علوی اور مافیہا کیلئے لہٰذا ہر فلک کی ماہیت ہر اسم کے تحت حاشیہ میں درج ہوگی۔

واضح ہو کہ جیسے اور دعوتوں کی شرائط اسم کی تقسیم پر ہیں ویسے ہی اسکی شرائط تقسیم میں عالم عرش سے مرکز خاک تک ہی داعی جب دعوت سفیر الآدم کی شروع کرے تو اس کو لازم ہے کہ پہلے شرائط ادا کرے اس کے بعد دعوت دے سند شرائط یہ ہے نصاب بارہ ہزار موافق دوازدہ بروج نہ کوۃ اٹھائیس ہزار موافق اٹھائیس منازل قمر عشر سات ہزار موافق ہفت کواکب قفل چار ہزار موافق عناصر اربعہ دور مدور تیرہ ہزار موافق افلاک تسعہ و طبائع اربعہ بذل تین ہزار موافق موالید ثلاثہ ختم ایک ہزار موافق مرکز یہ تو شرائط کا بیان تھا۔ اب طریق وضع دعوت معلوم کرنا چاہیئے اور وہ اس طور پر ہے کہ سوائے حروف معنوی اور حرف اشباع اور مدغم اور اسم جامد کے تمام حروف مکتوبی و ملفوظی مرتب اور غیر مرتب اسم کے جمع کرے۔ امرتب و سہ حرفی حروف ہیں جن کا ذکر ہر حرف سہ حرفی ہوا اور غیر مرتب وہ حرف ہیں جو دو حروف سے مرکب ہوں، پہلے اصلی حروف قائم کرے ان میں سے حروف مرتب وصلی استخراج کرے ،حروف وصلی سے مراد حروف مرتب کے اجزائے تحلیلی ہیں جو نو ہو جاتے ہیں اور انکو علیحدہ لکھا جائے اس کے بعد ان سہ حرفی حروف میں جن کا بعض جزو دو حرفی ہے اس طریق سے عمل کرے کہ اس کی جزو دو حرفی سے پہلے حرف کو جو ثلاثی ہوگا استخراج کرکے علیحدہ

لہ مترجم نے ہر اسم کی ماہیت کو نشان دے کر نیچے لکھا ہے جیسا کہ ناظرین ملاحظہ کریں گے ۱۲۔

لکھا جائے غرضکہ اسی طرح جس حد تک حروف مرتب نکل سکیں نکالے جب وہ حروف رہ جائیں کہ جن کے اجزاء کسی طرح سہ حرفی نہ ہو سکیں ان کو دو حرفی میں داخل کرے۔ دو حرفی حروف کو جو دو دو حرفوں سے مرکب ہیں دو چند کرے اور سہ حرفی حروف کو جو تین تین حرفوں سے مرکب ہیں تین میں ضرب دے کر نو کرے پھر تمام حروف کو ضبط کر کے بحساب ابجد تعداد نکالے اور تا اتمام دعوت ہر روز دعوت دے پھر موافق کواکب فلک ثوابت جو اہل ریاضت کے نزدیک ایک ہزار ایک سو بیس ہیں ہر کوکب کے مقابل ہزار عدد دے پس تمام عدد گیارہ لاکھ بیس ہزار ہوئے ان کو اعداد حروف اصلی و وصلی پر منقسم کر کے جو حاصل تقسیم ہو بعدت تعداد حرف اصلی وصلی ہر روز دعوت دے اور جو عدد کہ تقسیم سے رہ گیا ہو یعنی قابل قسمت نہ ہو اس کو اتمام دعوت کے دن بڑھالے یہ طریق ومنع دعوت تھا جو بیان کیا گیا اب مثال کے طور پر پہلے اسم کی دعوت کا بیان لکھا جاتا ہے۔

طریق دعوت اسم اوّل۔ سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَارَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ اس اسم میں بحکم قاعدہ نہ بطن چار سو چودہ حروف ہیں اور بحساب ابجد انکی رقم دس ہزار چھ سو ستاون ہے اور حروف اصلی و وصلی کی تعداد ایک سو بیس ہے پس

ف۔ اقلیم اوّل فلک اوّل اگر عامل فلک اوّل کی پہلی اقلیم کی ہیئت دریافت کرنا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس سند کیساتھ دعوت دے اوساپ زفیل لعبرۃ کلیا اَتَّخُوْنَ بِحَقِّ سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الخ اثنائے دعوت میں بےانتہا لشکر نمودار ہوگا۔ اور پھر گم ہو جائیگا۔ جب اس طرح چند دن گزریں گے تو ایک شخص تخت زمرد پر سوار چار خادموں کے ساتھ علماء کے لباس میں ظاہر ہوگا۔ اور السلام علیک کرے گا۔ عامل کو چاہیئے کہ سوائے جواب سلام کے اور کچھ نہ بولے اور اپنے کام میں مشغول رہے۔ ایک ساعت کے بعد وہ خود ہی کہے گا۔ کہ تیرا کیا مقصد ہے۔ داعی جواب دے کہ میں خاصاللہ تیری اقلیم کا عجیب وغریب تماشا دیکھنا چاہتا ہوں۔ وہ رئیس یہ سنتے ہی عامل کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر تخت پر بٹھالے گا۔ اسکے چاروں خادم تخت کے چاروں کونے پکڑ کر اڑیں گے۔ اور اپنی اقلیم میں لے جائیں گے اس اقلیم کی جو کچھ تاثیر اور ماہیت ہوگی۔ عامل پر خوب طرح ظاہر ہو جائے گی۔ اور واضح ہو کہ ہر اقلیم کا تخت جداگانہ ہوگا پس جس تخت کو دیکھے گا پہچان لے گا۔ کہ یہ تخت فلاں اقلیم کا ہے ۱۲ منہ رح۔

ایک دفعہ تو بمدّت تعداد حروف اصلی و وصلی ہر روز بموجب ارقام دس ہزار چھ سو ستاون بار پڑھے اور دوسری بار عدد کو اک گیارہ لاکھ بیس ہزار کو ایک سو بیس پر منقسم کرکے جس کی تعداد نو ہزار تین سو تینتیس ہوئی۔ ایک سو بیس روز تک پڑھے۔

اور چالیس عدد جو تقسیم سے باقی رہے اس کو آخر دن میں بڑھالے۔ خدا تعالیٰ کی عنایت سے دعوت مؤثر ہو باقی اسمار کی دعوت کا طریق اسی پر قیاس کرے۔

مترجم کہتا ہے کہ جیسا اس دعوت میں اشکال واقع ہوا ایسا کسی میں نہیں ہوا۔ شیخ علیہ الرحمۃ نے اس کے طریق ومنع دعوت کو ایسے مجمل الفاظ میں لکھا ہے کہ ترجمہ کرنا تو درکنار اس کا سمجھنا ہی بجائے خود دشواریوں سے خالی نہیں اگرچہ ذہنی امور کا اظہار کرنا اور قلم بند کرنا سوائے امداد غیبی کے سخت دشوار ہے مگر الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے میری مدد کی اور یہ عقیدہ حل ہوا۔ واضح ہو کہ طریق ومنع دعوت سے لیکر آخر مثال تک ترجمہ کرنے میں شیخ کی عبارت کی پابندی نہیں کی گئی بلکہ ان کے مفہوم کو جو مثل نقطہ موہوم کے معہود ذہنی تھا۔ معرض ظہور میں لایا گیا اور کوئی نکتہ اور دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا ہر ایک بیان کو مفصل طور پر لکھ دیا اور آسانی کے لئے نقشہ استخراج حروف بھی لکھ دیا گیا تاکہ سالک بخوبی سمجھ لے۔ اور مترجم کو دعائے خیر سے یاد کرے۔

حروف ثلاثی۔ (۲۷) س ا ن ك ل ا ال ا ال ا ا ف ا لـ ث ل ش و ا و ا ق و ا م

حروف ثنائی۔ (۱۷) ا ب ح ه ت ي ي ر ب ی ر ث ه ر ه ر ح ه

دفعہ اوّل۔ حروف مرتب مستخرجہ بحالت اصل (۱۰) ن ل ل ل ن ل و و و یہ حروف سہ حرفی مرتب ہیں جو نو ہو جاتے ہیں۔ اور بحالت وصل (۹۰) مثلاً نون ہے کہ تین حرفوں سے مرکب اس کا ہر حرف سہ حرفی ہے تو تین کو تین میں ضرب دیا تو نو ہوئے۔

دفعہ دوم۔ حروف مرتب مستخرجہ بحالت اصل (۱۷) س ل ال ل ل ل ل ل ا ش ل ل ال م اور بحالت وصل (۱۵۳)۔

دفعہ سوم۔ حروف مرتب مستخرجہ بحالت اصل (۶) س ل ل ش ل م۔

اور بحالت وصل (۵۴)

دفعہ چہارم۔ حروف غیر مرتب متخرجہ (۳) س ش م۔ اب ان کا کوئی جزو حرفی نہیں ہوتا لہٰذا ان کو حروف ثنائی میں شامل کیا گیا۔ جیسے ثنائی کے دو دو حرف لئے جائیں گے ویسے ہی ان کے دو دو حرف لیے جائینگے۔

میزان حروف غیر مرتب بحالت وصل ——— (۴۰)

میزان حروف مرتب بحالت وصل --------- (۲۹۷)

میزان حروف بحالت اصل --------- (۷۷)

میزان کل ⟵⟶ (۴۱۴)

(۲) یَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ الرَّفِیْعُ جَلَالُهٗ

(۳) یَا اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ كُلِّ فِعَالِهٖ

(۴) یَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَیْءٍ وَّرَاحِمَهٗ

ف ۱۔ اقلیم دوم فلک اوّل | اگر داعی دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا چاہے تو اس کو ضرور ہے کہ پہلے اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس سند کے ساتھ دعوت دے یا نکرھونہ۔ مُرْسِیُ۔ مُرْتَا۔ اَنُوْحِ بِحَقِّ یَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ الخ اثنائے دعوت میں رئیس تخت پر سوار مع اپنے چار خادمونکے حاضر ہو اور مطلب دریافت کرے داعی اسکی اقلیم کے سیر کی آرزو کرے۔ رئیس معاً عامل کو تخت پر بٹھا کر اپنی اقلیم میں لے جائے اور ہر ایک چیز کا معائنہ کرا کے متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف ۲۔ اقلیم سوم فلک اوّل | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا چاہے تو پہلے اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کی اس طور پر دعوت دے۔ مَادُوْتِ۔ اَفْشَائِیْلِ۔ قَبُوْرِ۔ بُوْرِقِ۔ اَذُنُوْثِ بِحَقِّ یَا اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے چار مؤکلوں کے تخت پر سوار حاضر ہوگا۔ اور عامل کو بطریق مذکور اپنی اقلیم میں لے جا کر تمام عجائبات دکھا کر متصرف کرادے گا۔ ۱۲ منہ رح۔

ف ۳۔ اقلیم چہارم فلک اوّل | اگر چوتھی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا چاہے تو پہلے مع اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے۔ نَوَاسِیْ۔ قَبْضُوْرِ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۵) یَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ۔
(۶) یَاقَیُّوْمُ فَلَایَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ عِلْمِہٖ وَلَایَؤُدُہٗ۔
(۷) یَاوَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاٰخِرُہٗ۔

(بقیہ حاشیہ) کَوْکِیْ۔ خَیْرٍ۔ شَوْمٍ بِحَقِّ یَارَحْمٰنَ کُلِّ شَیْءٍ الخ۔ اثنائے دعوت میں رئیس مذکور مع چار خادم بطریق مذکور حاضر ہوکر اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف۱. اقلیم پنجم فلک اوّل | اگر پانچویں اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا چاہے تو مع اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کی اس طرح دعوت دے۔ شَمْشَمْیَمُا۔ شَوْمٍ۔ اَیْنِنَاوٗ۔ اٰہٗ بِیَالٍ۔ اٰہٗ تِبْیَاتٍ بِحَقِّ یَاحَیُّ حِیْنَ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع خدام حاضر ہوکر اپنی اقلیم کے عجائبات دکھا کر داعی کو متصرف کرا دے۔ ۱۲ منہ رح۔ (۱) یَشْمَعُ۔ (۱) شَیُوْم (۲) تِبْیَاتٍ)۔

ف۲. اقلیم اوّل فلک دوم | اگر دوسرے فلک کی پہلی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس سند کیساتھ دعوت دے۔ اَیْنِفَرُہٗ۔ تَوَادٍ۔ عِنْدَ یَاکِبْ۔ اٰہٗ نِیَالٍ۔ بَوْشِیَالٍ بِحَقِّ یَاقَیُّوْمُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے عِنْدَ یَالٍ خدام کے سانپ پرسوار حاضر ہو اور بہت تیزی سے مطلب دریافت کرے عامل کو بلاخوف وخطر تیزی سے جواب دے کہ میں تیری اقلیم کے عجائبات دیکھنا چاہتا ہوں۔ پس رئیس نرم ہوگا اور اپنے ساتھ سانپ پرسوار کرکے لے جائیگا (داعی اس سانپ کو دیکھ کر کسی طرح کا خوف وخطر دل میں نہ لائے اور نہ ڈرے ورنہ جان کا خوف ہے اس سانپ کی مقدار ربع دنیا کے برابر ہوگی اور ہر اقلیم کے سانپ کی صورت جداگانہ ہوگی) اور سیر کراکے متصرف کرادے گا۔ مگر عامل کو لازم ہے کہ اپنا اسم پڑھتا رہے ۱۲ منہ رح۔

ف۳ اقلیم دوم فلک دوم | اگر دوسری اقلیم کی کیفیت دریافت کرنا اور اپنے تحت و تصرف میں لانا چاہے تو مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق پر دعوت دے بَرْمَشَالٍ بَکْوُنِیَالٍ۔ رَہْیَالٍ۔ اٰدْمِیَالٍ۔ کُرْسِیَالٍ بِحَقِّ یَاوَاحِدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع خدام بطریق مذکور حاضر ہوکر عامل کو اپنی اقلیم میں لیجائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ

(۸) یَادَائِمُ بِلَا فَنَاءٍ وَلَا زَوَالٍ لِمُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ۔

(۹) یَاصَمَدُ مِنْ غَیْرِ شِبْہٍ فَلَا شَیْءَ کَمِثْلِہٖ۔

(۱۰) یَا بَارُ فَلَا شَیْءَ کُفُوُءٌ یُدَانِیْہِ وَلَا اِمْکَانَ بِوَصْفِہٖ۔

(۱۱) یَاکَبِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا تَہْتَدِیْ الْعُقُوْلُ بِوَصْفِ عَظْمَتِہٖ۔

ف۱ اقلیم سوم فلک دوم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا اور اس کو اپنے تصرف میں لانا چاہے تو مع اس کے رئیس اور خدام کے اس طرح دعوت دے۔ یَشْتُوْیِل۔ اَشْتَھْمَخْرِیَایِل۔ اَمْبَایِل۔ اَتَرْخُوْ ابِحَقِّ یَادَائِمُ الخ اثنائے دعوت میں بطریق مذکور رئیس حاضر ہو کر مسبح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف۲ اقلیم چہارم فلک دوم | اگر داعی چوتھی اقلیم کی سیر کرنا چاہے تو مع اسکے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے۔ اَدْبِرْیَایِل۔ رَھُوْنِ۔ اَیْنُوْبِ۔ ہطائیل الْمِیْنِ بِحَقِّ یَاصَمَدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مذکور بارَوشِ مسطور حاضر ہو کر مسبح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف۳ اقلیم پنجم فلک دوم | اگر پانچویں اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو لازم ہے کہ پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے۔ اَکُبَایِل۔ ضَبَایِلِ۔ نَمُوْنِیْ اَدْبَرِثْ۔ اَتْنِقْ بِحَقِّ یَابَارُ الخ رئیس اثنائے دعوت میں بطریق مذکور حاضر ہو کر مسبح کو اپنی اقلیم میں لے جا کر سیر کرائے اور متصرف کرا دے۔ ۱۲ منہ رح۔

ف۴۔ اگر داعی تیسرے فلک کی اوّل اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو بطریق مذکور پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کی دعوت دے۔ سَیْخَایِلِ۔ اَکْیَایِلِ۔ مَرْثِیَایِلِ۔ اَہْدِبَایِلِ۔ اَبْرِیَایِلِ بِحَقِّ یَاکَبِیْرُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس شیر پر سوار مع اپنے چار موکلوں کے داعی کے روبرو حاضر ہو کر سلام علیک کرے اور شیر سے اتر کر مسبح کے روبرو بیٹھے اور بہت سہمناک الفاظ سے گفتگو کرے۔ عامل بالکل نہ ڈرے اور بلا خوف اسم پڑھتا رہے اب رئیس اس کو قوی اور نڈر دیکھے گا عرض کریگا کہ تیرا کیا مقصد ہے۔ عامل جواب دے کہ میں فلک سوم کی سیر کرنا چاہتا ہوں رئیس فوراً داعی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

(۱۲) يَا بَارِئَ النُّفُوْسِ[ف۱] بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَيْرِهٖ۔

(۱۳) يَا زَاكِيُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ[۲] اٰفَةٍ بِقُدْسِهٖ۔

(۱۴) يَا كَافِيَ الْمُوْسِعِ لِمَا خَلَقَ مِنْ عَطَايَا فَضْلِهٖ[ف۳]۔

(۱۵) يَا نَقِيُّ نَقِيًّا مِنْ كُلِّ جَوْرٍ لَمْ يَرْضَهُ وَلَمْ يُخَالِطْهُ[ف۴] فِعَالُهٗ۔

(بقیہ حاشیہ) شیر پر سوار کرا کے اپنی اقلیم میں لے جائے اور تماشا دکھا کر متصرف کرا دے اور یہ یاد رہے کہ ہر اقلیم کا شیر جداگانہ صورت پر ہوگا ۱۲ منہ ۱

ف۱۔ اقلیم دوم فلک سوم | اگر داعی دوسری اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو پہلے بطریق مذکور مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے فَرْكُوْشٍ۔ دَكَرْبِيْ تَمُوْهَنُوْشٍ۔ انہ موارشٍ۔ طَيْطَغُوْشٍ بِحَقِّ يَا بَارِئَ النُّفُوْسِ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مذکور بطریق مسطور حاضر ہو کر داعی کو اسی طریق پر لے جا کر بعد سیر عجائبات متصرف کرا دے ۱۲

ف۲۔ اقلیم سوم فلک سوم | اگر عامل چاہے کہ تیسری اقلیم کی سیر کرے تو اس کو لازم ہے۔ کہ اول اسکے رئیس کی مع چار مؤکلوں کے اس سند سے دعوت دے عَوْدِيَالٍ۔ فَنُوَالٍ۔ يَكْمُوْيَالٍ۔ هَمْصَيَالٍ[۲]۔ صَدْنِيَالٍ بِحَقِّ يَا زَاكِيُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مذکور بطریق معہود حاضر ہو کر داعی کو اسی طریق سے اپنی اقلیم میں لے جا کر وہاں کے عجائبات دکھائے اور متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف۳۔ اقلیم چہارم فلک سوم | اگر چوتھی اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کی اس طریق پر دعوت دے۔ يَا طَمْيَالٍ[۳]۔ طَرْخَيَالٍ۔ تَوْمِيَالٍ۔ اِرْمِيَالٍ۔ عَقْيَالٍ بِحَقِّ يَا كَافِيُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے حاضر ہو کر داعی کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور سیر کرا کے متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف۴۔ اقلیم اول فلک چہارم | اگر پانچویں اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو اول مع اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس سند سے دعوت دے۔ سَفْرِيَالٍ۔ فَخْيَالٍ۔ سَبَالٍ۔ قَسْصَالٍ۔ تَحْيَالٍ بِحَقِّ يَا نَقِيًّا الخ اثنائے دعوت میں رئیس حاضر ہو اور اپنی اقلیم کی سیر کرا کے متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح

[۱] متوابٍ۔ دَكَزْلٍ اَيْكَمْوَالٍ[۲] هَبَمْيَالٍ رح [۳] يَا تَيْمِيَالٍ۔

(۱۶) یَا حَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا ۝
(۱۷) یَا مَنَّانُ ذُوالْاِحْسَانِ قَدْ عَمَّ کُلَّ الْخَلَائِقِ مِنْہُ ۔
(۱۸) یَا دَیَّانَ الْعِبَادِ کُلٌّ یَقُوْمُ خَاضِعًا لِرَھْبَتِہٖ وَرَغْبَتِہٖ ۔

ف ۱ اقلیم اوّل فلک چہارم | اگر عامل چاہے کہ چوتھے فلک کی پہلی اقلیم کی سیر کرے تو ضرور ہے کہ پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کی اس سند کے ساتھ دعوت دے ظَھَرْیَالِ۔ نَوْھَرْیَالِ اَرْتِیَالِ ۔ اَرْقِیَالِ۔ شَمُوْرِیَالِ ۔ اَجُوْدِ۔ بحق یَا حَنَّانُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس طاؤس پر سوار مع اپنے چار مؤکلوں کے حاضر ہو کر مسیح کو دیکھ کر ہنسے اور کہے کہ تجھکو کیا ہوا ہے۔ اے شخص جو تو نے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا۔ مسیح کو چاہیئے کہ اپنے کام میں مشغول رہے اور اس کی طرف ذرا التفات نہ کرے تھوڑی دیر کے بعد وہ رئیس عاجزی سے پیش آئیگا اور کہے گا کہ اے فرزند آدم تیرا کیا مقصد ہے ضرور ہم سے بیان کر داعی فلک چہارم کے عجائبات دیکھنے کی درخواست کرے رئیس یہ سنتے ہی داعی سے کہے کہ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے اور مجھ سے عہد کر اور حق تعالیٰ سے میرے لئے آمرزش کی دعا کر داعی قبول کرے پھر رئیس داعی کو اپنے ہمراہ طاؤس پر سوار کرکے اپنی اقلیم میں لیجا کر بعد سیر عجائبات متصرف کرادے۔ واضح ہو کہ اس فلک کی ہر اقلیم کا طاؤس جداگانہ رنگ پر ہوگا ۱۲ منہ رح۔

ف ۲ اقلیم دوم فلک چہارم | اگر دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو حسب دستور مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کی اس طریق سے دعوت دے یَا جَشْمِیَالِ۔ اَبْدَاْلِ۔ رَمْنِیَالِ ۔ ھَجْیَالِ ۔ اَمِیْمِیَالِ بحق یَا مَنَّانُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس حاضر ہو اور مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جا کر عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف ۳ ۔ اقلیم سوم فلک چہارم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کی اس طریق سے دعوت دے ۔ یَادِیْدِیَالِ ۔ یَارْکَبْسِیَالِ اَبْکَالِ ۔ یَبْدَاْلِ ۔ دِیْبَائِیْلِ بحق یَا دَیَّانُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مذکور اسی طریق کے ساتھ حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح ۔

(۱۹) یَاخَالِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلٌّ اِلَیْہِ مَعَادُہٗ۔

(۲۰) یَارَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَمَکْرُوْبٍ غِیَاثُہٗ وَمَعَاذُہٗ۔

(۲۱) یَاتَامُّ فَلَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ کُلَّ جَلَالِہٖ وَمُلْکِہٖ وَعِزَّتِہٖ۔

(۲۲) یَامُبْدِعَ الْبَدَائِعِ فِیْ اِنْشَاءِ ھَاعَوْنًامِنْ خَلْقِہٖ۔

ف۔ اقلیم چہارم فلک چہارم | اگر چوتھی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہیے تو مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس طرح دعوت دے۔ یَاغَزْبَرَائِلُ ھَیْنَیَائِلُ تَصْصَیَائِلُ یَشْعُیَائِلُ۔ اَرْنِیَائِلُ بِحَقِّ یَاخَالِقُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بطریق مذکور حاضر ہو کر مسبح کو اسی طریق سے اپنی اقلیم میں لیجا کر عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف۲ اقلیم پنجم فلک چہارم | اگر پانچویں اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس طرح دعوت دے۔ اَرْخَوَائِلُ۔ مَرَادِرُ نَیْقِیْرُ دُوْنَا۔ کَفُوْشُ بِحَقِّ یَارَحِیْمُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بسند مذکور حاضر ہو کر مسبح کو اسی طرح اپنی اقلیم میں لیجا کر عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف۳۔ اقلیم اول فلک پنجم | اگر عامل فلک پنجم کی اقلیم اول کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس سند کے ساتھ دعوت دے اَمْیَائِلُ بَغْیَائِلُ۔ نَرْدُکُوْسُ بَعْدَائِلُ۔ دَخُوْلُ بِحَقِّ یَاتَامُّ الخ اثنائے دعوت میں رئیس طوطے پر سوار مع اپنے چار خدام کے حاضر ہو اور مسبح کو دیکھ کر سرنگوں ہو کر سواری سے اتر کر مسبح کے روبرو آبیٹھے تھوڑی دیر کے بعد کھڑا ہو کر مؤدبانہ گزارش کرے کہ اے عارف خدا تو کیا چاہتا ہے مسبح کہے کہ میں فلک پنجم کی سیر کرنی چاہتا ہوں وہ رئیس یہ بات سنتے ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے طوطے پر سوار کر کے اپنی اقلیم میں لے جاوے اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف۴ اقلیم دوم فلک پنجم | اگر دوسری اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو پہلے بطریق مذکور مع اس کے رئیس اور چھ موکلوں کے اس سند کیساتھ دعوت دے یَاعَفْرُوْسُ۔ نَیْمُوْسُ کَلِیَائِلُ کَنْیَائِلُ بَسْتَائِلُ۔ طَوْطَائِلُ۔ یَقْصَیَائِلُ بِحَقِّ یَامُبْدِعُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۲۳) یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِنْ حِفْظِہٖ۔
(۲۴) یَا حَلِیْمُ ذَا الْاَنَاتِ فَلَا یُعَادِلُہٗ شَیْءٌ مِنْ خَلْقِہٖ۔
(۲۵) یَا مُعِیْدُ مَا اَفْنَاہُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِہٖ مِنْ مَخَافَتِہٖ۔
(۲۶) یَا حَمِیْدَ الْفِعَالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِہٖ بِلُطْفِہٖ۔

(بقیہ حاشیہ) بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف۱. اقلیم سوم فلک پنجم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور موکلوں کے اس طریق سے دعوت دے۔ یَا مَا فِیَالٍ. فَنَسْقِیَالٍ۔ صَجُوْیَالٍ. کَلْکَلْیَالٍ مَخْنُوْیَالٍ۔ بِحَقِّ یَا عَلَّامُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بطریق مذکور حاضر ہو کر اپنی اقلیم میں لے جا کر عجائبات دکھا کر متعرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف۲. اقلیم چہارم فلک پنجم | اگر چوتھی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق کے ساتھ دعوت دے عَنْقِیَالٍ کَلْیَالٍ. مَقْبُوْلٍ۔ اتفیالٍ. فرْدِسِیَالٍ بِحَقِّ یَا عَلِیْمُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لیجائے اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متعرف کرادے ۱۲ منہ رح

ف۳. اقلیم پنجم فلک پنجم | اگر پانچویں اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس طریق سے دعوت دے فُرْدُشِیَالٍ. کُرْدُشِیَالٍ سَرْدِیَالٍ تَوْسَا قوسیالٍ بِحَقِّ یَا مُعِیْدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لیجائے اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متعرف کرادے

ف۴. اقلیم اوّل فلک ششم | اگر داعی فلک ششم کی پہلی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس طریق سے دعوت دے بَقْرَیَالٍ. ملغوثٍ. سَکْسَافٍ۔ آخْزِیَالٍ بِحَقِّ یَا حَمِیْدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس تخت زجاج پر سوار ہمراہی خدام حاضر ہو کر مسیح کو سلام کرے اور دریافت کرے کہ اے فرزند آدم کیا مقصود رکھتا ہے۔ مسیح بیان کرے کہ میں تیری اقلیم کے عجائبات کی سیر دیکھنا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۲۷) یَا عَزِیْزُ الْمَنِیْعُ الْغَالِبُ عَلٰی جَمِیْعِ اَمْرِہٖ فَلَا شَیْئَ یُعَادِلُہٗ۔
(۲۸) یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ۔
(۲۹) یَا قَرِیْبُ الْمُتَعَالِیْ فَوْقَ کُلِّ شَیْئٍ عُلُوُّ اِرْتِفَاعِہٖ۔
(۳۰) یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ۔

(بقیہ حاشیہ) چاہتا ہوں۔ رئیس مقصود مسیح دریافت کرکے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر تخت پر بٹھلائے اور اپنی اقلیم میں لے جاوے اور وہاں کے عجائبات دکھاکر متصرف کرادے اور واضح ہو کہ ہر اقلیم کے تخت کا رنگ جداگانہ ہوگا۔ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

ف۱ اقلیم دوم فلک ششم | اگر دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے یَنْهُوْنَ۔ تَتُوْنَ۔ رَاقِیَالِ سَهْیَالِ۔ سَکْیَالِ بِحَقِّ یَا عَزِیْزُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بسند مذکور حاضر ہوکر مسیح کو اسی طریق سے اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھاکر متصرف کرادے ۱۲۔

ف۲ اقلیم سوم فلک ششم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے اَبْقِیَالِ۔ فَخْرِیَالِ رَہْیَالِ نُوْرِ قَیَالِ۔ تَیْطُوْہِ بِحَقِّ یَا قَاهِرُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بطریق مذکور حاضر ہوکر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھاکر متصرف کرادے ۱۲ رح۔

ف۳ اقلیم چہارم فلک ششم | اگر چوتھی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو مع اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے یَارِیَالِ۔ اَحَدِیَالِ بَحْرِیَالِ۔ فَسْقُوْدِنِ۔ اَبْرِیَالِ بِحَقِّ یَا قَرِیْبُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہوکر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھاکر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح

ف۴ اقلیم پنجم فلک ششم | اگر پانچویں اقلیم کی کیفیت دریافت کرنی چاہے تو مع اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے۔ اَنْزِیَالِ۔ سَبْیَالِ۔ اِعْمِیَالِ عُرْقُسِ صُوْدِ سِہِ بِحَقِّ یَا مُذِلَّ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہوکر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے۔ اور عجائبات دکھاکر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

(۳۱) یَا نُوْرَ کُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدَاهُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِهٖ۔

(۳۲) یَا عَالِیَ الشَّامِخُ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ عُلُوُّ اِرْتِفَاعِهٖ۔

(۳۳) یَا قُدُّوْسُ الطَّاهِرُ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَیْءَ یُعَادُهٗ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِهٖ۔

فٹ اقلیم اوّل فلک ہفتم | اگر فلک ہفتم کی پہلی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو چاہیئے کہ پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس طریق سے دعوت دے اَبْرَقِیِ بَرْقِیَایِلِ۔ بَرْنِیَایِلِ۔ اَرنیایِلِ۔ عَوْدَیَایِلِ بِحَقِّ یَا نُوْرُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس تخت یاقوت پر سوار مع اپنے تین سو خدام اور بے شمار لشکر کے حاضر ہو (اس تخت کا رنگ ساری دُنیا سے نرالا ہوگا) اور مسبح کے خلوت خانہ میں آکر اَللّٰهُ اَللّٰهُ کی ضربیں لگائے اور اس سے ایسا شور ہو کر نمونۂ قیامت بن جائے۔ مسبح کو چاہیئے کہ کسی طرح کا خوف وخطر اپنے دل میں نہ لائے اور اپنے کام میں مشغول رہے وہ دن تو اسی طرح گزریگا۔ دوسرے دن وہ رئیس پھر حاضر ہوگا اور ادب سے کہے گا کہ اے عارف خدا تیرا کیا مقصد ہے مسبح بیان کرے کہ میں فلک ہفتم کے عجائب اور غرائب اشیاء دیکھنا چاہتا ہوں رئیس یہ سنتے ہی داعی کا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھا کر اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲

فٹ۔ اقلیم دوم فلک ہفتم | اگر دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے۔ بَرْخِیَایِلِ۔ دَعْیَایِلِ۔ دَتْدَسْیَایِلِ وَمَرْخِیَایِلِ فَرْدَایِلِ بِحَقِّ یَا عَالِیَ الشَّامِخُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسبح کو اپنی اقلیم میں لیجائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ

فٹ۔ اقلیم سوم فلک ہفتم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند سے دعوت دے مَرْشِیَایِلِ مَرْکِیَایِلِ۔ شَهْیَایِلِ۔ هُوْنِ۔ هُوْدِ بِحَقِّ یَا قُدُّوْسُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے چار خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسبح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ز عودیال نا قرسیایِل ز ۲ مَرطیایِل۔

(۳۴) یَا مُبْدِئَ الْبَرَایَا وَمُعِیْدَهَا بَعْدَ فَنَائِهَا۔
(۳۵) یَا جَلِیْلُ الْمُتَکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُهٗ۔
(۳۶) یَا مَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْهَامُ کُلَّ ثَنَائِهٖ وَمَجْدِهٖ۔

ف ۱۔ اقلیم چہارم فلک ہفتم اگر چوتھی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے خَرُوْدِیَائِیْلُ۔ طَلْکَشِیَائِیْلُ بُوْسُوْنِیَائِیْلُ فَطِیْخَائِیْلُ۔ جَلْبَائِیْلُ۔ بِحَقِّ یَا مُبْدِئُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہوکر مسیح کو اپنی اقلیم میں لیجائے اور عجائبات دکھاکر متعرف کرادے ۱۲ منہ رح۔
ف ۲۔ اقلیم پنجم فلک ہفتم اگر پانچویں اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کیساتھ دعوت دے صَلْیَائِیْلُ۔ دِفْقِیَائِیْلُ۔ شَمْکِیَائِیْلُ قَدْحِیَائِیْلُ۔ فَقْرَائِیْلُ۔ بِحَقِّ یَا جَلِیْلُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خادموں کے بطریق مذکور حاضر ہوکر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھاکر متعرف کرادے ۱۲۔
ف ۳۔ اقلیم اول عرش معلےٰ اگر عرش معلیٰ کی حقیقت دریافت کرنی چاہیے تو لازم ہے کہ پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند سے دعوت دے دِیْنُوَائِیْلُ زَا بَرْهُوْتُ۔ اَرْشِیَائِیْلُ۔ صَمْیَائِیْلُ۔ عَفْرِیَائِیْلُ بِحَقِّ یَا مَحْمُوْدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس طرح طرح کے لشکروں کے ساتھ حاضر ہوا اور سلام کرے مسیح سوائے جواب سلام کے اور کچھ نہ کہے ایک ساعت کے بعد رئیس مذکور مسیح سے کہے کہ اے موحد خدا تیرا کیا مقصد ہے تونے اس قدر جفاکشی اختیار کی۔ مسیح عرش کے عجائبات دیکھنے کی آرزو کرے رئیس کہے کہ حالاں عرش تین ہیں جب تک وہ تینوں حاضر نہ ہونگے عرش کی پوری کیفیت و ماہیت معلوم نہ ہوگی منجملہ ان تین کے ایک میں ہوں جو میرے متعلق ہے میں دکھا سکتا ہوں۔ مسیح کہے کہ بہتر ہے جو آپ کے متعلق ہے آپ دکھایئے رئیس مذکور مسیح کا ہاتھ پکڑ کر غائب ہوا اور ایک دوسرے کا وجود دونوں میں سے کسی کو نہ دکھائی دے مگر جب عرش کے پاس پہنچیں تو مسیح کے آگے سلام کرکے کھڑا ہوا اور بیان کرے کہ جو کچھ میرے متعلق تھا میں نے دکھا دیا اب یہاں سے دوسرے کے متعلق ہے۔ ۱۲ منہ رح

(۳۷) یَا کَرِیْمَ الْعَفْوِ ذَا الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِیْ مَلَأَ کُلَّ شَیْءٍ عَدْلُہٗ۔
(۳۸) یَا عَظِیْمُ ذَا الثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْمَجْدِ وَالْکِبْرِیَاءِ فَلَا یَذِلُّ عِزُّہٗ۔
(۳۹) یَا قَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الْمُدَانِیْ دُوْنَ کُلِّ شَیْءٍ قُرْبُہٗ۔

ف ۱۔ اقلیم دوم عرش معلےٰ | اگر داعی عرش کی دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو بطریق مذکور مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کیساتھ دعوت دے۔ اٰہ کَیَاپِ وَہ کَیَاپِ۔ سَلْمِیَاپِ۔ اٰہ خِیَاپِ اَبْعَثْ بِحَقِّ یَا کَرِیْمُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس یا اس قسم کے محافظ زرد کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی اقلیم میں لے جائیں اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متعرف کرادیں ۱۲ منہ رح

ف ۲ اقلیم سوم عرش معلےٰ | اگر عرش کی تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس سند کے ساتھ دعوت دے اَکْدَوَاہِ کَمَارِبِ۔ اٰنْجَمِ۔ بَرْحَاپِ۔ قِیَاپِ بِحَقِّ یَا عَظِیْمُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس یا اس قسم کے محافظ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوں اور مسبح کا ہاتھ پکڑ کر اپنی اقلیم میں لے جائیں اور عجائبات دکھا کر متعرف کرادیں ۱۲ منہ رح۔

ف ۳۔ اقلیم اوّل کرسی | اگر داعی کرسی کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اسکے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے۔ اٰھْدُ ذُبِ۔ سَقْرُدِجِ فَلُوْہِ۔ یَا حَسُوْبِ سِقْیَاپِ بِحَقِّ یَا قَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس سفید لباس کے ساتھ ظاہر ہو اور مسبح سے کہے کہ اے سالک خدا تو کیا چاہتا ہے سالک بیان کرے کہ میں کرسی کی ماہیت دریافت کرنی چاہتا ہوں اس کے جواب میں وہ رئیس کہے کہ اس کے دو محافظ ہیں ایک بلباس سفید جو میں ہوں اور دوسرا بلباس سرخ مجھ کو اپنی اقلیم کی سیر کرانے کا حکم ہوا ہے۔ مسبح کہے بہتر ہے آپ اپنی اقلیم کی سیر کرائیں وہ رئیس معاً مسبح کا ہاتھ پکڑ کر غائب ہو اور اپنی اقلیم میں لے جائے اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متعرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ن۱ اَکْدَوَابِ ن۲ کَمَارِبِ ن۳ شَیْقِغْیَاپِ۔

(۴۰) یَا عَجِیْبَ الصَّنَائِعِ فَلَا تَنْطِقُ الْاَلْسُنُ بِکُلِّ الْاٰلَاۗئِہٖ وَ ثَنَآئِہٖ۔

(۴۱) یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَ مُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَ مَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّ رَجَائِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ۔

ف ۱: اقلیم دوم کرسی اگر داعی کرسی کی دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہیے تو مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند سے دعوت دے یَا تَیْثَیَالُ۔ اَھُوْطِیَائِیْلُ دُوْقَیَالُ۔ اَمَاشِیَائِیْلُ۔ ھَشْیَالُ بِحَقِّ یَا عَجِیْبَ الصَّنَائِعِ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بلباس سرخ حاضر ہوکر مسبح کا ہاتھ پکڑ کر اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھلائے مسبح وہاں کے فرشتوں کو یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ۔ کی دعوت میں مشغول دیکھے ۱۲ منہ رح۔

ف ۲. جب مسبح اپنی جگہ پر آئے تو اس کو ضرور ہے کہ سند شرائط کے ساتھ چھ مہینے تک اس اسم کی دعوت دے تاکہ ان دعوتوں کا اثر قائم رہے ورنہ جاتا رہے گا اور یہ بھی واضح رہے کہ ان اقلیموں کے بہت سے اسرار نہیں لکھے گئے ہیں۔ سالک حصول مرتبہ سے معلوم کرلے گا۔ ۱۲ منہ رح۔

ساتویں فصل صراط المستقیم کی دعوت کے بیان میں

واضح ہو کہ تمام دعوتیں تو عجائبات گوناگوں دکھلاتی ہیں اور یہ دعوت سالک پر وحدت وجود اور موجود کو بتمامہ منکشف کرتی ہے اور ہر اسم کی اثنائے دعوت میں ہژدہ ہزار عالم کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور اسمائے جلالی کی تاثیر سے عالم جلالی اور اسمائے جمالی کی تاثیر سے عالم جمال اور اسمائے مشترک کی تاثیر سے عالم مشترک کا ظہور ہوتا ہے اور وہ وحدانیت کا علم بیان کرتے ہیں اور محو ہوجاتے ہیں پھر ایک لمحے کے بعد مربی کوئی جن کو اسمائے الٰہی سے تعبیر کرتے ہیں سالک کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں سالک ان صورتوں کے دیکھنے سے اپنے آپ کو ایسا بھول جاتا ہے کہ تعجب کرتا ہے کہ میں کون ہوں اور کیا ہوں اور کیا ہوگا۔ جب ہوش میں آتا ہے تو اپنے آپ کو تخلقوا باخلاق کا مصداق پاتا ہے۔

پھر اپنے آپ کو اسمائے الٰہی کونی[1] سے آراستہ و پیراستہ دیکھتا ہے اور یہ وہ حال ہے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا جو کچھ قابل اظہار تھا بیان کیا گیا۔

اب یہ جاننا چاہیئے کہ ہر حرف کئی نقطہ کا ہوتا ہے اس واسطے اسی کے جاننے پر دعوت موقوف ہے۔

ط ظ	ص ض	س ش	ر ز	د ذ	ج ح خ	ب ت ث	الف[2]
۱۱	۸ ۰	۶	۴ نقطہ	۶ نقطہ	۵ نقطہ	۹ نقطہ	۷ نقطہ

ی	ہ	و	ن	م	ل	ک	ف ق	ع غ
۹	۵	۱۲	۹	۴	۱۰	۱۵	۴	۵

جب یہ بات معلوم ہو چکی کہ ہر حرف اس قدر نقاط رکھتا ہے تو اب دوسری بات معلوم کرنی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ ہر اسم کے حروف شمار کرے اور ان میں سے حرف مکرر کو طرح کر کے باقی کے نقاط معلوم کر کے شمار کرے اور ہر حرف پر ایک ایک نقطہ موہوم شمار میں زیادہ کرے کیونکہ نقطہ موہوم جوہر فرد کا حکم رکھتا ہے۔ اور حرف مرکب مثل بدن کے ہے اور رقم حرف (یعنی ہیئت حرف) مثل روح کے ہے جیسا کہ بغیر جوہر فرد کے حرف مرکب نہیں ہوتا ویسا ہی جسم بے روح اور روح بے جسم بیکار ہے۔ ہاں روح اور جسم دونوں کے ملنے سے بندکونی و آلہی محکم ہو جاتے ہیں۔ اب طریق شرائط معلوم کرنا چاہیئے واضح ہو کہ ہر دعوت میں نو نو شرائط ہیں۔ مگر اس دعوت میں نصاب تکرار۔ توھم[3] تین ہی ہیں۔ چاہیئے کہ اس ترتیب سے شروع کرے کہ اول آیہ کلام ربانی اور اس کے بعد پانچوں اسم۔ اور آخر میں یاغیاثی ملاکر اس طور پر پڑھے۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ سُبْحَانَكَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ سُبْحَانَكَ يَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ الرَّفِيْعِ جَلَالُهٗ يَا اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِيْ كُلِّ فِعَالِهٖ يَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَيْءٍ وَّرَاحِمَهٗ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

---

[1] یعنی تمام مراتب الٰہی میں اپنے کو پاتا ہے۔ اور غیر کو اصلاً درمیان میں نہیں دیکھتا ہے۔ ۱۲ کشف الاسرار۔

[2] واضح ہو کہ یہ قسم خط کوفیہ پر مبنی ہے۔ کیونکہ خط تمام خطوں کی اصل ہے ۱۲۔ کشف الاسرار۔

حَيّ فِي دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ يَا حَيُّ يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَمُجِيْبِي عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَمَعَاذِي عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَرَجَائِي حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِي يَا غِيَاثِي تین سو اکسٹھ بار پڑھے پانچ اسم کی نصاب مرتب ہوگی بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک اسم کی نصاب ہوئی لیکن صحیح یہی ہے کہ چہل اسماء کو بہ ترتیب مذکور پڑھے گا نصاب مرتب ہوجائے گی۔

سند استخراج دعوت سند دعوۃ ہر نقطے پر ہزار اور حرف اصل پر دس ہزار اور وصل پر ہزار اور موافق رقم حروف اصل وصل ان چاروں کو جمع کرے اور چالیس روز پر تقسیم کرکے خلوت میں پڑھے تمام اسرار وحدانیت اللہ تعالیٰ کی عنایت سے صاحب دعوت پر مکشوف ہوں گے۔

دعوۃ اسم اول سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثَهُ وَرَازِقَهُ وَرَاحِمَهُ اس اسم میں سترہ حروف غیر مکرر ہیں۔ بحساب نقاط خطوط ایک سو بیالیس ایک لاکھ بیالیس ہزار اور بحساب سترہ حروف اصل ایک لاکھ سترہ ہزار اور بحساب چھبیس[1] حروف وصل چھبیس ہزار اور بحساب ارقام حروف اصل و وصل دو ہزار تین سو پینسٹھ جملہ اعداد مذکور کو تین لاکھ بیالیس ہزار تین سو پینسٹھ ہوئے ان سب کو چالیس دن پر تقسیم کیا تو ہر روز کا ورد آٹھ ہزار پانسو انچاس ہوا۔ پانچ عدد جو تقسیم سے باقی رہے ان کو آخر روز میں بڑھانا چاہیئے تاکہ تعداد پوری ہوجائے باقی اسماء کا طریق اسی پر قیاس کر لیوے۔

آٹھویں فصل دعوت حقی کے بیان میں

جو عوام کہ دریائے توحید کی پیراکی چاہے اور معدن معانی اور کنوز سبحانی اور بحر قدم سے گوہر نفیس بے قیمت اور لآلی بے نقص سے اپنا دامن پر کرکے باہر آنا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ خزانۂ دعوت حقی جو عین واصل الی الحق ہے حاصل کرے خالصاً

---

[1] واضح ہو کہ جو حروف غیر مکرر استخراج کئے ہیں ان کے حروف وصلی چھبیس ۲۶ سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے چھبیس کس قاعدہ سے نکالے ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

مخلصاً للّٰہ تعالیٰ سبحانہ پڑھے تاکہ موصوف بجمیع صفات حق ہو اور عالم علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین اور حقیقت الیقین کا اس پر مکشوف ہو۔ سالک کو چاہیئے کہ سوائے توجہ حق کے دوسری طرف خیال نہ دوڑائے ورنہ اسم کی رجعت اس پر مراجعت کریگی۔ واضح ہو کہ جیسے قرآن شریف کے بطن ہیں ویسے ہی اس دعوت کے بھی بطن ہیں۔ جس کو سعادت اصلی نصیب ہے اسی کو یہ دعوت نصیب ہوتی ہے اور کمال حق جیساکہ حق ہے ظاہر ہوتا ہے للدعوۃ[۱] ظہر و بطن و لکل حرف یکون ثمانیہ و عشرون و لکل بطن مشاھدۃ الحق یرفع حجابہ من مرتبۃ الی مرتبہ من الخلق الی الحق فلیس الخلق الا سوا الحق۔

اور دعوات تو طرح طرح کے مشاہدات اور تصرف تکوین اور کشف ملکوت کیلئے ہیں اور یہ دعوت خاص حق کے پہچاننے کے لئے ہے جیساکہ حق[۲] ہے ظاہر ہو اور اس دعوت میں دو عورتیں اور ہیں ایک وفق اعداد دوسری حرکت الفاظ ہر ایک کا بیان بالتفصیل کیا جاویگا۔

طریق شرائط ہر سہ دعوت عروج ماہ روز پنجشنبہ۔ بترتیب مذکورہ سابق غسل دو دوگانہ ادا کرے اس کے بعد ایک[۳] جگہ پر بہ نیت نصاب چار ہزار سو چالیس بار اور بہ نیت زکوٰۃ روز جمعہ بہ ترتیب مذکورہ شروع کرے۔ اور سات دن ہزار بار ایک[۴] مکان میں پڑھے اور دوسرے جمعہ کو بہ نیت عشر ایک مکان میں اور بہ نیت قفل بروز شنبہ ایک مکان میں اوّل درود شریف اور فاتحہ اور آخر میں اخلاص اور درمیان میں اسم اعظم ننانوے بار پڑھے اور بہ نیت دور مدور تمام شرائط مذکور کے اعداد کو دوچند کرکے پڑھے اور بہ نیت بذل سات ہزار بار اور بہ نیت ختم ایک ہزار دو سو بار پڑھے۔

---

[۱] یہ دعوت کو دعوت حقیقت ظاہری و باطنی سے ہے ہر حرف حروف تہجی کے لئے اٹھائیس بطن میں مشاہدہ حق ہے کہ اٹھاتا ہے پردے کو مرتبے سے دوسرے مرتبے کی طرف اور نیز خلقت سے طرف حق کی پس نہیں ہے خلق مگر وہی حق ہے ۱۲ [۲] یعنی کمال ذاتی اور کمال اسماء علی وجہ التحقیق معلوم کرے ۱۲ [۳] یعنے ایک جلسہ میں پڑھے ۱۲ [۴] یعنی ہر روز وظیفہ کو ایک ہی جگہ پڑھے۔ ۱۲۔

سند دعوۃ جتی۔ اسم میں جتنے حروف ہوں ان سب کے اٹھائیس بطون معین کرے پھر ان کے عدد نکال کر نتا نوے روز تک مؤکل سماعی کیساتھ ملا کر پڑھے۔

فائدہ لمترجم عفی عنہ واضح ہو کہ علم کے معنے لغت میں جاننے کے ہیں (اور اصلاحی معنے حضور عند المدرک یعنی ایک شئے کا ذہن میں آجانا) اور یہ تین قسم پر منقسم ہے۔ اول علم الیقین کہ وجود شئے بطریق تواتر معلوم ہو۔ دوم عین الیقین کہ باوجود معلوم متواتر ہونے کے بچشم خود دیکھے اور معلوم کرے۔ سوم حق الیقین کہ باوجود معلوم ہونے طریق سابق کے وہ تمام آثار اپنے اوپر نمایاں ہوں مثال جیسے آگ کا سوزان ہونا مثلاً کوئی شخص کہے کہ آگ کا کام جلا دینا ہے تو یقین کیا جائے گا۔ کہ بے شک آگ جلانیوالی ہے اس کا نام علم الیقین ہے۔ اگر کوئی چیز آگ میں جلتی ہوئی دیکھی جائیگی تو اس کو عین الیقین کہیں گے کیونکہ فقط اس شخص کے قول ہی پر عمل نہیں ہوا بلکہ اپنی آنکھ سے بھی دیکھا یہ درجہ اول سے بڑھ کر ہے اور اگر خود آگ میں گرے اور اس کے آثار بھی اپنے اوپر دیکھے تو اس کو حق الیقین کہیں گے۔ یہ درجہ سب درجوں سے افضل ہے اور اس میں کسی طرح کے شک وشبہ کو اصلاً دخل نہیں اور دوسری مثال یہ بھی ہے کہ جب کسی شئے کو آگ میں ڈالا جائے اور آگ کے آثار اس پر مترتب ہوں اور وہ شے مثل آگ کے سرخ اور شعلہ خیز ہو تو حق الیقین ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ معائنہ مع ظہور آثار ہے اور اصلاح متصوفین میں حق الیقین حقیقت حق کا مقام عین میں بصفت احدیث مشاہدہ کرنے کو کہتے ہیں اور اس جگہ یہ مراد ہے کہ اپنے محب کو بصورت محبوب یا محبوب کو بصورت حق دیکھے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ اسی کا سر ہے ایک درجہ علم کا اور بھی ہے جس کو حقیقۃ الیقین کہتے ہیں وہ اس وقت متحقق ہوتا ہے جب سالک حقیقت حق کا مقام عین میں بصفات احدیث مشاہدہ کرتے کرتے خودی سے نکل جائے۔ اور حقیقت حق بلا حجاب ظاہر ہونے لگے۔ ۱۲

طریق کشیدن بست دہشت بطن حروف تہجی مع الارقام

حروف	کل مجموعہ
الف لام فی الف میم بے لام فی بی میم بی ١١١ ٧١ ٩٠ ١١١ ٩٠ ٢٠ ٧١ ٩٠ ٢٠ ٩٠ ٢٠	٧٨٤
بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ١٢ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠	٢٧٢
تی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ٤١٢ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠	٦٧٠
ثی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ٥١٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠	٧٧٠
جیم بی میم بی میم بی بی بی میم بی بی ٥٣ ٢٠ ٩٠ ٢٠ ٩٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٩٠ ٢٠ ٢٠	٤٤٣
حی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ١٨ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠	٢٧٨
خی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ٦١٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠	٨٧٠
دال الف لام لام فی الف میم الف میم بی ٣٥ ١١١ ٧١ ٧١ ٩٠ ١١١ ٩٠ ١١١ ٩٠ ٢٠	٨٠٠
ذال الف لام لام فی الف میم الف میم بی ٧٣١ ١١١ ٧١ ٧١ ٩٠ ١١١ ٩٠ ١١١ ٩٠ ٢٠	١٤٩٦
ری بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ٢١٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠	٤٧٠
زی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ١٧ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠	٢٧٧
سین بی نون بی واؤ نون بی الف واؤ واؤ ن ن ١٢٠ ٢٠ ١٠٦ ٢٠ ١٣ ١٠٦ ٢٠ ١١١ ١٣ ١٣ ٥٠ ٥٠	٥٩٢
شین بی نون بی واؤ نون بی الف واؤ واؤ ن ٣٦٠ ٢٠ ١٠٦ ٢٠ ١٣ ١٠٦ ٢٠ ١١١ ١٣ ١٣ ٥٠	٨٣٢
صاد الف دال لام فی الف لام الف میم بی ٩٥ ١١١ ٣٥ ٧١ ٩٠ ١١١ ٧١ ١١١ ٩٠ ٢٠	٨٠٥
ضاد الف دال لام فی الف لام الف میم بی ٨٠٥ ١١١ ٣٥ ٧١ ٩٠ ١١١ ٧١ ١١١ ٩٠ ٢٠	١٥١٥
طی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ١٩ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠	٢٧٩
ظی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ٩١٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠	٧٠
عین بی نون بی واؤ نون بی الف واؤ نون و ١٣٠ ٢٠ ١٠٦ ٢٠ ١٣ ١٠٦ ٢٠ ١١١ ١٣ ١٠٦ ٦	٥٥١
غین بی نون بی واؤ نون بی الف واو نون و ١٠٦٠ ٢٠ ١٠٦ ٢٠ ١٣ ١٠٦ ٢٠ ١١١ ١٣ ١٠٦ ٦	٥٨١
فی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ٩٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠ ٢٠	٣٥٠
قاف الف فی لام فی بی الف میم بی بی لام ١٨١ ١١١ ٩٠ ٧١ ٩٠ ٢٠ ١١١ ٩٠ ٢٠ ٢٠ ٧١	٨٧٥

کاف	الف فی لام فی یی الف میم یی یی لام	۷۹۵
لام	الف میم لام فی یی میم الف میم یی یی	۷۸۴
میم	یی میم یی یی میم یی یی یی میم یی یی	۵۲۰
نون	واو نون الف واو واو نون لام فی الف	۶۶۰
واو	الف واو لام فی الف واو الف میم یی	۴۲۳
ہی	یی یی یی یی یی یی یی یی یی یی یی	۲۷۵
یی	یی یی یی یی یی یی یی یی یی یی یی یی یی	۲۸۰

اٹھائیس حروف تہجی کے یہ بطون ہیں جن کے اعداد بھی لکھے گئے ہیں تمام اسمائے عظام کے اس سند پر عدد نکال کر عمل کرے چنانچہ ارقام اسم اوّل باعتبار ربت دہشت بطن ستائیس ہزار چار سو چونتیس ہیں پس ننانویں روز تک متواتر مع موکل سماعی اس سند کے ساتھ پڑھے۔ یَا هُوَ اَکِیْلُ بِحَقِّ سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ یَارَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ ذَائِقَۃٌ وَرَائِقَۃٌ وَرَاحِمَۃٌ مترجم کہتا ہے کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے اگرچہ حروف تہجی کے اٹھائیس بطون نکالنے کا نقشہ بھی جما دیا اور اس کے اعداد لکھ کر اس کا مجموعہ بھی بتایا۔ مگر کوئی قاعدہ بطون نکالنے کا شیخ علیہ الرحمۃ نے نہیں لکھا کیونکہ یہ مقام نہایت مشکل ہے اور فی زمانہ ایسے اسرار سے لوگ بہت کم واقف ہیں۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ اس کے ساتھ قاعدہ استخراج بطون بھی لکھا جائے۔ تاکہ ہر شخص مستفید ہو اور بآسانی سمجھ کر جس اسم کے بطون نکالنے چاہے نکال لے۔

قاعدہ بطون حرف معلوم کرنے کا

واضح ہو کہ عاملوں نے اٹھائیس حرفوں کے لیے جدا جدا ہندسے سوائے اعداد جمل کے ایک معین قاعدہ سے تجویز کئے ہیں وہ یہ ہے کہ ہر حرف کا اسم جیسے ہم بولتے ہیں اس طرح اوّل جلی قلم یا سرخی سے لکھتے ہیں۔ اور اس کے نیچے اس کا عدد جمل کے حساب سے لکھتے ہیں پھر اس اسم ہی سے اوّل حرف کو چھوڑ کر باقی

کا اسم لکھتے ہیں اور اس کے نیچے بھی جمل کے رو سے عدد لکھتے ہیں اسی طرح اس دوسرے اسم میں سے بھی حرفِ اوّل کو چھوڑتے جاتے ہیں اور باقی کے اسم اور اعداد جمل کو لکھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عدد جو اسمِ جلی کے مقابل حاشیہ پر لکھا ہوا ہے۔ پورا ہو جائے اور حرف اٹھائیس ہو جائیں اس تعداد کی انتہا نو سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں جو حرف کہ ان کا نام دو حرفی ہے تعداد مذکورہ ان میں تیرہ ہے اور وہ بارہ حرف ہیں ب ت ث ح خ ر ز ط ظ ف ہ ی اور جن حروف کے اسما سہ حرفی ہیں ان میں سے چار حرفوں دال ذال صاد ضاد میں نو درجے تک عمل مذکور کرتے ہیں۔ اور دو حرفوں یعنی ج اور م میں گیارہ درجے تک اور دس حرفوں میں یعنی الف س ش ع غ ق کا ف ل ن و میں دس درجہ تک اب زیادہ سمجھ میں آنے کے واسطے ہم ہر ایک کی مثال لکھتے ہیں مثال اوّل ۲ اس کا نام الف ہے۔ اور عدد اس کے ۱۴۸۷۔ اس طرح پر۔

الف لام یے الف میم یے لام فے یے میم یے (۱۴۸۷) کل مجموعہ

اسم اوّل تین حرفوں کا ہے ا ل ف اس میں سے الف کو چھوڑ کر دو باقی کے اسماء نشان اوّل اور نشانِ دوم کے نیچے لکھے ہیں۔ مع اعداد جمل ان کے نیچے۔

نشانِ اوّل کے نیچے کا اسم بھی سہ حرفی ہے ل ا م اس میں سے ل کو چھوڑ کر دو حرف باقی ا م اسما نشان سوم اور چہارم کے نیچے لکھے ہیں۔

نشانِ دوم کے نیچے کا اسم دو حرفی ہے ف ی اس میں سے ف کو چھوڑ کر باقی کا اسم نشانِ پنجم کے نیچے لکھا ہے۔

نشانِ سوم کے نیچے کا اسم سہ حرفی ہے یعنی ا ل ف اس میں سے آ کو چھوڑ کر دو باقی کے اسماء نشان چھ اور سات کے نیچے لکھے ہیں۔

نشانِ چہارم کے نیچے کا اسم سہ حرفی م ی م ہے اس میں سے م کو چھوڑ کر باقی دو حرف کے نام نشان آٹھ اور نو کے نیچے لکھے ہیں۔

نشانِ پنجم کے نیچے کا اسم دو حرفی ی ی ہے اس میں سے اوّل کو چھوڑ کر

دوم کا اسم نشان دس کے نیچے لکھا ہے۔ اور تعداد جمل ان نشانات کے نیچے کے اسمار کی مع لفظ الف کے ۱۴۷ ہے۔

دوسری مثال ب جس کا بطون ۲۷۲ ہے۔ اسی طرح پر۔

بی　بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی　(۱۴۷) کُل

اسم بے نشان دو حرفی ب ی ہے اس میں سے ب کو چھوڑ کر ی کا اسم نشان اوّل کے نیچے لکھا نشان ایک کے نیچے کا اسم بھی دو حرفی ی ی ہے اس میں سے اوّل کو چھوڑ کر دوسرے کا اسم نشان دوم کے نیچے لکھا نشان دوم کے نیچے کا اسم دو حرفی ہے اوّل کو چھوڑ کر دوسری کا اسم نشانِ سوم کے نیچے لکھا اسی طرح کئے گئے یہاں تک کہ تیرہ مرتبہ ہو گئے جن کے اعداد جملی کا مجموعہ ۲۷۲ ہو گیا۔ جو ب کا بطون ہے۔

تیسری مثال ج اس کا بطون ۴۸۳ ہے۔

جیم　یی میم یی یی یی میم یی یی　(۴۸۳) کُل

اسم ج نشان سہ حرفی ہے ج ی م ہے ج کو چھوڑ کر باقی کے اسماءِ نشان اوّل اور دوم کے نیچے لکھے ہیں نشان اوّل کے نیچے کا اسم دو حرفی ی ی اس میں سے اوّل کو چھوڑ کر دوسرے کا اسم نشان تین نیچے ہے۔ نشان دوم کے نیچے کا اسم سہ حرفی م ی م ہے اس میں سے م کو چھوڑ کر دو باقی کے اسماء نشانِ چہارم اور پنجم کے نیچے لکھیں نشانِ سوم کے نیچے کا اسم دو حرفی ی ی ہے اس میں سے اوّل کو چھوڑ کر دوسرے کا اسم نشان چھ کے نیچے لکھا ہے اسی طرح نشانِ چہارم کے نیچے کا اسم دو حرفی ہے۔ اس میں سے اوّل کو چھوڑ کر دوسرے کا اسم نشان سات کے نیچے لکھا ہے۔ نشانِ پنجم کے نیچے کا اسم سہ حرفی م ی م ہے اس میں سے م کو چھوڑ کر دو باقی کا اسم نشان ہشتم اور نہم کے نیچے لکھا نشان ششم کے نیچے کا اسم دو حرفی ی ی ہے اوّل کو چھوڑ کر دوسرے کا اسم نشان دہم کے نیچے ہے۔

نشان ہفتم کے نیچے کا اسم مثل مذکورہ بالا ہے اس کے حرف دوم کا نشان

گیارہ کے نیچے ہے یہاں تک گیارہ مراتب ہوئے جن کی تعداد جمل ۴۸۲ ہے۔
چوتھی مثال د دالؔ الفؔ لاؔمؔ فیؔ الفؔ میمؔ الفؔ میمؔ یےؔ (۸۰۰) کل
جو بطون دال کا ہے اسم دال نشان سہ حرفی ہے دَ اَ لَ اس میں سے دَ کو چھوڑ کر باقی کا اسم نشان ایک اور دو کے نیچے لکھا۔
نشان ایک کے نیچے کا اسم سہ حرفی ہے اَ لَ فَ اس میں سے اَ کو چھوڑ کر دو باقی کا اسم نشان سوم اور چہارم کے نیچے لکھا نشان دوم کے نیچے کا اسم سہ حرفی ہے لَ اَ مَ اس میں سے لَ چھوڑ کر باقی کے اسمار کو نشان پنجم اور ششم کے نیچے لکھا ہے نشان سوم کے نیچے کا اسم بعینہ مثل سابق ہے اس کے دو حرفوں کے اسم نشان سات اور آٹھ کے نیچے ہیں۔
نشان چہارم کے نیچے کا اسم دو حرفی فَ یَ ہے اس میں سے ف کو چھوڑ کر باقی کا اسم نشان نہم کے نیچے ہے۔ یہاں تک کہ مجموعۂ جملی ان مراتب کا مع اعداد اسم دال بے نشان کے ۸۰۰ ہو گیا۔ ان مثالوں میں سے اوّل میں دس مراتب اور دوسری میں تیرہ اور تیسری میں گیارہ اور چوتھی میں نو ہیں بارہ مراتب کا کوئی حرف نہیں اور حرف نون اور عین اور غین میں کچھ تصرف اور بھی کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ع کو اس طرح لکھیں گے۔
عینؔ یےؔ نونؔ یےؔ واوؔ نونؔ یےؔ الفؔ واوؔ نونؔ دؔ (۴۵۱) کل
اس میں چار نشانوں تک تو بموجب قاعدۂ گزشتہ ٹھیک ہے جس کی انتہا نشان ہشتم پہنچتی ہے۔ اگر نشان پنجم کے نیچے کے اسم کو جو سہ حرفی نَ وَ نَ ہے بطور سابق لکھیں تو واؤ نون ہونا چاہیئے۔ لیکن تعداد اصل بطون ۲۸ حرف سے دو حرف اور اعداد میں ۴۵۱ سے سات اعداد بڑھ جاتے ہیں۔ اس لیے نون کو لکھ دیا کہ تعداد حروف پوری ہو جاوے اور یہی حال غین میں ہے۔
اور حرف ن میں تصرف اس طرح ہے کہ اس کی صورت یوں مندرج ہے
نونؔ واوؔ نونؔ الفؔ واوؔ واوؔ نونؔ لامؔ فیؔ الفؔ (۶۶۰) کل

قاعدہ کے بموجب عمل کرنے سے تیسرے نشان کے نیچے کا اسم نشان ہشتم کے نیچے کا اسم نشان ہشتم کے نیچے تک ختم ہوتا ہے اور چوتھے نشان کے نیچے کے اسم کو اگر قاعدہ کے بموجب کریں تو الفؔ واو ہونا چاہیے مگر چونکہ عدد بطون اس حرف کے ۴۴۰ ہیں اور مجموعہ اعداد نشان ہشتم تک ۴۴۹ ہے تو صرف ۳۱ عدد کی کسر ہے۔ اس لیے اسم الف کے شروع کے دو حرف بڑھا کر مراتب دس کیے گئے اور تھوڑا سا تصرف حرف لام کے مراتب میں ہے کہ آخر کو بجائے اسم دو حرفی اسم یک حرفی کے صرف اسم یہا لکھتے ہیں۔

واضح ہو کہ بعد بیان نکالنے اٹھائیس بطون حروف کے شیخ علیہ الرحمۃ نے طریق استخراج موکلات روحانی اسمار لکھا ہے مگر وہ اس قدر دقیق اور مبہم ہے کہ فہم اس کے بتمامہ ادراک سے قاصر ہے اور جو اصطلاحات اس میں درج ہیں شاید شیخ کے زمانہ میں ان کے جاننے والے بکثرت ہوں گے اس لیے ان اصطلاحوں کی تصریح اور تشریح کی ضرورت شیخ کو نہ ہوئی۔ مگر اس زمانہ میں وہ اصطلاحات محتاج توضیح و تلویح ہیں۔ کیونکہ فی زماننا ماہرین اس فن کے مفقود ہیں نہ ایسی کوئی شافی کتاب فن دعوات میں پائی جاتی ہے جو تکسیر وغیرہ کے جزو کل اعمال اور قواعد اور اصطلاحات کی تعریف پر حاوی ہو جس سے مدد لے کر اس مرحلے کو طے کیا جاوے مجبوری کے باعث معذوری ہے عاجز (مترجم) نے اس فن کی بعض کتابیں جہاں جہاں سنی ہیں وہاں سے طلب کی ہیں۔ اگر وصول ہو گئیں اور مقصد ان سے حاصل ہوا تو (چونکہ اس کی تکمیل تک ایک وقت درکار ہے اور موجب حرج کار) کتاب کے ضمیمہ میں اس قاعدہ کو بھی شامل کر دے گا۔ ورنہ مَالَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ پر عمل کرے۔ جن جن مطالب کا ترجمہ ممکن ہو گا کر دیا جاوے گا۔ چنانچہ اس بحث (یعنی استخراج موکلات روحانی) کو بالفعل ملتوی رکھ کر آگے سے ترجمہ کیا جاتا ہے۔

نویں فصل دعوۃ اولسیہ کے بیان میں

اگر عامل اسمار عظام یا اسمائے حسنیٰ وغیرہ کی دعوۃ دینی چاہے تو اس کو چاہیے کہ اسم کے اعداد نکال کر بارہ پر طرح کرکے جو باقی رہے اس کو اسی برج سے شمار کرے وہی برج اس اسم کے موافق ہوگا اور اُس برُج کی جو خاصیت ہوگی خواہ آتشی خواہ بادی یا خاکی یا آبی وہی اس اسم کی ہوگی ایسے ہی صاحب دعوت بھی اپنے نام کے اعداد مع اعداد اسم صاحب حاجت نکال کر بارہ پر طرح دے اگر دونوں کے برج موافق ہوں یا خاصیت میں موافق ہوں اس عدد کو لے اور اسی کے موافق[1] پڑھے اور اگر اسم خاصیت بادی میں ہو اور خود آبی یا خاکی ہیں تو باعث ہلاکت ہے۔ اس وقت اس کو لازم ہے کہ اپنے اسم کی تعداد باقی ماندہ کو دوچند کرکے پڑھے۔ اور اگر کوئی بحاجت غیر یا بہ نیت کشف قلوب یا اس قبیل سے دعوت دینی چاہے تو اس کو لازم ہے کہ اسی برج کی ساعت میں جس میں خاصیت اسم اعظم واقع ہوئی ہے شروع کرے اور بعد طرح دو از دہ گانہ جو کچھ اسم اعظم اور نام صاحب دعوت سے باقی رہا ہو اس کے ہر عدد کے برابر ہزار بار پڑھے اور اتنے ہی دن تک پڑھے اگر بارہ ہیں تو بارہ روز بارہ ہزار اگر گیارہ روز بروز گیارہ ہزار بار پڑھے وقس علی ہذا اور جس برج سے اسم شروع کیا ہے اسی برج میں تمام کرے اور اس اوّل و آخر کی سند کا بہت خیال رکھے۔ اگر کسی کو مسخر کرنا چاہے اور اپنی جاہ و عظمت کی ترقی کا خواہاں ہو اور مرید معتقد بہت سے ہوں اور تمام خلق ثناگو ہو تو اس کو چاہیے کہ اسم اعظم کو اپنے اسم کے برج سے شروع کرے جیسا کہ سند اسم اعظم میں مذکور ہے اگر کوئی شرط شرائط مذکورہ بالا سے فوت ہوگی یا تفاوت واقع ہوگا تو رجعت ہوگی۔ اس دعوت میں یہی شرائط ہیں اور شرائط کی محتاج نہیں۔

---

[1] جیسا کہ شیخ علیہ الرحمۃ آگے بیان فرماتے ہیں ۱۲ مترجم

دسویں فصل دعوۃ مجموعہ خمسیہ کے بیان میں

اس دعوت میں سوائے مرشد کی اجازت کے اور کوئی شرط نہیں ہے جیسا کہ پچھلی دعوتوں میں نصاب زکوٰۃ عشر قفل وغیرہ تھی، کیونکہ حق تعالےٰ نے اپنے دوستوں کے لیئے اس دعوۃ کو سریع الاجابت مقرر فرمایا ہے۔ جو طالب صادق دعوت مجموعہ ادا کرے تو اس کو چاہیے کہ کوئی گوشہ اختیار کرے یا حجرہ یا کنارۂ آب یا باغ یا کوہ یا نماز معکوس میں دعوت دے اگر ان میں سے کوئی جگہ میسر نہ ہو تو کسی خالی گھر میں آدھی رات کو حضوری دل کے ساتھ پڑھے۔ اس کے بعد مقہوری کے لیے دو بارہ مہمات کے لیے تین بار اور خلاصی محبوس کے لیے چھ بار اور غائب کے آنے کے لیے سات بار اور رہزنوں کے دفعیہ کے لیے آٹھ بار اور خلائق کے دلوں میں محبت ہونے کے لیے نو بار پڑھے۔ خدا چاہے تمام حاجتیں روا ہوں گی۔

ایضاً۔ ہر روز بعد نماز فجر موافق دوازدہ بروج بارہ بار اور بعد نماز عصر موافق خمسہ متحیرہ پانچ بار پڑھا کرے تصرف اسمائے عظیم زیادہ ہو۔ اور اسم کی رجعت اس پر عائد نہ ہو ایضاً اگر کوئی شخص کچھ ذکر و فکر نہیں رکھتا تو اس کو لازم ہے کہ اکتالیس روز تک مجموعہ اسمائے عظیم کو بوقت شب بلا ناغہ پڑھا کرے خدا چاہے تصرف ظاہری و باطنی اس کو نصیب ہو لیکن سند دعوت خمسیہ ضرور معلوم کرے۔ اگر صاحب حاجت کو بروز شنبہ کوئی حاجت پیش آئے تو اس کے حصول کے لیے سُبْحَانَكَ سے يَلِجُ تک پانسو بار پڑھے۔

اگر یک شنبہ کو کوئی حاجت پیش آوے تو يَا قَيُّوْمُ سے يَا مَاذِ تک پانسو بار پڑھے

اگر دو شنبہ کو کوئی مہم درپیش آوے تو يَا كَبِيْرُ سے يَا نَقِيَّ تک پانچسو بار پڑھے۔

اسی طرح سہ شنبہ کو يَا حَنَّانُ سے يَا دَجِيْمُ تک پانسو بار پڑھے۔ خدا چاہے اس کا مقصود حاصل ہو۔

اگر چہار شنبہ کو کوئی حاجت پیش آوے تو يَا تَامُّ سے يَا مُعِيْدُ تک پانسو بار پڑھے۔

اگر پنجشنبہ کو کوئی ضرورت پیش ہو تو یَا حَمِیْدُ سے یَا مُعِزُّ تک پانسو بار پڑھے۔
اگر جمعہ کو کوئی حاجت پیش آئے تو یَا نُوْرُ سے یَا جَلِیْلُ تک پانسو بار پڑھے۔
اور جس شب کو کوئی مہم پیش آوے تو یَا مَحْمُوْدُ سے یَا غِیَاثِیْ تک پانسو بار پڑھے۔
انشاء اللہ تعالیٰ وہ مہم سرانجام پائے گی۔ اور حاجتیں روا ہوں گی۔
مترجم کہتا ہے کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے حاشیہ پر اس کی سند اس طور پر لکھی ہے کہ بہ نیت ادائے شرائط مجموعہ ایک ہزار اکتالیس بار جس مدت تک چاہے پورا کرے اور بعض مشائخ یوں فرماتے ہیں کہ بہ نیت ادائے شرائط مجموعہ عشرہ اخیرہ ماہ شعبان سے لے کر آخر روز ماہ رمضان تک مع الشرائط والخلوۃ ہر روز ایک اسم ایک ہزار ایک بار پڑھے اگر اس مدت میں دو ایک اسم باقی رہ جائیں تو ان کو آخر روز میں پورا کرے۔ شرائط کے ادا کرنے کے بعد تین یا سات یا نو یا بارہ یا چالیس روز تک بعد تکبیر اپنی حاجات کے لیے صبح صادق اور کاذب کے درمیان مع اعتصام واختتام پڑھے بے شک حاجتیں روا ہوں گی۔ اعتصام یہ ہے۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِحَقِّ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ
اختتام اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ الشَّرِیْفَۃِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَسْئَلُکَ اَیُّمَا نَا وَاَمْنَا مِنْ عُقُوْبَاتِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَنْ تَحْبِسَ عَنِّیْ اَبْصَارَ الظَّلَمَۃِ وَالْمُرِیْدِیْنَ بِالسُّوْءِ وَاَنْ تَصْرِفَ قُلُوْبَھُمْ مِنْ شَرِّ مَا یُضْمِرُوْنَہٗ اِلٰی خَیْرِ مَا یَمْلِکُہٗ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الدُّعَآءُ مِنِّیْ وَمِنْکَ الْاِجَابَۃُ وَھٰذَا الْجُھْدُ مِنِّیْ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ **دعاء استجابۃ** یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا مُخْرِجَ الْمَحْزُوْنِیْنَ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَا رَبِّیْ فَوَّضْتُ وَقَضَیْتُ

اُمُرِیْ اِلَیْکَ یَارَزَّاقُ یَافَتَّاحُ یَابَاسِطُ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝۔

گیارھویں فصل دعوۃ کبیرہ کے بیان میں

جو غواص کہ دریائے دعوت سے گوہر بے بہا نکالنا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ شرائط کی کشتی پر سوار ہو کر اس دریا میں آئے اور مقصود کے جواہر سے اپنا دامن پُر کر کے باہر لائے۔ اکثر مشائخ دعوت کبیرہ کا عمل کرتے ہیں اور اپنی مراد کو بھی پہنچتے ہیں لیکن بسبب عدم استکمال شرائط اور لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے کیونکہ اذا فات الشرط فات المشروط قول اکابر ہے اس کتاب میں جو کچھ اعمال نقل کیے گئے ہیں بعض تو بزرگان زمانہ سے منقول ہیں اور سُنے گئے ہیں اور بعض اپنے مجاہدات و ریاضات کے مشاہدے سے اور بعض الہام ربانی اور فیوض یزدانی سے غرضیکہ یہ اعمال سب بالہام ربانی لکھے گئے ہیں اس دعوۃ کی تاثیر حضرت سلطان الموحدین سے منقول ہے۔ اور انہوں نے شیخ علی شیرازی سے اور انہوں نے اپنے پیر سے تا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہے جو شخص اس دعوت کو بشرائط تمام اتمام کو پہنچا دے اور وقت سفر آخرت یعنی مرتے وقت دوسرے شخص کو اس کے تصرف دینا چاہے تو اس کو اجازت دے دے بے شک وہ شخص بلا ادائے شرائط متصرف ہو جائے گا۔ اسی طرح پندرہ پشت تک اس عمل کا تصرف باقی رہے گا۔

واضح ہو کہ بعض مشائخ نے اس کی شرائط مختصر بیان کی ہیں۔ لیکن مختصر میں فائدہ بھی مختصر ہے۔ اور کثرت میں فائدہ بھی بکثرت ہے۔ جب کہ قاری بعد اتمام شرائط جن کا بیان آگے آئے گا حامل اور متصرف ہو تو چاہیے کہ اسمائے عظام کے اسرار سے واقف ہو۔ امام فخر رازی اپنی کتاب سر مکتوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ چالیس انبیاء علیہم السلام کے لیے مجموعہ چہل اسماء سے ہر ایک کے واسطے ایک ایک اسم ذات تھا۔ جو وہ پڑھا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے ان کو چہل اسماء کہتے ہیں۔ جبکہ

ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا ظہور ہوا تو ان کے لیے اللہ اسم ذات ہوا جو پچھلوں کے لیے اسما ذاتی تھے۔ وہ آپ کے لیے اسمائے صفاتی ہوئے فقط اب یہ بیان کہ کس کس اسم کا ورد کون کون سے نبی کیا کرتے تھے مع اسمائے عربی جو ان ناموں کا ترجمہ عربی زبان میں ہے۔ اور اب انہیں کو چہل اسما کہتے ہیں اور وہی پڑھے جاتے ہیں۔ آئندہ تفصیل کے ساتھ ہر ایک اسم کے تحت میں بیان کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

طریق شرائط مثلاً اگر اسم میں بیس حرف ہوں تو ہر حرف پر ہزار بار۔ اور اس مجموعہ الوف کو بیس میں ضرب دے تو نصاب مرتب ہو اور اس کے نصف سے زکوٰۃ اور اس کے نصف سے عشر اور قفل دس ہزار دور مدور برابر نصاب بذل سات ہزار ختم ایک ہزار دو سو بار اس کے بعد بہ نیت دعوۃ بیس روز تک ہر روز بیس ہزار بار پڑھے۔ اور جس قدر اس اسم کی دعوت کے شرائط ہیں قفل۔ بذل۔ ختم کی تعداد لکھی ہے اسی قدر اور اسمائے عظام میں ہے۔ کیونکہ بزرگوں سے اسی طرح سنا گیا ہے دعوت اسم اول یاھمراثیل یاھموا کیل بحق شنخیت تلفسیو سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَارَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ اس اسم میں چھیالیس حرف ہیں بقاعدہ مذکور تعداد اس کی اکیس لاکھ سولہ ہزار بہ نیت نصاب دس لاکھ اٹھاون ہزار بہ نیت زکوٰۃ پانچ لاکھ انتیس ہزار بہ نیت عشر دس ہزار بہ نیت قفل دور مدور برابر نصاب بذل سات ہزار ختم بارہ ہزار اس کے بعد بہ نیت دعوت چھیالیس روز تک چھیالیس ہزار بار پڑھے باقی اسمار کو اسی پہ قیاس کرے۔

فائدہ واضح ہو کہ اس اسم کی دعوت آدم علیہ السلام سے منسوب ہے جب کہ حضرت آدمؑ جنت سے نکالے گئے۔ تو ان کے ساتھ ہی طاؤس اور سانپ بھی نکالے گئے جب آپ دنیا میں آ گئے تو بہت حیران و پریشان پھرتے رہے اور ایک مدت گریہ وزاری کرتے رہے جب وقت حق تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم کیا۔ اور نظر رحمت سے دیکھا تو آپ نے بالقائے ربانی پر طاؤس کو دیکھ کر اس اسم کو قوت باطنیہ سے

دریافت فرمایا۔ اور پڑھنا شروع کیا اس کی برکت سے آپ کی نظر عالم بالا پر پہنچی
اور اپنے مقام کو معاینہ فرمایا تو بہشت سے نکلنے کا تاسف دل سے یکایک برطرف
ہوا اور بہت خوش ہوئے پھر تو آپ نے اس کو زیادہ پڑھنا شروع کیا۔ جب اجابت کامل
ہوئی موکل حاضر ہوئے ہیں اور انہوں نے آپ کو سب آداب سکھلائے۔ پس جس وقت
آپ کا اپنے اصلی مقام کے دیکھنے کو جی چاہتا اس اسم کو مع مؤکل پڑھنا شروع
کرتے اور اس کی بدولت آپ اپنی مراد کو پہنچتے۔ ایسے ہی جس کام میں کوئی مشکل
واقع ہوتی آپ ان موکلوں سے دریافت کر لیتے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہر پیغمبر کی
پرورش فرمائی ہے موکلات اسماء اربعین جو ہر پیغمبر پر ظاہر ہوئے ہیں۔ ہر اسم کے
تحت میں لکھے جائیں گے۔ اس اسم کے چار مؤکل یہ ہیں۔ یا ھطیال واذرادعد وذرحد
اگر عامل اجابت میں توقف دیکھے تو یہ اسم مع اس اسم کے اور موکلات کے پڑھ لیا ہے
جلد اجابت کا اثر ہو اس کی سند اس طور پر ہے یَا ھِطِیَالُ وَاَذْرَادْعُبْ وَذَرْحَبْ بِحَقِّ ....

شرحِ سر مکتوم امام فخر الدین رازی۔

۲۔ یَااِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ شَمُوْطِیْنًا تفسیرہ یَا اِلٰہَ الْاٰلِھَۃِ الرَّفِیْعُ جَلَالُہٗ یَا اِلٰہُ واضح ہو
کہ اس اسم کی دعوت حضرت نوح پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ کا ظہور
دنیا میں ہوا اور ہوشیار ہوئے ایک دن ہولناک ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے
یکایک کیا دیکھتے ہیں کہ وہ درخت حق سبحانہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہے۔ جب
آپ نے بامداد الٰہی فیض باطنی سے اس ذکر کو دریافت کیا اور اچھی طرح معلوم کر لیا۔
تو خود بھی اس ذکر میں مشغول ہوئے اور پڑھنا شروع کیا۔ وہ ذکر یہی اسم تھا۔ جس کا
ورد آپ نے کیا۔ ایک روز چار فرشتے بصورت انسان آپ کے پاس آئے اور بیٹھے
رہے۔ آپ کو ذکر کی مشغولی کے سبب سے کچھ نہ معلوم ہوا کہ کون آ کر بیٹھا۔ ایک
ساعت کے بعد خود ہی ان مؤکلوں نے ظاہر کیا کہ ہم اس اسم کے مسخر ہیں۔ حسب
ارشاد الٰہی اس اسم کی برکت سے آپ کے مسخر ہوئے۔ جس معجزہ کی تکمیل
کے لیے آپ اس اسم اعظم کو پڑھیں گے ہم فوراً اس کی تکمیل کریں گے۔ یا جس کام

کے لیے آپ ارشاد فرمائیں گے بجالائیں گے۔ نام ان موکلوں کے یہ ہیں۔
حنطش تغیویال خردیال۔
(۳) یَا اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ مَعْزَدْسَنَ تفسیرہ یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِہٖ یَا اَللّٰہُ اس کی دعوت حضرت شیث پیغمبر علیہ السّلام سے منسوب ہے جب آپ نے باذن الٰہی اس اسم کو پڑھا موکل حاضر ہوئے اور آپ کے معجزات نبوت کمال کو پہنچائے فقط ان کے نام اس تفصیل سے ہیں۔ تَسْیَاپِ عَفْرَیَاپِ حَجْرَتَاپِ عَقْھِیَاپِ۔
(۴) یَا اَمْوَاکِیْلُ بِحَقِّ طَھْفَتُوْنَ تفسیرہ یَا رَحْمٰنَ کُلِّ شَیْءٍ وَرَاحِمَہٗ اس اسم کی دعوۃ حضرت ایوب علیہ السلام سے منسوب موکل اس کے بصورت انسان آپ کے پاس حاضر ہوئے اور طرح طرح کے آداب ظاہری و باطنی اور معرفت نبوت سے آگاہ کرتے اور آپ کی محافظت کرتے لیکن آپ نے کبھی یہ نہ جانا کہ یہ فرشتے ہیں جب اس اسم کی قرأت کمال درجہ کو پہنچی انہوں نے ایک روز خود ظاہر کیا کہ ہم اس اسم کے تابع ہیں انسان نہیں ہیں فرشتے ہیں آپ جس کام یا جس معجزہ کے انصرام کے لیے اس کو پڑھیئے گا فوراً اس کام کو سرانجام دیں گے ان کے نام اس تفصیل سے ہیں۔
اَرْدِقِ مَنْیَفْتُوْیَاپِ ھُوْمِیَاپِ لدق صفیقاپِ مرسیاپِ
(۵) یَا اَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ خَشْیْنُوْذِ تفسیرہ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ اس اسم کی دعوت حضرت خضر علیہ السّلام سے منسوب ہے جب آپ کو باذن الٰہی اس اسم کی معرفت نصیب ہوئی تو آپ اس کی دعوت میں مشغول ہوئے۔ بعد تکمیل تین موکل حاضر ہوئے آپ کو آب حیات پلایا اور تمام معجزات وغیرہ کا انصرام کیا۔ فقط اور یہ موکل محافظ آب حیات کے ہیں جن کے نام یہ ہیں تَبْتِیَاپِ ذِکْرِیَاپِ کَشْفَفْ جو کوئی اس اسم کی دعوت دے کا زمرۂ اولیاء اللہ لا یموتون میں داخل ہوگا۔ اور برگزیدہ درگاہ الٰہی ہوگا۔
(۶) یَا عَطْرَائِیْلُ بِحَقِّ مَتْرَقَبْ تفسیرہ یَا قَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ عِلْمِہٖ وَلَا یَؤُدُہٗ اس اسم کی دعوت حضرت عیسٰی علیہ السّلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کو

باذن الٰہی پڑھنا شروع کیا چار مؤکل حاضر ہوئے اور آپ کے مسخر ہو کر معجزات نبوت کے استعمال میں مصروف ہوئے فقط ان مؤکلوں کے نام اس تفصیل سے ہیں۔
اَمْسِیْقِ تَخْتِیْدِیْر فَتْیَاپْلِ۔ تَخْشُتْرِیْد۔

(۷) یَادَ ختمائیلُ بِحَقِّ حَجْطَرْ کُوْ تفسیرہ یَاوَاحِدُ البَاقِیْ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاٰخِرُہٗ اس اسم کی دعوت حضرت ادریس پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کو پڑھا باذن الٰہی موکل حاضر ہوئے اور آپ کے معجزہ نبوت کو بجالائے۔ فقط مؤکلوں کے نام یہ ہیں عَلْیَاپْلِ مُرْمِیَاپْلِ۔

(۸) یَادَرْدَائیلُ بِحَقِّ ھَیْجَنٍ تفسیرہ یَادَائِمُ بِلَا فَنَاءٍ وَّلَا زَوَالٍ لِمُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ اس اسم کی دعوت حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے حسب ارشاد الٰہی پڑھا ئیں موکل حاضر ہوئے انہوں نے احوال باطنی سے آپ مطلع کیا اور معجزہ نبوت کی تکمیل کی فقط نام ان موکلوں کے اس تفصیل سے ہیں۔ بَدْیَاپْلِ سَلْشَاپْلِ صَنْخَرْیَاپْلِ۔

(۹) یَااَھْجَمَائیلُ بِحَقِّ کَفْلَکُفْ اُنْخَشْدِ تفسیرہ یَاصَمَدُ مِنْ غَیْرِ شِبْہٍ وَّلَا شَیْءَ کَمِثْلِہٖ اس اسم کی دعوت اوریا پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب باذن الٰہی آپ نے اس اسرار کو دریافت فرمایا مدہوش ہو گئے کئی مہینے کے بعد ہوش میں آئے تو آپ نے دیکھا کہ چار موکل بصورت آدم میرے پاس موجود ہیں اور میری محافظت و پرورش کرتے ہیں انہوں نے پوچھا کہ اے اوریا تم نے کیا دیکھا تھا جو مدہوش ہو گئے تھے کہ میں نے ایسا کچھ دیکھا کہ بیان نہیں کر سکتا۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ سب اس اسم مبارک کا طفیل ہے جو تم پڑھا کرتے ہو۔ ہم اس کے مؤکل ہیں بلوری ہا ہیت تم نے نہیں دیکھی ورنہ خود از خود رفتہ ہو جاتے۔ اب ہم تمہارے مسخر ہیں اور ہر کام کے لیے موجود ہیں سو موکل آپ کے پاس رہتے۔ اور حالت باطنی سے مطلع کرتے رہتے اور جو معجزہ ان سے طلب کرتا اس کا انصرام کرتے۔ فقط نام ان موکلوں کے یہ ہیں۔ عَفْرَیَاپْلِ شَعْیَاپْلِ جَیْسَیَاپْلِ خَنْیَاپْلِ۔

(۱۰) یَا جِلْ رَئِیْلُ بِحَقِّ کَہْ کُنْ دَمُسَیْطِعُ تفسیرہ یَا بَآرُ فَلَاشَیْئُ کَفُوْءَ یُدَانِیْہٖ وَلَا اِمْکَانَ بِوَصْفِہٖ اس اسم کی دعوت ارمیا پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے تمام بنی اسرائیل کے پیغمبر بھی اس کو پڑھتے تھے اور ہر پیغمبر کے پاس دو موکل حاضر ہوتے تھے۔ اور بامر الٰہی مسخر ہو کر معجزہ نبوت کا استکمال کرتے تھے۔ فقط نام ان کے یہ ہیں۔ فَسْبَالِ تَلْعِیْنُ تَلْقِیْنُ۔

(۱۱) یَا حَرُدْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَامُسْتَطِیْعُ تفسیرہ یَا کَبِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا تَہْتَدِیْ الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظْمَتِہٖ اس اسم کی دعوت حضرت صالح پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے۔ جب آپ نے باذن الٰہی اس اسم کی دعوت دی مؤکل حاضر ہو کر مسخر ہوئے انہوں نے احوال باطنی سے آگاہ کیا اور معجزہ نبوت کمال کو پہنچایا۔ ان کے نام اس تفصیل سے ہیں۔ تَزْیَالِ مُسْکَزْیَالِ قَدْیَالِ مُسْتَدْیَالِ۔

(۱۲) یَا جِبْرَئِیْلُ بِحَقِّ اَلْخَشْقَفُ تفسیرہ یَا بَادِیَ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَیْرِہٖ اس اسم کی دعوت یافث پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کی دعوت دی مؤکل حاضر ہو کر مسخر ہوئے اور معجزہ نبوت کو بجا لائے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ اَلْخِیَالُ اَمْنَجِیْلُ۔

(۱۳) یَا مَرْفَائِیْلُ بِحَقِّ مَبْطَرْزَجُ تفسیرہ یَا زَاکِیَ الطَّاہِرُ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ بِقُدْسِہٖ اس اسم کی دعوت سام پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے کیونکہ جب انہوں نے اس کو پڑھا اور دعوت دی مؤکل حاضر ہو کر مسخر ہوئے اور احوال باطنی سے آگاہ کیا اظہار معجزات میں مدد دی فقط نام ان کے یہ ہیں ھَزْمَیَالِ سَدْیَالِ۔

(۱۴) یَا حَرُدْرَائِیْلُ بِحَقِّ سَبْکَرِیْنَا تفسیرہ یَا کَافِی الْمُوْسِعُ لِمَا خَلَقَ مِنْ عَطَایَا فَضْلِہٖ اس اسم کی دعوت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کو باذن الٰہی پڑھا۔ اور دعوۃ دی مؤکل حاضر ہوئے اور آداب باطنی سب آپ کو سکھائے اور معجزات کی تکمیل کی نام ان کے یہ ہیں سَقْرَشْیَالِ مَرْمِیْلِ مَعْجِیَالِ عَیْنِیَالِ

(۱۵) یَا حَوْلَائِیْلُ بِحَقِّ دَیُوْنِیْ تفسیرہ یَا نَقِیًّا مِنْ کُلِّ جَوْرٍ لَمْ یَرْضَہٗ وَلَمْ

يُخَايِطُهُ فِعَالُهُ اس اسم کی دعوت حضرت لوط علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کو پڑھا اور دعوت دی ایک مؤکل حاضر ہو کر آپ کا مسخر ہوا۔ او معجزہ نبوت کی تکمیل میں مصروف ہوا۔ نام مؤکل کا یہ ہے مَنُوَالِ۔

۱۵۱ يَا مُتَكَفِّلُ بِحَقِّ دَنْيٰ تفسیرہ يَاحَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا اس اسم کی دعوت حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے آپ نے باذن الٰہی اس کو پڑھا اور دعوت دی پانچ مؤکل حاضر ہوئے اور معجزہ نبوت کا انصرام کیا اور تمام جنیاں آتشی و بادی جوان مؤکلوں کے زیر فرمان تھے سب سلیمان علیہ السلام کے مطیع ہوئے نام ان مؤکلوں کے یہ ہیں۔ شَايَالِ شَقْيَالِ نَصْرَيَالِ تَزْيَالِ۔

۱۵۲ يَا ذُبَايِيْلُ بِحَقِّ ضَيْنُوْنَ تفسیرہ يَامَنَّانُ ذَالْاِحْسَانِ قَدْ عَمَّ كُلَّ الْخَلَائِقِ مِنَّتُهٗ اس اسم کی دعوت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منسوب ہے جب کہ آپ کوہستان میں رہتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں مردہ کو زندہ کرتا ہوں اور زندہ کو مردہ تو یقین رکھتا ہے کہا اے پروردگار اگرچہ مجھ کو یقین ہے مگر اطمینان قلب چاہتا ہوں مجھ کو دکھلا کر کیونکہ مردہ زندہ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن میں آپ کے عرض کرنے کا ذکر ہے۔ رَبِّ اَرِنِیْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى یعنی اے رب دکھا مجھ کو کیونکر جلا دے گا تو مردے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ فرمایا کیا تو نے یقین نہیں کیا قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ کہا کیوں نہیں۔ لیکن اس واسطے کہ تسکین ہو میرے دل کو قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَّاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ فرمایا تو پکڑ چار جانور اڑتے پھر اُن کو ہلا اپنے ساتھ پھر ڈال ہر پہاڑ پر اُن کا ایک ایک ٹکڑا۔ پھر ان کو پکار کہ آویں تیرے پاس دوڑتے اور جان لے کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا۔ پس اے طالب معلوم کر کہ یہ اسی اسم کی برکت تھی جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے معاینہ کی آپ نے اس کو بہت پڑھا ہے۔ اس لیے دو موکل آپ کے پاس حاضر رہتے اور معجزہ نبوت کا استکمال کرتے تھے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ سَمْعِيَالِ شَقْفِيَالِ

(۱۸) یَا اَدَرْدَآئِیْلُ بِحَقِّ خَمُرْنَائِعُ تفسیرہ یَا دَیَّانَ الْعِبَادِ کُلٌّ یَقُوْمُ خَاضِعًا لِرَهْبَتِهٖ وَرَغْبَتِهٖ اس اسم کی دعوت حضرت ہود پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے دعوت دی دو مؤکل حاضر ہوئے اور معجزہ نبوت کا انصرام کیا۔ نام ان مؤکلوں کے یہ ہیں؛ اِذْهِیَائِلُ هَمْغِیَائِلُ اِذْهِیَائِلُ

(۱۹) یَامَهْکَائِیْلُ بِحَقِّ فَطْلَیْلَخٍ وَبُرْهَانُ اَغْثِنِیْ تفسیرہ یَاخَالِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلٌّ اِلَیْهِ مَعَاذُہٗ اس اسم کی دعوت حضرت یعقوب پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کو پڑھا اثنائے دعوت میں دو مؤکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر احوالِ باطنی سے آپ کو آگاہ کیا۔ اور معجزات نبوت کی استکمال کی یہی اسم عربی زبان میں حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ نے پڑھا اور دعوت دی اس کی برکت سے ولایت ظاہری و باطنی نصیب ہوئی اور معرفت ذات و صفات کی سمجھی کو عیاں کیا اس اسم کے موکل یہ ہیں۔ قَصْیَائِلُ عَزْمَیَائِلُ هُوْهَائِلُ

(۲۰) یَا اَمْوَاکِیْلُ بِحَقِّ عَنَاکِفِیْ تفسیرہ یَارَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَمَکْرُوْبٍ وَیَا غِیَاثَهٗ وَمَعَاذَهٗ اس اسم کی دعوت حسام پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے اور نیز تمام عاشقان الٰہی سے بھی ہے اس کے مؤکل اسی ہزار ہیں چالیس ہزار بجانب عشق ہیں کہ عاشق کو زلف معشوق کی طرف کھینچتے ہیں اور چالیس ہزار باطنی سرگرمی میں مشغول رہتے ہیں جب کہ آپ نے دعوت دی اثنائے دعوت میں سب مؤکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر احوال ظاہری و باطنی سے آگاہ کیا۔ ان موکلوں کے نام بسبب طوالت کے نہیں لکھے گئے۔ من جملہ ان کے چند نام لکھے جاتے ہیں۔ خَفْطِیَائِلُ جَرْمَائِلُ وَصَحْیَائِلُ جَزْمَائِلُ

(۲۱) یَا عِزْرَائِیْلُ بِحَقِّ بَرْ اَغْثِنِیْ تفسیرہ یَا تَامَّ الْفَلَاحِ تَصِفُ الْاَلْسُنُ کُلَّ جَلَالِهٖ وَمُلْکِهٖ وَعِزِّهٖ اسی اسم کی دعوت حضرت طالوت پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے۔ اور سکندر علیہ السلام نے بھی دعوۃ دی ہے اسی اسم کی برکت سے دو مؤکل مسخر تھے جو تمام عالم کا احوال معلوم کیا جاتا تھا اور بہر حکمت و دانائی سے مطلع ہوتا تھا اور لشکر بیگانہ پائمال ہوتا تھا۔ اور ظہور عدل حضرت امیرالمومنین خلیفہ دوم عمر بن

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی اس اسم کی برکت سے تھا کیونکہ انہوں نے اس کو عربی زبان میں پڑھا تھا۔ فقط موکلوں کے نام یہ ہیں جَلیُوْمُشْ قَرَاطُومُشْ جَیلیوس

(۲۲) یَا اَبُوْ یَا ئِیْلُ بِحَقِّ بَطْفَرُ مَانِیْ تفسیرہ یَا مُبْدِءُ الْبَدَا اَلَمْ تَبْغُ فِیْ اِنْشَائِھَا عَوْنًا مِنْ خَلْقِہٖ اس اسم کی دعوت حضرت ہارون اور خضر اور دیگر پیغمبران مرسل علیہم السلام سے منسوب ہے جب ان میں سے کوئی دعوت اس اسم کی دیتا تھا تین موکل حاضر ہو کر مسخر ہوتے اور معجزہ نبوت کی تکمیل کرتے نام ان موکلوں کے اس تفصیل سے ہیں۔ حَشُومُشْ عَنَائِلْ عَشْنُوْمُشْ

(۲۳) یَا اَنُوْمَا ئِیْلُ بِحَقِّ صَلْخَبُوْخُ تفسیرہ یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِنْ حِفْظِہٖ اس اسم کی دعوت حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے۔ جب آپ نے بامر الٰہی اس کی دعوۃ دی اثناء دعوت میں موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزہ نبوت کو قوی کیا۔ جو کوئی بشرائط تمام دعوۃ دے گا اسی کے مسخر ہوں گے اور اس کی کرامت کو ظاہر کریں گے۔ موکلوں کے نام اس تفصیل سے ہیں۔ تَنْیَالْ مَرْمَیَالْ عَقْدْیَالْ

(۲۴) یَا تَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ حَیْ تفسیرہ یَا حَلِیْمُ ذَا الْاَنَاتِ فَلَا یُعَادِلُہٗ شَیْءٌ مِنْ خَلْقِہٖ اس اسم کی دعوۃ حضرت الیاس پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کی دعوت دی اثنائے دعوت میں دو موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزہ نبوت کو بجا لائے۔ نام ان موکلوں کے یہ ہیں۔ اَبْرَارْ دُمْ بَحْرَ یَالْ

(۲۵) یَا دُوْیَا ئِیْلُ بِحَقِّ نَصَرُ تفسیرہ یَا مُعِیْدُ مَا اَفْنَاہُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِہٖ مِنْ مَخَافَتِہٖ اس کی دعوت حضرت زکریا علیہ السلام سے منسوب ہے۔ آپ کے اثنائے دعوت میں دو موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزات نبوت کو بجا لائے نام ان موکلوں کے یہ ہیں اَبْرَ اَبْرَسِیْمُ یَرْفِیَالْ سَمْیَائِیْلُ سَمَرْیَالْ

(۲۶) یَا تَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ حجرت تفسیرہ یَا حَبِیْبُ الْفَعَّالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِہٖ بِلُطْفِہٖ اس اسم کی دعوت حضرت داؤد علیہ السلام سے منسوب ہے۔ اور

نیز دا صلان حق سے بھی ہے جب کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس اسم کی دعوت دی مؤکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزات نبوت کو بجا لائے جو کوئی دعوت دے گا۔ اسی طرح اس کے مطیع ہوں گے۔ جو کچھ کہے گا کریں گے۔ نام ان کے اس تفصیل سے ہیں۔ جبرائیل وائعزنون۔

(۲۷) یَالُومَائِیلُ بِحَقِّ دَسْتُوسُ تفسیرہٗ یَاعَزِیزُ الْمَنِیعُ الْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِہٖ فَلَا شَیْئٌ یُعَادِلُہٗ اس اسم کی دعوت حضرت شیث پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے اثنائے دعوت میں آپ کے پاس تین مؤکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزات نبوت کی تکمیل میں معروف ہوئے نام ان کے اس تفصیل سے ہیں۔ اَذِیَالِ اَقْسُلمَائِلِ بَزْاَمَائِلِ مَتْغَیَالِ نَیْرَیَالِ۔

(۲۸) یَاعَطْرَائِیلُ بِحَقِّ طَسْحَیْنَسْ تفسیرہٗ یَاقَاہِرُ ذَالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ اس اسم کی دعوۃ حضرت لساح و موح پیغمبر علیہما السلام سے منسوب ہے ہنگام دعوت میں دو مؤکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزات نبوت کو بجا لائے نام ان کے اس تفصیل سے ہیں بَزْدَیَالِ یَدْخَیَالِ۔

(۲۹) یَاعَطْرَائِیلُ بِحَقِّ عَطِیْرَاثِ تفسیرہٗ یَاقَرِیْبُ الْمُتَعَالِیْ فَوْقَ کُلِّ شَیْئٍ عُلُوُّ اِرْتِفَاعِہٖ اس اسم کی دعوت حضرت یوشع علیہ السلام سے منسوب ہے۔ آپ کے پاس اثنائے دعوت میں پانچ موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزہ نبوت کا انصرام کیا جن کے نام یہ ہیں۔ صَوْیَالِ دَنْیَالِ نَبَایَالِ اَذْرَنِیْمُغْفَرُوْنَ اَدْزَرُسْنَامُوْنَ۔

(۳۰) یَاکُدْیَائِیلُ بِحَقِّ مَدْمُوْنِیْ تفسیرہٗ یَامُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ بِقَہْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ اس اسم کی دعوت حضرت یوسف علیہ السلام سے منسوب ہے جبکہ آپ نے دعوت دی اثنائے دعوت میں تین سو ملک اور ساٹھ ہزار مؤکل حاضر ہوئے اور جمال مبارک سے مشرف ہو کر مسخر ہوئے اور معجزہ نبوت کو بجا لائے منجملہ ان مؤکلات کے یہ دو نام لکھے جاتے ہیں مَسَاتِیْنَ سَخْفِیُوْنَ اگر کوئی شخص دعوت دینی چاہے تو ان دونوں موکلوں کے نام کو بھی شامل کرے۔ کیونکہ ان کی

تسخیر اس کے سارے لشکر کی تسخیر ہے۔

(۳۱) یَاحَوْلَائِیْلُ بِحَقِّ دَاہٖ تفسیرہ یَانُوْرَ کُلِّ شَیْءٍ وَھُدَاہُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقْتَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِہٖ اسی اسم کی دعوۃ شمعیا پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے آپ کے پاس اثنائے دعوۃ میں تین موکل حاضر ہوئے اور مع اپنے لشکر کے مسخر ہوئے۔ اور جو معجزات نبوت تھے اس کی تکمیل کی واضح ہو کہ روحانیان اس ذکر میں مشغول ہیں ان کی تسبیح یہی ہے اور ہر نور کے پردے میں بصورت نور ان کے محافظ ہیں بعض سالک جب اس مقام پر پہنچتے ہیں اُن موکلوں کی تجلی کو نور سمجھ جاتے ہیں اور پھر آگے نہیں بڑھتے۔ یہی باعث ان کے عدم ترقی منازل کا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ ایسے حسین اور نورانی ہیں کہ تمام نور میں مستغرق ہیں۔ جو سالک یہاں پہنچتا ہے ان کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتا ہے اگر ان میں سے ایک بھی موکل اپنی تجلی اس عالم کے لوگوں کو دکھلائے تمام خلق نور الٰہی سمجھ کر پرستش کرنے لگے اور سب گمراہ ہو جائیں۔ جب صاحب دعوت اس مقام پر پہنچے اس کو چاہیے کہ اپنے تئیں نگاہ رکھے کیونکہ ہر نور سے ایک نور پیدا ہوگا۔ جس سے یہ متعجب ہوگا اور ہر نور سے ایک نئی تجلی ظہور میں آوے گی۔ کبھی معاینہ کبھی مشاہدہ کبھی محویت کبھی علم کبھی حضوری ایک تجلی سے حاصل ہو گی۔ موکلوں کے نام یہ ہیں۔ اَمْشَاتَخِیْلُ دَتَنُوْبُرُ دھر ھدوم مرھدادم۔

(۳۲) یَالُوْمَائِیْلُ بِحَقِّ صَمْنُوْنَ تفسیرہ یَاعَالِیَ الشَّامِخُ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِہٖ اس اسم کی دعوت یونس پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے اور امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی دعوت دی ہے جب آپ نے پڑھا اثنائے دعوت میں دو موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزات نبوت اور کرامات ولایت کی تکمیل میں مصروف ہوئے ان کے نام یہ ہیں یَخْدَنَجُ یَخْتَدَرِجُ یَخْتَدَدَحُ تَخْتَنَادَجُ

(۳۳) یَاعَظْرَائِیْلُ بِحَقِّ طَاعُوْنَ تفسیرہ یَاقُدُّوْسُ الطَّاھِرُ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ فَلَاشَیْءَ یُعَادِلُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ اس اسم کی دعوت صد لقیا پیغمبر علیہ السلام سے

منسوب ہے اور قدوسیوں کی تسبیح ہے جب آپ نے باذن الٰہی اس کو پڑھا دو موکل آپ کے مسخر ہوئے انہوں نے معجزۂ نبوت کی تکمیل کی نام ان کے یہ ہیں۔ اَجْرَفِتْ اَطْوَیْطَلْ اَحْدَیْثْ اَطْوِیْتَلْ۔

(۳۴) یَادَدِیَابِیْلُ بِحَقِّ طَفْطَفْعَانُ تفسیرہ یَامُبْدِیُٔ الْبَرَایَا دَمُعِیْدَ هَابَعْدَ فَنَائِهَا بِقُدْرَتِهٖ اس اسم کی دعوت حضرت اسماعیل پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے اور عین القضاۃ ہمدانی نے بھی اس کی دعوت دی ہے جبکہ پیغمبر اسمٰعیل علیہ السلام نے بامر الٰہی دعوت دی دو موکل روحی۔ کہ محافظ روح ہیں حاضر ہوئے اور مع اپنی جماعت کے مسخر ہوئے اور معجزۂ نبوت کو بجا لائے اور عین القضاۃ ہمدانی کو مقام فہم باذنی پر پہنچایا۔ جو کوئی اس اسم کا متصرف ہو گا اس مقام پر پہنچے گا۔ ان موکلوں کے نام یہ ہیں۔ سَرِیْعُوْنَ اَدْضَا۔

(۳۵) یَاکَلْکَابِیْلُ بِحَقِّ مُنْتَطِرُ تفسیرہ یَاجَلِیْلُ الْمُتَکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُہٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُہٗ اس اسم کی دعوۃ حضرت اسحٰق پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے (نیز اور بھی پیغمبروں سے منسوب ہے) آپ نے جب دعوت دی دو موکل حاضر ہوئے اور جو معجزہ نبوت خاص و عام نے چاہا اس کا انصرام کیا۔ موکل یہ ہیں۔ حَلْحَادُثْ سَحِیْفُوْثْ۔ خَلْجَدُوْثْ یَخِیْفُوْنْ۔

(۳۶) یَادَدْبَابِیْلُ بِحَقِّ اَذَلُ تفسیرہ یَامَحْمُوْدُ فَلَاتَبْلُغُ الْاَدْهَامُ کُلَّ ثَنَائِهٖ وَمَجْدِهٖ اس اسم کی دعوۃ ذوالکفل پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے۔ نیز اور پیغمبروں سے بھی منسوب ہے آپ کے پاس اثنائے دعوت میں تین موکل حاضر ہوئے اور معجزہ نبوت کا انصرام کیا۔ سَبْحُوْنِ ذُدْذِیْلِ دَدْکَادِلِ۔

(۳۷) یَاحَرُوْزَابِیْلُ بِحَقِّ عَضَلْجُوْ تفسیرہ یَاکَرِیْمَ الْعَفْوِ ذَالْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِیْ مَلَأَ کُلَّ شَیْءٍ عَدْلُہٗ اس اسم کی دعوۃ حضرت مصطفٰی اور الوائیل پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے آپ کے پاس اثنائے دعوت میں دو موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر جو کچھ احکام دینی و دنیوی ظاہر و باطنی تھے کل مطلع کیا اور معجزہ پیغمبری کا انصرام کیا نام ان کے یہ ہیں۔ مَیْشُوْبِ مَیْشِیْنِ۔

(۳۸) یَالُوْمَائِیْلُ بِحَقِّ سُوْرَا ہِیْ تفسیرہٗ یَاعَظِیْمُ ذُوالثَّنَآءِ الْفَاخِرِ دُالْمَجْدِ وَ الْکِبْرِیَاءِ فَلَا یَذِلُّ عِزَّہٗ اس اسم کی دعوت حضرت مہتر ابراہیم علیہ السلام اور لقمان حکیم سے منسوب ہے جب انہوں نے دعوت دی دو موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر ہر احوال باطنی اور ظاہری سے آگاہ کیا اور علم حکمت سکھایا. صاحب دعوت جب اس مرتبے کو پہنچے مغرور نہ ہو اور حد سے تجاوز نہ کرے۔ مؤکلوں کے نام یہ ہیں. تَنْغِیْثًا نَغْزِیْزَ۔

(۳۹) یَاعَطْرَائِیْلُ بِحَقِّ سَوْنَاہِیْ مَشْفِیْلَغْ تفسیرہٗ یَاقَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الْمُدَانِیْ دُوْنَ کُلِّ شَیْئٍ قُرْبُہٗ" اس اسم کی دعوۃ ہابیل اور حضرت آدم علیہ السلام سے منسوب ہے آپ کو حضرت مہتر جبریل علیہ السلام نے سکھایا اور کہا اے آدم اس اسم کو یاد کر اور اس کی دعوت اپنے لیے لازم کر کہ اس کی برکت سے حجاب ظلوتاً جہلولاً دور ہو آدم علیہ السلام نے ہابیل کو فرمایا کہ اس کی دعوت میں مشغول ہو ہفت تن تیرے پاس آئیں گے لیکن ان سے کلام نہ کرنا ورنہ تجھ کو اس عالم سے لے جائیں گے۔ ہاں اس کے دو رئیس تَنْہُوْنَ تَنْتَھُوْنَ ہیں جب وہ حاضر ہوں ان سے عہد و پیمان کر کہ تیرے ہر کار میں مددگار رہوں اور عالم باطنی سے آگاہ کریں۔ اور وہ ہفت تن مؤکل ہفت اعضا ہیں۔

(۴۰) یَانُوْمَائِیْلُ بِحَقِّ نُوْرٌ تفسیرہٗ یَاعَجِیْبُ فَلَا تَنْطِقُ الْاَلْسُنُ بِکُلِّ اٰلَآئِہٖ وَ ثَنَآئِہٖ نَعْمَآئِہٖ اس اسم کی دعوت خاص حضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہے جب آپ نے اس کو غار حرا میں پڑھا چار مؤکل بصورت چار یار حاضر ہوئے اور بیعت کی بعد اس کے انہوں نے اپنا نام ظاہر کیا اور کہا کہ ہم چاروں اس اسم کے مؤکل ہیں ہم نے اپنی صورتوں کو آپ کے اصحاب کی صورتوں پر دکھلایا ہے تاکہ آپ کے دوستوں میں شمار رہوں اور آپ ہم کو دوست رکھیں اس بات کے سنتے ہی آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اپنی اصلی صورت سے مجھ کو مطلع کرو پھر وہ اپنی اصلی صورت پر آئے اور آپ کے مونس اور مسخر ہوئے

ان موکلوں کے نام یہ ہیں۔ مَسْبِیْغَادَتُ اَشْرَا اَشْلِیْرَمَا بَثَاوَتُ مَدُ عِیْلُ (۱۴) یَالُوْغَائِیْلُ بِحَقِّ دَخْنَشْ کَلِیْخْ تَفْسِیْرَۃٌ یَا غِیَاثِیْ بِعِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَّمُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّ یَا نَجَائِیْ بِحِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ اسم دخنش کلیخ بعد تفحص کے ہاتھ آئے ہیں ورنہ کسی نسخہ میں عامل اصلی یا غیاثی کا پایا نہیں گیا۔ سب پیغمبروں نے اس سے پہلے اسموں کو پایا ہے ان سب کے پڑھنے سے جو کچھ فائدہ ظاہر ہوگا۔ صاحبِ عمل پر خود روشن ہوجائے گا بیان کی حاجت نہیں)

بارھویں فصل دعوتِ صغیرہ کے بیان میں

یہ ایک ایسی دعوت ہے کہ تمامی تاثیرات علوی اور سفلی کو شامل ہے۔ اسمائے عظام کی اسناد ہر اسم کے تحت میں ذکر کی جائیگی پس طالبِ صادق کو لازم ہے کہ اپنے مطلب کے موافق دیکھ کر عمل کرے اور جو صاحب عمل کہ سند شرائط کبیرہ یا صغیرہ یا کلیات ادا کر چکا ہے۔ وہ ان اسماء کا متصرف ہے جس کام کے لئے چاہے پڑھے اور جو سند شرائط سے بے بہرہ ہے وہ ان اسماء کا عامل نہیں ہو سکتا۔ سند شرائط دعوت صغیرہ یہ ہے کہ اگر اسم میں اٹھارہ حرف غیر مکرر واقع ہوں۔ تو ہر حرف پر ہزار شمار کرے اور پھر اس مجموعہ الوف کو اٹھارہ ہزار میں ضرب دے۔ پس وہ حاصل ضرب بہ نیت نصاب اور اس کا نصف بہ نیت زکوٰۃ اور اس کا نصف بہ نیت عشر اور تین سو ساٹھ بار بہ نیت قفل اور دور مدور برابر نصاب اور بذل سات ہزار اور ختم ایک ہزار دو سو بار پڑھے۔ اس کے بعد بہ نیت سریع الاجابۃ ہر روز اٹھارہ ہزار بار پڑھے۔ واضح ہو کہ اس دعوت میں بھی قفل۔ دور مدور۔ بذل ختم تمامی اسمائے عظام اسی مقدار سے ہے۔ جیسا کہ لکھا گیا۔

سند دعوۃ اسم اوّل سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ وَارِثَہٗ وَرَازِقَہٗ وَرَاحِمَہٗ اس اسم میں سترہ حرف غیر مکرر ہیں پس موافق قاعدۂ مذکورہ تعداد اس

کی دو لاکھ نواسی ہزار بہ نیت نصاب اور اس کا نصف ایک لاکھ چوالیس ہزار پانسو بہ نیت زکوٰۃ اور اس کا نصف بہتر ہزار دوسو پچاس بہ نیت عشر اور قفل تین سو ساٹھ بار اور دور مدور برابر نصاب اور بذل سات ہزار ختم ایک ہزار دوسو بار بہ نیت سریع الاجابت سترہ ہزار بار ہر روز سترہ دن تک علی ہذا القیاس آخر اسمار تک اسی طرح عمل کرے دیہ سند شرائط اور طریق دعوت تھا جو بیان کیا گیا۔ اب فہرست خواص اسمار عظام لکھی جاتی ہے۔ تاکہ طالب معًا معلوم کرلے۔ کہ ہر ایک اسم اس قدر خواص رکھتا ہے۔ جس کام کے لیے ضرورت ہو دیکھ کر عمل کرنا شروع کرے۔

فہرست خاصیات اسمائے عظام

خاصیت اسم اوّل، بجہت تسخیر خلق و دفع تنگدستی و پیدا شدن حشمت و علو مرتبہ و حاجت دینی و دنیوی و کمال معرفت ذات و جہانداری و عظمتِ دوام و نصیب یافتن از حاجت۔

خاصیت اسمِ دوم بجہت برآمدن حاجات دینی و دنیوی و ملاقات سلاطین و روشنی دِل و دفع سرکشی محبوب و گرفتن میراث از مانع و تسخیر سلاطین۔

خاصیت اسم سوم، بجہت برآمدن جملہ حاجات و تسخیر خلائق و دفع مضرت و ماہتاب و کواکب و دوست داشتنِ خلائق۔

خاصیت اسم چہارم، بجہت برآمدن حاجات و محبت با محبوب و تکلم بادشاہ و دفع بدخوئی و فریفتہ ساختن کسے را بر خود۔

خاصیت اسم پنجم، بجہت برآمدنِ حاجات و زندہ شدن دلِ مردہ و صحتِ امراض ظاہری۔

خاصیت اسم ششم، بجہت حصول اثبات دل بحضوری حق و کشائش فہم دیافتن کالائے گمشدہ۔

خاصیت اسم ہفتم :۔ بجہت دفعِ فکر باطل و درد و خوف و تشویش دشمن وغیرہ و تسخیر خلائق و امرا و بادشاہ و حصول ذوق و شوق۔

خاصیت اسم ہشتم :۔ بجہت حصول استحکام عمل ظاہر و باطنی و حکومت بر سلاطین و تمتع از دعوت کسے را بکار دینی و دنیاوی۔

خاصیت اسم نہم :۔ بجہت برآمدن حاجات و دفع خصائل بد و محبت میاں مرد و زن

خاصیت اسم دہم :۔ بجہت برآمدن حاجات و عقد اللسان دوستان و دشمنان وکشف ارواح و رہنمونی کردنِ خلق را باسلام و معرفت حق۔

خاصیت اسم یازدہم :۔ بجہت برآمدن امور دینی و دنیوی و امداد بادشاہ و وزیر بجہت تخلل ملک و وزارت و خلاص شدن از قرض و تسخیر از بادشاہ و نفس امارہ۔

خاصیت اسم دوازدہم :۔ بجہت برآمدن حاجات و دفع مضرتِ سحر و نظر و برص وجذام و ہر بیماری و ایمنی از کید شیطان و جن و انس۔

خاصیت اسم سیزدہم :۔ بجہت برآمدن امور دینی و تسخیر جن و شیاطین وحاضراتِ ایشاں۔

خاصیت اسم چہاردہم :۔ بجہت فراخی رزق و کشائش امرِ صعب و حصولِ رزقِ حسنہ۔

خاصیت اسم پانزدہم :۔ بجہت ہلاکت دشمن و خلاص از دستِ ظالم و حبس و معرفت و دانستن حقائق اشیاء۔

خاصیت اسم شانزدہم :۔ برائے خلاصی چشم و زبان و ہوش بستہ۔

خاصیت اسم ہفتدہم :۔ بجہت ادائے قرض و ترقی عمل و شغل خود۔

خاصیت اسم ہیژدہم :۔ بجہت دفع بلا و رنج و باطل کرن سفرِ غیر و عزم سفرِ خود و برآمدن جمیع حاجات و دفع برص و بواسیر و فرنگ و آمرزش میت و بازیافتن امانت خود۔

خاصیت اسم نوازدہم :۔ بجہت حاضر شدن غائب۔

خاصیت اسم بستم:- بجہت حصول محبت حق و طالب کردن کسے را بر خود۔
خاصیت اسم بست و یکم:- بجہت عقد اللسان و تسخیر ارواح عالم علوی و سفلی و ہزیمت لشکر بیگانہ۔
خاصیت اسم بست دوم:- بجہت حصول علم لدُنیّ و حکمت از غیب و دفع از مخلوق و ہزیمت لشکر بیگانہ۔
خاصیت اسم بست و سوم:- بجہت حصول دولت اولین و آخرین و وصول عشق۔
خاصیت اسم بست و چہارم:- بجہت تسخیر خلائق و عاشق شدن معشوق و دفع رجعت اسم۔
خاصیت اسم بست و پنجم:- بجہت دفع پریشانی احوال ظاہری و آمدن غائب۔
خاصیت اسم بست و ششم:- بجہت قبولیت دلہا و علو مرتبہ ظاہری و باطنی و دفع رجعت اسم۔
خاصیت اسم بست و ہفتم:- بجہت حصول غنا و بر آمدن حاجات دارین و کشف عالم جبروت و لاہوت و تسخیر قمر۔
خاصیت اسم بست و ہشتم:- بجہت دفع اعداء ظاہری و باطنی و زلزلہ و برق و باران زیانکار و پیدا شدن عظمت و برکت شدن در غلہ و میوہ و ہزیمتِ لشکر بیگانہ و رفع جنگ و عقد الرجولیت و یا فتن کالائے خود از ظالم و معزول کردہ از معرفت
خاصیت اسم بست و نہم:- بجہت علو درجات دارین و قرب حق۔
خاصیت اسم سی ام:- بجہت مقہوری اعدائے ظاہری و باطنی در رفتن پیش بادشاہ جابر و تسخیر عطارد و موصوف شدن بصفاتِ حق و اجابتِ دعا۔
خاصیت اسم سی و یکم:- بجہت معرفت توحید و لطفِ حق در امور و تسخیر زہرہ۔
خاصیت اسم سی و دوم:- بجہتِ مزید مرتبہ و تسخیر مشتری۔
خاصیت اسم سی و سوم:- بجہت حصولِ ملک سلیمان و تصرف آسمان و زمین و طہارت ظاہری و باطنی و انقطاع ماسوی اللہ و رفع دردِ سر۔

خاصیت اسم سی و چہارم:۔ بجہت موصوف شدن بجمیع صفات و زندہ شدن مردہ وشفائے مریض و خلاصی یا فتن از دستِ ظالم۔

خاصیت اسم سی و پنجم:۔ بجہت حصولِ مقاصدِ کونین و دفع اعداء و حصولِ مرتبہ اجسادنا ارواحنا و ارواحنا اجسادنا۔

خاصیت اسم سی و ششم:۔ بجہت برآمدن جمیع حاجات و از دیاد مراتب دارین و حصول مقاصد کونین و قطع اعداء و اوصاف ذمائم و قبولیت عالم و موصوف شدن بصفات حق و تسخیر زحل۔

خاصیت اسم سی و ہفتم:۔ بجہت آمرزش گناہاں و خلاصی از ظالم۔

خاصیت اسم سی و ہشتم:۔ بجہت علو درجات و حصولِ مال و جاہ و فضل دارین و تسخیر مریخ۔

خاصیت اسم سی و نہم:۔ بجہت حصول مرتبہ ربوبیت و در اطاعت آوردن حاسدان و معاندان و بدخواہاں و ظالمان۔

خاصیت اسم چہلم:۔ بجہت حصول مراد و عقد اللسان بدگویاں و ظہور عجائب و غرائب و علم و حکمت۔

خاصیت اسم چہل و یکم:۔ بجہت تخلیص از ظالم و حبس و عجز و انکشاف ہژدہ ہزار عالم و حصول علم خیر و شر قبل از وقوع۔

خاصیات اسمائے عظام

اسم اوّل برائے انجاح حاجات سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ وَارِثَہٗ وَ رَازِقَہٗ وَ رَاحِمَہٗ یہ اسم اوّل جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ حاجات کے بر آنے کے لیے ہر روز تین ہزار اکتالیس بار پڑھے اور شروع اس کا روز یکشنبہ ساعت شمس یعنی طلوع آفتاب سے کرے۔ اگر خدانخواستہ پہلے چلہ میں مقصد پورا نہ ہو تو تین چلے اسی تعداد کے ساتھ پورے کرے انشاء اللہ مقاصد اس کے پورے ہونگے

اور حاجات روا ہوں گی۔

ایضاً برائے مہربانی سلطان اگر کوئی بادشاہ کے روبرو جائے اور سترہ بار اس اسم کو پڑھ کر اس کی طرف دم کرے بادشاہ کے دل میں اس کی طرف سے محبت کا اثر ہو اور بہت عنایت اور مہربانی سے پیش آئے۔ اگرچہ وہ اس سے رنجیدہ ہو۔ ایسے ہی جس بزرگ کے روبرو پڑھے گا۔ عنایت اور مہربانی سے پیش آوے گا۔ اگر اس کی کثرت کرے۔ دل اس کا روشن ہو۔ اور رازِ نہانی اس کے دل پر مکشوف ہوں۔

ایضاً برائے حاجات دینی و دنیوی اگر کسی کو حاجت دینی و دنیوی پیش آئے تو اس کو چاہیے کہ یک شنبہ کے روز طلوع آفتاب کے وقت چوبیس بار اس اسم کو پڑھے بے شک حاجت اس کی روا ہو۔

ایضاً برائے حصول مطلوب اگر مطلوب سرکشی کرے اور اس سے اعراض کرے تو طالب کو چاہیے کہ چہار شنبہ کو غسل پاک کرے۔ اور جامہ پاک پہنے اور عود جلائے اور اس اسم کو ایک سو اکیس بار کھانے کی چیز پر دم کرے۔ اور اپنے مطلوب کو دکسی ترکیب سے کھلا دے فی الفور مطلوب اس کے پاس پہنچے۔ اور اس کا مطیع ہو۔ طالب کو چاہیے کہ اس کے پڑھتے وقت صدق دلی اور اعتقاد درست رکھے اور کسی طرح کا شک دل میں نہ لائے تاکہ جلد مقصود کو پہنچے۔

ایضاً برائے مانعان میراث اگر کوئی مانع میراث ہو یا ایک جماعت اس کے ارث نہ دینے پر متعدی ہو اور وہ شخص حقدار ہو یا کسی سے امید مال کے حاصل ہونے کی ہو اور ان میں تاخیر واقع ہوتی ہو تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کی دعوت تین چلّہ تک کرے اس کو دعوت ربّانی کہتے ہیں۔ اس دعوت کی مدت اصل میں ایک چلّہ کی ہے۔ اگر اس میں کاربرآری نہ ہو تو اکیس روز اور پڑھے تاکہ مقصود حاصل ہو۔ لیکن صاحب دعوت کو لازم ہے کہ راہ شریعت اور شرائط کو ملحوظ رکھے۔ اور واجب سمجھے اور محرمات سے بچے اور سفہا اور غمازوں اور دروغگویوں اور حاسدوں اور فاسقوں اور مکاروں

سے اعراض کرتا رہے اور وظیفہ اسم کو نگاہ رکھے اور اسرارات دعوت کو نامحرموں اور عورتوں اور بچوں اور کنیزکوں پہ ظاہر نہ ہونے دے۔ اور ہر روز پانچ ہزار بار پڑھے اگر سویرے پڑھ چکے اور کچھ دن باقی رہ جائے تو یَادُبُّ یَادُبُ پڑھے جب رات ہو پھر اسم مذکور کو پڑھنا شروع کرے۔ اور غذا کم کھائے اور طبیعت کو صاف رکھے۔

ایضاً برائے مطیع کردن سلاطین زمانہ اگر چاہے کہ بادشاہانِ زمانہ میرے مطیع اور فرمانبردار ہوں تو چاہیے کہ ایک انگوٹھی چاندی کی بنائے اور اس پر یہ اسم کھدوائے اور اداۓ شرائط کے بعد انتیس روز دعوت دے پھر وہ انگوٹھی پہنے۔ جب بادشاہ کے سامنے جائے انگوٹھی کو خوب دیکھے مگر ایسا نہ کرے کہ سلطان سمجھ جائے اور ادب[1] دعوت کو نگاہ رکھے بیشک بادشاہ مطیع و مسخر ہوگا۔ اور بغیر اس سے ملے چین نہ پا سکے گا۔ صاحب دعوت کو چاہیے کہ اعتقاد درست رکھے اور معتقد رہے۔ اور محرمات اور منکرات سے پرہیز رکھے اور اس کو بازیچۂ اطفال نہ سمجھے کیونکہ تمام انبیاء کے معجزات سے ہے اس کے علاوہ تمام اولیاء کو کرامات خاصیت اسمائے عظام ہی سے حاصل ہوئی ہیں۔ خدا سے ڈرے اور خواہش نفسانی کو دخل نہ دے تاکہ اشیائے غائبہ کا معائنہ کرے اور سعادت اور دولت ہائے ازلی و ابدی حاصل ہوں اور تمام مقاصد دینی و دنیوی بر آئیں اور انشاء اللہ تعالیٰ عمر دراز ہو۔

اسم[2] دوم یَا اِلٰہَ الْاٰلِہَۃِ الرَّفِیْعُ جَلَالُہٗ یَا اللّٰہُ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی

---

[1] اور اس دعوت کے آداب یہ ہیں کہ اس اسم کو کسی پر ظاہر نہ کرے اور جو فوائد کہ اس سے حاصل ہوں۔ ان پہ مغرور نہ ہو جائے۔ اور ہمیشہ تقویٰ (یعنی باطنی پاکیزگی جیسے دروغگوئی دیاوہ گوئی و فضول گوئی اور حرام خوری و حرام کاری و کبائر و عقائد فاسدہ وغیرہ وغیرہ سے بچنا، و طہارت (یعنی ظاہری پاکیزگی جیسے جسم اور لباس کو نجاستوں اور کثافتوں سے بچانا) سے رہے تاکہ کسی سخت بلا میں کہ فوت بعد العوذ ہے مبتلا نہ ہو ۱۲ کشف الاسرار

[2] نصاب۔ ایک ہزار اسی بار۔ زکوٰۃ چار ہزار پانسو بار۔ عشر بیس ہزار دو سو پچاس بار۔ بذل سات ہزار بار۔ ختم ایک ہزار دو سو بار۔ اس کے بعد بہ نیت سریع الاجابت ہر روز نو ہزار بار نو روز تک پڑھے۔ اور واضح ہو کہ اس دعوۃ میں قفل۔ دور۔ مدور۔ موافق تعداد بذل اور ختم کے ہے۔ ۱۲ منہ رح۔

یہ ہے جو کوئی ہر روز پندرہ ہزار مرتبے چالیس روز تک پڑھے۔ چلہ کے درمیان ہی میں تمام خلق اس کی مطیع اور مسخر ہو اور عامل غنی ہو۔

ایضاً برائے حصول غنا اگر کوئی شخص ایسا تنگدست ہو کہ سب کی نظروں میں حقیر اور بے اعتبار ہو تو اس کو چاہیے کہ بیس روز تک اس اسم کی دعوت دے اور ہر روز فجر کی نماز کے بعد پندرہ دفعہ پڑھے تونگر ہو اور اس میں ایسا جلال پیدا ہو کہ جو شخص اس کو دیکھے دوست رکھے اور اس کی پیشانی سے آثار رحمت اور حشمت کے نمایاں ہوں عامل کو یہ چاہیے کہ یقین کامل اور دل کو قوی رکھے تاکہ اپنی مراد کو پہنچے۔

ایضاً حصول عزت وجاہ اگر کوئی شخص اکابر زمانہ سے یہ چاہے کہ اس مرتبے سے اور درجہ عالی حاصل ہو۔ اور شرف سعادت ابدی اور دولت سرمدی نصیب ہو۔ اور تمام بزرگ واشراف اور اعیان زمانہ اس کے مطیع اور فرمان بردار ہوں اور اس کے حکم سے تجاوز نہ کریں۔ اور سختی اور تندی اور متکبرانہ طور سے پیش نہ آئیں تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کی سترہ روز تک دعوت دے بعد اس کے سترہ بار روز پڑھا کرے اگر اس کو طلب جاہ ورفعت وحشمت وکثرت اموال واسباب ہے تو وہ نصیب ہو یا کوئی دینی، اور دنیوی حاجت رکھتا ہے تو وہ بر آئے یا ترقی درجات ومقامات عالم حقیقی اور معارف یقینی چاہتا ہے تو وہ اس کو عطا ہو۔ اور کمال حقیقت سے واصل ہو اور زمرۂ جملہ سالکان طریقت ہو اور اگر تحصیل ملک او سلطنت اور جہانداری کی آرزو رکھتا ہے تو وہ بھی نصیب ہو جس وقت ادائے شرائط دعوت سے فارغ ہو گا سب حاصل ہو گا۔

ایضاً برائے حصول عظمت واجلال اگر کوئی چاہے کہ عظمت واجلال سے رہے اور کبھی تغیر وتبدل نہ ہو تو چاہیئے کہ ہفت جوش سے ایک انگشتری بنائے اور ساعت

لہ چاہیے کہ ہفت جوش اتوار کے روز ساعت شمس میں لے اور جبکہ قمر شرف میں ہو یعنی ثور میں اور مشتری جوزا میں ہو ان سب کو ملا کر ایک سوت میں کرے اور انگشتری بنائے اور ساعت مشتری میں حروف کندہ کرائے اور واضح ہو کہ یہ ہفت جوش ہفت اعضاء ہیں جو بمقابل ہفت آسمان اور مانند ہفت سیارہ ہیں کہ جن سے جہاں روشن ہے جو صاحب عمل باعتقاد تمام اس کو پہنے گا سب اس کے مسخر ہوں گے لیکن احتیاط زیادہ کرے تاکہ تاثیر میں فرق نہ آئے اور جس کو یہ انگشتری ملے گا۔ اسی کو یہ تصرف حاصل ہو گا۔ ۱۲ منہ رح

مشتری میں یہ اسم اس پر کندہ کرائے اور پنجشنبہ کو پہنے اور استنجے اور ناپاکی کے وقت نہ پہنے ہمیشہ پاک رہا کرے۔

ایضاً برائے حصول سعادت واعطائے حصہ از کسب خود بہ احدے اگر صاحب دعوت اپنی کمائی سے کسی کو حصہ دینا چاہے اور سعید بننا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ اس انگشتری کو مصطگی پر مہر کرے۔ اور اس شخص کو دے تاکہ وہ منہ میں رکھ کر چباوے اور اس کا پانی پیئے صاحب نصیب ہو اور رنج و غم اس سے دور ہوں۔ اس شخص کو بھی لازم ہے کہ اس اسم کے پڑھنے کا استعمال رکھے۔ تاکہ صاحب دعوت کی سعادت میں شامل ہو اور صاحب دعوت ہمیشہ اسم پڑھتے وقت بخور رکھے اور خوشبو کا استعمال رکھے تاکہ نفوس قدسیہ اس سے موانست پیدا کریں اور دوست ہوں اور تمام امور میں اس کے معاون و مددگار ہوں اور درجات عالیہ پر پہنچائیں اور تمام جہاں کی سیر کرائیں۔ عامل کو چاہیئے کہ اکثر مراقب رہے اور فضولات عالم مجازی سے پرہیز رکھے اور ہر ایک شغل میں متوجہ نہ ہو تاکہ حضوری دعوت سے باخبر ہو۔ اور اوقات میں فرق نہ آنے دے اور دعوت کا حال بالکل کسی سے بیان نہ کرے۔ اور مطلق اسرار کو ظاہر نہ ہونے دے تاکہ مراد حاصل ہو اور غلطی میں نہ پڑے یہ یاد رکھو کہ اگر غیر شخص صاحب دعوت کے حال سے مطلع ہوگا تو دعوت مقرون اجابت نہ ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اسم سوم برائے حاجات و تسخیر خلائق و دفع مضرت ہائے کواکب یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِہٖ یَا اَللّٰہُ یہ اسم جمالی اور مسجع جمیع صفات ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ تمام حاجات اور تسخیر خلائق اور دفع مضرت آفتاب و ماہتاب اور کواکب کے لیے ہر روز چار ہزار چالیس بار چالیس روز تک پڑھے۔ پھر جمعہ کے دن طہارت کامل کر کے پاک کپڑے پہنے اور مسجد جامع میں نماز کو جائے اور بعد فراغ

لہ نصاب ایک لاکھ بیس ہزار زکوٰۃ ساٹھ ہزار عشر تیس ہزار دو سو پچاس بار قفل تین سو ساٹھ بار دور مدور برابر نصاب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

نماز بخور کرے اور حضوری دل سے یہ اسم دو سو مرتبہ پڑھے تاکہ اس کا قلب تمام بیماریوں سے صحت پائے۔ اور راہ یقین میں حضرت حق کی طرف توجہ کامل ہو۔ اور اگر چاہے کہ آفتاب کو آسمان سے نیچے لائے یا ہوا چلے یا بجلی کوندے یا زمین شق ہو جو چاہے ہو گا۔ اعتقاد درست کرکے حق تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھے اور دل کو تصرفات حق سے نگاہ رکھے۔ بھائی مسلمان کے ساتھ کینہ اور غیبت اور عداوت وغیرہ نہ کرے دل کے آئینے کو دنیاوی آلائش سے پاک رکھے اگر ایسا نہ ہوگا اجابت دعوت نصیب نہ ہوگی بلکہ رجعت اسم ہو جائے گی اور ہلاک ہوگا۔ نعوذ باللہ منہا۔ چاہیئے کہ اعتقاد درست کرکے مداومت کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اپنے مقصود کو پہنچے۔

ایضاً **برائے حصول مقبولیت در خلائق** اگر چاہے کہ تمام لوگ تعریف کریں اور دوست رکھیں تو اس طرح دعوت دے کہ پچاس رات دن علی التواتر دس دس ہزار بار پڑھے اور اسرار دعوت کو کسی پر ظاہر نہ کرے اور مستحق دعوت کو مؤکلان عالم غیب تعلیم کرے اور یہ رمز عظیم ہے اور ہر کسی اجابت دعوت کا محرم سعید دارین اور مقبول کونین کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا۔ اور صاحب دعوت وہ نہیں ہے کہ اسم اعظم دیکھ کے پڑھ لیا کرے۔ بلکہ صاحب دعوت وہ ہے کہ اسرار عجائب و غرائب و خواص اسماء اس کے قلب پر منقش ہوں۔ اور حق یہ ہے کہ جب سے دعوت شروع کرے گا اس کی دعائیں مستجاب ہونے لگیں مگر اجابت کا ذکر نامحرم سے ہرگز نہ کرے اور نہ یہ کہے کہ میری دعا سے یہ کام ہو گیا۔ میں نے اس کام کے لیے دعا کی تھی تاکہ غماز دعوت نہ ہو۔ بہت آدمی ان دعوات کے پیچھے مرکب پندار پر سوار ہو کر میدان دعوت میں سرگرداں ہوئے ہیں۔ چونکہ رہبر صدق اور مرشد کامل نہ رکھتے تھے آخرالامر اس میدان میں سر ٹکرا ٹکرا کر مر گئے اور کامیاب نہ ہوئے۔ صاحب دعوت خالصاً مخلصاً راہ حق پر چلے تاکہ مقصود کو پہنچے اور اپنے تھوڑے سے ذخیرہ پر مغرور نہ ہو اور ہر چند کہ عجائبات و غرائبات کا معائنہ کرے مگر ان کی طرف سے اصلاً ملتفت نہ ہو۔ اور حضرت سلطان الانبیاء و برہان الاصفیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جن کی شان پاک میں قرآن مجید فرقان حمید ما زاغ البصر و ما

طے فرما رہا ہے اقتدا کرے اور اشکال ارواح کے ظاہر ہونے سے خوف نہ کرے تاکہ مقصد ہاتھ سے نہ جائے۔

اسم چہارم یَا رَحْمٰنَ کُلِّ شَیْءٍ وَّ دَاعِیَہٗ وَ رَاحِمَہٗ یَا رَحْمٰنُ۔ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ یہ اسم حاجات بر آری اور محبت کے لیے سات دن تک ہر روز ایک ہزار اور دو سو بار پڑھے۔

ایضاً للمحبۃ برائے حب گیہوں یا جو کے ہزار دانے لے کر ہر دانے پر ایک دفعہ یہ اسم پڑھے اور ایک نیا برتن پانی سے بھر کر آگ پر رکھے اور نرم آنچ دے جب پانی گرم ہو جائے وہ دانے اس میں ڈال دے۔ جب نیم جوش ہو جائیں ان دانوں کو نکال کر یا تو کسی بڑے حوض میں یا بہتے پانی میں ڈال آئے خدا چاہے دونوں میں محبت جانی ہو گی۔

ایضاً برائے دفع بدخوئی اگر کوئی بدخو اور مردم آزار اور متکبر اور معجب ہو اور چاہے کہ اس کی تمام خصلتیں جاتی رہیں تو اس اسم کو حریر سفید پر مشک زعفران سے لکھے اور اس کا اور اس کی ماں کا نام بھی ضرور لکھے اور جہاں وہ رہتا ہو پاک جگہ میں یا دیوار میں جو قبلہ کی جانب ہو دفن کرے اگر اس طور پر نہ کرے گا اور پاک جگہ نہ ہو گی تو ہلاک ہو گا۔ جب تمام شرائط اور آداب بجالائے گا اس کی تمام خصلتیں اچھی ہو جائیں گی اور موصوف بصفات حمیدہ اور صاحب حیا ہو گا۔ اور کبھی کوئی بیہودگی کا کام نہ کرے گا۔

ایضاً برائے تسخیر اشیاء اگر کوئی اسم مذکورہ کی ۳۹ روز دعوت دے اور رات دن تیرہ ہزار دفعہ پڑھے۔ جب دعوت تمام ہو۔ تمام اشیائے عالم زبانِ حال سے اس کے ساتھ کلام کریں۔ اور اسرار ظاہر کریں۔ اور اس میں اس کے سمجھنے کی قوت پیدا ہو اور یہ حالت ہویدا ہو کہ اگر کسی کو نظر قہر سے دیکھے تو وہ پامال ہو اور جو نظر مہر سے دیکھے تو نہال ہو اور اگر مردہ کو حیات کی نظر سے دیکھے زندہ ہو۔ کوڑھی مفلوج وغیرہ اس کی نظر سے شفا پائیں۔ اور تمام تصرفات مسیحائی اس کو حاصل ہو جائیں۔

لہ نصاب ایک لاکھ چالیس ہزار زکوٰۃ بہتر ہزار عشر چھتیس ہزار قفل چھتیس ہزار بارہ دور مدور برابر نصاب ۱۲ منہ رحم

ایضاً برائے مطیع کردن مردم | اگر کوئی پاک وصاف ہو کر اس اسم کو اپنی ہتھیلی پر لکھے اور جس کو چاہتا ہے اپنے کنار میں سے اور اپنا ہاتھ اس کی کمر پر ملے فریفتہ ہوگا۔ اور کسی کی طرف مائل نہ ہوگا۔

ایضاً برائے رام کردن دل آرام | اگر کسی کا محبوب رغبت نہ کرے تو چاہیے کہ تین روزے رکھے اور ہر روز پانچسو دفعہ یہ اسم پڑھے۔ چوتھے دن بہتے پانی کے کنارہ پر جا کر غسل کرے اور دو رکعت تحیۃ الوضو ادا کرے۔ اس کے بعد دو رکعت محبۃ للمحب ادا کرے۔ اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد تین سو اکسٹھ بار اسم مذکورہ پڑھے۔ خدا کے فضل سے محبوب محب بن جائے اور محبت کو استقامت حاصل ہو۔

اسم پنجم يَاحَيُّ حِيْنَ لَاحَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَاحَيُّ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ حاجات برآنے اور مردہ دل زندہ ہونے اور حصول صحتِ امراض کے لیے سات دن ہر روز ایک ہزار اکتالیس بار پڑھے۔ مگر جمعرات کو طلوع آفتاب کے وقت کہ ساعت مشتری ہے شروع کرے۔ اور رفع امور دینی و دنیوی کے واسطے بھی اسی طرح دعوت دے۔

ایضاً برائے شفائے امراض صعب و دیگر فوائد۔ | اگر کوئی ایسا بیمار ہو کہ بیماری ظاہر نہ ہو اور اطباء اس کے معالجہ سے عاجز آگئے ہوں تو چاہیے کہ اسم مذکورہ کاسۂ چینی پر مشک و زعفران سے لکھے اور مصری کے پانی سے دھو کر پئے فی الحال شفا پائے اور سب رنج والم دور ہوں اور اگر تندرست پئے تو کبھی بیمار نہ ہو اور اگر صدقِ دل سے پڑھے تو ہرگز تنگدست نہ ہو اور خدا کے فضل سے اس کی عمر دراز ہو۔ اور اگر چاہے کہ رموز معنی چشمۂ آب حیات دریافت ہو۔ اور مثل خضر علیہ السلام کے حیات جاودانی چاہے اور ظلمات طبیعت اور تاریکی ضلالت روشنائی سے مبدل ہو اور مقام بیچا ملی سے اصل اصول پر پہنچے اور طبقات اعجب العجائب کا معائنہ کرے تو چاہیے کہ

لہ نصاب ایک لاکھ چھیانوے ہزار زکوۃ اٹھانوے ہزار عشر انچاس ہزار قفل تین سو پینسٹھ بار۔ دور مدور برابر نصاب ۱۲ منہ رح

اس ذکر کی مداومت کرے اور دعوت دے اور اس دعوت کو دعوت اجیائی کہتے ہیں اور اس دعوت کے دینے والوں نے اس اسم کو چھبیس روز تک سات سات ہزار بھی پڑھا ہے۔

اسم ششم۔ یَاقَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْئٌ مِّنْ عِلْمِہٖ وَلَا یَئُوْدُہٗ یَاقَیُّوْمُ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی ثباتِ دل اور حضوری حق کے لیے ہر روز و شب اکتالیس دفعہ پڑھے اور دل کو حاضر رکھے اس دعوت کے لیے کوئی مدت معین نہیں ہے۔ ہمیشہ بعد نماز فجر و عشاء پڑھا کرے۔

ایضاً برائے بازیابی اشیاء گمشدہ اگر کوئی چیز گم ہو گئی ہو اور صاحب دعوت کو اسکی خبر نہ ہو تو چاہیے کہ جس مہینے میں آفتاب برج حمل میں ہو ہفتہ کی رات کو ایک سو بیس دفعہ یہ اسم پڑھے اور سو جائے خواب میں اس کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ چیز فلاں جگہ اور فلاں شخص کے پاس ہے اور فلاں روز گم ہوئی تھی یا اس کا چور خود آکر کہہ دے گا کہ میں نے تیری چیز فلاں جگہ دیکھی ہے۔ اور اگر کسی اور نیت سے پڑھے تو بھی یہی فائدہ ہے۔ سب اس کو معلوم ہو جائے۔ اور جس گھر میں یہ اسم ہو گا کبھی چور نہ آئے گا۔ اور اگر آئے گا تو ہاتھ پاؤں اس کے بندھ جائیں گے اور کسی چیز کا نقصان نہ ہو گا۔

ایضاً برائے بازیافتن مال مسروقہ نئے تانبے کے طباق پر جس کو کچھ کھانے پینے کا اثر نہ پہنچا ہو تین دائرے فولادی پرکار سے اس پر کھینچے اور ہر دائرے میں یہ اسم لکھے۔ عامل کو چاہیے کہ لکھتے وقت عود جلائے اور خوشبو ملے۔ اور باطہارت ہو پھر ایک ہزار ننانوے بار اسم پڑھ کر اس طباق پر دم کرے وہ طباق اپنی جگہ سے اٹھ کر جس جگہ مال مسروقہ رکھا ہے جا پہنچے گا اور اگر دفن ہو گا۔ تو اس جگہ پر ٹھہر جائے گا۔ چاہے وہاں سے کھود کر نکال لے۔

ایضاً۔ اگر کوئی ثقیل الطبع یعنی کند ذہن اور جھگڑالو ہو تو

ے نصاب ایک لاکھ اٹھتر ہزار زکوٰۃ چوراسی ہزار عشر بیالیس ہزار دو سو پچاس قفل تین سو ساٹھ دور مدد برابر نصاب ۱۲

اس کو چاہیئے کہ ہر روز یہ اسم فجر کی سنت و فرض کے درمیان ستائیس مرتبے پڑھا کرے کبھی نہ بھولے اور اس کا دل ایسے انوار سے منور ہو جائے گا کہ جو شئی ایک دفعہ دیکھے گا یا سنے گا یاد رہیگی۔ اور جو عبادت یا بات سُن لے گا کبھی نہ بھُولے گا۔ اور آدمیوں کو تعلیم اور اس کی برکت انفاس سے دعوت اسمائے عظام میں بہرہ حاصل ہو گا۔ اور معنی معرفت اس پر ایسے منکشف ہونگے کہ کوئی نہ جانتا ہو گا۔ وافزایش انوار سے بصیرت مومن کی زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ اتقوا من فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ۔ (مترجم)

اسم ہفتم برائے حفظ از بلیات یَا وَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اٰخِرُہٗ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جس شخص کو تفکرات باطل اور خیالات فاسدہ پیدا ہوں اور کوئی طریق ان کے دفعہ کا معلوم نہ ہو یا مجنونیت ظاہر ہو۔ اور نیند وغیرہ بالکل جاتی رہے تو اس اسم کی مواظبت کرے تاکہ جلد خلاصی پائے اگر کسی کو دشمن یا چور یا بادشاہ سے خوف ہو تو ظہر کے وقت غسل کرے اور کسی سے کلام نہ کرے اور نماز پڑھ کر چھتر بار اسم مذکور پڑھے اسی طرح چند روز کرے دشمن مقہور اور بادشاہ مہربان ہو اور خود امن میں رہے اور کوئی حاسد اس پر غالب نہ ہو۔ جو کوئی اس سند کا عامل ہے اس پر جادو وغیرہ بھی اثر نہیں کرتا اور موذیات اور جمیع بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔

ایضاً برائے حفظ و غلبہ بر مخلوقات اگر کسی کو کوئی درد یا خوف یا تشویش دشمن کی طرف سے واقع ہو یا بادشاہ اس سے رنجیدہ ہو تو اس کو چاہیے کہ ظہر کے وقت غسل کرے اور کسی سے بات چیت نہ کرے بعد نماز ظہر اور ورد معینہ کے یہ اسم پچاس بار پڑھے اور چند روز مداومت کرے دشمن مقہور ہو بادشاہ مہربان اور سب رنج اور تشویشوں سے ایمن ہو۔ اور کوئی حاسد اور غماز اور بدخواہ اس پر ظفر نہ پائے۔ صاحب عمل سب پر غالب رہے۔ اور جو کوئی اس سند پر عامل ہو گا کوئی منتر جادو اس پر کارگر

۱؎ نصاب ایک لاکھ اٹھتر ہزار زکوٰۃ چوراسی ہزار پانسو۔ عشر بیالیس ہزار دو سو پچاس قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدور برابر نصاب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ۔

نہ ہوگا اور تمام ہوام موذیات اور جانوران گزندہندہ مثل سانپ بچھو کتے زنبور شیر گرگ اور سب بلیات ارضی و سماوی سے محفوظ رہے اور کوئی چیز اس کو نہ ستائے۔

ایضاً برائے صفائی باطن و حصول معارف اگر کوئی اس سند سے اس کا عامل ہوا اور چاہے کہ مطالعہ صنائع موجودات اور بدائع مخلوقات و مظہر کائنات میں نہایت درجہ کا ذوق و شوق پیدا ہو اور تمام لذات شہوانی و نفسانی و شیطانی سے فراغ حاصل ہو تو چاہیے کہ ایک سو ساٹھ روز تک ہر روز ایک ہزار پانسو دفعہ اور اسی قدر شب کو اس اسم کا ورد کرے۔ جب دعوت دے چکے کسی کو خبر نہ کرے۔ صاحب دعوت جمیع مخلوقات میں اپنی صفات کو دیکھے اور شرف وراثت انبیاء اولیاء سے مشرف ہو کہ اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ کہا ہے اور جس کو دیکھے نور معیت حق دیکھے کہ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ فِيْهِ اس کا شاہد حال ہو اور حرم وحدت کا محرم راز بنے اور حقائق اشیاء بطفیل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میسر ہو اور مبداء و معاد کہ لاسوی اللہ فی الدارین معلوم کرے اور شاخہائے عالم سے اشجار ملکوت تک پہنچے اور ملک حقیقی کے ثمرات حاصل کرے۔ تاکہ عدم زادگان کو اس کی وجہ سے بہرہ مندی حاصل ہو اور نارسیدے اس کے طفیل سے پہنچ جائیں اور حقیقت عالم مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى اس پر ظاہر ہو اور ایسا روشن ضمیر ہو کہ خلائق کے ضمائر سے وقوف پائے۔

ایضاً برائے اعتقاد خلائق جو کوئی اسم مذکور کو تین سو ساٹھ بار فجر کی نماز کے بعد اور اتنا ہی عصر کے بعد پڑھے اور مواظبت کرے تمام عالم اس کا معتقد اور تابعدار ہو۔ چاہیے کہ اسرار دعوت کسی سے بیان نہ کرے۔

اسم ہشتم يَا دَائِمُ فَلَا فَنَاءَ وَلَا زَوَالَ لِمُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی دین پر ثابت رہنے کی نیت سے اسم مذکور تین ہزار چالیس بار پڑھے اور سجدہ میں جا کر حق تعالیٰ سے عرض کرے اور اس آمرزگار سے مغفرت

ﻪ نصاب ایک لاکھ چار ہزار۔ زکوٰۃ دو ہزار۔ عشر چھبیس ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور بدور برابر نصاب ۱۲ منہ رح

چاہے قبولیت نصیب ہو ہاں سجدے میں غیر کا خطرہ دل میں نہ آنے دے۔

ایضاً بجہت حصول طریق مستقیم اگر کوئی چاہے کہ میرے تمام کام ظاہری و باطنی میں کوئی مخل نہ ہو اور صراط مستقیم حاصل ہو تو چاہیے کہ تین روزے رکھے اور طہارت کامل حاصل کرے بعد نماز فجر تین سو دفعہ اسم مذکور پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے سب کاموں میں معین ہو اور شیطان اس کے کسی کام میں مخل نہ ہو۔

ایضاً بجہت امن سلطنت از اختلال اگر کوئی بادشاہ یا امیر یا اور کوئی حاکم چاہے کہ میری یہی حالت رہے اور تبدیل نہ ہو تو چاہیے کہ زر خالص کی انگوٹھی بنوا کر اس پر یہ نقش باوضو کندہ کرائے اور خود بھی باوضو رہے۔ جب تک انگوٹھی ہاتھ میں رہے گی تمام زلل اور خلل سے مامون ہو اور کوئی دشمن اس پر فتحیاب نہ ہو اور دولت اس کے خاندان سے باہر نہ جائے اور ہر روز پڑھا کرے تو دولت زیادہ ہو۔

ایضاً برائے دفع سستی اگر کوئی چاہے کہ عمل کے وقت سستی اور کاہلی نہ ہو۔ اور جادۂ یقین پر استقامت حاصل ہو تو چاہیے کہ چھتیس روز دعوت دے اور ہر روز و شب خالی مکان میں بارہ ہزار دفعہ پڑھے اس کو دعوت دائمی کہتے ہیں۔

ایضاً برائے اصلاح حال بادشاہ اگر کوئی بادشاہ برحق یا وزیر یا کوئی حاکم کسی سبب سے عاجز ہو گیا ہو تو صاحب دعوت کو لازم ہے کہ اس کی اصلاح حال کے لیے للہ فی اللہ دعوت دے کیونکہ درستی و صلاح بادشاہ باعث صلاح عالم ہے۔

اسم نہم [1] یَا صَمَدُ مِنْ غَیْرِ شِبْہٍ فَلَا شَیْئَ کَمِثْلِہٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ تمام اغراض اور حاجات برآری کے لیے ہر روز نو ہزار بار پڑھے۔

ایضاً برائے دفع فسق و فجور اگر کوئی شخص نامشروعات مثل فسق و فجور۔ زنا۔ لواطت حرام خوری کی طرف مائل ہو تو چاہیے کہ اسم مذکور کی اس طرح دعوت دے کہ تین روزے رکھے اور ہر روز ہزار دفعہ ساعت مشتری میں پڑھے۔

---

[1] نصاب دو لاکھ چھپن ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار۔ عشر چونسٹھ ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدد برابر نصاب ۱۲ منہ رح

اور ترک حیوانات جمالی و جلالی کرے خدا چاہے اس کی طبیعت نیکی کیطرف مائل ہو اور تمام نامشروعات سے محفوظ ہو اور توبۃ النصوح حاصل ہو۔

ایضاً برائے موافقت زن و شوہر اگر میاں بیوی میں موافقت نہ ہو تو ہمہ جمیع عمل اس اسم کو کاسۂ زجاجی یا چینی پر لکھ کر پانی سے دھو کر دونوں کو پلائے طرفین میں اتحاد ہو۔ اگر پوست آہو پر مشک و زعفران سے لکھ کر ان دونوں شخصوں کو پلائے جن میں ناموافقت اور مخاصمت ہو یا ان میں سے ایک اپنے پاس بطور تعویذ رکھے خدا چاہے دونوں میں صلح و اتحاد ہو۔

ایضاً اگر صاحب دعوۃ آداب شریعت اور حقوق صلوٰۃ مفروضہ اور سنت اور نوافل وصیام و زکوٰۃ اور حج سے موذب ہو اور ظاہر و باطن اس کا فضولات اور مالا یعنی سے بری ہو اور اس کا نفس امارہ لذات اور شہوات کا متمنی نہ ہو اس وقت دعوت کا مستحق ہو اس کو چاہیے کہ ستائیس روز تک ہر رات دن نو ہزار بار پڑھے۔ اور جو صاحب دعوۃ کہ منہاج تلاوۃ و ادراج قرأۃ اسمائے مذکورہ سے جیسا کہ سابق میں مشرح درج کیا گیا ہے مشغول ہوا ہو اور تلذذ عالم روحانی اور رموز آیات قرآنی سے بہرہ مند ہوا ہو اس کے تمام افعال و اعمال برائے حق ہوں اور مراتب درجات اس کے عقول و افہام سے باہر ہوں، اور جمیع مخلوقات اور مکونات کو مثل نور معائنہ کرے اور اپنے کو مثل بدر تاباں مشاہدہ کرے اور خورشید حقیقی کے انوار اس کی پیشانی سے بموجب آیہ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ لامع اور لایح ہو اور اندھیری رات میں جس طرف کو نکلے در و دیوار اس کے نور کے پرتوے سے منور ہوں اور صاحب انفاس نفیسہ ہو کہ کوئی اس کا ہمسر نہ ہو اور وارث علم انبیاء ہو۔ اور صاحب برہان و معرفت ہو اور اکثر اوقات و اغلب ساعت مردمانِ غیر محرم سے خلوت و عزلت اختیار کرے اور جب بندگان خدا سے ملے جو رحمت کہ اس کو حق کی جانب سے عطا ہوتی ہے ان پر ایثار کرے۔ (یعنی بہت شفقت اور مہربانی اور اخلاق محمدی سے پیش آئے اور کمال رافت مبذول فرمائے) اور التعظیم لامر اللہ وَالشفقہ علیٰ خلق اللہ از روے کرم اپنے لیے لازم سمجھے تاکہ جو کوئی اس کی برکت

واخلاص سے اس کا منہ دیکھے اور خدا تعالیٰ سے اپنی حاجت چاہے روا ہو اور صاحب دعوت مستجاب الدعوات ہو ہو جس صاحب غرض و مرض کے لیے دعا کرے۔ مستجاب ہو اور جو شخص کہ کسی بلا یا رنج میں مبتلا ہو یا کوئی شخص قید میں گرفتار ہو اور اس کی طرف توجہ کرے خدا چاہے اس کی نظر کی برکت سے تمام رنج و بلا دور ہو۔ اور محبوس رہائی پائے۔

اسم دہم یَا بَارُّ فَلَا شَیْءٌ کُفُوْهٗ یُدَانِیْهِ وَلَا اِمْکَانَ بِوَصْفِهٖ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی کسی غرض کے لیے بارہ ہزار بار پڑھے حاجت اسکی روا ہو

ایضاً بجہت عقد اللسان و دفع دشمنان اگر کوئی چاہے کہ تمام خلائق اور حاسدوں اور دشمنوں اور بدخواہوں کی زبان بند ہو تو اس کو چاہیے کہ ایک تختی سیسہ کی بوزن تین مثقال تیار کرائے اور اس پر یہ اسم کندہ کرائے اور صاحب دعوت ایک ہزار ایک بار یہی اسم پڑھ کر اس پر دم کرے اور تازی مچھلی لا کر پیٹ چاک کرکے تختی اس کے اندر رکھے اور نمناک زمین میں دفن کر دے اور اپنے دشمنوں اور حاسدوں کے نام بھی اس میں لکھ کر رکھ دے تمام بدگویوں کی زبان بند ہو جائے گی۔ کوئی اس کی بدی نہیں کرے گا اور بہت جلد تمام حاسد اور معاند اس کے مطیع اور منقاد ہوں گے۔

ایضاً بجہت انجاح حاجات انکشاف عالم ارواح اگر کوئی اسم مذکور کو چالیس روز تک اکتالیس ہزار بار ہر روز پڑھے عالم ارواح اس پر مکشوف ہو۔ اور جو حاجت چاہے روا ہو۔ مگر صاحب دعوت کو لازم ہے کہ ایام دعوت میں ترک حیوانات ضرور کرے ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔

ایضاً بجہت تسخیر خلائق و حصول کمالات دینی و دنیوی اگر کوئی چاہے کہ تمام خلائق عالم اور مجموع بنی آدم متابعت اور عبادت الٰہی میں مصروف ہوں۔ اور صدق و تقویٰ اختیار کریں اور عالم قدس کی نزہت پائیں اور انوار صمدانیت اور

---

[1] نصاب دو لاکھ پچیس ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ بارہ ہزار پانسو۔ عشر چھپن ہزار دو سو پچاس قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدور برابر نصاب۔

فیض وحدانیت کا ان میں اثر کرے تو اس کو چاہیے کہ یہ اسم اکہتر روز تک چہار ہزار پانسو بار پڑھے اور تمام شرائط مسطورہ بالا کو نگاہ رکھے تاکہ تمام کام خراب نہ ہوں اور عمل میں فتور نہ پیدا ہو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام عالم اس کی طرف متوجہ ہو اور سب مسلمان ہو جائیں۔ اور صاحب صلاحیت و تقویٰ اور راسخ العلوم ہوں اور علم الیقین سے عین الیقین کے مرتبے پر پہنچیں اور ظاہر و باطن ان کا یکساں ہو اور صراط المستقیم پر مستقیم ہوں سوائے صاحب عمل کے اور کوئی اس اسرار سے واقف نہ ہو۔ اور اس اسم کے ثمرات اور فوائد تمام خلائق پر ظاہر ہوں اور اہل عالم صاحب صفا و وفا آداب و طہارت ہوں اور شرک و شکوک حق تعالیٰ ان کے دل سے دور کرے۔

اسم یازدہم بجہت قضائے حاجت يَا كَبِيْرُ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا تَهْتَدِي الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظْمَتِهٖ۔ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اس کو قضائے حاجات دینی و دنیوی کے لیے سات روز تک سات ہزار بار پڑھے تمام مقاصد اس کے پورے ہوں۔

ایضاً بجہت استقلال مراتب سلطنت و وزارت وغیرہ اگر کسی بادشاہ کی ولایت میں یا کسی کے حشمت میں یا کسی وزیر کی وزارت میں خلل واقع ہو یا کوئی دوسرا شخص اس پر تصرف کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ سات روزے رکھے اور ہر روز اس اسم کو ایک ہزار بار پڑھے اور بادشاہ حقیقی مالک الملک کی درگاہ میں صدق دل سے متوجہ ہو حق تعالیٰ بادشاہ کے معاندوں کو مقہور کرے اور وزیر کو صدر وزارت پر قائم رکھے اور اہل حشمت کو اپنی حشمت پر قائم رکھے اور حق تعالیٰ ایسا سبب کرے جس سے سب اس کے مطیع ہوں اور تمام مردمان فتنہ انگیز غارت ہوں اور تمام خلائق اس کی مطیع و منقاد ہو مگر شرط یہی ہے کہ اسم کا ورد ترک نہ کرے اور حقداروں کا حق موافق شریعت کے اپنے اوپر لازم و واجب سمجھے اور عدل کرتا رہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْعَدْلِ۔ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى احکام

الٰہی پر مستقیم رہے اور اتباعِ سنت سے زادِ آخرت جمع کرے۔

ایضاً بجہت لوٹائے قرض اگر کوئی قرضدار ہو اور کسی وجہ سے نہ ادا ہوتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کا ورد کرے اقل درجہ تین سو ساٹھ اور اکثر درجہ دس ہزار بار ہر روز پڑھے جب اس طرح ایک عرصہ تک مواظبت کرے تو خدا کے فضل سے مدیون قرض سے سبکدوش ہو اور خزانہ غیب سے اس کی امداد ہو اور تونگر ہو اس کو چاہیے کہ نامحرم سے اس اسرار کو ہرگز نہ کہے۔

دعوت کبریائی کا بیان۔ اور واضح ہو کہ صاحب دعوت اس عمل میں مقام سلطنت پر پہنچے۔ اور تمام جن و انس نظر بد سے محفوظ رہے اور اس قدر جلالت و شوکت زیادہ ہو کہ کسی کے ذہن میں نہ آئے اس دعوت کا نام دعوت کبریائی اس وجہ سے ہے کہ صاحب دعوت بہت جلد حضرت کبریا تک پہنچتا ہے اور ارواح کا معاینہ کرتا ہے اور اکثر اوقات اور اغلب ساعاتِ شب کو ان کا صاحب بھی ہوتا ہے اور دن کو بھی ان سے ملاقی ہوتا ہے جو کوئی اس کا دشمن ہو اس کو ہلاک کرتے ہیں اس میں سر عظیم ہے کہ چشم خلائق سے مخفی ہے مختصر ان اسرار سے بیان کیا جاتا ہے عامل کو چاہیے کہ چالیس روز اس اسم کی دعوت دے اور اکیس ہزار بار روز پڑھے تا مراتب کبریائی پر پہنچے اور اس ورد کو اس طور پر تقسیم کر کے پڑھے کہ نصف فجر کے بعد دو پہر تک اور نصف مغرب کے بعد سے دو پاس شب تک اور پڑھنے میں سعی کرے کہ نصف اوّل دو پہر تک تمام ہو جائے اور نصف ثانی نصف شب تک اور عروج ماہ سے اس اسم کو پڑھنا شروع کرے اور طریق مذکور نگاہ رکھے تاکہ سریع الاجابت ہو اور یہ بھی ضرور ہے کہ نہایت صاف دلی اور کمال اعتقاد اور یقین صادق سے ملازم خلوت ہو تاکہ مرتبہ وصول کو پہنچے۔ اور بحکم خدائے تعالیٰ سے تمام خلائق اور بادشاہ اور وزیر اور ارکان دولت اور مشاہیر مملکت اور تمام علماء اور صلحاء اور سادات اور قضاۃ صاحب دعوۃ کے خلوت خانہ میں آئیں اور حاضر ہوں اور ان کے دلوں میں اس کی طرف سے اعزاز و حشمت و وقار متمکن ہو اور حق تعالیٰ اس پر اسرارِ عالم معنوی مکشوف

فرمائے اور اس کے نفس امارہ کو مطمئنہ کرے پس ایسی حالت میں صاحب دعوت کو لازم ہے کہ اجتماع خلائق سے[1] معذور نہ ہو تاکہ اپنے عمل سے باز نہ رہے۔

اسم دوازدہم برائے حاجات | یَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَیْرِہٖ - یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی قضائے حاجات اور مہمات کے سبب سات روز تک بارہ ہزار بار پڑھے حاجات اس کی روا ہوں اور مہمات سرانجام پائیں۔

ایضاً برائے دفع سحر و امراض صعب | برائے دفع سحر و نظر و برص و جذام و بیماری اس اسم کو ہفت جوش کی انگشتری پر کندہ کرائے اور ہاتھ میں پہنے رہے خدا چاہے تمام بیماریاں دور ہوں - چاہیئے کہ حالت جنابت اور ناپاک جگہ میں نہ پہنے۔

ایضاً اگر کوئی آداب شرائط اسم سے مؤدب ہو حق تعالیٰ اس کو تمام مکاید شیطانی اور فریب جنات و انسانی سے محفوظ رکھے - اور جو کوئی اٹھاون روز تک برابر اس اسم کو پڑھے اور دس ہزار تعداد قرات روز پوری کرے صاحب دعوت کے دل میں اسرار پیدا ہو کہ تمام ارواح اور نفوس قدسیہ اور سیارات اور کواکب سے واقف ہو اور سب کو چشم سر سے معاینہ کرے اور حقیقت سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِھِمْ مشاہدہ کرے کیونکہ آیات ربانی اور اسرار یزدانی اسمائے عظام میں مندرج ہیں جب صاحب دعوت اس کو پڑھتا ہے تمام ارواح قدسیہ اور روحانیہ اور ارضیہ و جسمانیہ یعنی نورانی و ظلمانی جو عالم ملکوت اور جبروت میں ہیں اس کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور صاحب دعوت نور ولایت سے ان کا مشاہدہ اور معاینہ کرتا ہے - جیسا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ تعالیٰ اور عالم تمام علویات روحانی اور سفلیات

---

[1] یعنی خلائق کے جمع ہونے سے ایسا نہ کرے کہ اپنی ریاضت و مجاہدے سے باز رہے اور اپنے شغل بیدار میں رہے اور تمام فیوضات اور فتوحات کو ہاتھ سے دے بیٹھے اور کسی سخت بلا میں گرفتار ہو ۱۲ کشف الانوار۔

جسمانی کے انوار سے منور ہو اور اقتباس انوار ربانی سے بہرہ مند ہو اور اسرار عالم امر اس پر منکشف ہوں اور ظہور کرامات پر قدرت ہو اور اس کے ایک اشارہ میں خلائق کے مقاصد پورے ہوں اور علوم اولین و آخرین میراث مصطفوی سے بہرہ مند ہو۔

اسم سیزدہم يَا ذَاكِيُّ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ بِقُدْسِهٖ يَا ذَاكِيُّ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اپنی مراد دلی کے بر آنے اور جن و شیاطین کی تسخیر اور ان کے حاضر ہونے کا خواہاں ہو تو اس کو چاہیے کہ ایک چلہ تک ہر روز پندرہ ہزار بار پڑھے اور شنبہ کو زحل کی اول ساعت میں یا بارھویں تاریخ ماہ قمری کے پڑھنا شروع کرنے۔ خدا چاہے کامیاب ہو۔

ایضاً برائے تسخیر روحانیات اگر کوئی چہار شنبہ کو غسل پاک کرے اور جامۂ پاک پہنے اور خالی مقام میں بیٹھ کر اس اسم کو ایک ہزار اکیاون بار پڑھے اور چند روز پہلے سے تارک حیوانات جلالی و جمالی ہو تاکہ قلب میں صفائی آئے اور عالم ارواح کی انس کا باعث ہو اور عجائب کے معاینہ سے دیوانہ اور ہلاک نہ ہو۔ جس وقت عامل کی تعداد پوری ہو ہفت تن ارواح صاحب دعوت پر آشکارا ہوں۔ جامہ ان کا سبز اور کلاہ ترکی سر پہ ہو منہ ان کا مثل ماہتاب درخشاں ہو اور ان کے انوار کا عکس در و دیوار پر نمایاں ہو آتے ہی صاحب دعوت کے برابر بیٹھیں۔ اور کچھ کہنا چاہیں مگر صاحب کو لازم ہے کہ ہرگز بات نہ کرے بلکہ آواز بلند آواز سے اسم پڑھنا شروع کرے جب کہ وہ نہایت مصر ہوں اور یہ کہیں کہ اے آفریدۂ خدائے عزوجل تو کیا چاہتا ہے اور کیا غرض رکھتا ہے بیان کر اور اپنے مقصود کا اظہار کر صاحب دعوت عرض کرے گا کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو بزرگی بخشی ہے وہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے آپ نے فرمان اسم کی اطاعت کی اور میری دعوت

۱؎ نصاب دو لاکھ چھپن ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار عشر چونسٹھ ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدور برابر نصاب ۱۲ منہ رح

ہیں حاضر ہوئے میری آرزو یہ ہے کہ جس جگہ اور جس وقت کوئی ضرورت یا حادثہ نیک و بد سے مجھ پہ واقع ہو اس وقت آپ میری معاونت فرمائیں اور خاص سے معاملہ دوست دشمن میں قوت اور امداد آپ کی طرف سے ظہور میں آئے اور میرے ساتھ خاص لطف اور عنایت فرمائی جائے جب وہ قبول کریں صاحب دعوت اپنے سینہ پر ہاتھ دھر کر کھڑا ہو اور عرض کرے کہ کوئی نشانی اپنی مجھ کو ضرور مرحمت فرمائیے وہ عذر کریں گے پھر عرض کہ میرا مقصود آپ کی نشانی سے بہت بڑا یہ ہے" تاکہ دوبارہ مجھ کو دعوت دینے کی حاجت نہ پڑے۔ جب دعوت کا نام سنیں گے۔ فوراً ایک مہرہ اپنی نشانی کا مثل بیضۂ مرغ مخطط بخطوطِ سبز عنایت کریں گے۔ عامل کو لازم ہے کہ اس کی تعظیم کرے اور سر اور آنکھوں پر رکھے اور عرض کرے کہ مجھے آرزو ہے کہ آپ ان خطوط سے بھی مجھ کو مطلع فرمائیں وہ سب اس کو تعلیم کریں اور اس نوشتہ کے پڑھنے کی اجازت دیں اور یہ نصیحت فرمائیں کہ ناپاک ہاتھ نہ لگانا اور ناپاک جگہ میں نہ لے جانا اور زنِ حائضہ اور جنبی اور ہر فاسق و فاجر کی نظر سے مخفی رکھنا۔ عامل ان سب باتوں کو قبول کرے۔ اور نہایت عجز و انکساری سے پیش آئے اور معذرت کرے کہ آپ نے میری خاطر سے اس قدر تکلیف اٹھائی اور یہاں تک تشریف لائے۔ اب میں میں اجازت دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقام پر تشریف لے جائیں اور جب میں آپ کو بلاؤں اس وقت آپ آئیں۔ پس صاحب دعوت جب ان کو بلانا چاہے سات بار یہ اسم مبارک پڑھ کر مُہرہ پر دم کرے اور بخور کرے فوراً حاضر ہوں اور حاجت روا کریں اور اس دعوت میں بہت سے اسرار ہیں۔ حتی المقدور نامحرم پر ہرگز ظاہر نہ ہونے دے۔

ایضاً دعوت شمس اگر کوئی چاہے کہ تسخیر آفتاب کے لیے اس اسم کی دعوت دے تو اس کو لازم ہے کہ اوّل اپنے دل کو مال و منال اور جاہ و حشمت دنیوی کے فکر سے پاک کرے پھر اس کی دعوت دینے کا قصد کرے اور ایک سو پچاس روز تک برابر بے تعداد پڑھتا رہے تاکہ اس مدت میں کوئی ثمرہ اس کا پائے اور اکثر

اوقات اور اغلب ساعات آفتاب کے روبرو تنہائی میں پڑھے اور جو اسرار کہ ظاہر ہوں کسی سے بیان نہ کرے اس دعوت کو دعوت آفتاب اور تسخیر شمس کہتے ہیں۔ اس کی دعوت میں اپنے وظیفہ کا پورا خیال رکھے اور اوّل و آخر میں یَا شَمْسُ مُجِیْبُ دَعْوَتِیْ بِاللّٰہِ باوازِ بلند پڑھتا رہے اور اسماعظم آہستہ پڑھتا رہے ۔ بعد انقضائے مدّت معینہ آفتاب آسمان سے نیچے آئے اور بصورت جمیل و بشکل ملیح عامل کے روبرو آئے کہ جس کے دیکھنے سے عامل کا دل خوش ہو اور کسی قسم کی دہشت اس کے دل میں نہ آئے آفتاب عامل کے ساتھ موانست کرے اور محبت اور اخلاص کے ساتھ عامل سے اس کا مقصد دریافت کرے جب عامل اپنا مقصد بیان کرے نہایت خوشخوئی اور شیریں زبانی سے اس کو قبول کرے اور عامل اس کی طرف اسم پڑھتا ہوا نگاہ سے دیکھے آفتاب فوراً اس کو اپنی بغل میں لے اور کہے کہ میں نے قبول کیا جس وقت تو بلائے گا آؤں گا۔ اور جو تیری مہم ہوگی اس کا سرانجام کروں گا۔ اور میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ جب تو اسم پڑھے گا فوراً تیرے پاس آؤں گا۔ پس جب عامل اس لطف و عنایت کو دیکھے فوراً کھڑا ہو جائے اور ہاتھ سینہ پر رکھے اور دعا کرے اور بہت تواضع کرے اور کلمات معذرت کہہ کر رخصت کرے آفتاب اپنی جگہ پر جائے اور یہ مراقبہ میں مشغول ہو اسی وقت سے خلقت کا غلبہ زیادہ ہو اور صاحب دعوت کی طرف رجوع لائیں۔ اور باواز بلند پکاریں کہ اُٹھ اور تخت پر بیٹھ کہ تو ہمارا بادشاہ ہے ہم تیرے مطیع فرمان اور تابعدار ہیں۔ اور تمام خلائق تیری بادشاہت پر متفق ہے عامل کو لازم ہے کہ ان لوگوں کے سخن پر ہرگز التفات نہ کرے اور نہ تخت پر بیٹھے۔ کیونکہ سردست بادشاہی قبول کرنے میں نقصان اور خلل زیادہ ہے۔ ہاں یہ ترکیب کرے کہ ایک چلہ تک کسی دوسرے شخص کو اس پر نصب کرے بعد اس کے جب دوسری بار خلق اس کی طرف رجوع کرے اس وقت قبول کرے۔ اور تخت پر بیٹھ جائے تو خدا چاہے ایک مدتِ دراز تک بادشاہی سے تمتع اٹھائے اور توفیق خیر اس کی رفیق ہو یہاں تک کہ سب امور میں رضائے حق۔

سبحانہ تعالیٰ کو مقدم سمجھے اگر یہ چاہے کہ یہ دولت سلطنت اور شوکت و سعادت دیر تک برقرار رہے تو اس کو لازم ہے کہ تقویٰ اختیار کرے اور وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى کا عامل ہوکر ذخیرہ زاد دارین تصور کرے تاکہ سب لوگ اس کی صحبت اور اتباع سے صلاحیت حاصل کریں کیونکہ اَلنَّاسُ عَلٰى دِيْنِ مُلُوْكِهِمْ صحیح ہے جب بادشاہ صلاحیت و تقویٰ اور اتباع خدا و رسول پہ ثابت قدم ہو تو پھر اس کی متابعت سے سب لوگ اسی پر مستقیم ہوں۔ اور اس کی پرہیزگاری صراطِ مستقیم پر استقامت بخشے۔

اسم چہاردہم برائے توسیع رزق يَا كَافِيَ الْمُوَسِّعُ لِمَاخَلَقَ لَمِنْ عَطَايَا فَضْلِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی یہ اسم بہ نیت توسیعِ رزق بارہ روز تک ہر روز بارہ ہزار بار پڑھے رزق میں ترقی ہو۔

ایضاً برائے حصول مقصد مراد اگر کوئی شخص کسی سے کچھ آرزو رکھے تو اس کو چاہیے کہ یہ اسم پوست آہو پر مشک و زعفران سے لکھ کر اور اس کے آستانہ کے بالاخانہ پر چھپا دے اس کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ والضحیٰ تین بار پڑھے اور سلام کے بعد سجدہ میں جاکر پچاس بار اسم مذکور پڑھے پھر حضرت مجیب الدعوات سے اپنی حاجت چاہے۔ خدا چاہے مقرون باجابت ہو اور جس چیز کی آرزو رکھتا ہے حاصل ہو اور مراد دلی بر آئے۔ اور حق تعالیٰ اس کو ایسا سعید کرے کہ اگر مٹی کے اندر ہاتھ ڈالے تو سونا پائے اور جس طرف اس کا دل مائل ہو مرضی حق تعالیٰ سے کامیاب ہو۔

ایضاً برائے رزق حسنہ جو کوئی چاہے کہ رزق حسنہ سے بہرہ مند ہو اور صاحب دولت و نعمت ہو اس کو چاہیے کہ طالع سعد میں (یعنی اس وقت کہ قمر برج دلو میں ہو) اس اسم کے حروف کاغذ خطائی پر لکھے اور موم اس پر لپیٹے پھر کوزہ میں رکھ کر تھوڑا تھوڑا پانی اس میں سے پیا کرے اور تھوڑا سا خانہ مطلوب کی طرف بھی ڈالے خدا تعالیٰ سب مرادیں اس کی پوری کرے۔

ادعوت عطائی برائے حصول مرادات و مدارج اخروی و حصول دیدار الٰہی اگر کوئی شخص لاچار ہو اور کچھ نہ آتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کے عامل کی طرف توجہ کرے تا کہ اس کی برکت انفاس سے مقصد پورا ہو۔ کیونکہ صاحب دعوت جو کچھ خدا اور رسول سے چاہتا ہے فوراً ملتا ہے۔ اور جس کی طرف اشارہ کرتا ہے ہرگز اس کی اطاعت سے سر نہیں پھیرتا۔ اس دعوت کا نام عطائی ہے۔ جو کوئی ایک سال تک ہر روز سات ہزار بار پڑھے اول دعوت میں حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی عنایت و عطا سے اس پر مغفرت و رحمت اور آخرت میں انواع نعمت سے مشرف ہو۔ چنانچہ موقف حساب سے معافی ہو کر یَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا سے مشرف ہو اور عذاب قبر اور حشر اور پلصراط سے خلاصی پائے اور اس کی شفاعت سے بہت سے گنہگار بخشے جائیں اور اولیاء اور انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ اس پر نظر رحمت ڈالیں اور اس کی عزت کریں اور ان نعمتوں کے علاوہ سب سے بڑھ کر لقائے حق ہے کہ جنت میں دیدار سے مشرف ہو اور وہ ایک ایسی جنت ہے کہ لا فیہا حور و لا قصور ولکن تجلی ربنا ضاحکا اور فی مقعد صدق عند ملیک بلکہ مقتدر اسی جنت کی شان ہے حق تعالیٰ ہم کو اور تم کو اور سب طالبین مخلصین کو نصیب فرمائے آمین آمین آمین یارب العالمین۔

اسم پانزدہم یَا نَافِعُ مِنْ کُلِّ جَوْرٍ لَمْ یَدْ مِنْہُ وَلَمْ یُخَالِطْہُ فِعَالُہٗ یہ اسم جلالی ہے خاصیت اس کی بہت ہے عاملان کامگار اور متصرفان نامدار فرماتے ہیں کہ جس جگہ اس اسم کی دعوت دیجائے وہ جگہ تاراج اور ویران ہو جاتی ہے خواہ قریہ ہو خواہ شہر اس کا برباد ہونا نشان اجابت ہے لیکن عاملان دیندار سوائے کوہستان یا جنگل بیابان یا کنارہ آب کے اور کسی جگہ پر اس کی دعوت دینے کا قصد نہیں کرتے۔ جب ایسی جگہ پاتے ہیں خلوت گزین ہو کر دعوت میں مشغول ہوتے ہیں اور بجائے ہر حرف ہزار بار بمدت معروف اس کو پڑھتے ہیں اگر کوئی جگہ اس دعوت کے سبب سے خراب اور ویران ہوئی ہو تو عامل کو لازم ہے کہ اس اسم کو ان اعرابوں سے

پڑھے خدا چاہے پھر آباد ہو جائیگی کُل بفتح لام اور رفعالہ بفتح فاء۔

ایضاً برائے ہلاکی اعداء حضرت سلطان الموحدین شیخ علی شیرازیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ ہلاکی اعداء کے لیے منگل کے روز سورج نکلتے وقت کہ ساعت مریخ ہے۔ دو رکعت نماز ادا کرے پہلی میں بعد فاتحہ الم ترکیف پچیس ۲۵ بار اور دوسری میں تبت یدا پچیس بار پڑھے۔ اور سلام کے بعد سجدے میں جائے اور سو بار یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پڑھے۔ اور سر ننگا کرے اس کے بعد اسم شروع کرے اور چالیس روز تک سولہ ہزار پانسو مرتبہ پڑھے۔ بیشک اعداء ہلاک ہوں۔

ایضاً اگر صاحب دعوت تمام تصورات باطل سے مبرا ہو اور صفت ملکیہ سے متصف ہو اور کم کھانا کم سونا کم بولنا اختیار کئے ہوئے ہو اور کل معلومات اس کے عین اعیان میں ہو اور اس اسم کا باسند شرائط عامل ہو اور مکاشفات و معاملات باطنی سے آگاہ ہو اس وقت اس کو لازم ہے کہ اس اسم کے خواص دریافت کرے اور بے حساب خلوتیں اس اسم کی دعوت کے لیئے کرے اور اس کا عامل ہو کیونکہ اس کا نام تسبیح اعظم ہے تاکہ اس کی برکت سے جمال قدس اور جلالِ سبوحی سالک کے منزل دل میں جلوہ افروز ہو لیکن بڑی شرط یہ ہے کہ خلائق دنیاوی سے اپنے دل کو سالک پاک رکھے تاکہ وہ اسرار الٰہی اس پر مکشوف ہوں جو کسی سالک پر نہ ہوئے ہوں۔ اور عین اثنائے دعوت میں جمال مبارک ارواح انبیاء علیہم السلام سے مشرف ہو اور ان کے پرتو جمال سے منور ہو جس وقت ان کو دیکھے فوراً اُٹھ کھڑے ہو کر سلام کرے۔ اور جب وہ نماز میں مشغول ہوں تو آپ بھی ان کا اتباع کرے۔ اور مسبّح اسم ہو۔ نماز کے بعد صاحب دعوت کی طرف رخ فرمائیں اور دریافت کریں کہ اے مسبّح تیرا کیا مطلب ہے عرض کرے کہ آپ پر کوئی امر مخفی نہیں آپ کو خود معلوم ہے پس اس کے سوا اور کچھ نہ کہے اور کچھ خوف دل میں نہ لائے اپنے حال پر مستحکم رہے اور اسم کو ترک نہ کرے پڑھتا رہے پھر امام ارواح انبیاء دریافت کرے کہ تیرا کیا مقصد ہے۔ مسبّح عرض کرے کہ میرا مقصد دیدار الٰہی اور حقائق اشیاء

سے آگاہی حاصل کرنا ہے امام انبیاءؑ فرماوے کہ ہم تکلموا النَّاسَ عَلیٰ قدرِ عقولِھم
پر مامور ہیں اگر تیرے سر میں یہی سودا ہے تو کھڑا ہو اور ہمارے ہمراہ ہو۔ دل قوی
رکھ اور اسم اعظم کو ترک نہ کر تاکہ تجھ کو بتدریج نُو خانقاہ سے عبور کرادیں اور عجائب
وغرائب معائنہ کرائیں مسیح ان کی اطاعت کا مطیع ہو جب پہلی خانقاہ میں
پہنچیں ایک پیر واحد العین کو دیکھیں کہ اس کے روبرو اصطرلاب رکھا ہوا ہے۔
عامل خاموش علیحدہ ایک طرف کو بیٹھ جائے جماعت ارواح انبیاءؑ بعد سلام
اس سے کلام کریں اور اس مسیح کے احوال واعمال وقبولیت دریافت کریں۔
وہ جواب دے کہ میں نے علم غیب سے دریافت کیا تھا کہ یہ مرد مقبول حضرت
عزت ہے۔ یہ سخن سن کر الحمد اللہ کہیں اور دوسری خانقاہ میں پہنچیں۔
وہاں بھی ایک مرد منوفی طبیعت کو دیکھیں کہ اس کے آگے ایک دفتر رکھا ہوا
ہے۔ جماعت ارواح انبیاءؑ بعد سلام عامل کا احوال دریافت کریں وہ کہے کہ
میں نے اپنی کتاب میں دیکھا تھا کہ یہ شخص مقبول حضرت عزت ہے وہاں سے رخصت
ہو کر تیسری خانقاہ میں آئیں دیکھیں کہ ایک جمیل صورت ہے اس کے
آگے اسباب مزامیر اور اسباب طرب رکھا ہوا ہے۔ بعد سلام کے اس سے بھی
دریافت کریں وہ کہے کہ میں نے اسباب ساز سے دریافت کیا تھا کہ یہ شخص
مقبول حضرت عزت ہے پھر چوتھی خانقاہ میں آئیں وہاں عجیب وغریب
معاملہ دیکھنے میں آئے اور مظہر کل موجودات کا معائنہ ہو اور صاحب دعوت عین نور
ہو۔ اور یہ نشان اس منزل کا ہے وہاں ایک ایسے نورانی شخص کو دیکھیں کہ وہ تمام
صفاتِ حمیدہ سے متصف ہو اور اس کے پاس بہت سی تیغ رکھی ہوں۔ اور
چند طیور خوش آواز اس کے گرد پھرتے ہوں۔ یہ جماعتِ انبیاءؑ بعد سلام اس
سے مکالمت کریں اور مسیح کا احوال دریافت کریں اس کے جواب میں وہ کہے کہ
میں نے خلقت آدمؑ سے پہلے دریافت کیا تھا کہ یہ مسیح مقبول حضرت ہے پھر وہاں
سے رخصت ہو کر پانچویں خانقاہ میں آئیں اور معائنہ کریں کہ ایک شخص سرخ

رنگ با مہابت ننگی شمشیر ہاتھ میں لیے بیٹھا ہوا ہے۔ ارواح انبیاء بعد سلام مسیح کا حال دریافت کریں وہ کہے کہ میں ہزار سال پہلے سے جانتا ہوں کہ یہ شخص مقبول حضرت الٰہی ہے پھر چھٹی خانقاہ میں پہنچیں وہاں بھی ایک پیر نورانی کو دیکھیں کہ آثار سعادت اور خوشخوئی اس کی پیشانی سے عیاں ہوں بلباس علمأ اور فقہاء بیٹھا ہوا پائیں اور ایک پانی کا چشمہ اس کے رو برو بہتا ہوا دیکھیں ارواح انبیاء بعد سلام اس سے مکالمت کریں اور مسیح کا حال دریافت کریں وہ کہے کہ میں نے لوح محفوظ پر لکھا دیکھا ہے کہ یہ شخص مقبول حضرت عزت ہے۔ پھر ساتویں خانقاہ میں آئیں وہاں ایک پیر مردہ سیا رنگ با مہابت و صلابت و غیور بیٹھا ہوا معاینہ کریں اور اشیاء مختلف اس کے رو برو رکھی ہوئی ہوں۔ جماعتِ ارواح بعد سلام مسیح کے احوال کی بابت گفتگو کریں وہ جواب دے کہ میں کئی ہزار سال پیشتر سے جانتا ہوں کہ یہ شخص مقبول حضرتِ عزت ہے پھر آٹھویں خانقاہ میں آئیں اور عجائب و غرائب کا معاینہ کریں۔ اور ایک جماعت مختلف الاحوال کو دیکھیں کہ بعضے ان میں سے بر کوع بعض بسجود اور بعض بقیام۔ ایک گروہ بحالت تشہد۔ ایک قوم مشغول بہ تسبیح۔ ایک جماعت مصروف بذکر حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ اور بعض بذکر عیسیٰ روح اللہ اور بعض بذکر موسیٰ کلیم اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام و بعض بذکر آیۃ قرآن شریف اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور بعض بجماعت اور بعض منفرد ذکر الٰہی میں مشغول ہیں اور ان کے گرد قندیلیں روشن ہیں اور ارواح اولین و آخرین ذوق و شوق کے ساتھ رقص کر رہی ہیں۔ چنانچہ بعض کو مسیح پہچانے اور بعض کو نہ پہچانے۔ جب یہ جماعت ارواح انبیاء علیہم السلام وہاں پہنچے تو سلام علیک کرے ایسی ہی ایک آواز اور ظاہر ہو۔ اور سب کے سب نماز میں مشغول ہوں مسیح اپنے حال پر مراقب ہو کر ارواح انبیاء علیہم السلام کی متابعت کرے اور عالم روحانی کا تماشا معاینہ کرے۔ ناگاہ جہتر انبیاء علیہم السلام اُٹھے۔ اور

مذاکرے کہ یا عباد اللہ المخلصین العارفین الصالحین اسمعو اسمعو اسمعو جب تین بار یہ کہا جائے سب کے سب خاموش ہو جائیں اور وہ غلغلۂ تسبیح و تہلیل کم ہو جائے۔ اور جماعت ارواح انبیاء بھی خاموش ہو کر سنیں حضرت انبیاء علیہم السلام خطبہ پڑھے اور باری تعالیٰ کی حمد بیان کرے پھر اثنائے خطبہ میں بیان کرے کہ اس مسبح کے حق میں کیا کہتے ہو وہ مقربان حضرت عزت اس کے جواب میں یہی کہیں کہ یہ شخص مقبول حضرت حق تعالیٰ ہے جب یہ بشارت سُن لیں تو اس منزل سے گزر کر نویں خانقاہ میں آئیں وہاں ایک پیر عالم وزیرک کو بیٹھا ہوا پائیں۔ ارواح انبیاء سلام علیک کہیں وہ اس کا جواب دے پھر ارواح انبیاء مسائل کتب اولین وآخرین پر بحث کریں۔ مسبح معاینہ کرے کہ اس پیر کا ہر بن مو کلام کر رہا ہے۔ پھر اس مسبح کے حق میں کلام کریں وہ پیر فرمائے کہ میں نے لوح محفوظ میں کئی ہزار سال ہوئے دیکھا ہے کہ یہ شخص بہ سبب برکت دعوت اسم مقبول حضرت سبحانہٗ و تعالیٰ ہے دنیا کے کاموں میں کشادگی ہو اور عالم ناسوت و ملکوت و جبروت ولاہوت سے آگاہ ہو اور اس سے آگے لامکان ہے کہ فیض بے نشان عالم لامکان سے اس مکان میں آتا ہے میں اس کو وہاں پہنچا سکتا ہوں جماعت ارواح انبیاء بارک اللہ فرمائے بعد ازاں وہ پیر اور جماعت انبیاء باتفاق عالم غیب کی طرف رخ کریں اور مناجات کے لیئے ہاتھ اٹھائیں کہ (اے خالق کل مخلوقات وائے صانع کل مصنوعات پاک کنندہ دل مومناں از مغشوشات ایں مسبح را قبول کن) ناگاہ عالمِ وحدانیت سے ایک صدا آئے کہ (اے مہتر عالمیان و بہتر آدمیان بدان وآگاہ باش آن روز کہ ایں صاحب دعوۃ تسبیح می کرد ہماں وقت قبول حضرت خود گردانیدیم او معلوم کنید کہ ہر قدرت وفعل کہ ملائکہ دارند مہتر جبرائیل را دادیم وقبولیت وقدرت کہ مجموع انبیاء دارند بحضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بخشیدیم بہ سبب ایں دعوت کہ محبوب ماکردہ است ثواب درجۂ جبرئیل و محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحبِ دعوت را عطا کردیم و صراط المستقیم بروے نمودیم ہر فرزند آدم کہ ایں اسم را بسیار خواند درجات اولیاء

وا انبیاء در نامۂ او ثبت شود، اس کے بعد ایک آواز تین بار باعظمت سنائی دے
اِرْجِعُوْا اِرْجِعُوْا اِرْجِعُوْا جماعت ارواح انبیاء بہمراہی پیر اس مقام سے واپس
آئیں اور خانقاہوں سے گزرتے ہوئے مسبح کے حجرے میں داخل ہوں اور صاحب
دعوت کو پہنچا کر اس کو کنار میں لے کر اور اُس کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر سلام علیک
کر کے رخصت ہوں۔ صاحبِ دعوت ان کے فراق میں گریہ وزاری
شروع کرے اور بہت بے قرار ہو۔

واضح ہو کہ اگر کوئی مسافر ہزار برس سیر کرے تو یہ عجائب وغرائب ہرگز اس کے
دیکھنے میں نہ آئیں جو اس مسبح نے ایک ساعت میں دیکھے۔ جو کوئی اس مرتبہ
کو پہنچا۔ اس نے سب کچھ دریافت کیا۔ کیونکہ ہر ایک عالم کی مختلف زبانیں ہیں۔ جو
بغیر اس کے سمجھ نہیں سکتا۔ چنانچہ ناسوتیاں ملکوتی زبان سے واقف نہیں۔ اور
ملکوتیاں جبروتی زبان سے آگاہ نہیں۔ اور جبروتیاں لاہوتی زبان سے ماہر
نہیں۔ اور لاہوتیاں حال اخفا کو نہیں پاتے۔ جو لوگ کہ اپنے سے گزر گئے اور اسرار
ربوبیت کو دریافت کیا اور فنا اور بقا کے دروازہ کو اپنے اوپر کھولا انہوں نے
ہر شئے کا مشاہدہ کیا اور وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ سے آگاہ ہوئے اور اس
اسم کے فوائد شرح وبسط کے ساتھ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین مقتول رحمۃ اللہ علیہ
سے مطالعہ کرے وہاں سے دیکھ کر دعوت میں مشغول ہو۔ اگر کوئی شخص اپنی رحلت
کے وقت اس اسم کا تصرف اپنے مرید یا اپنے فرزند کو عطا کرے تو وہی تصرف
اس کو نصیب ہوگا اور صاحبِ دعوت کا کسب ضائع نہ ہوگا۔ اور کئی پشتوں تک
یہ اثر قائم رہے گا۔ اس دعوت کو اپنے مرشد کامل عامل سے سیکھے اور سند دعوت
دریافت کرے تاکہ جلد اثر ہو اور اپنے مقصود ومطلوب کو پہنچے واللہ اعلم بالحق۔

ایضاً برائے خلاصی از پنجہ ظالم اگر کوئی شخص کسی ظالم کے پنجے میں گرفتار ہو یا کسی قید میں
محصور ہو کہ اس سے مخلصی ممکن نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس اسم کو ہر روز ہزار بار
پڑھے۔ حق سبحانہ تعالیٰ اس کو خلاص کرے گا۔ اور ہر بلا سے نجات بخشے گا۔ اس اسم

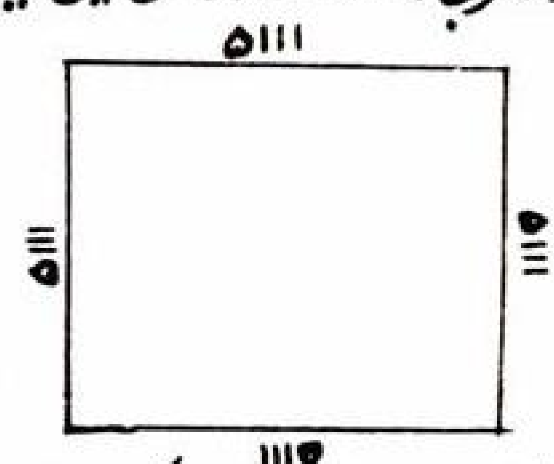
کو تسبیح اعظم کہتے ہیں۔

اسم شانزدہم یَاحَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا۔ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کسی کے ہوش زبان آنکھ بند ہو اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہیے کہ چالیس روز تک اس اسم کی دعوت دے۔ اور بہت کوشش کے ساتھ ہمیشہ ہر وقت اس ذکر میں مشغول رہے۔ خدا چاہے جلد صحت پائے۔

ایضاً برائے تسخیر جنات اگر کوئی شخص جنوں کی تسخیر کا طالب ہو تو اس کو چاہیے کہ ایک سال تک خلوت اختیار کرے اور بے انتہا اس اسم کو پڑھنا شروع کرے۔ اور ہمیشہ اس طرف دھیان رکھے کہ دیکھیے اب پردۂ غیب لاریب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ خدا کی قدرت سے آخری خلوت میں سات علامتیں ظاہر ہوں اور ان کے ظاہر ہونے پر دل کو قوی رکھے اور حق کی جانب متوجہ ہو اور کثرتِ اسم سے غافل نہ رہے وہ سات علامتیں یہ ہیں۔ اوّل جب تین دن گزریں تمام عالم اس کو سبز دکھلائی دے۔ چنانچہ درو دیوار جامہ تن بدن اپنا پرایا سب سبز معلوم ہوں۔ چاہیے کہ خوف و ہراس اپنے دل میں ذرا نہ لائے دوئم آٹھویں روز دو تن صاحب دعوت کے پاس آئیں اور کہیں کہ اے فرزند آدم تیرا اس دعوت سے کیا مقصد اور مطلب ہے۔ کھڑا ہو اور اپنے کاروبار دنیوی میں مشغول ہو ایسا نہ ہو کہ کچھ نقصان پہنچے۔ صاحبِ دعوت کچھ جواب نہ دے۔ بلکہ اسم کو اور پکار پکار کر پڑھنا شروع کردے۔ اور ہرگز نہ ڈرے ورنہ ہلاکت کا خوف ہے سوئم تیرھویں دن ایک مرغ سبز مانند ہما آئے اور عامل کے سر پر بیٹھے اور بانگ دے تو اور مرغ مثل اس کے چھوٹے چھوٹے جمع ہوں عامل اپنے اسم کو بلند آواز سے پڑھتا رہے اور ذرا خوف و خطر دل میں نہ لائے تھوڑی سی دیر کے بعد وہ مرغ سب چلے جائیں گے۔ چہارم سترھویں

؎ نصاب دو لاکھ پچاس ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ پچیس ہزار۔ عشر باسٹھ ہزار قفل تین سو ساٹھ۔ دور مد و برابر نصاب۔

روز عصر کے وقت ایک شخص برقع پوش بشکل درویشاں عامل کے پاس آئے اور سلام علیک کرے۔ صاحبِ دعوت سوائے سلام کے اور اس سے کچھ بات چیت نہ کرے مگر تعظیم وتکریم اشارہ سے بجالائے اور اسم کے پڑھنے میں مشغول ہو اور اصلاً اس کی بات کا جواب نہ دے ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ پنجم۵ ستائیسویں روز تمام جن والانس اور دیو و پری کافر و مسلمان سب کے سب حاضر ہوں۔ اور مراد و مقصود دریافت کریں لیکن کسی سے کچھ بات نہ کرے اور نہ ان کی بات کا جواب دے اتمام دعوت تک اپنے راز کو پنہاں رکھے ششم۶ اٹھائیسویں دن سے چلہ تک اپنے حجرہ میں اس شکل کا مندلہ مربع بناوے اور اس میں بیٹھ کر اسم پڑھے اور رات کو سبز چراغدان



پر چراغ روشن کرے اور اس میں روغن زیتی یا چنبیلی ڈالے اور سترہ بار آیۃ قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن الخ فتیلہ پر پڑھ کر دم کرے اور روشن کردے بعد اس کے دعوت اسم میں مشغول ہو۔ سات رات تک اسی طرح کرے یکایک چار مرد اس مندلہ کے گرد پیدا ہوں اور کہیں کہ اے فرزندِ آدم اٹھ اور اس مندلہ سے باہر آ اور اپنا مقصد بیان کر اگر مال چاہتا ہے مال دیں گے اگر کسی پر فریفتہ ہے تیرا معشوق حاضر کریں گے اگر علم کا خواستگار ہے علم سکھادیں گے اور اگر تیرا کوئی دشمن ہے تو اس کو ہلاک کریں گے۔ غرض کہ بہت سی قسمیں کھائیں گے اور مقصد دریافت کریں گے اور کہیں گے کہ جو تو کہے گا ہم وہی کریں گے۔ مگر عامل کو چاہیے کہ ہرگز ان کے دم میں نہ آئے اور اصلاً کلام نہ کرے اور نہ اس مندلہ سے باہر آئے اور نہ اپنی جگہ سے ہلے ورنہ ہلاک ہونے کا خوف ہے۔ ہفتم۷ آخر روز چلہ کے ایک شور و شغب عظیم پیدا ہوا اور دن سے ہی طرح طرح کی مشعلیں اور جلتے ہوئے چراغ گھوڑے پر سوار بصورت مختلفہ نظر آئیں گے رات تک یہی تماشا دیکھنے میں آئے گا کہ ناگاہ ان کے درمیان ایک سلطان با صاحبت شیر پہ سوار مع الخدام پر از طبق زر وجواہر برائے نثار مع تیس ہزار پری کے صاحبِ دعوت

کے روبرو حاضر ہو اور سلام کرے صاحبِ دعوت تعظیماً کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے اور اشارے سے جواب دے اور زبان سے قطعاً کلام نہ کرے بادشاہ عرض کرے کہ اے عامل و عالم ربانی اور اے زبدۂ دریات انسانی والے فرزندِ آدم خلیفہ حقانی تیرا مطلب کیا ہے۔ صاحبِ دعوت بیان کرے کہ اے ملک ارواح خدائے خالق اشباح تجھ سے راضی ہو میری مراد یہ ہے۔ کہ اپنے لشکر کو میری حاجت کے لیے ممد و معاون کر۔ تاکہ جس وقت میں ان کو بلاؤں حاضر ہوں۔ اور معاونت کریں اور نظر اتحاد اور مودت کو مجھ سے نہ پھیریں۔ المقصود وہ اپنے لشکر کو دکھلائے اور اس کے حکم کا مطیع کرا دے۔ اسناد اس اسم کی بہت ہیں۔ مختصراً یہاں معرضِ تحریر میں آئیں۔

اسم ہفتدہ برائے استغناء يَا مَنَّانُ ذُوالْاِحْسَانِ قَدْ عَمَّ كُلَّ الْخَلَائِقِ مِنْهُ یہ اسم جلالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی ہمیشہ مقروض رہتا ہو اور سخت عاجز ہو تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کی بہت تلاوت کرے حق تعالیٰ خزانہ غیب سے اس کا قرضہ ادا کر دے گا اور جو کوئی اس سے معاملہ کرے گا فائدہ اٹھائے گا۔ اور وہ شخص اسی کی برکت سے صاحبِ اولاد اطفال کثیر ہو گا۔

ایضاً برائے ملاقات رجال اللہ و فوائد جلیلہ اگر کوئی اپنی ترقی شغل و عمل یا دوسرے کے لیے اس اسم کی نو سو سٹھ[1] روز تک دعوت دے اور ہر رات دن سات ہزار بار پڑھے کوئی شخص رجال اللہ سے کہ مثل اس کے ایسا صاحبِ شوکت و عظمت نہ دیکھا ہو عامل کے پاس آئے اور ایسا علم سکھلائے کہ وہ پھر کسی چیز کا محتاج نہ رہے۔ اور دنیا و آخرت کا توانگر ہو جائے اور انواعِ علم کیمیا سے بھی اس کو تعلیم کرے کہ اگر خاک میں ہاتھ ڈالے تو سونا ہو جائے لیکن صاحبِ عمل کو لازم ہے کہ ایسے کاموں کی طرف ملتفت نہ ہو تا کہ شغل حق سے باز نہ رہ جائے اور غبار

---

[1] نصاب دو لاکھ چھپن ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار۔ عشر چونسٹھ ہزار قفل تین سو ساٹھ۔ دور مد دو برابر نصاب۔

تر ددات اس کے آئینہ دل میں نہ جمیں۔

ایضاً برائے راہ یابی | اگر کوئی شخص راہ بھولا ہو تو نوے مرتبے اس اسم کو پڑھے۔ خدا چاہے راہ پائے۔

ایضاً برائے حصول سامان | اگر کوئی بے سر و سامان ہو تو اس کو چاہیے کہ ہر روز ننانوے بار پڑھے خدا چاہے صاحب سامان ہو۔

اسم ہیجدہم یَا دَیَّانَ الْعِبَادِ کُلٌّ یَقُوْمُ خَاضِعًا لِرَھْبَتِہٖ وَرَغْبَتِہٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی جامۂ خانۂ کعبہ شریف پر مشک و زعفران سے یہ اسم لکھ کر میت کے سینے پر رکھ کر مردہ کو دفن کرے خدا تعالیٰ کے حکم سے وہ شخص عذاب گور سے نجات پائے اور اس پر عذاب نہ ہو اگرچہ لائق جرم ہو۔

ایضاً برائے مرض صعب | اگر کوئی شخص برص میں مبتلا ہو کہ وہ کسی علاج سے اچھا نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہیے کہ یہ اسم کاغذ خطائی پر مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ خدا چاہے عارضہ برص سے شفا پائے۔

ایضاً برائے فسخ عزم سفر | اگر کوئی شخص سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور دوسرا شخص اس کا باہر جانا پسند نہ رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ یہ اسم پوست آہو پر مشک و زعفران سے لکھ کر اس کی دیوار میں جو جانب قبلہ ہو چھپا دے اور تیس دن تک یہی اسم برابر ہر روز ایک سو بیس مرتبے پڑھے۔ خدا چاہے اس کا ارادہ عزم سفر سے فسخ ہو جائے گا۔

ایضاً برائے مال و متاع در سفر | اگر کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے اور اس اسم کا پوست آہو پر مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے اسباب میں رکھ لے حق تعالیٰ اس کا اور اس کے مال کا نگہبان ہو گا۔ اور اگر راستہ میں چور یا رہزنوں کی جماعت اس کے نقصان کا قصد کریں تو حق تعالیٰ ان کی آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرہ کر دے گا۔

ایضاً برائے سلامتی مال از سرقہ و خیانت | اگر کوئی چاہے کہ کسی کو اپنا مال و متاع

۱؎ نصاب تین لاکھ چھبیس ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ باسٹھ ہزار۔ عشر اکیاسی ہزار قفل تین سو ساٹھ۔ دور دس۔ بدور برابر نصاب

امانتہً سپرد کرے تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کو سفید حریر پر لکھ کر اپنے اسباب میں مخفی رکھ دے اور لکھتے وقت عود کا بخور کرے اور کسی سے اس امر کی اطلاع نہ کرے خدا چاہے اس کی امانت سلامت رہے اور کوئی اس کے مال کی خیانت پر قادر نہ ہو۔

ایضاً برائے حصول مقاصد جو مومن کہ ستر روز تک برابر پانچہزار بار اس اسم کو پڑھے گا تمام مقصد دلی اس کے پورے ہوں گے اور مقبول ارواح واشباح (اجسام) ہوگا اور حسد اور کینہ اور کپٹ سے اس کا دل صاف ہوگا۔

اسم نوزدہم برائے باز آمدن غائب یَا خَالِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلٌّ اِلَیْهِ مَعَادُهٗ یہ اسم مشترک ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی غائب ہو اور اس کا کچھ پتا نہ ملتا ہو تو طالب کو چاہیئے کہ یہ اسم پانچ ہزار بار پڑھے اور اس کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور آیۃ الکرسی دس دس بار پڑھے اور سلام کرے بعدہ سجدہ میں جائے اور سو بار اس درود شریف کو پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ پھر ہزار بار اسم مذکور پڑھے اس کے بعد اسم مسطور مشک و زعفران سے کاغذ پر لکھے اگر پوست آہو ہو تو سب سے اولیٰ ہے۔ پھر اس تعویذ کو اپنے تکیہ کے نیچے رکھے اور سو جائے حق تعالیٰ کے حکم سے غائب کو خواب میں دیکھے گا اور جو کچھ سختی یا راحت گزرتی ہوگی بیان کرے گا۔ اگر زندہ ہے تو بہت جلد واپس آئے گا۔ اور بغیر گھر آئے اس کو چین اور آرام اور قرار نہ ہوگا۔

اسم بستم یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثُهٗ وَمَعَاذُهٗ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کو دو شنبہ یا پنجشنبہ کو طلوعِ آفتاب کے

---

[1] نصاب تین لاکھ چوبیس ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ باسٹھ ہزار۔ عشر اکیاسی ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدد برابر نصاب۔

[2] نصاب دس لاکھ نواسی ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ چوالیس ہزار پانچ سو عشر بہتر ہزار دو سو پچاس ہار قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدد برابر نصاب۔

وقت چڑھے چاند سات روز تک ہر روز سات ہزار بار پڑھے۔ حق کی محبت اس کے دل میں پیدا ہو۔

ایضاً برائے حب اگر کسی کو اپنے عشق میں بیقرار کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ اس اس اسم کو کاغذ خطائی پر مشک و زعفران سے لکھے اور بہتے پانی میں ڈالے۔ اور وہیں اس پانی کے کنارے ایک ہزار بار اس اسم کو پڑھے ایسے وقت میں عامل تارکِ حیوانات جمالی وجلالی کا ہو۔ اور روزہ دار رہے تو بہت ہی خوب ہے۔ اور اس اسم کی تلاوت کے وقت خوشبو کا استعمال کرے اور عود جلائے خدا چاہے اس کا مطلوب مضطرب ہو کر اس کے پاس آئے اگر وہ قید آہنی میں بھی مقید ہو گا تب بھی اس کے پاس پہنچے گا۔ اور جو شخص پانی پر دم کر کے اس کو پئے گا با ایمان مرے گا۔ اور عذابِ قبر اور سکرات موت اور پلصراط کے خوف سے نجات پائے گا۔

ایضاً برائے دفع جنون اگر اس اسم کو دار چینی کے ٹکڑوں پر لکھ کر پانی میں گھس کر کسی مجنون یا سودائی کو پلائے خدا چاہے شفا پائے۔

ایضاً برائے خلاصی از مشکلات اگر کوئی شخص اس اسم کو ہر روز بوقت صبح، ایک سو پانچ مرتبے پڑھے خلق اس کی مطیع ہو اور تمام بلاؤں اور سختیوں اور مشکلوں سے رہائی پائے اور دارین کا مقصود اس کو نصیب ہو اگر خاص کسی کے مطیع ہونے کی نیت سے پڑھے وہ شخص اس کا مطیع ہو۔

ایضاً برائے تسخیر ارواح و دیگر فوائد جلیلہ اگر کوئی شخص تسخیر ارواح و قلوب خلائق و جمیع خلائق آسمان و زمین اس اسم کو پڑھے۔ خدا چاہے کامیاب ہو۔ ترکیب یہ ہے کہ چالیس روز تک متواتر سات ہزار بار پڑھے تمام روحانیات عالم علوی اور ساکنان سفلی اس کی طرف متوجہ ہوں اور اس کے مدد ہوں۔ اس دعوت کا نام دعوت رحیمی رکھا گیا ہے اگر کوئی شخص اس اسم اعظم کو ہر روز تین سو ساٹھ بار پڑھے گا اور اوّل و آخر ہر سیکڑے پر درود شریف پڑھے گا۔ اگر قید میں ہو گا رہائی پائے گا قرضدار ہو گا سبکدوش ہو گا مریض ہو گا شفا پائے گا فقیر تو انگر ہو گا۔ ننگا لباس

پائے گا۔ بھوکا سیراب ہوگا۔ گمراہ ہدایت پائے گا۔ ذلیل عزیز ہوگا۔ مسحور شفا پائے گا۔ اگر دریا یا جنگل میں ہوگا۔ غرق اور ہلاکی سے نجات پائے گا۔ اگر مسافر ہوگا اور اپنے وطن سے دور و دراز پڑا ہوا ہوگا۔ اپنے گھر آئے گا اور اہل و عیال سے ملے گا۔ اگر کسی کے باطن میں تفرقہ پڑا ہوا ہو۔ اور جمعیت خاطر چاہے تو اس کو نصیب ہوگی، اور لذات حضوری سے مسرور ہوگا۔ اگر کوئی صاحب حاجت و غرض ہے اپنے مقصود کو پہنچے گا اور اگر بے زوج ہے بیوی پائے گا۔ اور عدو دوست ہوں گے اور لاولد اولاد پائے گا۔ اور مغلوب الغیظ والغضب صاحب حلم ہوگا۔ حاسد محسود ہوگا متکبر صاحب تواضع ہوگا اور بخیل و ممسک صاحب جود و سخا ہوگا اور حقیر صاحب عزت ہوگا۔ اور حریص قانع اور مظلوم منصور ہوگا۔ اور جو سوء عاقبت سے خائف ہوگا اس کے سبب سے اس کی عاقبت بخیر ہوگی چاہیے کہ اس اسم کے پڑھنے کا التزام رکھے اس کے بہت سے خواص ہیں پڑھتے وقت اس کی تاثیریں اور عجائب و غرائب اسرار عامل کے مشاہدہ میں آئیں گے۔ جو شخص اس سے غافل رہا محروم رہا اور جس نے اس کی مواظبت کی سعادت ابدی پائی۔ وان اراد ان یکون عزیزاً کریماً رحیماً فی الاٰجلۃ والعاجلۃ فیلتزم ھذا الاسم الاعظم المذکور۔

اسم بست و یکم برائے مشاہدہ عجائب و غرائب عالم | یَاتَامُّ فَلَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ کُنْہَ جَلَالِہٖ وَمُلْکِہٖ وَعِزِّہٖ۔ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس اسم کی یہ ہے کہ جو کوئی شخص عجائب و غرائب عالم غیب کا مشاہدہ کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ بارہ[1] روزے رکھے اور ہر روز دو ہزار چھپیں بار اسم کو پڑھے عالم ظاہر و باطن اس پر مکشوف ہو اور بادشاہ اور تمام اکابر روزگار اس کو دوست رکھیں اگر بادشاہ کے روبرو جائے درجہ وزارت پائے اور روز افزوں اس کا مرتبہ بلند اور عزت زیادہ ہوتی جائے اگر یہ شخص اس کا وظیفہ ترک کر دے گا ترقی نہ ہوگی۔ لیکن جس درجہ

---

[1] نصاب دو لاکھ چھپن ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار۔ عشر چونسٹھ ہزار قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدور برابر نصاب۔

پر ہو گا وہیں رہے گا۔

ایضاً برائے تفرقہ اعداء | اگر کوئی چاہے کہ بیگانہ لشکر کو متفرق کر دے تو اس عامل کے پاس اس کے بادشاہ کے گھوڑے کی پائے خاک لائے اور عامل اس پر سات ہزار بار یہ اسم پڑھ کر دم کرے اور اپنے لشکر میں کھڑا ہو کر دیکھے کہ اس لشکر کا بادشاہ کہاں ہے اور قلب اس لشکر کا کس طرف ہے۔ پس وہ خاک اس طرف کو پھینک دے اور زبان سے کہے کہ ہم نے تم کو متفرق اور پراگندہ کر دیا اور زور سے ہاتھ پر ہاتھ مارے تاکہ اس کے لشکر تک وہ آواز پہنچ جائے پھر اسم پڑھنا شروع کر دے خدا چاہے ان کو ہزیمت ہو گی اور ان کو فتح و نصرت ہو گی۔

ایضاً برائے تسخیر عالم علوی و سفلی | اگر کوئی شخص اس اسم کو اکتالیس روز تک سات ہزار بار پڑھے ارواحِ عالم علوی و سفلی اس کے مسخر ہوں اور ہر کار میں اس کے ممد و معاون اور اس کے عدل و احسان کا آوازہ جہان میں مشہور ہو خدائے تعالیٰ کے فضل و احسان اور بزرگی سے۔

اسم بست و دوم برائے طلب علم و حکمت | یَا مُبْدِیَٔ الْبَدَائِعِ لَمْ تَبْغِ فِیْ اِنْشَائِہَا عَوْنًا مِنْ خَلْقِہٖ[1] یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص طالب علم و حکمت ہے اور کچھ پڑھا ہوا نہیں ہے تو اس کو چاہیے کہ چالیس روز تک ننانویں بار اس اسم کو پڑھے حق تعالیٰ جلد تر چشمہ ہائے علم و حکمت اس کے دل سے جاری کر دے گا۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من اخلص للہ اربعین صباحًا ظہرت لہ ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ اور کوئی حجاب اس پر نہ ہو گا اور حل مشکلات اور افتتاح ابواب اس پر آسان ہو گا۔

ایضاً برائے ادراک مغیبات | اگر کوئی شخص نوّے روز تک چار ہزار چار سو چوالیس بار بہ نیت ادراک مغیبات علم لدنی پڑھے حق سبحانہ و تعالیٰ اس کو عطا فرمائے

[1] نصاب دو لاکھ چھپن ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار۔ عشر چونسٹھ ہزار قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدور برابر نصاب۔

گا اور عالم غیب و شہادت اس پر مکشوف کرے گا۔

ایضاً برائے حصول غنا اگر کوئی چاہے کہ سوائے حق کے کسی کا محتاج نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کے حروف غیر مکرر جمع کرے اور ہر حرف کے بدلے ہزار بار پڑھے وہ شخص خدا کی ذات پر مستغنی ہو جائے گا۔ اور کسی کی اسکو پرواہ نہ رہے گی۔

اسم بست و سوم برائے حصول سعادت یَا عَلَّامَ الْغُیُوْبِ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ حِفْظِہٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی ہر روز ایک ہزار بار اس کو پڑھے سعادت اُولیٰ واخری اُس کو حاصل ہو اور حق تعالیٰ اس کو ایسا علم عطا فرماوے کہ کوئی بات اس پر چھپی نہ رہے اور محرم حریم قدس کا ہو۔

اسم بست و چہارم برائے اطاعت خلائق یَا حَلِیْمُ ذَا الْاَنَاتِ فَلَا یُعَادِلُہٗ شَیْءٌ مِّنْ خَلْقِہٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر صاحب دعوت اس اسم کی ملازمت کرے تمام فرزندِ آدم خواہ مسلمان یا کافر سب اس کو دوست رکھیں اور اس کے مطیع ہوں۔

ایضاً برائے آشفتہ کردن محبوب اگر کوئی شخص کسی پر عاشق ہو اور اپنے محبوب تک رسائی ممکن نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ کوئی شئے پاکیزہ خوشبودار یا کھلانے کی چیز پر ہر روز پڑھ کر کھلائے یا سونگھائے خدا تعالیٰ اس معشوق کو عاشق کر دے گا یعنی وہ خود اس کے عشق میں مبتلا ہو جائے گا اور اس کو دوست رکھے گا۔ اگر کھلانے پلانے سونگھانے کی چیز وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تو ایک پرچہ کاغذ خطائی پر اس کو لکھے اور کسی بلند جگہ پر ہوا میں آویزاں کرے تاکہ اس کو جنبش ہو اور اس کی تاثیر سے اس معشوق کے دل میں اثر پیدا ہو۔ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن کا دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے

---

[1] نصاب دو لاکھ پچیس ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ بارہ ہزار پانسو۔ عشر چھپن ہزار دو سو پچاس قفل تین سو ساٹھ۔ دور بدستور برابر نصاب ۱۲۔ [2] نصاب دو لاکھ دس ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ چوالیس ہزار پانسو۔ عشر بہتر ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدد برابر نصاب ۱۲۔

زیج میں پس اس کو اختیار ہے جس طرف چاہے پھیر دے۔ پڑھتے وقت خوشبو کا استعمال ضرور کرے کیونکہ طیب چیز تمام اولیاء اور انبیاء کو محبوب ہوئی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حُبّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثَةٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ۔

ایضاً برائے غائب اگر کوئی چاہے کہ غائب شدہ باز آئے سات ہزار بار یہ اسم پڑھے۔ خدا چاہے جلد آئے۔

برائے علم توحید دعوت حلیمی اس کو پچاس روز تک پچاس ہزار بار پڑھے عالم صغیر وکبیر اس کی طرف رجوع کریں اور توحید کا علم اس کو سکھلائیں۔ پھر یہاں تک اس کا غلبہ ہو کہ بے اختیار سبحانی اور انا الحق کہہ اٹھے اگر مرد عابد ہزار سال عبادت کرے تو اس مرتبہ کو نہ پہنچے جیسے کہ اس کی دعوت سے تھوڑی سی مدت میں مکمل ہو جاتا ہے۔ اور اس کو دعوت حلیمی کہتے ہیں سالک کو چاہیئے کہ اس کے وظیفہ یومیہ کو نگاہ رکھے اگر نعوذ باللہ ایک دن بھی قضا ہوگا۔ اس کے کمالات میں خلل اور نقصان واقع ہو جائے گا۔

ایضاً برائے دفع رجعت اسم اگر کوئی چاہے کہ اسم کی رجعت اس پر نہ ہو چاہیئے کہ اسم مذکور کا ان شرائط سے عامل ہو۔ اول تین روزے بہ نیت طے چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کو رکھے اور خلوت میں بیٹھے اور جمعہ کو غسل پاک کر کے دوگانہ ادا کرے۔ اور خوشبو لگائے اور دس بار درود شریف پڑھے اور ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص اور گیارہ بار پھر درود شریف پڑھے اور شرائط اسمائے اعظم جیسا کہ مقدمہ میں لکھی گئی ہیں عمل میں لائے۔ اس کے بعد بہ نیت دفع رجعت ہزار بار اسم مذکور پڑھے کو اسم اسمائے عظام سے اس پر رجعت نہ کرے اور یہ عمل خاصہ ارشاد اہل اللہ سے ہے ہر شخص اس سے واقف نہیں ہے وہی واقف ہیں جو صاحب کمال اور ہادی اہل ضلال ہیں۔ اسمائے عظام کی رجعت کی اسناد دعوت مقطعات میں بھی لکھی گئی ہے وہاں دیکھنا چاہیئے۔

اسم بست و پنجم[25] یَا مُعِیْدُ مَا اَفْنَاهُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِهٖ مِنْ مَّخَافَتِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص شوریدہ حال اور پریشان احوال گھر سے دور بے بہرہ حوادث روزگار سے تباہ اور مصیبتوں کا مارا ہوا ہو تو اس کو چاہیے کہ یہ اسم ہر روز صبح کی نماز کے بعد تین سو ایک بار بے ناغہ پڑھنا شروع کرے خدا چاہے بہت جلد تمام بلاؤں اور سختیوں سے نجات پائے گا شیخ فرماتے ہیں

؎ گنبد پوئندہ کہ پائندہ نیست جز بخلاف نو گرائندہ نیست

تمام مرادیں و مقاصد اس کے پورے ہوں۔ اس دعوت کا نام دعوت عقد الفسان ہے جو شخص عامل سے نے راضی ہو اور اس کے حکم کا مطیع ہو اور ایک روایت میں شرط دعوت معیدی یہ ہے کہ ایک لاکھ بار پڑھے تاکہ اس کے دل میں سوائے حق کی مرضی کے کوئی کدورت نہ جمے اور دل اس کا آئینہ گیتی نما ہو۔ اور موصوف بصفات حق ہو۔

دعوت معیدی کا اگر کوئی شخص برائے قضاحاجات و کفایت حہمات و دفع اعدائے ظاہری و باطنی کہ مراد نفس امارہ سے ہے بموجب اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک تین سو بار صبح کے وقت پڑھے خدا کے فضل و کرم سے تمام مرادیں اس کی بر آئیں اور اعدا مقہور اور تمام عالم اس کا مسخر ہو اور اگر ہر روز بعد نماز فجر اس کی ملازمت کرے سریع الاجابت ہو۔

اسم بست و ششم برائے عزہ و جاہ[26] یَا حَمِیْدُ الْفَعَالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ یہ اسم جمالی اور جلالی دونوں خاصیتوں سے مشترک ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سرداری اور مہتری اور قبولیت چاہے تو اس کو لازم ہے کہ اس اسم کو بہ نیت سند دعوت حمیدی اکیس روز تک دو لاکھ بار حساب کر کے پڑھے

ٖ[1] نصاب تین لاکھ اکسٹھ ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ اسی ہزار پانسو عشر نوے ہزار دو سو پچاس۔ قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مد در برابر نصاب۔ [2] نصاب دو لاکھ تین ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار عشر چونسٹھ ہزار قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مد در برابر نصاب۔

اور بعد دعوت وظیفہ یومیہ کو نگاہ رکھے تاکہ اسم کی رجعت اس پر مراجعت نہ کرے اور اس کے سبب سے تکلیف نہ اٹھائے اس واسطے لازم ہے کہ اس اسم کی ملازمت کرے۔ واضح ہو کہ اسم کی رجعت کے یہ معنی ہیں کہ جو کچھ علم وحکمت اور قدر و منزلت اس کے پڑھنے سے حاصل ہوئی ہے وہ زائل ہو اور مفلسی میں گرفتار ہو۔

ایضاً برائے حصول ظفر بر دشمن اگر کوئی شخص بموجب اعداد حرف اسم مذکور غیر مکرر ہر حرف کے عوض ہزار بار یہ اسم پڑھے ممدوح اہل زمین و آسمان ہو۔

ایضاً جو کوئی اس اسم کو تین سو ساٹھ بار اس آیت کے ساتھ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۔ملا کر پڑھے دشمن پر فتح پائے اور واسطے رد دعوت غیر بھی موثر ہے۔

اسم بست و ہفتم یَا عَزِیْزُ اَلْمَنِیْعُ الْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِهٖ فَلَا شَیْءَ یُعَادِلُهٗ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اس اسم کو ہر روز کثرت سے پڑھے۔ اور تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھے ہمیشہ بین الانس والجن عزیز ہو۔

ایضاً اگر کوئی شخص چاندی کی انگشتری پر اس اسم کی تکسیر کر کے کندہ کرائے اور سات تہہ اس پر موم کی بطور مہر جمائے اور ہر تہہ پر تین سو ساٹھ بار یہی اسم پڑھے کبھی معیوب نہ ہو اور حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے خزانہ غیب لاریب سے اس کو غنی کر دے اور لوگ اس سے بہرہ ور ہوں اور حق تعالیٰ اس کو توفیق نیک عطا فرمائے۔

بیت توفیق اگر نہ رہ نماید این قفل بعقل کے کشاید

ایضاً اگر کوئی شخص اس اسم کو پچیس روز تک ہر روز تین ہزار دو سو بار پڑھے توانگر ہو۔ پڑھتے وقت قبلہ کو منہ رکھے۔

ایضاً اگر کوئی اس اسم کو دس ہزار بار پڑھے قاضی الحاجات اس کی تمام

لہ نصاب دو لاکھ پچپن ہزار۔ ذکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار عشر چونسٹھ ہزار قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مد ور برابر نصاب۔

دینی و دنیوی مرادیں بر لائے اور انواع عجائب و غرائب عالم جبروت و لاہوت کہ تمام عالم سے برتر ہے حق تعالیٰ اس پر منکشف کرے ۔

باجبر و تش کہ دو عالم کم است　　　اول ما آخر ما یک دم است

ایضاً برائے تسخیر قمر اگر کوئی چاہے کہ قمر کو مسخر کرے تو چاہیے کہ چودہ روز تک ہر روز دس ہزار بار اس اسم کی تلاوت کرے اور منہ طرف قمر کے رکھے۔ اور ہر بار کہا کرے یَا قَمَرُ اَجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ جس وقت دعوت تمام ہو قمر آسمان سے بصورت مرد عامل کے پاس آئے اور اس کو آغوش میں لے اور ہم کلام ہو۔ اور مطلب دریافت کرے عامل کو چاہیئے کہ اس کے جواب میں کہے کہ تیرے عالم کے عجائب و غرائب دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں اور تیری امداد چاہتا ہوں اور جو نقش ہے کہ پردۂ غیب میں ہے مجھ کو دکھلا قمر ان سب باتوں کو قبول کرے اور کہے اے مسیح تو اپنے ذوق و شوق میں رہ میں تیرا یار ہوں جس وقت تو طلب کرے گا حاضر ہوں گا۔ تجھ کو تمام بحر و بر اور عجائبات عالم کی سیر کراؤں گا۔ **واضح** ہو کہ جب قمر کی تسخیر حاصل ہوتی ہے تو عالم گنج نقرہ کا متصرف ہوتا ہے اور ایسے ہی تسخیر شمس میں سونے کا۔ عامل کو چاہیے کہ اس روز نقرہ پر نظر نہ رکھے عامل کو خود یہ مرتبہ حاصل ہو گا کہ جو دل میں خیال کرے گا فوراً اس کا ظہور معاینہ کرے گا۔ جیسا کہ فیلقوس اور ارسطاطالیس کے زمانہ میں واقعات ہوئے ہیں اور دعوت قمر سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ سب بیان حضرت شیخ الشیوخ کی شرح میں مفصل لکھا ہوا ہے۔ جس کو دیکھنا منظور ہو دیکھے۔

اسم بست و ہشتم یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ

یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی چاہے کہ اس کے ظاہری اور باطنی اعداء سب دفع ہوں تو اس کو چاہیے کہ سات روزے رکھے اور ہر روز پرانی دو قبروں کے بیچ میں بیٹھ کر سات ہزار بار پڑھے اس کے بعد ایک خالی مکان میں

ف نصاب دو لاکھ چھپن ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار۔ عشر چونسٹھ ہزار قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدد د برابر نصاب۔

قبریں آدمؑ و حوّاؑ کی فرضی بنائے ایک پر آدمؑ اور ایک پر حوّا لکھے اور اسی تعداد سے اسم مذکور پڑھے اگر عامل گوشہ نشین ہے تو وہیں قبریں بنا لے اور عمل کو بجا لائے حق تعالیٰ اس کے تمام اعدائے ظاہری و باطنی پر اس کو ظفر دے گا۔ اثنائے دعوت میں عامل دشمن کی صورت کو سرخ مائل بہ سیاہی تصور کرے خدا کے حکم سے ساتویں روز دشمن اس کا ہلاک ہوگا۔ اور اگر اس کو بیمار کرنا چاہے تو اثنائے دعوت میں اور کسی نقش کا تصور نہ کرے ہفتہ کے اندر دشمن اس کا بخور رہوگا لیکن یہ سب ترکیبیں ایسے دشمنوں کے لیے ہیں جن کے ہلاک کرنے تدبیر شرعاً جائز ہو اگر ناحق دشمن تصور کرے اور غیر مرضی حق دعوت دے تو اسم کی رجعت اسی پر مراجعت کرے گی اور اعداء اور عامل دونوں ہلاک ہوں گے۔

ایضاً **خواص دعوت قاہری** | یہ اسم مشترک قہر و لطف ہے لیکن قہر کا غلبہ زیادہ ہے اور منقوش پیشانی حضرت مہتر عزرائیل ہے اور اس کی چھیاسٹھ اسنادیں ہیں، مگر دو امر اس کے لیے مخصوص ہیں ایک تیغ دوسرا تاج کبھی سر اڑاتا ہے اور کبھی تاج رکھتا ہے۔ باقی اسنادیں خود عامل پر منکشف ہوں گی اس اسم کی دعوت انیس روز کی ہے ہر روز نو ہزار بار پڑھے اس کو دعوت قاہری کہتے ہیں ورد کے تمام ہونے کے بعد جو خطرہ مبتغ کے دل میں قہر یا لطف سے گزرے گا وہ ضرور اس کا ظہور دیکھے گا۔

ایضاً **برائے عداوت** | اگر کوئی یہ اسم لکھے اور سیاہ کوے کے منہ میں رکھ کر سی دے اور زمین میں دفن کر دے جن دو آدمیوں میں دشمنی ڈالنا چاہتا ہے ضرور ہوگی اسم لکھنے کے بعد ان کے اور ان کی والدہ کے نام بھی لکھنے چاہییں۔

ایضاً **برائے ازالہ مردمی** | اگر کوئی شخص چاہے کہ کسی کی مردمی باندھے کہ وہ کسی عورت پر قادر نہ ہو سکے یا خاص عورت پر قادر نہ ہو سکے تو اس کو چاہیئے کہ بڑا سا قفل لائے اور اس پر ایک ہزار ایک بار یہ اسم پڑھے اور دم کر دے مگر ہر دفعہ پڑھ کر دم کرتا جائے اور کہتا جائے کہ بستم محل فلاں ابن فلاں بر فلانہ بنت فلانہ اگر تمام جہان کی عورتوں سے بند کرنا چاہے تو اس طرح کہے بستم محل مخصوص فلاں ابن فلاں بر مومنات

جہاں اور اگر چاہے کہ قطعاً کسی چیز پر اس کو شہوت نہ ہو تو اس سند سے کہے کہ بستم ذاتِ فلاں بن فلانہ ایسا بستہ ہو کہ کسی چیز پر قادر نہ ہو سکے۔ جب قرآۃ مسطورہ پڑھ چکے فقل پر دم کرے۔ اور کاغذ پر اسم مذکور لکھ کر اس کا اور اس کی ماں کا نام درج کرے اور اگر چاہے کہ عورت بستہ ہو اور مرد اس پر قادر نہ ہو سکے تو اس کو بھی اسی طور سے کہے اگر تمام شہر کا نام لے گا تمام شہر بستہ ہو جائے اور حیوانات کے لیے اگر کرنا چاہے تو وہ بھی بستہ ہو جائیں گے۔

ایضاً **برائے بند کردن دشمنان از جنگ** جبکہ لشکر بیگانہ ظاہر ہو اور جہاں میں نہایت شور و شغب پیدا ہو اور دونوں لشکر آمنے سامنے کھڑے ہوں۔ اس وقت صاحب دعوت صف میں کھڑا ہو اور دونوں انگشت شہادت اپنے کانوں میں دے کر اکہتر بار اسم مذکور پڑھے۔ اور لشکر بیگانہ کی طرف پھونک دے۔ اور کہے کہ بستم دست و پائے و زبان لشکر و فیلان و اسپاں خدائے تعالیٰ کے حکم اور اس اسم اعظم کی برکت سے سب کے سب بستہ ہو جائیں گے۔ اور مغلوب ہو کر فرار ہو جائیں گے اور اگر لشکر کے درمیان سات سو بار یہی اسم اعظم بہ نیت خالصاً للہ پڑھے گا۔ اور حق کی طرف توجہ کرے گا۔ آپس میں صلح ہو جائے گی۔

ایضاً **برائے موقوفی جنگ** جس جگہ جنگ ہو اسم مذکور سات دفعہ پڑھ کر دم کردے لڑائی موقوف ہو جائے اور صلح ہو جائے۔ اگر کوئی چیز گم ہو گئی ہو اسم اعظم کے اعراب کے موافق سو سو بار پڑھے۔ خدا چاہے شئے گمشدہ حاصل ہو جائے گی۔

ایضاً **برائے مقہوری اعداء** اگر ہر نقطہ کے موافق سو سو بار پڑھے۔ تو دشمن مخذول و معزول ہوں۔ اور دوست قوی ہوں۔

ایضاً **برائے دفع زلزلہ و باران شدید وغیرہ** واسطے دفع زلزلہ اور باران زیانکار کے کہ بغیر وقت برسے۔ صاحب دعوت پچیس بار اسم مذکور پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سب دفع ہو۔ اور رحمت سے مبدل ہوں اور واسطے دفع امراض مریض اور ماندگی مسافر در طریق سفر اور وضع حمل بمدت معینہ بآسانی و خلاصی

محبوس ورسیدن معزول بمرتبہ و قاصد بمقصد و دفع ناتوانی وحصول کالائے گمشدہ پانچ پانچ بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ تمام مقاصد پورے ہوں گے۔

ایضاً برائے عظمت اگر کوئی شخص اسم مذکور خاتم فضہ پر کندہ کر کے اپنے دائیں ہاتھ یا بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنے خدا چاہے تمام خواص اسم سے بہرہ مند ہو۔ اور خلائق کی نظروں میں باشوکت وعظمت رہے۔

ایضاً برائے فرزند نرینہ اگر کوئی شخص فرزند کی آرزو رکھتا ہے تو چاہیئے کہ اسم مذکور پڑھا کرے خدا چاہے فرزند نرینہ پیدا ہو۔

ایضاً برائے فروئی ثمرات اگر کوئی شخص کاشتکاری یا درختوں کے نصب کرنے کے وقت اسم مذکور بحساب حُذ حرفاً وقل مائتہ پڑھے خدا چاہے اس کھیتی کے غلہ میں اور درختوں کے میوے میں بہت برکت ہو۔

ایضاً برائے معزولی از منصب اگر چاہے کہ کسی مرد ظالم جابر کو اس کے عہدے سے معزول کرے تو اکتالیس عدد چھوارے کی گٹھلیاں لے اور ان پر ایک ایک ہزار پڑھے اور دم کرکے ہر بار کہے کہ میں نے فلاں شخص کو معزول کر دیا بعد اتمام ان گٹھلیوں کو کسی خندق میں ڈال دے۔ وہ شخص اپنے عہدے سے معزول ہو جائے گا۔

ایضاً برائے حب اگر کسی کو اپنی دوستی میں بے قرار کرنا چاہے تو حریر سفید پر مشک وزعفران سے اس اسم کو لکھے اور اس شخص کی دیوار میں پنہاں کرے۔ اور ہر روز پچیس بار پڑھ کر اس کی طرف دم کر دیا کرے۔ خدا چاہے وہ شخص اس کے عشق میں مبتلا ہو گا۔

---

[1] صاحب کشف الانوار اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بعد دحروف اسم پڑھے۔ اور جامع ابوسعیدی میں لکھا ہے کہ اگر قرضدار ہے تو اس کو پڑھے اور اپنے پاس رکھے خدا چاہے قرض سے سبکدوش ہو۔ اور اگر حاملہ پڑھے اور اپنے پاس رکھے جلد حمل سے خلاصی پائے ۱۲ منہ۔

اسم لبست و نہم یَاقَرِیْبُ الْمُتَعَالِیْ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ عُلُوَّ ارْتِفَاعِہٖ[1] یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ علو درجات مراتب دین و دنیا کے لیے اکیس شب ہر شب ہزار بار پڑھے۔

ایضاً **برائے استخلاص امانت از پنجہ ظالم** اگر کسی کی امانت ظالم کے ہاتھ میں جا پڑی ہو اور وہ کسی طرح اس کو نہ دیتا ہو۔ اس کو چاہیئے کہ سات روزے رکھے۔ اور ہر روز قبروں کی زیارت کرے۔ اس کے بعد صدق دل اور کامل اعتقاد سے تین رکعت پڑھے پہلی میں فاتحہ کے بعد انا انزلنا دوسری میں اذا زلزلت الارض تیسری میں والعصر تین تین بار پڑھے اور بعد نماز کے ایک سو پچیس بار یہ اسم پڑھے۔ یا مقلب القلوب اس کی برکت سے اس کے دل کو مہربان کر دے گا۔ اور وہ امانت اس کی اس کو دیدے گا۔

ایضاً **برائے حصول قرب الٰہی بیان دعوۃ قرنی** اس اسم کے داعی کو بہت بڑا قرب حق حاصل ہوتا ہے۔ اور اس اسم کی دعوت کو دعوت قرنی کہتے ہیں۔ سات روز کی اس کی دعوت ہے ہر روز سات ہزار بار پڑھے۔ اسرار غیب اس پر ظاہر ہوں۔ چاہیئے کہ حاضر اپنے وقت کا رہے اور معاینہ کرے کہ پردہ غیب اور تتق لاریب سے کیا کچھ ظاہر ہوتا ہے۔ ناگاہ ایک شخص عامل کے روبرو آئے اور یہ اسم پڑھے۔ اس وقت صاحب دعوت ساکت ہو جائے اور اس کو سنے جب وہ ننانویں مرتبہ پڑھ چکے تو صاحب دعوت بھی اس کے ساتھ پڑھنا شروع کرے اور سوائے اسم کے دوسری طرف ملتفت نہ ہو اس کے بعد اس شخص سے صاحب دعوت کلام کرے۔ اور کہے کہ اے آفریدۂ خدا کہاں سے آیا ہے۔ وہ اس کے جواب میں کہے کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور ترتیب یافتہ جبرائیل علیہ السلام ہوں اور عرش کے سایہ کے نیچے میرا قرار اور آرام گاہ ہے۔ تجھ کو چاہیئے کہ اس اسرار الٰہی کو نامحرم سے نگاہ رکھے اور ظاہر نہ ہونے دے چونکہ تو صاحب دعوت

---

[1] نصاب دو لاکھ چھپیں ہزار، زکوٰۃ ایک لاکھ بارہ ہزار، عشر چھپن ہزار دو سو پچاس قفل تین سو ساٹھ دور مد ور برابر نصاب

ہے اور آداب شرائط سے مودب ہے اب مجھ کو لازم ہے کہ تیرے ہر امر میں امداد و معاونت کروں اور نیز امقصد اور ارادہ ہو اس کو بجالاؤں ۔ اور اللہ تعالیٰ کی عنایت سے تیری حاجات اور مرادات پوری کروں ۔ اس کے جواب میں عامل کہے کہ اس دعوت سے میرا مقصد اور مطلوب یہ ہے کہ قرب واجب الوجود حاصل ہو جب وہ فرشتہ بات سن لے تو یکایک نظر سے غائب ہو اور طرفۃ العین میں پھر وہ واپس آجائے اور جواب و سوال بیان کرے کہ ملک مطلق کا فرمان ہوتا ہے کہ جب تک آداب شریعت اور طریقہ اتباع سنت سے مودب نہ ہو ہمارے سراپردہ جمال و کمال میں باریاب نہیں ہو سکتا ۔ صدق و یقین حاصل کر اور یہاں تک سعی کر کہ اگر سارا جہاں تجھ کو مل جائے تو گوشہ چشم سے نہ دیکھ اور ہماری طرف متوجہ ہو ۔ صاحب دعوت ان تمام شرطوں کو بصدق دل قبول کرے اور وہاں لے جانے کی آرزو کرے ۔ آخر الامر وہ فرشتہ اپنی دوش پر بٹھا کر اعلیٰ علیین میں لے جائے اور راستہ میں ہزارہا عجائب و غرائب نہانی کا معائنہ کرائے ۔ اس کے بعد ایسے مقام پر لے جائے جہاں صاحبِ دعوت کے مشام جان میں بوئے معرفت آئے اور وہ تشریف لباس معرفت سے مشرف ہو اور شراب ناب حضوری نوش فرمائے کہ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا اس سے اشارہ ہے بعدہٗ ذات میں نظر عین الیقین سے نورِ معیت حق کو ملاحظہ کرے کہ منقول ہے مَارَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْهِ ۔

ایضاً اگر کوئی شخص ہمیشہ اس اسم پر مداومت کرے خلق کے نزدیک عزیز و محترم ہو اور بلند مرتبہ پائے ۔

ایضاً برائے احترام اگر کوئی شخص ہر روز چبیس بار پڑھا کرے ۔ حق تعالیٰ اس کو جنت نصیب کرے ۔

اسم سیٔ ام یَامُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ[۱] یہ اسم جمالی ہے خاصیت

[۱] نصاب دو لاکھ اسی ہزار سنگوۃ ایک لاکھ چالیس ہزار پانسو عشر بانوے ہزار دو سو بچاس نقل تین سو ملاطہ دو سو مدد برابر نصاب

اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی اکیس روز تک سات ہزار بار پڑھے۔ تمام اعداء اور ظالم مقہور اور مردود ہو جائیں۔

ایضاً برائے ردِ اعداء اگر یہی اسم پڑھ کر سلاطین جابر کے روبرو جائے تو کچھ خوف نہ ہو۔

ایضاً برائے تسخیرِ عطارد اگر کوئی چاہے کہ عطارد کو اپنا مسخر کرے تو اس کو چاہیے کہ ساٹھ روز تک اس کی دعوت دے۔ اور اس مدت میں چھ لاکھ بار اسم مذکور پڑھے اور ان دنوں میں دوسری دعوت نہ دے۔ اور نہ اپنے حجرہ میں کسی کو آنے دے۔ اور اس حجرہ کا سہ پایہ چوب انار یا بید انجیر یا کنارے ہو اور یہ اسم لکھ کر ان تینوں پایوں پر آویزاں کرے اور ان کے نیچے بخور جلائے۔ اور سوائے ضرورت خاص کے اس حجرہ سے باہر نہ جائے۔ آخر خلوت میں ایک پیر مرد خوبصورت با صباحت کتاب ہاتھ میں لئے ہوئے دائرے کے روبرو حاضر ہو اور کتاب کو پڑھے۔ مسبح اس سے کچھ بات چیت نہ کرے۔ جب وہ پیر خود دریافت کرے کہ اے صاحبِ دعوت اس دعوت سے تیرا کیا مطلب ہے۔ اس وقت مسبح مجیب ہو کہ میری غرض آپ کی تسخیر ہے کہ میرے ساتھ عہد ہو کہ قہر و لطف کے وقت میری معاونت ہو۔ اور سلاطینِ عالم مسخر ہوں۔ اور ہر اقلیم کی کیفیت سے آگاہی ہو۔ عطارد اس کے جواب میں کہے کہ میں نے قبول کیا۔ جس وقت جس جگہ تو بلائے گا میں حاضر ہوں گا۔ اور اپنے خدمت گاروں کو تیرا ملازم خدمت کردوں گا۔ اس کے بعد ایک مُہرہ بشکل بیضہ کہ اس پر سبز خط ہوں گے مسبح کو دے گا۔ پس یہ نشان عہد نامہ عطارد ہے۔ عامل جس وقت پڑھے اس مہرہ کو اپنے روبرو رکھے خدا چاہے اسی وقت حاضر ہوگا۔

ایضاً برائے تزئین بصفات الٰہی اگر کوئی شخص تیس دن کے عرصے میں تین لاکھ بار پڑھے۔ موصوف بصفات الٰہی ہو۔ اور مستجاب الدعوات ہو اس کی دعا کی برکت سے خدا تعالےٰ ہر ذلیل کو عزیز کردے گا۔ اور عزیز کو ذلیل گدا کو

بادشاہ کر دے اور بادشاہ کو گدا۔

اسم سی و یکم برائے فتوحات و اصلاح حال یَا نُوْرُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُدَاہُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقَ الظُّلُمَاتِ نُوْرُہٗ۔ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اسم مذکور پڑھے۔ حق تعالیٰ نورِ معرفت و توحید اس کے دل میں پیدا کرے۔ اور جو کوئی چاہے کہ حق تعالیٰ اس کے تمام امور میں لطف اور عنایت فرمائے۔ تو اس کو چاہیئے کہ گوسفند سیاہ کا دل با جگر بند ایسے طریق سے لائے کہ کسی نامحرم کو اس سے اطلاع نہ ہو۔ اور جگر بند سے دل کو جدا کرے اور سات سو بار اسم مذکور اس پر پڑھے اور دم کرے اور کہے یَا رَبَّ الارباب و یا مسبب الاسباب و یا مفتح الابواب و یا قاضی الحاجات و یا مجیب الدعوات و یا دلیل الخیرات میری دعا قبول کر اور میری روزی فراخ کر اور مجھ کو خلائق کی آنکھوں میں عزیز و محترم کر۔ یا ارحم الراحمین جب یہ دعا کر چکے تو مشک و زعفران سے کاغذ خطائی پر یہ اسم لکھے اور اس کو دل کے اندر رکھے اور اس مسجد کے آستانہ بالا پر جہاں پنجوقتہ نماز جماعت سے ہوتی ہو رکھ آئے اور مسجد سے نکلتے وقت اسم پڑھے اور وہاں یہ عمل کرتے وقت خوشبو کا ضرور استعمال کرے اور بخور جلا دے اور اپنے دل میں کسی وسواس کو نہ آنے دے اور اس جگر کو جو باقی رہ گیا تھا اور مخفی رکھا تھا لے کر اکتالیس چھریاں اس پر مارے اور ہر بار اسم پڑھے۔ بعد اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرے اور روغن و زعفران میں بریاں کرے اور کھائے اور نظر رکھے کہ اس وقت سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت اور عظمت سے اس ہفتہ میں اس کا احوال نیک ہو جائے گا اور فتوحات[1] کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور صاحب سعادت ہو گا۔ اور تمام کارہائے بستہ اس کے کھل جائیں گے۔

ایضاً برائے کشادن نصیب زنان اگر کوئی عورت ثیبہ یا باکرہ نکاح کرنا چاہے۔

۱؎ اس اسم کی اعداد شرائط مثل اسم یا منزل کل جبار ہے۔ ۲؎ صاحب کشف الانوار اپنے قبلہ گاہ سے نقل کرتے ہیں کہ سالک کو جب فتوحات ہونے لگے تو سائل کو رد نہ کرے حتی المقدور اس کے سوال کو پورا کرے۔ ۱۲

وہ بھی یہی عمل کرے خدا چاہے بجنت اس کا کشادہ ہوگا۔ اور شوہر اس کے موافق ملے گا۔ اور اس اسم کا پڑھنے والا مرزوق برزق خضر علیہ السلام ہوگا۔ اور علم لدنی سے بہرہ یاب ہوگا۔ اور خلائق اس کے نفس نفیس سے مستفید ہوگی اور اپنی مراد کو پہنچے گی بمنہ وکرمہ۔

ایضاً لے تسخیر زہرہ اگر کوئی چاہے کہ زہرہ کو مسخر کرے چاہیئے کہ اول روز ماہ شعبان یا رمضان سے شروع کرے۔ اور آخر مہینے تک تمام کرے ہر روز پانچ ہزار بار پڑھے آخر روز دعوت ایک شخص باصورت جمال وخوش طبیعت مسبح کے روبرو حاضر ہو اور اس کے ہاتھ میں ساز موسیقی سے چنگ یا بربط یا مثل اس کے موجود ہو آتے ہی مسبح کو سلام کرے۔ صاحب دعوت اس کی صورت سے خوش ہو اور وہ اپنے ساز اور آواز سے مسبح کو مست کر دے۔ لیکن مسبح کو چاہیئے کہ مست نہ ہو جائے اور اسم کے پڑھنے میں مشغول رہے۔ پس وہ شخص صاحب دعوت سے کہے کہ اے جویندہ راہ بے نہایت اس دعوت سے کیا مطلب رکھتا ہے۔ مسبح کہے کہ میرا مقصود تیری حضوری ہے کہ ہر وقت میرا ممد ومعاون ہو اور ہمیشہ اپنی آواز سے خوش کرے زہرہ جواب دے کہ میں عہد کرتا ہوں کہ میں ہمیشہ تیرے کاموں پر نظر رکھوں گا۔ اور جس مصلحت کے لیے تو بلائے گا حاضر ہوں گا۔ یہ کہہ کر ایک مہرہ اس کو عنایت کرے کہ بشکل بیضہ مخطط مخلوط سبز ہوگا اور کہے کہ جب مجھ کو بلانا ہو اس کو آگے رکھ کر اسم پڑھنا میں حاضر ہوں گا۔ یہ کہہ کر وہ تو نظر سے غائب ہو مسبح اس مہرہ کو نہایت احتیاط سے اٹھا کر رکھ لے۔ اور نامحرم کو ہرگز ہرگز نہ دکھلائے۔

اسم سی و دوم برائے غلبہ يَا عَالِيُ الشَّامِخُ فَوْقَ كُلِّ شَيْئٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهٖ یہ اسم مشترک ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی چاہے کہ مرتبہ زیادہ ہو تو اس کو

لے جامع سعیدی میں لکھا ہے کہ اس دعوت میں طہارت نفس و تزکیۂ قلب و تجلیۂ روح صفائی باطن حسن اخلاق صدق لسانی شرط ہے او جمیع بے روزہ افطار کرے دعا کے بعد ثواب دعوت ایضاً ایک لاکھ چھیانوے ہزار و زکوۃ اٹھانوے ہزار و عشر چالیس ہزار و قفل تین سو ساٹھ و دورہ بر ہر نماز

لازم ہے کہ اتوار سے اتوار تک سات روزے رکھے اور رات دن سات ہزار بار پڑھے اور نامحرموں کی صحبت سے پرہیز کرے۔ اور عطریات کا استعمال کرے۔ خدا چاہے جلد اپنی مراد کو پہنچے۔ اگر کوئی شخص کسی کا زیر دست ہو اور وہ چاہے کہ میں زبردست ہو جاؤں۔ تو اس کو چاہیئے کہ اتوار یا بدھ کو عروج ماہ میں روزے رکھے اور غسل پاک کرے۔ اور پاک کپڑے پہنے اور سات رات دن برابر ایک ہزار سات سو بار اسم مذکور پڑھے اور خلوت میں رہے۔ اور پڑھتے وقت اپنی مراد کو دل میں رکھے اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ رکھے خدا چاہے زبردست ہو جائے گا۔

ایضاً لتسخیر مشتری اگر کوئی چاہے کہ مشتری کو مسخر کرے تو اس کو چاہیئے کہ پچیس روز تک ہر روز چھ ہزار بار اسم مذکور پڑھے۔ اور وقت کا پابند رہے۔ جب قریب ختم ہو یکایک ایک پیر مرد خوش و خنداں سبز لباس پہنے ہوئے مسبح کے روبرو آئے اور کبھی کبھی سپید لباس سے بھی ظاہر ہو غرضکہ دونوں رنگ کے لباس سے ظاہر ہو گا۔ مسبح اس کے تغیر لباس سے کچھ دہشت نہ کرے جب وہ پیر مرد آئے سلام علیک کرے۔ مسبح اس کا جواب دے اور بہت تواضع و تکریم کرے وہ پیر مرد بیٹھے اور کہے کہ اے صاحب دعوت تجھ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ وقت نہایت عمدہ ہے۔ تمام جہان کے کام نیک ہوں گے شقاوت سعادت سے مبدل ہو گی میں اس عالم میں کبھی نہیں آتا مگر جب کہ کوئی صاحب دعوت دعوت دیتا ہے اب میں خاص تیرے واسطے آیا ہوں تو اپنا مقصود بیان کر مسبح جواب دے کہ میرا مقصود یہ ہے کہ تو میرا دوست ہو اور مراتب سعادت ازلی و ابدی سے بہرہ مند کر مشتری کہے کہ میں خاص تیری ہی محبت کے سبب سے آیا ہوں تیرا مطیع و مسخر ہوں۔ میں نے تیری دعوت قبول کی۔ اور عہد کیا کہ جس وقت تو بلائے گا حاضر ہوں گا۔ اور تیری معاونت کروں گا۔ لیکن تجھ کو یہ لازم ہے کہ ہمیشہ باوضو اور باطہارت رہنا اور متبع شریعت رہنا اور غذا کم کھانا جب یہ بات تمام ہو لے اٹھے اور اخلاص سے صاحب دعوت کے سر پر ہاتھ پھیرے اور کہے کہ جس کام کیلئے

بلائے گا آؤں گا یہ کہہ کر مسبح کے آگے سے غائب ہو۔ اسیوقت سے صاحب دعوت کو علو درجات دکھلائی دینے لگیں چاہیئے کہ مشتری کی موعظت کو نگاہ رکھے۔ تاکہ ہمیشہ مسعود رہے۔ اس دعوت کا نام دعوت عالی ہے۔

اسم سی و سوم برائے عظمت و تسخیر جن و انس یَا قُدُّوْسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَيْءَ يُعَادُهُ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ یہ اسم مشترک ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی واسطے عظمت ظاہری و باطنی کے چالیس روز تک دس ہزار بار پڑھے۔ انقطاع ماسوی اللہ حاصل ہو اور تمام مخلوقات انسان و جنات سے اس کے مسخر اور مطیع ہوں بحکم اَنْكَرَ مَنْ تَمَّ الْمَوْلٰى فَلَهٗ الْكُلُّ اور مورث میراث ملک سلیمان علیہ السلام ہو۔

ایضاً دفع درد سر جو کوئی اس اسم کو کاغذ پہ لکھ کر پانی سے دھو کر پیئے یا پلاوے درد سر بکلی دفع ہو اور نیز جس مرض کے لیے عامل لکھ کر دے گا خدا چاہے صحت ہو گی۔

ایضاً برائے حصول مملکت سلیمان جو کوئی اس اسم کی پانچ سال بحکم خذ حرفاً قل الفاً دعوت دے گا اس کے تمام کام بر سر ترقی ہوں گے اور ملک سلیمان علیہ السلام اس کے ہاتھ آئے گا۔ اور متصرف زمین و آسمان ہو گا۔ اور تمام مخلوقات عالم صغیر و کبیر اس کے زیر تسخیر ہو گی اور تمام عالم اس کی برکت سے منور ہو گا۔ مسبح اس اسم کا کسی چیز کا محتاج نہ ہو سوائے خدا تعالیٰ کے اور عمر دراز ہو اور آثار علوی جیسے برق اور باران و باد سب اس کے مسخر ہوں جس کو جس وقت چاہے ظاہر کرے۔ یہاں تک کہ اگر وہ حکم کرے تو آفتاب شب کو نمودار ہو جائے اور دن میں چھپ جائے۔ عامل کو چاہیے کہ باعتقاد تمام اس کی دعوت دے تو بلد مقرون باجابت ہو۔

اسم سی و چہارم یَا مُبْدِئَ الْبَرَايَا وَمُعِيْدَهَا بَعْدَ فَنَائِهَا بِقُدْرَتِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اس اسم کو کسی ایسے مریض پہ جو بہت ہی نحیف ہو گیا ہو۔ ایک سو بیس بار پڑھ کر دم کرے۔ حق تعالیٰ اس کے

---

[1] نصاب چار لاکھ ایک بار۔ زکوٰۃ دو لاکھ۔ عشر ایک لاکھ۔ قفل تین سو ساٹھ۔ دور دو مدد و دو برابر نصاب ۱۲۔

[2] نصاب ایک لاکھ چھیانوے ہزار۔ زکوٰۃ نواسی ہزار۔ عشر اتنالیس ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدد دو برابر نصاب

مرض کو صحت سے مبدل فرمائے۔

ایضاً دفع مرض صعب برائے دفع مرض صعب کہ قریب المرگ ہو۔ بہ نیت صحت وشفا سات روز تک تیرہ ہزار بار پڑھے۔ حق تعالیٰ اپنی قدرت سے شفا عنایت فرمائے گا۔

ایضاً احیاء اموات اگر کوئی شخص اس اسم کو پندرہ ہزار مرتبہ پڑھے خدا چاہے۔ مردہ زندہ ہو جائے۔ اس میں کسی طرح کا شک نہ لائے اور نا محرم سے اس دعوت کے اسرار بیان نہ کہے تاکہ تصرف غیبی اس کو نصیب ہو۔

ایضاً خلاصی مرد واجب القتل اگر کسی مرد کو قتل کا حکم ہو اور اس کو مارنے کیلئے مقتل میں ہوں۔ اور کوئی تدبیر اس کے خلاصی کی باقی نہ رہی ہو تو اسم کے عامل کو لازم ہے کہ اپنا خطرہ اس کے متعلق کرے اور اپنے دل کو علائق عالم علوی اور سفلی سے پاک رکھ کر اس اسم کو ستتر بار پڑھے اور کچھ شک و شبہ دل میں نہ لائے اور سات قدم پیچھے کو ہٹے اور جو پڑھتا جائے اس طرف کو پھونکتا جائے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے وہ مجرم قتل سے نجات پائے گا۔ اگرچہ دشمن اس کے قوی اور غالب ہوں اور علماء و قضاۃ نے اس کے گردن مارنے کا فتویٰ دے دیا ہو۔ عامل اس کام کو کسی طمع دنیوی سے نہ کرے۔ بلکہ خالصاً للہ پڑھے تاکہ مقرون باجابت ہو اس اسم کی دعوت کی مدت پچاسی روز ہیں۔ ہر روز چھ ہزار بار پڑھے اور اپنے وظیفہ کو نگاہ رکھے تاکہ موصوف بجمیع صفات ہو اور اسرار المؤمن مرآۃ المؤمن اور مرتبہ لقا باللہ نصیب ہو۔ اور اسرار حقیقت واجب الوجود اس پر عیاں ہوں چاہیے کہ اس اسم کی تلاوت میں ثابت قدم رہے۔ اور عجائب و غرائب کے معاینہ سے دہشت نہ کھائے۔

اسم سی و پنجم یَاجَلِیْلُ الْمُتَکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُہٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُہٗ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اس اسم کو اکیس روز تک تین ہزار چالیس بار پڑھے۔ دشمن اس کے مقہور ہوں۔

ایضاً انجاح مقاصد اگر کوئی چالیس روز تک سولہ ہزار بار پڑھے۔ حق تعالیٰ کی عنایت اور مدد سے دونوں جہان کی مرادیں اور مقاصد حاصل ہوں۔

ایضاً بجہت اصلاح جسم اگر کوئی اس اسم کو چالیس روز تک ہر روز چالیس بار پڑھے حق تعالیٰ اس کے جسم کو بصفت روح کر دے اور کسی جن و انس کی نظر اس پر نہ پڑے۔ اور یہ دلیل اس حال کی ہے۔ کہ عامل اپنے جسم کو آپ دیکھے تو نظر نہ آئے۔ بیت

مرغ الٰہی نہ قفس بر شدہ قالبش از قلب سبکتر شدہ

مرتبہ اجسادنا ارواحنا ارواحنا اجسادنا اس کو نصیب ہو۔ اور میراث نبوی سے بہرہ مند ہو چاہیئے کہ بعد چشم گوش زبان دل کو خیانت سے بچائے کہ اللہ یعلم خائنۃ الاعین و ما تخفی الصدور ہے۔ اگر طریق شریعت و طریقت سے تجاوز کرے گا در ہائے دعوت و اجابت بستہ ہوں گے۔

اسم سی و ششم یَا مَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْهَامُ كُلَّ ثَنَائِهٖ وَمَجْدِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی ایک ہزار اکتالیس بار اکیس روز تک اس کو پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو ترقی مراتب دارین اور حصول مقاصد کونین عطا فرمائے گا۔ اور اوصاف ذمائم اس سے دور کرے گا۔

ایضاً بجہت قبول خلائق جو کوئی اس اسم کی مداومت کرے مقبول عالم ہو۔ اور موصوف بصفات حق ہو اور خلق خدا اس سے مستفید ہو اور تمام جہان میں مثل آفتاب مشہور ہو اس اسم کی خاصیت احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے۔ اسی پر اکتفاء کیا گیا بحکم آنکہ خَیْرُ الْکَلَامِ مَاقَلَّ وَدَلَّ۔

ایضاً تسخیر زحل اگر کوئی زحل کو مسخر کرنا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ پچیس[۲۵] روز تک ہر روز بیس ہزار بار اس اسم اسم کی تلاوت کرے۔ جب دعوت قریب ختم ہو۔ زحل بصورت سیاہ و بہیئت مہیب و سہمناک حاضر ہو اس کے کئی ہاتھ

---

^ا نصاب معہ زکوٰۃ پچپن ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار عشر چالیس ہزار تین سو قفل تین سو ساٹھ بذل دو دو بلاود برابر نصاب

ہوں۔ اور ہر ہاتھ میں اشیائے مختلف الجنس ہوں مسبح کے دائرے کے نزدیک بیٹھے اور نہایت غضب اور ترشروئی سے مسبح کو دیکھے اور تندی سے کلام کرے مگر مسبح کو لازم ہے کہ اسم کے پڑھنے میں مشغول رہے۔ اور اس کی عزت و حرمت کو نگاہ رکھے اور مؤدب بیٹھا رہے۔ اور جو کچھ کہے سنتا رہے۔ جب یہ دریافت کرے کہ اے فرزند آدم تیرا کیا مقصد ہے۔ اس وقت مسبح بیان کرے کہ میرا مقصود تیری حضوری ہے کہ میرے تمام کاموں میں تیری اعانت و مددگاری ہو۔ اور کلید فتح ہفت اقلیم مجھ کو نصیب ہو زحل ان سب باتوں کو سن کر قبول کرے۔ اور عہد کرے اور گل نرگس عطا کرے۔ مسبح اس کو لے کر سونگھے اور سر پر رکھے اور خوش ہو کیونکہ وہ پھول اسرار آسمانی سے ہے اس کو بہت عزیز رکھے اور کسی کو نہ دکھلائے اور نہ مطلع کرے جس وقت اس پھول کو سونگھے گا تمام اسرار موجودات اور مغیبات اس پر منکشف ہوں گے۔ اور سلاطین ماضیہ کے تمام خزانے اس اس کو دکھلائی دیں گے اور سر موت و حیات عالم معلوم کرے گا۔ پس زحل اُٹھ کر مسبح کے برابر کھڑا ہو کر مراجعت کرے اور عامل کی نظر سے غائب ہو۔ جب عامل کو ضرورت اس کے بلانے کی ہو گل نرگس اپنے روبرو رکھے اور اسم پڑھنا شروع کرے خدا چاہے حاضر ہو۔ اس دعوت کا نام دعوت محمودی ہے۔

اسم سی و ہفتم برائے نجات یَا کَرِیْمُ الْعَفُوِّ الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِیْ مَلَأَ کُلَّ شَیْءٍ عَدْلُہٗ[1] یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی دریائے گناہ میں مستغرق ہو اس کو لازم ہے کہ استغفار کرے۔ اور اس اسم کا ورد کرے۔ کہ سوائے اس کے کوئی سبب اس کی نجات کا نہیں ہے۔ طریق یہ ہے کہ ایک سو پانچ روز تک متواتر تین ہزار پانسو بار روز اس اسم کو پڑھے۔ ناگاہ ایک پیر نورانی عالم غیب سے نمودار ہو۔ اور اس کو مژدہ دے کہ تیرے اور تیرے سب گھر والوں کے گناہ معاف ہوگئے۔ جب یہ بشارت سنے سجدۂ شکر ادا کرے۔ اور حق تعالیٰ کی

---

[1] نصاب دو لاکھ نواسی ہزار۔ زکوۃ ایک لاکھ چوالیس ہزار۔ پانسو عشر بہتر ہزار دو سو پچاسی۔ قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدور بارہ سو۔

حمد و ثنا بیان کرے تاکہ جنت الفردوس اس کا ماویٰ ہو۔ اور عذاب سقر اور پُل صراط اور اہوال قیامت سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایات سے نجات ملے۔

ایضاً اگر کوئی بادشاہ یا ظالم یا امیر کسی کے مار ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کو لازم ہے کہ چالیس روز تک دو ہزار اکتالیس بار اس اسم کو پڑھے۔ خدا چاہے امن پائے گا۔ اور اس بادشاہ کا دل مہربان ہو جائے گا۔

ایضاً برائے راحت میت اگر کوئی اس اسم کو میت کی ہتھیلی پر لکھ کر میت کو دفن کرے تو حق تعالیٰ اس کی قبر کو رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ کر دے۔ اور رحمت کے فرشتے بھیجے اور نکیرین کے سوال کا جواب اس پر آسان کر دے۔

اسم سی و ششم یَا عَظِيْمُ ذَا الثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْكِبْرِيَاءِ فَلَا يَذِلُّ عِزُّهُ۔

یہ اسم جلالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ علوِ درجات کے لیے سولہ روز تک ہر روز ایک ہزار بار پڑھے۔

ایضاً جو کوئی سلاطین یا اکابر زمانہ سے کچھ مال و منال یا جاہ و عزت کا خواستگار ہو تو چاہیے کہ اس اسم کی کثرت کرے۔ حق تعالیٰ مقلب القلوب ہے تمام مرادیں اور حاجتیں اس کی روا ہوں گی۔ اور تمام جہان میں اس کی شہرت ہو گی۔

ایضاً برائے فضل دارین اگر کوئی شخص فضل دارین کا محتاج ہو تو اس کو لازم ہے کہ چالیس روز تک ہر روز چار ہزار بار پڑھے اس دعوت میں سِرّ عظیم ہے ہیچ کو خود معلوم ہو جائے گا۔

ایضاً برائے تسخیر مریخ مریخ کی تسخیر کے لیئے چالیس روز تک برابر چار ہزار بار پڑھے آخر روز ایک غلغلہ اور آشوب صعب اور سخت دہشت پیدا ہو اور پانچ ساعت تک ایسا ہی رہے ناگاہ ایک مرد با مہابتِ عظیم مثال گنبد سُرخ تندخو خونخوار تیز چشم باسبلت و ریش و راز دونوں ہاتھوں میں

لہ نصاب تین لاکھ چوبیس ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ باسٹھ ہزار عشر ۱۱ کاسی ہزار قفل تین سو ساٹھ بار دور مدور بار نصاب ۲-

تلواریں لیے ہوئے خلوت میں آئے اور مسبح کو سلام کرکے بیٹھے اور وہ تیغ اپنے زانو کے نیچے رکھے اور ہونٹھ ہلائے مگر یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کیا کہتا ہے۔ مسبح کو لازم ہے کہ ایسے وقت میں ہرگز نہ ڈرے اور اسم کے پڑھنے میں مشغول رہے بلکہ پکار پکار کر پڑھنا شروع کرے اگر خدانخواستہ اس کے خوف سے ترک کر دیا یا بھول گیا تو بڑا غضب ہوگا۔ مریخ فوراً اس کو قتل کر دے گا ایک ساعت تک مریخ بیٹھا رہے۔ اس کے بعد دریافت کرے کہ اے مسبح تیرا کیا مقصد ہے بیان کر عامل بیان کرے کہ میرا مقصود تیری تسخیر ہے میں چاہتا ہوں کہ میری موافقت کر اور جو سعادت اور فتوح تیرے متعلق ہے وہ میرے نصیب کر۔ مریخ قبول کرے اور کہے کہ میں تیرا مددومعاون ہوں کہ تو نے مجھ کو اس اسم کی برکت سے آسمان پنجم سے زمین پر بلالیا اب جو کوئی تیرا مخالف ہوگا میں اس کو اس تیغ سے ہلاک کروں گا۔ اور تجھ کو اقلیم پنجم کی ماہیت سے آگاہ کروں گا۔ تجھ کو لازم ہے کہ اس اسرار کو کسی سے ظاہر نہ کرنا۔ ورنہ اس تصرف سے ہاتھ دھو بیٹھنا اور علویات کی نظریں تجھ سے پھر جائیں گی۔ جب مریخ یہ وصیت تمام کر چکے ایک عقیق کی انگوٹھی اس کو عطا کرے۔ اور وہ عقیق جوہر آسمانی سے ہوگا۔ ماہیت اس کی سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اگر کسی کو دکھلائیگا وہ انگوٹھی جاتی رہے گی۔ اور تصرف ہفت اقلیم اٹھ جائے گا۔ جب یہ خاتم مسبح لے چکے تو عرض کرے کہ میری یہ آرزو ہے کہ اس خاتم کے نقش سے مجھ کو مطلع فرمائیے۔ وہ بتائے نقش یہ ہے تمخیثا تمثیثا دیاسطی وسطی یہ اسمائے عبرانی ہیں ان کو یاد کرے اور اجازت چاہے۔ جب مریخ اجازت دے چکے یکایک نظر سے غائب ہو۔ جب اس کو بلانا منظور ہو انگشتری روبرو رکھے اور اسم پڑھنا شروع کرے فوراً حاضر ہو۔

اسم سی و نہم یَا قَرِیبُ الْمُجِیبُ الْمَدَانِی دُوْنَ کُلِّ شَیْءٍ قُرْبُہٗ یہ اسم جمالی ہے

ل نصاب ایک لاکھ اٹھتہ ہزار۔ ذکوٰۃ چوراسی ہزار عشر بیالیس ہزار دو سو پچاس قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدا ود برابر نصاب۔

خاصیت اس کی جو کچھ اسماء سابق میں بیان ہوئی۔ سب اس میں موجود ہے۔ حضرت شیخ کمال الدین کرمانی کہ گجرات میں رہتے تھے انہوں نے سب خاصیتیں اپنی شرح میں لکھی ہیں۔ بعض ان خاصیتوں سے اپنے معاملہ میں انہوں نے معائنہ کی تھیں۔ اور بعض بیداری میں ان کو حاصل ہوئی تھیں۔ غرضکہ بہت سے خواص بالتفصیل لکھے ہیں طالب اس شرح کو دیکھ کر عامل ہو اگر طالب اس کے جمیع خصائص سے مخصوص ہو تو اس کو لازم ہے کہ چالیس روز تک تین سو سات بار روز پڑھے۔

ایضاً واسطے اظہار سر ربوبیت چالیس روز تک پانسو بار پڑھے۔

ایضاً برائے اطاعت فساق و فجار اگر کوئی شخص اپنے حاسدوں اور معاندوں اور بدخواہوں اور فاسقوں اور ظالموں کو مطیع کرنا چاہے۔ اور وسواس خناس اور کید نفس امارہ سے رہائی چاہے تو اس کو چاہیئے کہ اس اسم کو ایک ماہ تک رات دن برابر ایک ہزار نو سو نو بار پڑھے اور عین کسوف اور خسوف میں نماز کے اندر مشغول رہے۔ اور کسی سے بات چیت نہ کرے اعداء ظاہری اور باطنی پر ظفریاب ہوگا اور یہ عمل باقی عمر کے لیے کافی ہے۔

ایضاً تسخیر ملک عالم اگر کوئی چاہے کہ اس ملک کو جو اس عالم کا موکل ہے تسخیر کرے تو اس کو لازم ہے کہ اس اسم کی قراءۃ کو موافق حروف اصل خذ حرفاً قل الفاً شمار کرے۔ اور ہر روز تا مدت حروف اصل و وصل پڑھے۔ اثنائے عمل میں یکایک قبلہ کی طرف سے عجیب عجیب صورتیں دکھلائی دیں۔ عامل سمجھ جائے کہ ملک آتا ہے غرض کہ صبح صادق جب نمودار ہو ملک حاضر ہو اور ان کے درمیان ایک پیر مرد ہو کہ وہ آتے ہی صبح کی اذان دے اور عامل کی طرف امامت کے اشارہ کرے عامل نماز پڑھا کر پھر اسم کی قرأۃ میں مشغول ہو جائے اور اصلاً کسی کی طرف ملتفت نہ ہو۔ تمام حاضرین صف باندھ کر مسبح کے روبرو کھڑے رہیں۔ اور بار بار کہیں کہ اے مقتداء تو ہم سے کس واسطے کلام نہیں کرتا۔ مسبح اشارہ سے جواب

دے کہ مجھ کو تم سے کچھ کام نہیں میں بات کہنا نہیں چاہتا یہاں تک کہ شام ہو جاوے اور وہ صف زدہ کھڑے رہیں، پھر ایک سوار بلباس شاہانہ چتر بر سر باعساکر گوناگوں حاضر ہو اور گھوڑے سے اتر کر مسبح کے روبرو مؤدب بیٹھ جائے اور تھوڑی دیر کے بعد کلام کرے کہ اے برگزیدۂ خدائے عزّوجل مجھ سے تو بیان کر کہ تیرا کیا مطلب ہے اور مجھ کو کیوں سرگرداں کر رکھا ہے۔ عامل کچھ جواب نہ دے۔ اور دعوت میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ وہ عجز کرے اور عہد کرے پھر بیان کرے۔ وہ ملک کہے گا کہ میں تیرا فرمانبردار ہوں جس امر مشروع میں تیری حاجت ہو گی فوراً اسکا سرانجام کروں گا۔ اور تمام جن و انس کو تیرا مسخر کر دوں گا۔ اور جو سرتابی کرے گا اس کو قید کر دوں گا۔ یہ اسم سات جوہر رکھتا ہے جو کوئی عمل میں لائے گا کامیاب ہو گا۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔

جوہر اوّل:۔ دعوت اس کی ایک اربعین ہے ہر روز تیس ہزار بار پڑھے۔ تمام پیغمبروں کی ارواحیں تشریف لاویں گی۔ ان سے علم لدنی حاصل ہو گا۔ یہ وہ اسم ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں اوّل اس اسم سے مشرف فرمایا ہے۔ اس کے بعد انواع کرامات لاتعد و لاتحصیٰ عطا فرمائی ہیں اور جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس تشریف لے گئے ہیں۔ تو تمام پیغمبروں نے آپ کی اقتداء کی ہے کہ زاد الانبیاء لیلۃ المعراج جمیعًا اس قول کی تائید ہے۔ جب عامل نصف اربعین تک پہنچے ارواح پیغمبران مرسل ظاہر ہونے لگیں۔ صاحب دعوت بجمیع آداب و باحضوری تمام اسم مذکور پڑھتا رہے اور جو نبی جس صفت سے موصوف ہے وہ ان سے حاصل کرتا ہے جیسا کہ حضرت آدم صفی اللہ سے صفوت اور ارواح اللہ سے احیائے اموات اور موسےٰ صلوٰۃ اللہ علیہ السلام سے کلام کہ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ان کی شان میں وارد ہے غرضکہ اپنے حسب استعداد ان سے اخذ نعمت میں کوتاہی نہ کرے۔ جب دعوت قریب الفرام کے پہنچے سوائے حجاب عظمت کہ حجاب جلال الٰہی ہے۔ تمام حجاب

اس کے دل سے مرتفع ہوں اور ارواح انبیاء علیہم السّلام اس کو ایک نشان عطا فرمائیں کہ جب اس نشان کو اپنے روبرو رکھے اور کسی حاجت کے لیئے بلانا چاہے فی الحال لشکر مبارک ان کا حاضر ہو اور اس وقت اس کا مقصد بفضل اللہ و کرمہٖ پورا کریں۔

جوھر دوم: جب اسم مذکور بحکم شمار ابجد تا مدت حروف ہر روز پڑھے سات مؤکل بادشاہان ارواح ملکوتی کے حاضر ہوں جن کے نام یہ ہیں۔ قلطفائیل قلیقائیل اقلیقائیل قیاقیل قومائیل اقلتقائیل ہر ایک فیل سوار عامل کے روبرو حاضر ہوں اور بانواع سخن مختلف عامل سے کلام کریں مگر عامل کو لازم ہے کہ اصلاً ان کی طرف ملتفت نہ ہو اور دعوت میں مشغول رہے۔ جب وہ بالحاح پیش آئیں اور مطلب دریافت کرنے میں اصرار کریں اور سوگند کھائیں (اور وہ سوگند یہ ہے بحق طوطائیل واسرافیل وھمرائیل وبحق توریت وانجیل وفرقان) اس وقت کہے مطلب اور مقصد سوائے تمہارے حضور کے اور کچھ نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ جس کام کے لیے تم کو بلاؤں تم موجود ہو جاؤ۔ اور اس کا التزام کرو۔ وہ اس کو قبول کریں۔ اور عامل کی نظر سے غائب ہو جائیں جب عامل کو ضرورت ہو اس سوگند کو یاد کرے اور ایک دفعہ پڑھے فوراً حاضر ہوں۔ اور اس کی ضرورت کو پورا کریں۔ واضح ہو کہ شیخ علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ باقی پانچ جوہر میسّر نہیں ہوئے ورنہ وہ بھی لکھے جاتے۔

اسم چہلم يَا عَجِيْبُ الصَّنَائِعِ فَلَا تَنْطِقُ الْاَلْسُنُ بِكُلِّ ثَنَائِهٖ وَنَعْمَائِهٖ

یہ اسم جلالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی صاحب دعوت بموجب حکم حروف غیر مکرر بقاعدۂ تکسیر حرفاً فل الفاً تا مدت حروف دعوت دے اور بعد اتمام دعوت جس قدر ہو سکے پڑھتا رہے خدا چاہے مرادیں اس کی بر آئیں خلقت کی زبان اس کی برائی سے بستہ ہو۔ بلکہ تمام خلائق اس کی محتاج ہو۔ سات سو ہزار عجائب غرائب کہ جو کسی اسم کی دعوت میں نہ دیکھے ہوں نہ سنے ہوں منکشف ہوں۔ اور رنجہائے

علم و حکمت اس کے دل میں پیدا ہوں حلال مشکلات ہوں۔
ایضاً اگر کوئی چاہے کہ مغیبات کا ظہور ہو تو اس کو چاہیے کہ ہر نماز کے بعد چالیس دن تک سو مرتبے اس اسم کو پڑھے مقصود حاصل ہو۔
ایضاً برائے نعمتہائے گوناگوں جو کوئی اس اسم کی قرأۃ میں مشغول ہو کوئی شخص عوام و خواص یا دشاہ درویش اس کے حق میں کلمہ بد نہ کہے گا۔ اور خلائق کی زبان اس کی برائی سے بستہ ہو جائے گی۔ اور جو اس مسبع کی زبان سے نکلے گا کام پسندیدہ موافق شریعت و طریقت ہو گا۔ اور کبھی کلمہ نامشروع عمداً یا سہواً اس کے منہ سے نہ نکلے گا۔ ننانویں روز تک ہر روز پندرہ ہزار بار اس تفصیل سے پڑھے کہ دس ہزار دن کو اور پانچہزار شب کو۔ آخر شب دعوت میں اسرار عجائب اور تماشائے غرائب معاینہ کرے۔ اور حق تعالیٰ یہ کرامت عطا فرمائے کہ اس کا کلام حجت عالم ہو۔ اور ہر بات اس کی قرآن و حدیث سے ہو جس کے لیے دعاء نیک یا بد کرے مستجاب ہو اور تمام جہان میں مشہور ہو اور نعمتہائے گوناگون سے مالا مال ہو اور فتوحات ہونے لگیں۔ عامل کو لازم ہے کہ جو کچھ آئے سب خرچ کر ڈالے۔ دوسرے دن کے لیے نہ رکھے خدا تعالیٰ دوسرے روز پھر عطا فرمائے گا۔
ایضاً برائے زندہ شدن جانوران اگر ایک جانور کی صورت موم یا مٹی سے بنائی جائے اور ننانوے بار یہ اسم پڑھا جائے۔ اور ہر مرتبہ اس پر دم کیا جائے۔ فی الحال جنبش میں آئے اور اڑنے لگے۔ صاحب دعوت کو یہ کرامت نصیب ہو کہ اگر سو ہزار مختلف جانوروں کی شکلیں بنائے اور اس پر یہ اسم پڑھ کر دم کرے تو حق تعالیٰ ان میں جان ڈال دے۔ مگر عامل کو لازم ہے کہ ایسی حرکات سے پرہیز کرے جاہل لوگ گمراہ ہو جاویں گے اور اس کو جادوگر بتائیں گے۔
ایضاً جو صاحب دعوت اس اسم کی ملازمت کرے گا۔ قبر میں اس کا بدن سالم رہے گا۔ اور مرتبہ اجسادنا ارواحنا ارواحنا اجسادنا حاصل ہو گا اور جب اس صفت سے موصوف ہو گا حیوٰۃ دارین پائے گا۔ اور اسرار اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ۔ اس پر

جلوہ گر ہوگا۔ جو کوئی مسیح کے خلاف کلام کرے گا ذلیل عالم ہوگا۔

اسم چہل و نہم یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَّمُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَّمَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّ رَجَائِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ۔ یہ اسم جلالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی کسی کام میں عاجز ہو یا کسی ظالم کے پنجہ میں گرفتار ہو یا قید میں ہو تو اس کو چاہیے کہ ہر روز ننانویں بار اس اسم کو پڑھے۔ سب سے مخلصی پائے گا۔ اور مقبول خلائق ہوگا۔ اور دولت ابدی اور سرمدی سے مشرف ہوگا۔

ایضاً جو کوئی ساٹھ روز تک بخلوت واحد بار تمام اسم دعوت دے حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا و آخرت کی تمام بلاؤں سے نجات پائے۔

ایضاً اطلاع بر خیر و شر و دیگر مغیبات اگر کوئی اس اسم کی ایک سال کامل دعوت دے اور ہر روز سات ہزار بار اور ہر شب پانچ ہزار بار پڑھے حقیقت ہژدہ ہزار عالم اس پر منکشف ہو اور احوال خیر و شر تنگی و فراخی امساک باراں اور طوفان اور حرب و قتال سب پیشتر سے معلوم ہو جائیں اور اس کی تاثیر نظر اور خیال اذکار سے تمام برائیاں دور ہوں۔ جب عمر اس کی تمام ہو مہتر عزرائیل علیہ السلام حاضر ہوں۔ اور سلام کریں اور کہیں کہ اے آفریدۂ حضرتِ حق جون کہ اس خاکدان میں تیرے رہنے کے تمام ہوئے اگر آرزوئے عالم باقی رکھتا ہے اور جمعیت یاران قدیم کی چاہتا ہے جو عالم ارواح میں ہیں اگر قدم رنجہ فرمائے تو میں لے چلوں۔ اگر یہاں رہنا قبول کرے تو تیرے نامۂ زندگی کو از سر نو مرتب کروں۔ غرضکہ جو رائے مسیح ہو قابض ارواح اس کے مطابق عمل کرے۔

ایضاً جو کوئی چالیس بار ہر شب اس اسم کی قرأۃ کرے جمال جہاں آرائے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے مشرف ہو اور جو مشکل ہو آسان ہو۔

تیرہویں فصل :۔ دعوت سیفی۔ دعائے عزرائیلی۔ دعائے کبیرہ۔ دعائے بشمخ دعائے قریشیہ اور عزائم دکہ اسمائے عظام سے نکالی گئی ہیں، اسمائے حسنیٰ اسمائے جبروتی کے بیان میں۔

دعائے سیفی واضح ہو کہ دعائے سیفی آیۃ من آیات اللہ ہے اور بہت سے عجائب وغرائب اسرار اس میں مستتر ہیں۔ اکثر اہل اللہ نے اس سے فیض فیاض حاصل کیا ہے اور بہرہ مند ہوئے ہیں اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ دعا سیف اللہ، عین اللہ، قدرۃ اللہ، ید اللہ۔ برہان اللہ، صمصام اللہ۔ حرز سلیمانی سہم اللہ۔ حرز البر حرز المرتضوی، حرز اعظم حرز سیفی کے نام سے نامزد ہو گئی ہے۔

مقدمہ دعائے سیفی

جاننا چاہیے کہ دعائے سیفی کے پڑھنے کا وقت اور شرائط ترتیب دعا اور شرائط عامل۔ عاملان کامگار نے مقرر فرمائی ہیں۔ ہر ایک کا بیان بتفصیل ذیل لکھا جاتا ہے۔

شرائط ترتیب دعا مناجات۔ ادعیہ متفرقہ۔ فاتحہ۔ ناد علی۔ یا غیاثی۔ ضابطہ اعتصام۔ وام اعتصام۔ وصل صغیر۔ اشارات اصل۔ اشارات حاجت۔ حرز آمیرین دعائے اختتام۔ دعائے اخیار۔ چہار قل۔ عدد قرآن۔ ایام تعیین۔

شرائط عامل۔ طہارت۔ تصفیہ باطن۔ لزوم خلوت۔ کتمان سر۔ حصول اجازت سلسلہ روایت۔ اعتماد غذا۔ ترک حیوانات جمالی وجلالی اگر جمالی کا پرہیز نہ ہو سکے تو بھی درست ہے، نامحرم سے بچنا۔ محرمات احرامی سے پرہیز کرنا تعظیم دعوت استغراق۔ تقلیل علائق۔ حسن اعتقاد۔ عزم نیت۔ صدق مرشد۔ بخور۔ استعمال عطر۔ مواظبت دعوت۔ اور نماز قضا نہ کرے۔ اکل حلال۔ صدق مقال۔ آنمرع بال۔ خرق عادات کے مشاہدے اور ارواحوں کی ملاقات کے

وقت نذر ہونا۔

شرائط دعاء نصاب[1]۔ زکوٰۃ[2]۔ عشر[3]۔ قفل[4]۔ دور[5] مدور۔ بذل[6]۔ ختم[7]۔ اجابت دعاء[8]

اگر دعا باسم صغیر ہے بحکم کلیات وجزئیات شرائط حروف دے کر عمل کرے کیونکہ بغیر شرائط حروف مستجاب نہیں۔ اس سبب سے متصرفان کامگار نے اسکو مطیع کیا ہے۔ اگر دعا کبیر ہے بحساب حروف تہجی شرائط بجالائے اور عامل ہو۔ اور ہر حرف کے تین درجے مقرر کیے گئے ہیں۔ اوّل موافق اخذ حرفاً قل الفاً۔ دوم موافق مائۃ سوم موافق عشراً۔ ان تینوں میں جو ہو سکے اس کے موافق قرأۃ اختیار کرے۔ اور نیت شرائط کی زبان سے کہے۔ اس جگہ پر بحکم حروف تہجی بقواعد عشراً کہ تین سو حروف ہوتے ہیں پڑھے۔ پس یہ مجموع بہ نیت نصاب (۳۰۰) اور اس کا نصف (۱۵۰) بہ نیت زکوٰۃ اور اس کا نصف (۷۵) بہ نیت عشر اور اس کا نصف (۳۸) بہ نیت قفل اور دور مدور برابر نصاب اور بذل ۳۰ بار بحکم حرکات تیس[2] حرف مع ہمزہ والف ولام اور بہ نیت ختم بائیس مرتبے۔ بموجب نقاط اور بہ نیت اجابت دعوت حروف اصلی ووصلی اسم ذات بقاعدۂ اخذ حرفاً قل عشراً (۱۰۲۵) مرتبے پڑھے۔ بعون اللہ تعالیٰ سریع الاجابت ہو۔ جب ان شرائط سے فارغ ہو تو اغراض کے لیے دعوت دے۔ اور اس کے دو طریق ہیں۔ ایک بطریق **پیران شطار** دوسرا بطریق **شیخ ابوالفضل** کرمانی ان سے بھی دو سندیں ہیں۔ ہر ایک کا بیان بتفصیل لکھا جاتا ہے۔

---

[1] ترتیب شرائط تمام ن ۳۰۰۔ ز ۱۵۰۔ ع ۷۵۔ ق ۳۸۔ د ۳۰۰۔ ب ۳۰۔ خ ۲۲۔ اجابت دعوت ۱۰۲۵۔ ۱۲ منہ

[2] یعنی موافق حروف تہجی احتیاطاً مع ہمزہ ولام مکرر کہ تیس ہوتے ہیں۔ جب ان کو دس گنا کیا تو تین سو ہوئے۔

طریق پیران مشرب شطار

مع ہفت ضابطہ و احکام و ادعیہ مختصرہ

ہفت ضابطہ کلی۔ ظاہر ہے کہ یہ ہفت ایام برائے سرانجام خاص و عام اور یہ سات دن سات ستاروں سے متعین ہیں جو حاجت جس دن کے ستارے میں واقع ہو اسی لحاظ سے بہ ترتیب مسطور عمل کرے۔ مقرون باجابت ہو اگر تاخیر واقع ہو تو ہفتے میں اسی روز پھر پڑھے۔ اور دس ہفتے تک اسی طرح عمل کرے تو گویا ستر یوم میں انصرام امر ہو گا۔ قراۃ یوم اور عشرہ کا ایک ہی حکم ہے۔ شب کو بارہ مرتبے موافق دوازدہ بروج اور دن کو اٹھائیس مرتبے موافق منازل قمر جب وہ دن آئے ورد کو بجا لائے اور باقی ایام بے ناغہ تین بار باحکام وارکان اور رات کو ایک بار ضرور پڑھ لیا کرے۔ اور یہ بھی معلوم رہے کہ اس ہفت ضابطے میں خواص خاص منقسم ہیں کہ جس کام کے لیے ضرورت ہو اسی کو کب کے دن میں قراۃ کرے جیسا کہ بہ نیت قتل اعداء بروز زحل اور بہ نیت علم ظاہری و باطنی روز مشتری اور بہ نیت قتال و خونریزی روز مریخ اور بہ نیت عظمت و حشمت وجاہ روز شمس اور بہ نیت کاروبار دنیا و موافقت سلطان و آمیزش امراء و کارکنان اور مثل اس کے بروز زہرہ اور بہ نیت عشق و محبت و کار خیر و تجارت اور مثل اس کے بروز عطارد اور بہ نیت اصلاح و معاملہ و معالجہ و حسن معاملات اور دوستی اور رب دشمن آشتی اور مثل اس کے بروز قمر۔

قراۃ ہفت شبا روز چونسٹھ بار پڑھے۔ طریق ضابطہ دیکھ کر اسی طریق سے عمل کرے۔

طریق ضابطہ۔ جب سالک عمل کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ ہر ضابطہ میں نیت مسطور کو نگاہ رکھے اور پہلی شب کو نیت کرے۔ آخر شب کو اٹھے اور غسل پاک کرے اور غسل کے بعد شکرانہ تحیت ادا کرے اور ایک دوگانہ بہ نیت ثواب لرواح

پاک حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و عشرہ مبشرہ بجا لانے اس کے بعد ایک ایک دوگانہ بہ نیت ثواب ارواح پیران شطار و سہرورد و چشت و قادریہ و فردوسیہ اور تمام عرفا اور شہداء اور جمیع مومنین اجمالاً ادا کرے پھر تین بار یہ درود پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ صبح تک جاگتا رہے اور سنت اور فرض کے درمیان سات بار اس دعا کو پڑھے۔ اِلٰھِیْ بِحَقِّ سِرِّ ھٰذِہِ الْاَسْرَارِ وَبِحَقِّ كَرَمِكَ الْخَفِیِّ وَ بِحَقِّ اِسْمِكَ الْاَعْظَمِ اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْضِیَ لَنَا حَاجَتِیْ كُلَّھَا یَامَنْ اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ كُنْ فَیَكُوْنَ دعاء اجابت سات بار پڑھے۔ مَاشَاءَ اللّٰہُ كَانَ تَوَجَّھًا اِلَی اللّٰہِ تَبَّلَ اللّٰہُ مَاشَاءَ اللّٰہُ نَاطِقًا بِاللّٰہِ اِسْتِغَاثَۃً بِاللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اس کے بعد آسمان کی طرف منہ اٹھائے اور دس بار اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ پڑھے اور کھڑا ہو جائے اور کسی سے بات چیت نہ کرے، اور فرض کو جماعت کے ساتھ ادا کرے۔ پھر اپنے خلوت خانہ میں آئے اور اپنے ورد معتاد کو بجا لائے اس کے بعد اس دعوت کو اس سند سے شروع کرے۔

اوّل مناجات ادعیہ۔ ناد علی۔ یاغیاثی۔ دعا کاشف الغم اعتصام فاتحہ حوز و اختتام احمار اور یہ سب دعائیں سات بار یا تین بار پڑھے اگر دوسرے اوراد رکھتا ہو تو وقت حاجت کے ایک ایک بار ہر ہر ضابطہ میں پڑھے۔ اور نماز اور دوسری دعائیں موافق ضابطہ کے بتائی جائیں گی ان کو بعد دعاء کاشف الغم اور دعائے ضابطہ کے پڑھے۔

مناجات اور تمام ادعیہ یہ ہیں

یَامَنْ اِذَا دَلَجَ الْعَبْدُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّظْلِمَۃٍ مِّنْ حَیْرَۃٍ سَھْمٍ وَّلَمْ یَجِدْ صَرِیْخًا یَّصْرِخُہٗ مِنْ وَّلِیٍّ حَمِیْمٍ وَّجَدَ یَارَبِّ مِنْ مَّعُوْنَتِكَ صَرِیْخًا مُّغِیْثًا وَّلِیًّا یَطْلُبُہٗ مُغِیْثًا یُنْجِیْہِ مِنْ ضِیْقِ اَمْرِہٖ وَیُخْرِجُہٗ یَامَالِكَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

ایضًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَتَكَرَّرَ الْجَدِيْدَانِ وَاسْتَصْحَبَ الْفَرْقَدَانِ بَلِّغْ رُوْحَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا التَّحِيَّةَ وَالرِّضْوَانَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ایضًا اشفا ارضا صالو اصلا اَسْئَلُكَ لَمْ بَيْنَكُمْ وَالْمَحْزُوْنَ الْاَطْهَرَ ثُمَّ لَا نَاظِرَ هٰذَا هوش ورش طوطی طاس اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ۔

ایضًا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ لَا اُحْسِنُ شَيْئًا مِّنَ التَّدْبِيْرِ وَيُرَبِّيْ بِاَحْسَنِ التَّدْبِيْرِ يَا دَلِيْلَ الْحَائِرِيْنَ دُلَّ حَيْرَتِيْ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا حَلِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ مَالِكَ الْمُلْكِ يُرَبِّيْ بِاَحْسَنِ التَّدْبِيْرِ وَحِرْزِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ایضًا نادِ علی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی یہ ہے۔ نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَبِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ۔

ایضًا يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَّمُجِيْبِيْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَّمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَّرَجَائِيْ حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ۔

ایضًا اَللّٰهُمَّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَيَا فَارِجَ الْهَمِّ وَيَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ فَرِّجْ هَمَّنَا وَاكْشِفْ غَمَّنَا وَاَهْلِكْ اَعْدَاءَنَا۔

دعائے اعتصام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ يَا رَبُّ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا غَفَّارُ يَا رَزَّاقُ يَا فَتَّاحُ يَا كَرِيْمُ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا حَمِيْدُ اَنْتَ الْمَحْمُوْدُ وَنَبِيُّنَا الْمَعْبُوْدُ وَيَا وَدُوْدُ اَنْتَ الْمَوْدُوْدُ وَفَضْلُكَ الْمَعْهُوْدُ وَيَا بَرُّ اَنْتَ الْبَارُّ رِزْقُكَ الْمَوْعُوْدُ وَخَيْرُكَ

الْمَشْهُوْدُ يَا حَيُّ كُنْتَ حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ وَتَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ يَا قَائِمُ اَنْتَ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ
نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَالْمُجَازِيْ بِمَا عَمِلَتْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا جَمِيْلُ اَنْتَ الْمُجْمِلُ
الْجَلِيْلُ فَلَا يَحِقُّ هٰذَا الْاِسْمُ اِلَّا لَكَ وَلَا يَلِيْقُ اِلَّا بِكَ اَنْتَ الْكَرِيْمُ الْمُكَرَّمُ وَاَنْتَ الْجَوَادُ
الْمُنْعِمُ وَخَيْرُكَ كَثِيْرٌ وَفَضْلُكَ كَبِيْرٌ يَا كَبِيْرُ الْمُتَكَبِّرُ لَكَ النَّعْمَاءُ وَالْكِبْرِيَاءُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ
الْخُشُوْعُ اِلَّا لَكَ وَالتَّوَكُّلُ اِلَّا عَلَيْكَ وَالْاِعْتِصَامُ اِلَّا بِكَ وَالتَّفْوِيْضُ اِلَّا اِلَيْكَ يَا فَرْدُ يَا
وِتْرُ اَنْتَ الرَّبُّ وَكُلُّنَا لَكَ الْعَبْدُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَلَا نِدَّ عَوْلَكَ وَالِدٌ وَلَا وَلَدٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
يَا بَاقِيْ كُلٌّ يَرْجِعُ اِلَيْكَ وَلَا يَجْرِيْ الْفَنَاءُ وَلَا الزَّوَالُ عَلَيْكَ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ اَحْدَثْتَ
كُلَّ شَيْءٍ سِوَاكَ كَمَا اَرَدْتَ وَبَرَأْتَ فَاَحْكَمْتَ وَصَوَّرْتَ وَخَلَقْتَ فَاَحْسَنْتَ وَسَوَّيْتَ
فَعَدَلْتَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَلَا شِبْهَ لَكَ وَلَا مِثْلَ لَكَ وَلَا نَظِيْرَ لَكَ يَا غَنِيُّ
فَلَا وَزِيْرَ لَكَ وَلَا مُشِيْرَ لَكَ وَلَا مُعِيْنَ لَكَ وَلَا ظَهِيْرَ يَا مَلِكُ يَا مَجِيْدُ لَكَ الْمَجْدُ
كُلُّهٗ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الشَّرِّ كُلِّهٖ يَا قُدُّوْسُ يَا سُبُّوْحُ اَنْتَ الْمُنَزَّهُ عَنِ النَّقَائِصِ وَالْمَعَائِبِ وَالْمَرَاتِبِ وَاَنْتَ
الْمُعَظَّمُ فِي الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ يَا عَلِيُّ يَا مُتَعَالِيْ لَكَ الْعَلَاءُ وَالثَّنَاءُ مِنْكَ وَاِلَيْكَ
مُنْتَهَى الْاَمَلِ وَاِنْتِهَاءُ الْاُمُوْرِ وَالرَّجَاءِ۔

يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ لَا بِدَايَةَ لَكَ وَلَا اِنْتِهَاءَ لَكَ يَا قَادِرُ يَا قَدِيْرُ يَا مُقْتَدِرُ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا لَكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا بِكَ يَا وَاجِدُ لَا وَجْدَ مِنْكَ وَغِنَاءَ لِاَحَدٍ غَيْرِكَ
يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا عَلِيْمُ تَسْمَعُ النَّجْوٰى وَتَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى يَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَطَرْتَ فَاَبْدَعْتَ وَصَنَعْتَ فَاَحْسَنْتَ وَخَلَقْتَ يَا مَالِكُ يَا مَلِيْكُ اَنْتَ
الْمَلِكُ الْقَدِيْمُ وَالسُّلْطَانُ الْعَظِيْمُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ
تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا عَزِيْزُ يَا حَكِيْمُ تَحْكُمُ بِالْعَدْلِ وَتَقْضِيْ بِالْحَقِّ
فَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ يَا قَاهِرُ يَا قَهَّارُ يَا دَائِمُ قَدْ قَهَرْتَ عِبَادَكَ بِالْفَنَاءِ يَا مُغِيْثُ يَا حَسِيْبُ
يَا جَلِيْلُ يَا مُقْتَدِرُ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ يَا مُحِيْطُ يَا رَقِيْبُ يَا مَنْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَدَدًا وَ
دَبَّرْتَ الْاُمُوْرَ كُلَّهَا بِحِكْمَتِكَ وَاَمْسَكْتَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ بِقُدْرَتِكَ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ تَرِثُ

الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ وَاَنْتَ تَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ لِتُحَاسِبَهُمْ وَاَنْتَ
اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ يَا وَاسِعُ الْمُلْكِ وَالْعِلْمِ وَالرَّحْمَةِ لَا يَخْرُجُ مِنْ سُلْطَانِكَ شَيْءٌ وَّلَا
يُعْجِزُكَ شَيْءٌ وَّرَحْمَتُكَ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
وَسُلْطَانُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الصِّدْقُ وَلَا تُخْلِفُ مِيْعَادَكَ وَلَا تَظْلِمُ عِبَادَكَ يَا
ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيْ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ وَاَنْتَ الْقَوِيُّ وَنَحْنُ الضُّعَفَاءُ لَا
قَوِيَّ اِلَّا مَنْ قَوَّيْتَهٗ وَلَا غَنِيَّ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتَهٗ يَا خَالِقُ يَا خَلَّاقُ وَاَنْتَ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَاَنْتَ
اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ لَا خَالِقَ لِلْخَلْقِ غَيْرُكَ وَلَا مُدَبِّرَ لِلْخَلْقِ سِوَاكَ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا ذَا الْمَعَارِجِ
تَعْرُجُ اِلَيْكَ اَرْوَاحُنَا وَقَدَّرْتَ اٰجَالَنَا يَا مُحْصِيْ اَحْصَيْتَ اَنْفَاسَنَا وَاكْتِسَابَنَا وَاَدْرَكْتَ اِسْرَارَنَا وَ
اِعْلَانَنَا يَا حَافِظُ يَا خَافِضُ يَا رَافِعُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَتَخْفِضُ مَنْ تَشَاءُ فَهُوَ وَتَرْفَعُ
مَنْ تَشَاءُ قَدْرًا لِمَنْ رَفَعْتَهٗ ارْتَفَعَ وَمَنْ وَضَعْتَهٗ اتَّضَعَ وَمَنْ اَكْرَمْتَهٗ لَمْ يُهَنْ يَا رَافِعَ
الدَّرَجَاتِ لَكَ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ
يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ ارْحَمْنَا يَا مُؤْمِنُ اٰمِنَّا يَا مُهَيْمِنُ يَا جَبَّارُ اجْبُرْنَا يَا سَلَامُ سَلِّمْنَا يَا غَفَّارُ يَا
غَفُوْرُ اغْفِرْ لَنَا يَا رَزَّاقُ ارْزُقْنَا يَا رَءُوْفُ ارْءَفْ بِنَا يَا عَفُوُّ اعْفُ عَنَّا وَاعْفُ عَنَّا يَا لَطِيْفُ الْطُفْ
بِنَا يَا حَلِيْمُ احْلُمْ عَنَّا يَا حَافِظُ يَا حَفِيْظُ احْفَظْنَا يَا عَزِيْزُ يَا مُعِزُّ اَعِزَّنَا يَا صَبُوْرُ صَبِّرْنَا يَا نَصِيْرُ
انْصُرْنَا يَا مُغِيْثُ اَغِثْنَا يَا كَافِيْ اكْفِنَا يَا وَافِيْ فِنَا يَا وَالِيْ يَا مُتَوَالِيْ يَا مَوْلَايَ تَوَلَّنَا يَا حَنَّانُ يَا
مَنَّانُ امْنُنْ عَلَيْنَا يَا كَرِيْمُ اَكْرِمْنَا وَلَا تُكْرِمْ عَلَيْنَا يَا تَوَّابُ تُبْ عَلَيْنَا يَا ذَا الْفَضْلِ تَفَضَّلْ
عَلَيْنَا يَا ذَا الْفَضْلِ تَفَضَّلْ عَلَيْنَا يَا ذَا الطَّوْلِ تَطَوَّلْ عَلَيْنَا يَا قَابِلَ التَّوْبِ اقْبَلْ تَوْبَتَنَا يَا
دَائِمَ النَّعْمَاءِ عَلَيْنَا يَا هَادِيْ اهْدِنَا يَا وَهَّابُ يَا رَشِيْدُ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً
وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا يَا نُوْرُ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَكِيْلُ لَا تَكِلْنَا اِلٰى اَنْفُسِنَا يَا جَامِعُ اجْمَعْ عَلَى
الْهُدٰى اَمْرَنَا يَا نَافِعُ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَنَا يَا مَنْ يَضُرُّ وَيَنْفَعُ وَيُعْطِيْ
وَيَمْنَعُ امْنُنْ عَلَيْنَا بِالْخَيْرِ وَالرِّضَا وَالْاَمْنِ فِى السَّرَّاءِ وَاحْفَظْنَا مِنَ الضَّرَّاءِ وَشَمَاتَةِ
الْاَعْدَاءِ اِنَّكَ سَمِيْعُ النِّدَاءِ وَمُجِيْبُ الدُّعَاءِ يَا شَكُوْرُ اَنْتَ الْمَشْكُوْرُ اجْعَلْنَا مِنَ
الشَّاكِرِيْنَ يَا صَمَدُ قَدْ صَمَدْنَاكَ بِحَاجَتِنَا فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ يَا مُجِيْبُ اسْتَجِبْ دُعَاءَنَا يَا

قَرِیْبٌ فَقَرِّبْ رَحْمَتَكَ مِنَّا يَا مُقْسِطُ اَنْتَ الْقَائِمُ فَوْقَ الْمُقْسِطِيْنَ وَالْاٰمِرُ بِالْقِسْطِ فَوْقَ الْقِسْطِ وَالْمُنَزِّلُ كِتَابَكَ بِالْقِسْطِ فَوْقَ الْمُقْسِطِيْنَ وَاَصْلِحِ الْقَاسِطِيْنَ وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ يَا غَافِرُ ارْزُقْنَا عَدْلَ الْوُلَاةِ وَجَنِّبْنَا جَوْرَ الطُّغَاةِ يَا بَاسِطُ اُبْسُطْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا غَنِيُّ اَغْنِنَا مِنْ خَلْقِكَ يَا فَتَّاحُ افْتَحْ عَلَيْنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ يَا وَلِيُّ تَوَلَّنَا بِحِفْظِكَ وَحِمَايَتِكَ يَا شَهِيْدُ اِشْهَدْ عَلَيْنَا بِتَوْحِيْدِكَ وَعِبَادَتِكَ يَا مُحْيِيْ يَا مُمِيْتُ اَحْيِنَا بِخَيْرٍ وَّاَمِتْنَا بِخَيْرٍ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا يَوْمَ الدِّيْنِ اِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَاَهْلِكْ عَدُوِّيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا خَفِيَّ الْاَلْطَافِ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا دَائِمًا حَامِدًا مُصَلِّيًا كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ایضًا فاتحہ ضابطہ شنبہ بہ نیت مذکور[1] چہار رکعت ایک سلام سے ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد الم ترکیف پچاس بار پڑھے۔ اور سلام کے بعد دعائے مذکور اس دعا کے ساتھ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ وَبَدِّلْ اَحْوَالَهُمْ وَقَصِّرْ اَعْمَالَهُمْ وَاشْغَلْهُمْ بِاَبْدَانِهِمْ وَانْكُسْ اَعْلَامَهُمْ وَخُذْهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ يَا رَبِّ اَرَبِّ يَا رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔

ایضًا اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَكَ بِرُسُلِكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيَدْعُوْنَ مَعَكَ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا وَّوَبِيْلًا وَضَاعِفْ زَجْرَكَ وَعَذَابَكَ عَلَيْهِمْ يَا اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ایضًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ جس وقت یہ وظیفہ مرتب ہو تو گوسفند سیاہ یا مرغ بالائے کوہ یا کسی خالی مکان میں فرضی قبر آدم و حوا کے درمیان اس کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور دل میں خیال کرے کہ میں نے فلاں جابر کو قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے وہ دعا مقرون باجابت ہو۔

---

[1] نیت قتل اعداء ۱۲۔

ضابطہ پنجشنبہ:- بہ نیت مذکور چار رکعت پڑھے۔ پہلی میں فاتحہ کے بعد سورۂ رحمٰن چودہ بار اور باقی تینوں میں ایک ایک بار کم کرکے پڑھتا جائے سلام کے بعد دعاء مذکور اور اس کے متصل یہ دعا پڑھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالرِّیَاءِ وَزَیِّنْ لِسَانِیْ بِالذِّکْرِ وَالْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ۔

ایضاً لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ اور مصلے سے اٹھے اور اپنے ہاتھ سے نان وشرینی حیثیت کے موافق فقراء کو تقسیم کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی امداد سے اپنی مراد کو پہنچے۔

ضابطہ سہ شنبہ:- بہ نیت مذکور چار رکعت پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد چار سو مرتبے تبت یدا پڑھے باقی تینوں رکعتوں میں سو سو بار کم پڑھے۔ سلام کے بعد دعاء مذکور اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ ھَمِّیْ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَاَھْلِکْ عَدُوِّیْ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ یَا فَارِجَ الْھَمِّ وَیَا کَاشِفَ الْغَمِّ اکْشِفْ غَمَّمَا اَمْسَیْتُ وَمَا اَصْبَحْتُ سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْقَاھِرِ الْقَوِیِّ الْجَبَّارِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ بِلَا مُعِیْنٍ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔

ایضاً اَللّٰھُمَّ فَرِّقْ جَمْعَھُمْ وَشَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَبَدِّلْ اَحْوَالَھُمْ وَقَصِّرْ اَعْمَارَھُمْ وَاشْغَلْھُمْ بِاَبْدَانِھِمْ وَانْکُسْ اَعْلَامِھِمْ وَخُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ یَارَبِّ یَارَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔

ایضاً اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا اس کے بعد ایک تازہ کوا لائے اور دو پرانی قبروں کے درمیان جماعت مقہورہ کو یاد کرکے اس کو چھری سے کاٹ ڈالے۔ بفرمانِ الٰہی مقصد بر آئے۔

ضابطہ یکشنبہ:- بہ نیت حاجت چار رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں اذا جاء نصر اللہ سو بار سلام کے بعد دعا مذکور اور اس کے متصل یہ دعا پڑھے۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ تَوَجُّھًا اِلَی اللّٰہِ تَوَسُّلًا مِّنْہُ مَاشَآءَ اللّٰہُ مَا طَلَبْتُہٗ اسْتِغَاثَۃً بِاللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا لَطِیْفُ تَلَطَّفْتَ یَا لَطِیْفُ وَاللُّطْفُ فِیْ لُطْفِ لُطْفِکَ یَا لَطِیْفُ اور سو بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھے۔

۱؎ عظمت وحشمت وجاہ ۱۲۔

ضابطہ جمعہ: بہ نیت حاجت[1] چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورۃ والضحیٰ پچیس بار پڑھے اور سلام کے بعد مذکور اس کے متصل پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَاغَنِیُّ یَاغَنِیُّ یَاغَنِیُّ یَامُبْدِءُ یَامُعِیْدُ یَافَعَّالُ لِمَا یُرِیْدُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اَللّٰہُ اس کے بعد تین سو ساٹھ بار یَاکَافِی الْمُوَسِّعُ بِمَا خَلَقَ مِنْ عَطَایَا فَضْلِہٖ یَاکَافِیْ۔

ایضاً سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے حاجت روا ہو۔

ضابطہ چہار شنبہ: بہ نیت حاجت[2] چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں الم نشرح پچاس بار اور بعد سلام کے دعا مذکور پڑھے اور اس کے متصل یہ دعا پڑھے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَامَالِکُ یَارَزَّاقُ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ سُبْحَانَ الْمُفَرِّجِ عَنْ کُلِّ مَحْزُوْنٍ سُبْحَانَ الْمُنَفِّسِ عَنْ کُلِّ مَسْجُوْنٍ سُبْحَانَ الْمُیَسِّرِ بِکُلِّ مَدْیُوْنٍ سُبْحَانَ الْمُخَلِّصِ بِکُلِّ مَسْجُوْنٍ سُبْحَانَ الْعَالِمِ بِکُلِّ مَکْنُوْنٍ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ خَزَائِنَ مُلْکِہٖ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ یَافَارِجَ الْھَمِّ وَیَاکَاشِفَ الْغَمِّ وَیَامُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَیَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ فَرِّجْ ھَمَّنَا وَاکْشِفْ غَمَّنَا وَاَھْلِکْ اَعْدَآئَنَا ساٹھ بار یہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اس کے بعد یہ پڑھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مُخْلِصًا اللہ تعالیٰ کے حکم سے حاجت روا ہو۔

ضابطہ دو شنبہ: بہ نیت حاجت[3] چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں والسماء و الطارق ستر بار سلام کے بعد دعا مذکور پڑھے۔ اور اس کے متصل یہ دعا پڑھے۔

---

[1] کارو بار دنیا و برداخت سلاطین و آمیزش با امیران و کارروان وغیرہ ۱۲۔ [2] عشق و محبت و کار خیر تجارت وغیرہ ۱۲۔ [3] برائے اصلاح معاملہ و معالجہ و دوستی و آشتی بدشمن اور اس کی مثل اور حاجتیں ۱۲۔

سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْقَاهِرِ الْقَوِيِّ الْجَبَّارِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ بِلَا مُعِيْنٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اور سو بار پڑھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْجَلِيْلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَلِيْلُ اس کے بعد جیسا کہ اوپر مذکور ہوا پڑھے اس کے بعد دعاء اختتام۔ جب اس ورد سے فارغ ہو دعائے سیفی پڑھے۔ اور چند جانور بے طلب خرید کر کے اپنے ہاتھ سے رہا کرے اور ہر ضابطہ میں اس ترتیب کو نگاہ رکھے۔

طریق اوّل از شیخ ابو الفضل کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر خاصیت کے لیے علیحدہ علیحدہ قراۃ معین نہیں ہے۔ وہاں سات بار مقرر کی گئی ہے۔

برائے حفظ از جمیع موذیات | واضح ہو کہ حضرت ابو الفضل کرمانی نے طاہر بن محمد سے انہوں نے تمیم ثقفی سے انہوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اس طرح معلوم کیا ہے کہ جو کوئی اس حرز کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے ہرگز کوئی دشمن اور سحر و جادو اور دیو و پری اور چشم زخم اور مار و کژدم و شیر و گرگ اور سوائے ان کے کوئی چیز اس پر قابو نہ پائے اور سب سے امن میں رہے۔ حامل اس کا تمام مخلوق میں عزیز ہو اور سب اس کے تابعدار رہوں۔

برائے عقد اللسان | واسطے دوستی اور دشمنی اور عقد اللسان اور نیند کے سات بار پڑھے۔

ایضاً برائے ثواب عبادت | جو کوئی اس دعا کو پڑھے ایک سال کی عبادت کا ثواب پائے دو سال کی عبادت کا ثواب پائے۔ علیٰ ہذا القیاس اور جس سال یہ دعا پڑھے اس کے گناہ نہ لکھے جائیں۔

ایضاً برائے عداوت | جو کوئی دو شخصوں میں مفارقت چاہے اس کو چاہیئے کہ ایک مٹھی خاک پرانی قبر سے لائے اور ایک بار اس حرز کو پڑھ کر اس مٹی پر دم

کرے لوزان دونوں میں سے ایک کے آستانہ میں گڑھا کھود کر اس کو ڈال دے خدا چاہے جدائی ہوگی۔

ایضاً برائے ہلاکی دشمن اگر کوئی چاہے کہ دشمن کو ہلاک کرے تو اس کو چاہیئے کہ اکتالیس دانے گندم بھاری کے لائے اور تین رات دن زعفران کے پانی یا نیل کے پانی میں رکھے اور اس کے نیچے ایک چھری فولادی رکھے۔ اور ایسی پوشیدہ جگہ رکھے کہ کسی کی نظر اس پر نہ پڑے۔ بعد اس کے کچے تاگے میں ان سب دانوں کو پرو دے اور ایک ایک دانے پر حرز پڑھے۔ جب تمام ہو جائے۔ کسی بے پھل درخت کی شاخ میں جو جانب مشرق سے خشک ہوئی ہو لٹکا دے اور جس قدر ہو سکے صدقہ دیوے دشمن ہلاک ہو گا۔

ایضاً برائے ازدیاد دولت اگر کوئی اس کا عامل شہد یا شربت یا نبات پر اس کو پڑھ کر دم کر دے اور کوئی شخص اپنے عیال و اطفال کو کھلائے روز بروز دولت زیادہ ہو اور کبھی ان کے خاندان سے دولت زائل نہ ہو۔

ایضاً برائے حفظ از سلاح و اطاعت امراء وغیرہ اگر کوئی چاہے کہ سلاطین روزگار اور امراء کامگار اور ہر صغار و کبار میرے مطیع ہوں تو اس کو لازم ہے کہ مشک و زعفران کو آب باران یا گلاب میں حل کر کے اس حرز کو پوست آہو یا منصوری کاغذ پر لکھے۔ اور موم جامہ میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھے اور اگر حفظ یاد کرے کوئی تیر نیزہ شمشیر اس پر کارگر نہ ہو۔ اگر اس کو لکھ کر بھاگے ہوئے کا نام لکھے۔ اور کسی درخت کے نیچے گاڑ دے بھاگا ہوا آجائے۔ اسی طرح اگر آپنے محبوب کے لیے کرے تو محبوب آجائے۔

ایضاً برائے کار براری اگر کوئی شخص اپنے کام میں عاجز ہو اور کچھ تدبیر بن نہ پڑتی ہو تو اس کو چاہیئے کہ شب جمعہ کو آدھی رات اٹھے اور دو رکعت نماز ادا کرے۔ اور جو قرآن شریف سے یاد ہو پڑھے اور نو بار درود شریف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے اس کے بعد تین بار اس حرز کو پڑھے۔ حق تعالےٰ اس کو فرحت بخشے اور کارسازی

فرمائے۔

ایضاً برائے رہائی محبوس اگر کوئی شخص قید خانہ میں اکتالیس بار اس حرز کو پڑھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے خلاصی پائے۔

ایضاً برائے گزیدن مار و کژدم اگر کوئی شخص اس حرز کو پڑھ کر سانپ یا بچھو کے کاٹے پر ہاتھ پھیرے خدا چاہے اچھا ہو جائے۔

ایضاً برائے رفتن پیش سلطان جابر اگر کسی کو سلطان نے جان سے مارنے کا حکم دیا ہو تو اس کو چاہیئے کہ غسل کرے اور پاک کپڑے پہنے اور ایک بار اس حرز کو پڑھے۔ اور کسی سے بات چیت نہ کرے۔ جب سلطان کے روبرو جائے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پڑھے خدا تعالیٰ کے حکم سے جان کی امان پائے۔

ایضاً اگر کسی کی چیز گم ہوگئی ہو اور معلوم نہ ہو کہ کون لے گیا تو چاہیئے کہ شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی میں فاتحہ کے بعد والشمس ایک بار اور دوسری میں والضحیٰ اور الم نشرح ایک بار اس کے بعد یہ حرز پڑھے اور باوضو سو جائے مال اور چور کو خواب میں دیکھے اور معلوم کرلے۔

ایضاً برائے حل مہمات اگر کسی کو کوئی مہم پیش آئے تو چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھے اور شب شنبہ کو دو رکعت ادا کرے فاتحہ کے بعد وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا پچیس بار پڑھے اور ایک بار اس حرز کو پڑھے اور باطہارت سو جائے خدا چاہے اپنے کام کی کشادگی خواب میں معلوم کرے۔

ایضاً برائے حفظ از سارق و آب و آتش جو کوئی اس حرز کو لکھ کر اپنے گھر میں رکھے چور آب آتش سب سے اس کا گھر امن میں رہے۔

ایضاً جو کوئی اس حرز کو اپنے پاس رکھ کر لڑائی میں جائے سپر کی حاجت نہ ہو اور دشمنوں کے دل میں اس کی ہیبت ہو۔

ایضاً برائے کشادگی ذہن و حصول علم جو شخص اس کو لکھ کر اور دھو کر اپنے بچے کو پلائے

ذہین ہو۔ اور حصولِ علم کے دروازے اس پر کشادہ ہو جائیں۔

ایضاً برائے تولد فرزند صالح جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے سرہانے رکھے اور اپنی بیوی سے ہمبستری ہو حق تعالیٰ اس کو فرزند صالح عطا فرمائے۔

ایضاً برائے گریختہ اگر کوئی شخص بھاگا ہوا ہو تو اس کے لیے یہ حرز لکھ کر ایک ڈبہ میں رکھ کر دفن کرے۔ اور منہ اس کا موم سے بند کر دے اور کسی پاک جگہ میں پھتر کے نیچے دبا دے خدا چاہے بھاگا ہوا آجائے۔

ایضاً برائے سر جنادہ ہر قسم کے سر جنادہ والے کو چالیس روز تک کسی کھانے کی شئے پر دم کرکے کھلائے خدا چاہے تندرست ہو جائے۔

ایضاً برائے حصول مراد اگر کسی کو مہم قوی پیش آئے تو اس کو چاہیے کہ غسل پاک کرے اور کپڑے بدلے۔ اور خلوۃ میں عود وغیرہ کا بخور کرے اور ہاتھ اپنا اس حرز پر رکھے اور شفیع لائے یعنی زبان اور دل سے کہے کہ بار خدایا اس کے طفیل اور برکت سے میری حاجت بر لا حق تعالیٰ اس کی مراد پوری کرے۔

ایضاً برائے مقہوری اعداء اگر کسی کا کوئی دشمن قوی اور اس کے سبب سے خوفناک ہو تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کو اکتالیس بار پڑھے۔ اگر فرصت نہ ہو تو سات بار پڑھے کیسا ہی دشمن قوی ہو زیر ہو جائے گا۔

ایضاً برائے ادائے قرض اگر کوئی شخص قرضدار ہوگا اور اس کو پڑھے گا قرض سے سبکدوش ہوگا۔

ایضاً برائے فراغ معاش اگر کوئی شخص صاحب اولاد ہے اور اسباب معیشت سے تنگ ہے تو چاہیے کہ اس کو پانی پر دم کرکے پلائے خدا چاہے فراغت حاصل ہوگی۔

ایضاً برائے فتحیابی اگر کوئی شخص مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھے اور بادشاہ کے روبرو جائے نہایت اعزاز پائے۔ اور اگر کسی سے بحث ہو یا کسی نے دعوائے کیا ہو تو اس کے بائیں ہاتھ کی جانب کھڑا ہو خدا چاہے فتح پائے۔

ایضاً برائے دفع نامردی | اگر عنین یعنی نامرد پر چالیس روز تک برابر پڑھے۔ اور لکھ کر اپنے پاس بھی رکھے خدا چاہے مرد ہو جائے۔

ایضاً برائے فتح و ظفر | اگر اس حرز کو سورہ فتح کے ساتھ لکھ کر نیزہ پر باندھے اور دشمن کے مقابلہ میں جائے دشمن کو ہزیمت ہو اور اس کو فتح و ظفر ہو۔

ایضاً برائے حصول شفا | جس بیمار کو طبیبوں نے جواب دے دیا ہو اور ان کے علاج سے اچھا نہ ہوتا ہو تو اس کو یہ حرز مشک و زعفران اور گلاب سے چینی کے برتن میں لکھ کر پلائے خدا چاہے شفا ہو۔

ایضاً برائے دفع صرع | جو کوئی اس حرز کو مشک و زعفران سے باطہارت لکھے اور مصروع کی گردن میں ڈالے خدا چاہے شفا ہو۔

ایضاً برائے حفظ مرکب | اگر اس حرز کو لکھ کر گھوڑے کی گردن میں باندھے اور گھوڑوں کے طویلہ میں چھوڑ دے کوئی ان میں سے نہ بھاگے گا اور نہ غائب ہو گا۔

ایضاً برائے دفع عقیم | اگر بانجھ عورت تین حیض تک اس کو لکھ کر اپنے سرہانے رکھے اور باطہارت اپنے خاوند کے پاس جائے صاحب حمل ہو اور نیک بچہ جنے۔

ایضاً | جو کوئی اس حرز کو اپنے پاس رکھے دشمن اس کا مغلوب ہو۔

ایضاً برائے وسعت رزق | جو کوئی توسیع رزق کے لیے اس حرز کی ملازمت کرے خدا چاہے صاحب فراغت ہو۔

ایضاً | جو کوئی اس حرز کو باعتقاد درست پڑھے مرگ مفاجات سے نجات پائے۔ اور دنیا سے بامراد جائے۔

ایضاً برائے اجتماع حشرات الارض | جو کوئی اس حرز کو جنگل میں جا کر تین بار پڑھے اور چہرے پر دم کر کے ایک دائرہ اپنے گرد کھینچ لے اور اس میں بیٹھ جائے اور پھر بے انتہا اس حرز کو پڑھتا رہے اور کہتا جائے کہ بحق ایں حرز ہمہ ماران حاضر آیند، خدا کی قدرت سے بہت سے سانپ اس جگہ جمع ہو جائیں گے۔

ایضاً برائے اجتماع طیور | اگر کوئی چاہے کہ پرندوں کو جمع کرے تو اس حرز کو

پوست گرگ پر لکھ کر بام خانہ پر ایک ڈورے میں باندھ دے اور کہے دکر بحق حرز یمانی ہمہ طیور جمع شوند بخدا تعالیٰ کے حکم سے تمام پرند اس جگہ جمع ہوں گے۔

ایضاً برائے زبان بندی برائے عقد اللسان موم کی ایک ایسی صورت بنائے کہ منہ اس کا کھلا ہوا ہو۔ اور زبان درست ہو۔ کسی خالی جگہ میں بیٹھ کر اس حرز کو پڑھنا شروع کرے۔ جب مقام اشارت پر پہنچے تو ایک بال اس کے منہ کو دبا کر گرہ دے اور اس میں پھونکے خدا چاہے زبان بستہ ہو

ایضاً برائے ملاقات خضر جو کوئی اس حرز کو اکتالیس بار پڑھے مہتر حضر علیہ السلام اس کے پاس آئیں۔

ایضاً برائے صلح دشمن اگر کوئی چاہے کہ دشمن دوست ہو۔ چاہیے کہ اس حرز کو تین بار پڑھے اور جب اشارت کی جگہ پر پہنچے اسماء اشارات کو اپنی ہتھیلی پر لکھے اور دشمن کو دکھلائے فوراً صلح کرے اور دوست ہو جائے۔

ایضاً قصہ مقہوری اعداء روایت ہے کہ ایک بادشاہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا کہ مہتر زادہ یعنی سردار کا بیٹا ہوں۔ اور صاحب مال و منال ہوں اور ملک بہت رکھتا ہوں۔ اور دشمن بہت ہیں کہ میری ہلاکت کا قصد رکھتے ہیں اور میں ان کے دفع کرنے سے سخت عاجز ہو رہا ہوں ایک دن میں اس تشویش میں سو گیا تو کوئی شخص مجھ سے کہتا ہے کہ امیر المومنین رضؓ کے پاس جا۔ اور اس حرز کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے۔ سیکھ۔ اس واسطے خدمت عالی میں حاضر ہوا ہوں۔ کہ آپ مجھ کو وہ حرز سکھلا دیجئے۔ تاکہ میں اس غم سے نجات پاؤں مجھ کو محروم نہ پھیریئے۔ حضرت امیر المومنین رضؓ نے اس کو سکھلا دیا۔ جب وہ اپنے گھر آیا تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ اس کو خبر پہنچی کہ نیزا دشمن ہلاک ہو گیا۔ اس کو اس دعا کی برکت سے نجات ملی۔ اس حرز کے پڑھنے والے کو لازم ہے۔ کہ حضوری دل سے پڑھے تاکہ جلد کار براری ہو۔

ایضاً حصول مرتبہ ولایت جو کوئی اکتالیس روز تک ہر صبح کو پیاپے اس حرز کو

پڑھے۔ ولایت کے مرتبہ کو پہنچے۔

ایضاً برائے ارام کردن و لارام اگر کوئی مرد کسی عورت پر عاشق ہو تین روزے رکھے۔ اور افطار کے وقت منہ اس کے گھر کی طرف کرے۔ اور اس حرز کو پڑھے اور اس کے بعد اس دعا کو پڑھے۔ اِلٰهِیْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَارْزُقْنِیْ مَافِیْ قَلْبِیْ وَنَجِّنِیْ مِنْ هٰذَا الْغَمِّ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ خدا چاہے وہ عورت اسکی طرف رجوع کرے۔

ایضاً برائے سلامتی سفر سفر سے سلامت آنے کے لیے جاتے وقت اس حرز کو پڑھے۔

ایضاً برائے ہلاکی اعداء سات جمعہ کی راتوں میں سات سات بار پڑھے۔

ایضاً برائے امن از زوال تسخیر خلائق کے لیے تین روزے رکھے اور ہر صبح کو یہ حرز پڑھے اور ہاتھ منہ پر پھیرے۔

ایضاً چوروں سے بچنے کے لیے یہ حرز پڑھے اور اپنی انگلی پر دم کر کے چاروں طرف پھرا دے۔

ایضاً برائے زہر خوردہ زہر خوردہ کے لیے مشک و زعفران سے یہ حرز لکھے اور دھو کر پلائے خدا چاہے شفا پائے۔

ایضاً جس کے اولاد نہ ہوتی ہو اور مرد عقیم ہو تو اس حرز کو مشک و زعفران سے لکھ کر پلائے اور وہ دو رکعت نماز پڑھ کر باوضو اپنی بی بی سے صحبت کرے خدا چاہے فرزند سعادتمند پیدا ہو۔

ایضاً جو کوئی اس حرز کو پڑھ کر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرے گا ہمیشہ باآبرو رہے گا۔

ایضاً اگر کوئی شخص کسی معرکہ میں جائے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے اس کے بعد ایک دفعہ اس حرز کو پڑھے اور اپنے سیدھے ہاتھ پر دم کرے پھر دوسری دفعہ پڑھے تو بائیں ہاتھ پر دم کرے پھر تیسری دفعہ پڑھے۔ اور اپنے منہ اور سینے پر پڑھ کر دم کرے۔ اور ہاتھ پھیرے اور میدان جنگ میں جائے خدا چاہے کوئی زخم اس پر نہ آئے اور دشمن کے

دل میں اس کی طرف سے ہیبت ہو اور مظفر ومنصور اپنے گھر واپس آئے۔

ایضاً اگر کوئی ایسے ویرانہ اور خرابہ میں جا پھنسا ہو کہ وہاں دانہ پانی کچھ نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ تیمم کر کے دو رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اخلاص سات سات بار پڑھے اس کے بعد اس حرز کو پڑھے۔ اللہ تعالےٰ خزانہ غیب سے آب وطعام پہنچائے گا۔

ایضاً اگر کوئی فقر وفاقہ میں مبتلا ہو تو وہ اکتالیس روز تک صبح سے پہلے اٹھے اور غسل کرے اور دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اخلاص تین بار سلام کے بعد درود شریف اور ایک بار یہ حرز پڑھے اور ناغہ نہ کرے۔ اگر ناغہ ہو جائے تو پھر سرے سے شروع کرے۔

ایضاً دیو پری کی تسخیر کے لیے سورج ڈوبتے وقت شہر کے باہر جائے اور غسل کرے اور کپڑے پاک پہنے اور عطر خوب لگائے۔ اور آیۃ الکرسی اور چار قل پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے پھر دو رکعت پڑھے اور فاتحہ کے بعد جو سورہ یا آیات قرآن شریف سے یاد ہوں پڑھے۔ اور سلام کے بعد قل اوحی تا آخر بآواز بلند پڑھے۔ اور کسی چیز سے نہ ڈرے اور ورد میں مشغول رہے۔ اوّل ایسا کرے کہ اپنے گرداگرد فولادی چھری سے ایک خط کھینچے اور آیۃ الکرسی پڑھے۔ اور اندر بیٹھ کر پڑھنا شروع کرے۔ جو صورت ہولناک دکھلائی دے اس سے ہرگز نہ ڈرے۔ اور نہ ان کی کسی بات کا جواب دے۔ جب ان کا بادشاہ آئے اپنا مقصد بیان کرے اور اس سے عہد لے۔

ایضاً جس کسی کا کاروبار بند ہو گیا ہو اس کو چاہیئے کہ عشا کے بعد سات بار یا تین بار اس حرز کو آسمان کے نیچے بیٹھ کر پڑھے پہلے دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اذا جاء ستر بار پڑھے بعد سلام کھڑا ہو اور ذکر کرے بیان یعنی سبحان اللہ والحمد للہ الخ اور وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ

کُن کُنْ یَۃِ الم ملاکر سات بار پڑھے اور بیٹھ جائے اور سر ننگا کر کے اس حرز کو با ملاحظہ قلب پڑھنا شروع کرے مستجاب ہو چالیس شب متواتر اسی طرح پڑھے۔ اگر خدانخواستہ اس مدت میں فتح نہ ہو تو تین چلے پورے کرے خدا تعالیٰ کی ذاتِ پاک سے امید ہے کہ جلد قبول ہو۔ اور جلد کھل جائے (یہ اسناد تقیں جو بیان کی گئیں)۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ اوّل نیت موافق شرع شریف کرے۔ اور اس نیت میں برائی کا شائبہ بھی نہ ہو روزے کی نیت کرے اور تین روزے رکھے موافق مرادوں کے خیال کرے۔ دعوت اختیار کرے فجر سے پہلے غسل پاک کرے اور سند ورد اور دوگانہ سنت ادائے فرض سکوت جیسا کچھ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ بجالائے اس کے بعد مناجات دعاؤں کے ساتھ پڑھے۔ اور ایک بار ناد علی پڑھے اور اثنائے قراءۃ میں اپنی مراد کو اپنے دل میں رکھے۔ اس کے بعد چار رکعت صلوٰۃ قضائے حاجت پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انا انزلنا پچیس بار پڑھے اور سلام کے بعد ننانوے بار یا غیاثی عند کلِّ کربۃٍ وَمجیبی عند کل دعوۃ و معاذی عند کلّ شدۃ ورجائی حین تنقطع حیلتی پڑھے اور سجدہ میں جائے۔ اور تبضرع و زاری حاجت طلب کرے۔ اس کے بعد دعا عماد اعتصام۔ چار قل۔ دعاء طاہر۔ دعا کاشف امر اعتصام۔ وصل صغیر۔ شیخ شہاب الدین مقتول۔ دعاء سیفی حرز امیرین۔ دعائے اختتام ہر ایک سات سات بار پڑھے اور واسطے محافظت ابواب چار بار اوّل پڑھ کر ہاتھ دراز کرے اور آنکھ بند کر کے بیچوں کی طرف توجہ کرے۔ آنکھ کھول کر ہاتھ سینہ پر لائے اور دم کرے۔ اور تین بار اٹھتے وقت اس ترتیب سے پڑھے اور متصل اس کے اضمار روزمرہ پڑھے اور اشارات اصل اور اشارات حاجت عین قراہ سیفی میں محل بہ محل ذکر کیے جاویں گے ہر حاجت کے لیے دعائے سیفی ننانویں بار یا تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھے گا۔ اللہ کی عنایت سے حاجت روا ہوگی۔ اس کے مطابق دیکھ کر عمل کرے اور تقدیم و تاخیر اور تجاوز و تفاوت ہرگز درمیان میں نہ لائے

حسب تحریر ترتیب نگاہ رکھے۔ اور ترتیب ادعیہ یہ ہے۔ دعاء عماد
بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحان القادر القاہر القوی الجبار الحی القیوم
بلا معین اللھم انک قلت ادعونی استجب لکم و انک لا تخلف المیعاد۔
دعائے اعتصام:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم عزمت علیکم یا اصحاب السحر
والوسواس واعتصمت بک یا اللہ بحق المضر والدیاس وبحق کھیعص مھیعص کھکیعص
جوجرخ مرخوخ مھجوغ مھمجوغ بحق ایخ زجرھیموغ طفعاح الزابخاس
وبحق ادم ونوح واعتصمت بک من شر الجن والانس والاھرمن والشیاطین و
الجنود والاعداء ومن کل آفۃ وعاھۃ واعتصمت بک من کل بلاء وبحرمۃ دانیال و
بحق ایخ ایخ وارش ارش بوزش بوزش وبحق اھیا اشر اھیا اصباؤت وبحق
عظمتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ احفظنی من البلاء والآفۃ والعاھۃ وبحرمۃ ادریس و
شیث ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم توکلت علی الحی الذی لا یموت ابداً واعتصمت بک
من شر الجن والانس بقراءۃ السیفی واستجب دعائی یا غیاث المستغیثین اغثنی
یا من لیس کمثلہ شیء وھو السمیع العلیم البصیر وحسبی اللہ ونعم الوکیل نعم
المولی ونعم النصیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین دعائے اعتصام یہاں
تک ہے۔ اللھم انک قلت وقولک الحق ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المیعاد
اللھم یا لطیف اغثنی وادرکنی بحق لطفک الخفی الذی کفی علمک عن المقال وکفی
کرمک عن السوال اللھم تفضل علی وتحسن الی وکن لی ولا تکن علی اللھم فرج ھمی واکشف
غمی ووسع رزقی برحمتک استغیث یا فارج الھم یا کاشف الغم اقض دینی واھلک عدوی
بغالب قدرتک یا اقدر القادرین وارحمنی برحمتک یا ارحم الراحمین سبحان اللہ القادر القاھر
القوی الجبار بلا معین برحمتک استغیث اللھم بحق سر ھذہ الاسرار وبحق کرمک الخفی وبحق
الاسم الاعظم ان تقضی حاجتی وتوصلنی الی مرادی وتدفع عنی شر جمیع خلقک یا ارحم الراحمین
اس کے بعد چار قل و دعائے طاہر۔ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اللھم طھر قلبی
من الشھوۃ والشرک والریاء وزین لسانی بالذکر والحمد والثناء
موسیٰ وعیسیٰ وبحرمۃ ذکریا وبحرمۃ اسمٰعیل وبحرمۃ

اس کے بعد اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّد ما اختلف الملوان و تعاقب العصران و تکرّر
الجدیدان و استقبل الفرقدان و بلغ روح نبیّنا محمّد منّا التحیّۃ والرضوان اللّٰھمّ
صلّ علیٰ محمّد افضل صلواتک بعدد معلوماتک و علیٰ اٰل محمّد علیہ و علیہم
السّلام ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ اس کے بعد دعائے کاشف بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم اللّٰھمّ فرّج
ھمّی و اکشف غمّی و وسّع رزقی برحمتک استغیث یا فارج الھمّ و یا کاشف الغمّ اقض
دینی و اھلک عدوّی برحمتک یا ارحم الرّاحمین اس کے بعد امر اعتصام حصّنت
نفسی بالحیّ القیّوم و دفعت عنّی السّوء بلا حول ولا قوّۃ الّا باللّٰہ العلیّ العظیم اس کے
بعد وصل صغیر بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم یا الٰھی و الٰہ جمیع الموجودات من المعقولات
والمحسوسات یا واھب النفوس والعقول و مخترع ماھیات الارکان و الاصول
یا واجب الوجود یا فائض الجود و یا فاعل القلوب و الارواح و یا جاعل الصّور و الاشباح
یا نور الانوار و مدبّر کلّ دوّار انت الاوّل الّذی لا اوّل قبلک و انت الاٰخر الّذی
لا اٰخر بعدک الملٰئکۃ عاجزون عن ادراک جلالک و الانسان الکاملون قاصرون عن
معرفۃ کمال ذاتک اللّٰھمّ خلّصنا عن العلائق الدّنیّۃ الجسمانیّۃ و نجّنا عن العوائق
الرّدیّۃ الظّلمانیّۃ ارسل الیٰ ارواحنا شوارق انوارک و افض علیٰ نفوسنا بوارق
اٰثارک العقل قطرۃ من قطرات بحار ملکوتک والنّفس شعلۃ من شعلات نار جبروتک
ذاتک ذات فیّاضۃ تفیض منہ جواھر روحانیّۃ متمکّنۃ ولا متحیّزۃ فلا منفصلۃ و لا
متّصلۃ منزّھۃ عن الاحیان والاین و مبرّاۃ عن الوصل والبین فسبحان الّذی لا
تدرکہ الابصار ولا تمثّلہ الافکار لک الحمد والثّناء و منک المنع والعطاء و بک
الجود والبقاء فسبحان الّذی بیدہٖ ملکوت کلّ شیءٍ و الیہ ترجعون ۔

دعاء سیفی بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم اللّٰھمّ انت الملک الحقّ الّذی لا الٰہ الّا انت
انت ربّی و انا عبدک عملت سوءً و ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانّہ
لا یغفر الذّنوب الّا انت یا غفور یا شکور یا حلیم یا رحیم یا کریم یا حنّان یا منّان یا
دیّان یا برھان یا سبحان یا ذاالجلال والاکرام اللّٰھمّ انّی احمدک و انت للحمد اھل

عَلٰى مَا خَصَصْتَنِيْ بِهٖ مِنْ مَوَاهِبِ الرَّغَائِبِ وَاَوْصَلْتَ اِلَيَّ مِنْ فَضَائِلِ الصَّنَائِعِ وَاَوْ
لَيْتَنِيْ بِهٖ مِنْ اِحْسَانِكَ وَبَوَّاْتَنِيْ بِهٖ مِنْ مَظِنَّةِ الصِّدْقِ عِنْدَكَ وَاَنَلْتَنِيْ بِهٖ مِنْ مِنَنِكَ
الْوَاصِلَةِ اِلَيَّ وَاَحْسَنْتَ بِهٖ اِلَيَّ مِنْ اِنْدِفَاعِ الْبَلِيَّةِ عَنِّيْ وَالتَّوْفِيْقِ لِيْ وَالْاِجَابَةِ لِدُعَائِيْ
حِيْنَ اُنَادِيْكَ دَاعِيًا وَاُنَاجِيْكَ رَاغِبًا وَاَدْعُوْكَ مُضَارِعًا مُصَافِيًا وَحِيْنَ اَرْجُوْكَ رَاجِيًا
فَاَجِدُكَ وَاَلُوْذُ بِكَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَكُنْ لِيْ جَارًا حَاضِرًا حَفِيًّا بَارًّا وَلِيًّا فِي الْاُمُوْرِ
كُلِّهَا نَاظِرًا وَعَلَى الْاَعْدَآءِ كُلِّهِمْ نَاصِرًا وَلِلْخَطَايَا وَالذُّنُوْبِ كُلِّهَا غَافِرًا وَلِلْعُيُوْبِ كُلِّهَا سَاتِرًا
لَمْ اَعْدِمْ عَوْنَكَ وَبِرَّكَ وَخَيْرَكَ لِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ مُنْذُ اَنْزَلْتَنِيْ دَارَ الْاِخْتِيَارِ وَالْفِكْرِ
وَالْاِعْتِبَارِ وَتَنْظُرُ اِلَيَّ فِيْمَا اُقَدِّمُ اِلَيْكَ لِدَارِ الْقَرَارِ فَاَنَا عَتِيْقُكَ يَا مَوْلَايَ مِنْ
جَمِيْعِ الْمَضَارِّ وَالْمَضَالِّ وَالْمَصَآئِبِ وَالْمَعَائِبِ وَاللَّوَازِمِ وَالْهُمُوْمِ وَاللَّوَازِمِ وَالْهُمُوْمِ
الَّتِيْ قَدْ سَاوَرَتْنِيْ فِيْهَا الْغُمُوْمُ بِمَعَارِيْضِ اَصْنَافِ الْبَلَآءِ وَضُرُوْبِ جَهْدِ الْقَضَآءِ لَا
اَذْكُرُ مِنْكَ اِلَّا الْجَمِيْلَ وَلَمْ اَرَ مِنْكَ اِلَّا التَّفْضِيْلَ خَيْرُكَ لِيْ شَامِلٌ وَصُنْعُكَ لِيْ كَامِلٌ وَلُطْفُكَ
لِيْ كَافِلٌ وَفَضْلُكَ عَلَيَّ مُتَوَاتِرٌ وَنِعَمُكَ عِنْدِيْ مُتَّصِلَةٌ وَاَيَادِيْكَ لَدَيَّ مُتَظَاهِرَةٌ لَمْ
تُخْفِرْ جِوَارِيْ وَصَدَّقْتَ رَجَائِيْ وَصَاحَبْتَ اَسْفَارِيْ وَاَكْرَمْتَ اَحْضَارِيْ وَحَقَّقْتَ
اٰمَالِيْ وَشَفَيْتَ لِيْ اَمْرَاضِيْ وَعَافَيْتَ مُنْقَلَبِيْ وَمَثْوَايَ فَلَمْ تُشْمِتْ بِيْ اَعْدَائِيْ وَ
رَمَيْتَ مَنْ رَمَانِيْ وَكَفَيْتَنِيْ شَرَّ مَنْ عَادَانِيْ فَحَمْدِيْ لَكَ وَاصِبٌ وَثَنَائِيْ عَلَيْكَ مُتَوَاتِرٌ
دَآئِمٌ مِنَ الدَّهْرِ اِلَى الدَّهْرِ بِاَلْوَانِ التَّسْبِيْحِ خَالِصًا لِذِكْرِكَ وَمَرْضِيًّا لَكَ بِنَاصِعِ
التَّوْحِيْدِ وَاِخْلَاصِ التَّفْرِيْدِ وَاِمْحَاضِ التَّحْمِيْدِ بِطُوْلِ التَّعَبُّدِ وَالتَّعْدِيْدِ لَمْ
تُعَنْ فِيْ قُدْرَتِكَ وَلَمْ تُشَارَكْ فِيْ اِلٰهِيَّتِكَ وَلَمْ تُعْلَمْ لَكَ مَائِيَّةٌ وَمَاهِيَّةٌ فَتَكُوْنَ
لِلْاَشْيَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ مُجَانِسًا وَلَمْ تُعَايَنْ اِذْ حُبِسَتِ الْاَشْيَآءُ عَلَى الْعَزَائِمِ الْمُخْتَلِفَاتِ
وَلَا خَرَقَتِ الْاَوْهَامُ حُجُبَ الْغُيُوْبِ اِلَيْكَ فَاَعْتَقِدَ مِنْكَ مَحْدُوْدًا فِيْ عَظَمَتِكَ وَلَا
يَبْلُغُكَ بُعْدُ الْهِمَمِ وَلَا يَنَالُكَ غَوْصُ الْفِطَنِ وَلَا يَنْتَهِيْ اِلَيْكَ بَصَرُ النَّاظِرِيْنَ فِيْ مَجْدِ
جَبَرُوْتِكَ اِرْتَفَعَتْ عَنْ صِفَةِ الْمَخْلُوْقِيْنَ صِفَاتُ قُدْرَتِكَ وَعَلَا عَنْ ذِكْرِ الذَّاكِرِيْنَ
كِبْرِيَآءُ عَظَمَتِكَ فَلَا يَنْتَقِصُ مَا اَرَدْتَ اَنْ يَزْدَادَ وَلَا يَزْدَادُ مَا اَرَدْتَ اَنْ يَنْتَقِصَ

وَلَا اَحَدًا شَهِدَكَ حِيْنَ فَطَرْتَ الْخَلْقَ وَلَا نِدٌّ وَلَا ضِدٌّ حَضَرَكَ حِيْنَ بَرَأْتَ
النُّفُوْسَ كَلَّتِ الْاَلْسُنُ عَنْ تَفْسِيْرِ صِفَتِكَ وَانْحَسَرَتِ الْعُقُوْلُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِكَ وَكَيْفَ
يُوْصَفُ كُنْهُ مَعْرِفَتِكَ وَصِفَتِكَ يَا رَبِّ اَنْتَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ الْقُدُّوْسُ الَّذِيْ لَمْ تَزَلْ اَزَلِيًّا
اَبَدِيًّا سَرْمَدِيًّا دَائِمًا فِيْ حُجُبِ الْغُيُوْبِ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَيْسَ فِيْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ وَلَمْ
يَكُنْ لَهَا اِلٰهٌ سِوَاكَ حَارَتْ فِيْ بِحَارِ مَلَكُوْتِكَ اَفْكَارُ ذَوِي التَّبْصِيْرِ وَتَحَيَّرَتْ فِيْ
جَبَرُوْتِكَ عَمِيْقَاتُ مَذَاهِبِ التَّفْكِيْرِ وَتَوَاضَعَتِ الْمُلُوْكُ لِهَيْبَتِكَ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ
بِذِلَّةِ الْاِسْتِكَانَةِ لِعِزَّتِكَ وَانْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِكَ وَاسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِكَ
وَخَضَعَتْ لَكَ الرِّقَابُ وَكَلَّ دُوْنَ ذٰلِكَ تَحْبِيْرُ اللُّغَاتِ وَضَلَّ هُنَالِكَ التَّدْبِيْرُ فِيْ
تَصَارِيْفِ الصِّفَاتِ فَمَنْ تَفَكَّرَ فِيْ ذٰلِكَ رَجَعَ طَرْفُهُ اِلَيْهِ خَاسِئًا حَسِيْرًا وَعَقْلُهُ مَبْهُوْتًا
وَتَفَكُّرُهُ مُتَحَيِّرًا اَسِيْرًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا دَائِمًا مُتَوَالِيًا مُتَوَاتِرًا مُتَضَاعِفًا
مُتَّسِعًا مُتَّسِقًا مُسْتَوْثِقًا يَدُوْمُ وَلَا يَبِيْدُ غَيْرَ مَفْقُوْدٍ فِي الْمَلَكُوْتِ وَلَا مَطْمُوْسٍ فِي الْمَعَالِمِ
وَلَا مُنْتَقِصٍ فِي الْعِرْفَانِ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَكَارِمِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى فِي اللَّيْلِ اِذَا اَدْبَرَ وَ
الصُّبْحِ اِذَا اَسْفَرَ فِي الْبَرِّ وَالْبِحَارِ وَالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ وَالظَّهِيْرَةِ
وَالْاَسْحَارِ وَفِيْ كُلِّ جُزْءٍ مِنْ اَجْزَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ بِتَوْفِيْقِكَ قَدْ اَحْضَرْتَنِيَ النَّجَاةَ
وَجَعَلْتَنِيْ مِنْكَ فِيْ وِلَايَةِ الْعِصْمَةِ فَلَمْ اَبْرَحْ مِنْكَ فِيْ سُبُوْغِ نَعْمَائِكَ وَتَتَابُعِ اٰلَائِكَ
مَحْرُوْسًا لَكَ فِي الرَّدِّ وَالْاِمْتِنَاعِ وَمَحْفُوْظًا لَكَ فِي الْمَنَعَةِ وَالدِّفَاعِ عَنِّيْ وَلَمْ تُكَلِّفْنِيْ
فَوْقَ طَاقَتِيْ وَلَمْ تَرْضَ مِنِّيْ اِلَّا طَاعَتِيْ فَاِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَمْ تَغِبْ وَلَا
تَغِيْبُ عَنْكَ غَائِبَةٌ وَلَا تَخْفٰى عَنْكَ خَافِيَةٌ وَلَنْ تَضِلَّ عَنْكَ فِيْ ظُلَمِ الْخَفِيَّاتِ ضَالَّةٌ
اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
مِثْلَ مَا حَمِدْتَ بِهٖ نَفْسَكَ وَحَمِدَكَ بِهِ الْحَامِدُوْنَ وَمَجَّدَكَ بِهِ الْمُمَجِّدُوْنَ
وَكَبَّرَكَ بِهِ الْمُكَبِّرُوْنَ وَهَلَّلَكَ بِهِ الْمُهَلِّلُوْنَ وَوَحَّدَكَ بِهِ الْمُوَحِّدُوْنَ وَقَدَّسَكَ
بِهِ الْمُقَدِّسُوْنَ وَعَظَّمَكَ بِهِ الْمُعَظِّمُوْنَ وَسَبَّحَكَ بِهِ الْمُسَبِّحُوْنَ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ
مِنِّيْ وَحْدِيْ فِيْ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَاَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ حَمْدِ جَمِيْعِ الْحَامِدِيْنَ

وَتَوْحِيْدِ اَصْنَافِ الْمُوَحِّدِيْنَ وَالْمُخْلِصِيْنَ وَتَقْدِيْسِ اَجْنَاسِ الْعَارِفِيْنَ وَثَنَاءِ جَمِيْعِ
الْمُهَلِّلِيْنَ وَالْمُصَلِّيْنَ وَالْمُسَبِّحِيْنَ وَمِثْلَ مَا اَنْتَ بِهٖ رَبٌّ عَالِمٌ عَارِفٌ اَنْتَ مَحْمُوْدٌ وَ
مَحْبُوْبٌ وَمَحْجُوْبٌ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ وَالْبَرَايَا وَاَرْغَبُ اِلَيْكَ
فِيْ بَرَكَةِ مَا اَنْطَقْتَنِيْ بِهٖ مِنْ حَمْدِكَ فَمَا اَيْسَرَ مَا كَلَّفْتَنِيْ بِهٖ مِنْ حَقِّكَ وَاَعْظَمَ مَا
وَعَدْتَنِيْ بِهٖ عَلٰى شُكْرِكَ اِبْتَدَاْتَنِيْ بِالنِّعَمِ فَضْلًا وَطَوْلًا وَاَمَرْتَنِيْ بِالشُّكْرِ حَقًّا وَعَدْلًا
وَوَعَدْتَنِيْ عَلَيْهِ اِضْعَافًا وَمَزِيْدًا وَاَعْطَيْتَنِيْ مِنْ رِزْقِكَ اِخْتِيَارًا وَمَفَاضًا وَسَاَلْتَنِيْ
مِنْهُ شُكْرًا يَسِيْرًا صَغِيْرًا اِذْ نَجَّيْتَنِيْ وَعَافَيْتَنِيْ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَلَمْ تُسْلِمْنِيْ لِسُوْءِ قَضَائِكَ
وَبَلَائِكَ وَجَعَلْتَ مَلْبَسِيَ الْعَافِيَةَ وَاَوْلَيْتَنِيْ بِالْبَسْطَةِ وَالرَّخَاءِ وَسَوَّغْتَ لِيْ اَيْسَرَ الْقَصْدِ
وَضَاعَفْتَ لِيْ اَشْرَفَ الْفَضْلِ مَعَ مَا وَعَدْتَنِيْ بِهٖ مِنَ الْمَحَبَّةِ الشَّرِيْفَةِ وَاَبْشَرْتَنِيْ
بِهٖ مِنَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ وَاصْطَفَيْتَنِيْ بِاَعْظَمِ النَّبِيِّيْنَ دَعْوَةً وَاَرْفَعِهِمْ دَرَجَةً
وَاَفْضَلِهِمْ لَنَا شَفَاعَةً وَاَوْضَحِهِمْ حُجَّةً وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَسَعُهٗ اِلَّا مَغْفِرَتُكَ وَلَا
يَمْحَقُهٗ اِلَّا عَفْوُكَ وَلَا يُكَفِّرُهٗ اِلَّا تَجَاوُزُكَ وَفَضْلُكَ وَهَبْ لِيْ فِيْ يَوْمِيْ هٰذَا وَلَيْلَتِيْ
هٰذِهٖ وَشَهْرِيْ هٰذَا وَسَنَتِيْ هٰذِهٖ يَقِيْنًا صَادِقًا يُهَوِّنُ عَلَيَّ مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاَحْزَانَهُمَا وَيُشَوِّقُنِيْ وَيُرَغِّبُنِيْ فِيْمَا عِنْدَكَ وَاكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ الْمَغْفِرَةَ وَبَلِّغْنِيْ
الْكَرَامَةَ مِنْ عِنْدِكَ وَاَوْزِعْنِيْ شُكْرَ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيَّ فَاِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْمُبْدِئُ الرَّفِيْعُ الْبَدِيْعُ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الَّذِيْ لَيْسَ لِاَمْرِكَ مُدَافِعٌ
وَلَا عَنْ قَضَائِكَ مُمْتَنِعٌ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ وَرَبُّ كُلِّ
شَيْءٍ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَالشُّكْرَ عَلٰى نِعَمِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَوْرِ كُلِّ
جَائِرٍ وَبَغْيِ كُلِّ بَاغٍ وَحَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَحِقْدِ كُلِّ حَاقِدٍ وَكَيْدِ كُلِّ كَائِدٍ وَغَدْرِ كُلِّ
غَادِرٍ وَمَكْرِ كُلِّ مَاكِرٍ وَشَمَاتَةِ كُلِّ كَاشِحٍ وَمَكْرِ كُلِّ مَاكِرٍ بِكَ اَصُوْلُ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَاِيَّاكَ
اَرْجُوْ وِلَايَةَ الْاَحِبَّاءِ وَالْقُرَنَاءِ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَسْتَطِيْعُ اِحْصَاءَهٗ وَلَا تَعْدِيْدَهٗ

من عوائد فضلك وعوارف رزقك والوان ما اوليتني به من ارفادك فانك انت الله
الذي لا اله الا انت الفاشي في الخلق حمدك الباسط بالجود يدك ولا تضاد في
حكمك ولا تنازع في سلطانك وملكك وامرك وتملك من الانام ما تشاء ولا يملكون
منك الا ما تريد اللهم انك انت المحسن المنعم المفضل القادر القاهر المقتدر
القدوس في نور القدس ترديت بالعز والعلاء وتازرت بالعظمة والكبرياء
وتغشيت بالنور والضياء وتجللت بالمهابة والبهاء لك المن القديم والفضل العظيم
والسلطان الشامخ والملك الباذخ والجود الواسع والفيض السابغ والقدرة الكاملة
والحكمة العالية والحجة البالغة والعزة الشاملة فلك الحمد على ما جعلتني من امة
محمد صلى الله عليه وسلم وهو افضل بني ادم الذين كرمتهم وحملتهم في البر
والبحر ورزقتهم من الطيبات وفضلتهم على كثير ممن خلقتهم من اهلها تفضيلا و
خلقتني سميعا بصيرا صحيحا سويا سالما معافا ولم تشغلني بنقصان في بدني ولم
تمنعني كرامتك اياي وحسن صنيعك عندي وفضل منائحك لدي ونعمائك علي
انت الذي اوسعت علي في الدنيا رزقا وفضلتني على كثير من خلقك تفضيلا وجعلت لي
سمعا يسمع اياتك وعقلا يفهم ايمانك وبصرا يرى قدرتك وفؤادا يعرف عظمتك وقلبا
يعتقد توحيدك فاني بفضلك علي حامد ولك نفسي شاكرة وبحقك شاهدة فانك حي
قبل كل حي وحي بعد كل حي وحي بعد كل ميت وحي لم ترث الحيوة من حي ولم تقطع
خيرك عني في كل وقت ولم تنزل بي عقوبات النقم ولم تمنع عني دقائق العظم ولم تغير
علي وثائق النعم فلو لم اذكر من احسانك الا عفوك عني والتوفيق لي والاستجابة لدعائي
حين رفعت صوتي بتوحيدك وتحميدك وتمجيدك وتسبيحك وتهليلك والا في
تقديرك خلقي حين صورتني فاحسنت صورتي والا في قسمة الارزاق حين قدرتها
لي لكان في ذلك ما يشغل شكري عن جهدي فكيف اذا فكرت في النعم العظام التي اتقلب
فيها ولا ابلغ شكر شيء منها فلك الحمد عدد ما حفظ علمك وعدد ما وسعته رحمتك
وعدد ما احاطت به قدرتك واضعاف ما تستوجبه من جميع خلقك

اَللّٰھُمَّ فَتَمِّمْ اِحْسَانَکَ عَلَیَّ فِیْمَا بَقِیَ مِنْ عُمْرِیْ کَمَآ اَحْسَنْتَ اِلَیَّ فِیْمَا مَضٰی مِنْہُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِتَوْحِیْدِکَ وَتَمْجِیْدِکَ وَتَحْمِیْدِکَ وَتَہْلِیْلِکَ وَ کِبْرِیَآئِکَ وَکَمَالِکَ وَتَکْبِیْرِکَ وَتَعْظِیْمِکَ وَتَقْدِیْسِکَ وَنُوْرِکَ وَرَاْفَتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَعُلُوِّکَ وَوَقَارِکَ وَمَنِّکَ وَبَھَآئِکَ وَجَلَالِکَ وَسُلْطَانِکَ وَقُدْرَتِکَ وَاِحْسَانِکَ وَ اِمْتِنَانِکَ وَرَحْمَتِکَ وَنَبِیِّکَ وَعِتْرَتِہِ الطَّاھِرِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی سَآئِرِ اِخْوَانِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاَنْ لَّا تَحْرِمَنِیْ رِفْدَکَ وَجَمَالَکَ وَجَلَالَکَ وَ فَوَآئِدَ کَرَامَاتِکَ فَاِنَّکَ لَا یَعْتَرِیْکَ لِکَثْرَۃِ مَا قَدْ نَشَوْتَ مِنَ الْعَطَایَا عَوَائِقُ الْبُخْلِ وَلَا یُنْقِصُ جُوْدَکَ التَّقْصِیْرُ فِیْ شُکْرِ نِعْمَتِکَ وَلَا تَنْفَدُ خَزَآئِنُکَ مَوَاھِبُکَ الْمُتَّسِعَۃُ وَلَا تُؤَثِّرُ فِیْ جُوْدِکَ الْعَظِیْمِ مِنَحُکَ الْفَائِقَۃُ الْجَمِیْلَۃُ الْجَلِیْلَۃُ وَلَا تَخَافُ ضَیْمَ اِمْلَاقٍ فَتُکْدِیْ وَلَا یَلْحَقُکَ خَوْفُ عُدْمٍ فَیَنْقُصَ مِنْ جُوْدِکَ فَیْضُ فَضْلِکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا خَاشِعًا خَاضِعًا ضَارِعًا وَّبَدَنًا صَابِرًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّحَامِدًا وَّعَیْنًا بَاکِیَۃً وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّوَلَدًا صَالِحًا وَّسِنًّا طَوِیْلًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّاَسْئَلُکَ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّلَا تُؤْمِنِّیْ مَکْرَکَ وَلَا تُنْسِنِیْ ذِکْرَکَ وَلَا تَکْشِفْ عَنِّیْ سِتْرَکَ وَلَا تُقْنِطْنِیْ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَلَا تُبْعِدْنِیْ عَنْ کَنَفِکَ وَجِوَارِکَ وَاَعِذْنِیْ مِنْ سَخَطِکَ وَغَضَبِکَ وَلَا تُؤْیِسْنِیْ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَرَوْحِکَ وَکُنْ لِّیْ اَمِیْنًا مِّنْ کُلِّ رَوْعَۃٍ وَّوَحْشَۃٍ وَّاعْصِمْنِیْ مِنْ کُلِّ ھَلَکَۃٍ وَّزَلْزَلَۃٍ وَّغَمٍّ وَّھَمٍّ وَّبَلَآءٍ وَّوَبَآءٍ وَّطَعْنٍ وَّطَاعُوْنٍ وَّحَرْقٍ وَّغَرْقٍ وَّحَرٍّ وَّبَرْدٍ وَّجُوْعٍ وَّعَطَشٍ وَّقَحْطٍ نَّفَادَۃٍ وَّضِیْقٍ وَّنَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ بَلِیَّۃٍ وَّاٰفَۃٍ وَّعَاھَۃٍ وَّ غُصَّۃٍ وَّمِحْنَۃٍ وَّشِدَّۃٍ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اَللّٰھُمَّ ارْفَعْنِیْ وَلَا تَضَعْنِیْ وَادْفَعْ عَنِّیْ وَلَا تَدْفَعْنِیْ وَاَعْطِنِیْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ وَاَکْرِمْنِیْ وَلَا تُھِنِّیْ وَزِدْنِیْ وَلَا تَنْقُصْنِیْ وَارْحَمْنِیْ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَخْذُلْنِیْ وَاسْتُرْنِیْ وَلَا تَفْضَحْنِیْ وَاٰثِرْ وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیَّ اَحَدًا فِیْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاحْفَظْنِیْ وَلَا تُضَیِّعْنِیْ فَاِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ وَّصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ اَللّٰھُمَّ

ما قد تسلى من امر وشرعت فيه بتوفيقك وتيسيرك فتممه لي بالحسن الوجوه كلها
واصلحها واصوبها فانك على ما تشاء قدير وبها الاجابة جدير يا من قامت السموات
والارض بامره يا من يمسك السماء ان تقع على الارض الا باذنه يا من امره اذا اراد
شيئا ان يقول له كن فيكون فسبحان الذي بيده ملكوت كل شيء واليه ترجعون وصلى
الله على خير خلقه سيدنا محمد واله والطيبين الطاهرين وسلم تسليما كثيرا
مباركا كثيرا كثيرا اللهم انك حي لا يموت ودائم لا تموت وخالق لا تخلق وسميع لا
تشك وبصير لا تغاب وشاهد لا تغيب ولا ترتاب وابدي لا تفقد ولا تنفد وصادق
لا تكذب وقاهر لا تغلب وقريب لا تبعد وقادر لا تضاد وغافر لا تظلم وصمد لا تطعم
وقيوم لا تنام ومجيب لا تسام وجبار لا تكلم وحليم لا ترام وعالم لا تعلم وامر لا
تعان وقوي لا تضعف وعظيم لا توصف ووفي لا تخلف وعدل لا تحيف وغني
لا تفقر وكبير لا تغادر وحكم لا تجور ومنيع لا تقهر ومعروف لا تنكر وكيل
لا تحقر وغالب لا تغلب ووتر لا تستامر وفرد لا تستشير ووهاب لا تمل
وسريع لا تذهل وحليم لا تعجل وجواد لا تبخل وحافظ لا تغفل و
عزيز لا تذل وقائم لا تنام ومحتجب لا ترى ودائم لا تفنى وباق
لا تبلى وواحد لا تشبه ومقتدر لا تنازع يا كريم الجواد المكرم يا قريب
المجيب المتعالي يا جليل المتجلل يا سلام المؤمن المهيمن يا عزيز
الجبار المتكبر المتجبر يا طاهر الطهور المتطهر يا قاهر القادر المقتدر
يا عزيز المعز المتعزز يا من ينادى من كل فج عميق من شواهق الجبال
واقعار البحار واذكار الطيور بالسنة شتى ولغات مختلفة وحوائج
اخر يا من لا يشغله شان عن شان يا من لا يشغلك شيء عن شيء انت
الله الذي لا تغيرك الازمنة ولا تحيط بك الامكنة ولا تصفك الالسنة
ولا ياخذك نوم لا ولا سنة ولا يشبهك شيء وكيف لا تكون كذلك وانت
خالق كل شيء وكل هالك الا وجهك الكريم سبوح ذكرك قدوس

أَمْرُكَ وَاحِدٌ حَقُّكَ نَافِذٌ قَضَاؤُكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ لِيَسِّرْ لِيْ
مِنْ أَمْرِيْ مَا أَرْجُوْ مِنْكَ يَا أَللّٰهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ مَا أَخَافُ عَنْكَ يَا أَللّٰهُ وَيَسِّرْ لِيْ مِنْ
أَمْرِيْ مَا أَخَافُ عُسْرَتَهٗ وَفَرِّجْ مَا أَخَافُ ضِيْقَهٗ وَسَهِّلْ لِيْ مَا أَخَافُ حُزُوْنَتَهٗ سُبْحَانَكَ
اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ
بِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَلَا أَسْأَلُ غَيْرَكَ وَأَرْغَبُ إِلَيْكَ وَلَا أَرْغَبُ إِلٰى غَيْرِكَ وَأَسْأَلُكَ
أَمَانُ الْخَائِفِيْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ أَنْتَ الْفَتَّاحُ إِلَى الْخَيْرَاتِ وَمُقِيْلُ الْعَثَرَاتِ وَمَا
حِيَ السَّيِّئَاتِ كَاتِبُ الْحَسَنَاتِ رَافِعُ الدَّرَجَاتِ عَالِمُ الْبَلِيَّاتِ وَأَسْأَلُكَ بِأَفْضَلِ الْمَسَائِلِ
كُلِّهَا وَأَعْظَمِهَا وَأَنْجَحِهَا الَّتِيْ لَا تَرُدُّ وَلَا يَنْبَغِيْ لِلْعِبَادِ أَنْ يَسْئَلُوْكَ إِلَّا بِهَا يَا أَللّٰهُ
يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ وَأَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَبِصِفَاتِكَ الْعُلٰى وَبِنِعَمِكَ الَّتِيْ لَا
تُحْصٰى وَبِأَكْرَمِ أَسْمَائِكَ عَلَيْكَ وَأَحَبِّهَا إِلَيْكَ وَأَشْرَفِهَا عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَأَقْرَبِهَا
مِنْكَ وَسِيْلَةً وَأَجْزَلِهَا مِنْكَ ثَوَابًا وَأَسْرَعِهَا مِنْكَ إِجَابَةً وَبِأَسْمَائِكَ الْمَكْنُوْنَةِ الْمَخْزُوْنَةِ
الْجَلِيْلَةِ الْأَجَلِّ الْعَظِيْمَةِ الْأَعْظَمِ الَّذِيْ تُحِبُّهٗ وَتَرْضَاهُ عَمَّنْ دَعَاكَ بِهٖ وَتَسْتَجِيْبُ لَهٗ
دُعَاءَهٗ حَقًّا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَحْرِمَ سَائِلَكَ الْإِجَابَةَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِي التَّوْرٰةِ وَ
الْإِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَبِكُلِّ اسْمٍ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ دَعَاكَ
بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتُكَ وَأَصْفِيَائُكَ وَأَنْبِيَائُكَ مِنْ خَلْقِكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ
عَلَيْكَ الرَّاغِبِيْنَ إِلَيْكَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ مِنْكَ وَالْمُتَعَوِّذِيْنَ بِكَ وَالْمُتَضَرِّعِيْنَ إِلَيْكَ
وَبِحَقِّ كُلِّ عَبْدٍ مُتَضَرِّعٍ مُتَعَبِّدٍ لَكَ فِيْ بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ أَوْ سَهْلٍ أَوْ جَبَلٍ وَأَدْعُوْكَ
دُعَاءَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ وَعَظُمَ جُرْمُهٗ وَأَشْرَفَ عَلَى الْهَلَكَةِ نَفْسُهٗ وَضَعُفَتْ
قُوَّتُهٗ وَقَلَّتْ حِيْلَتُهٗ وَمَنْ لَا يَثِقُ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ وَعَمَلِهٖ وَلَا تَجِدُ لِفَاقَتِهٖ
أَبَدًا جَابِرًا وَلَا لِذَنْبِهٖ غَافِرًا غَيْرَكَ وَلَا مُغِيْثًا سِوَاكَ هَرَبْتُ إِلَيْكَ مُتَعَرِّفًا
مُعْتَرِفًا غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ عَلٰى عِبَادَتِكَ بَائِسًا فَقِيْرًا مُسْتَجِيْرًا وَأَسْأَلُكَ
بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

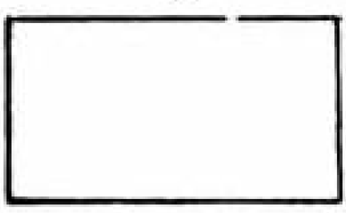
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمِ اِلٰهِيْ اَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الْمَلِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَاَنْتَ الْحَيُّ وَاَنَا الْمَيِّتُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَاَنْتَ الْغَنِيُّ وَاَنَا الْفَقِيْرُ وَاَنْتَ الْبَاقِيْ وَالْفَانِيْ وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ وَاَنَا الْمُسِيْءُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ وَاَنَا الْمُذْنِبُ وَاَنْتَ الْكَرِيْمُ وَاَنَا الْجَانِيْ وَاَنْتَ الرَّحِيْمُ وَاَنَا الْخَاطِئُ وَاَنْتَ الْقَادِرُ وَاَنَا الْمَقْدُوْرُ وَاَنْتَ الْبَاعِثُ وَالْمَبْعُوْثُ وَاَنْتَ الْحَيُّ لَا يَمُوْتُ وَاَنَا عَبْدُكَ سَوْفَ اَمُوْتُ وَاَنْتَ الْخَلَّاقُ وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ وَاَنْتَ الْقَوِيُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَاَنْتَ الْمُعْطِيْ وَاَنَا السَّائِلُ وَاَنْتَ الرَّزَّاقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَاَنْتَ الْاٰمِنُ وَاَنَا الْخَائِفُ وَاَنْتَ اَلْحَقُّ مَنْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ وَاسْتَغِيْثُ وَاسْتَعَنْتُ بِهٖ وَسَاَلْتُهٗ وَدَعَوْتُهٗ وَرَجَوْتُهٗ لِاَنَّكَ كَمْ مِنْ مُذْنِبٍ قَدْ غَفَرْتَ لَهٗ وَكَمْ مِنْ مُسِيْءٍ قَدْ تَجَاوَزْتَ عَنْهُ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَتَجَاوَزْ عَنِّيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ **دعاءِ اختتام** اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَادِرِ الْقَاهِرِ الْقَوِيِّ الْجَبَّارِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ بِلَا مُعِيْنٍ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا (**ثلث مرات**) اَللّٰهُمَّ تَفَضَّلْ اِلَيَّ وَاَحْسِنْ اِلَيَّ وَكُنْ لِيْ اَمِيْنًا وَلَا تَكُنْ عَلَيَّ (**ثلث مرات**) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ فَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (**ثلث مرات**) اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَاَهْلِكْ عَدُوِّيْ يَا وَدُوْدُ **پس بخواند** اَللّٰهُمَّ يَا لَطِيْفُ اَغِثْنَا وَاَدْرِكْنَا بِحَقِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ اِلٰهِيْ كَفٰى عِلْمُكَ عَنِ الْمَقَالِ وَكَفٰى كَرَمُكَ عَنِ السُّؤَالِ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَيَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ سِرِّ هٰذِهِ الْاَسْرَارِ وَبِحَقِّ كَرَمِكَ الْخَفِيِّ وَبِحَقِّ الْاِسْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ وَتُهْلِكَ عَدُوِّيْ وَتُصِلَنِيْ اِلٰى مُرَادِيْ وَتَدْفَعَ عَنِّيْ شَرَّ عِبَادِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ **اضمار حرز یمانی ہر روز تسبیح سوم تنہ پڑھے۔**

يَوْمُ السَّبْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ **يَوْمُ الْاَحَدِ** لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ **يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ** لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْجَلِيْلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَلِيْلُ **يَوْمُ الثُّلٰثَاءِ** اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا -

یَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا **یَوْمُ الْخَمِیْسِ** لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ **یَوْمُ الْجُمُعَةِ** سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ دعائے سیفی واقع میں عجیب چیز ہے اور بہت خواص رکھتی ہے۔ ایک بزرگ اپنے جامع میں اس کے خواص اور فضائل اور محل اوقاف اور اشارات اصول و فروع عجیب طور سے مفصلاً تحریر فرماتے ہیں جن کا ترجمہ کرنا اور اس مقام پر لکھا جانا خالی از فائدہ نہیں۔ کیونکہ شیخ علیہ الرحمۃ نے ان کو مفصلاً نہیں لکھا لہٰذا ابتداءً بطور تلخیص لکھا جاتا ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ دعائے سیفی افضل الادعیہ مجرب الاجابت کثیر البرکت آیہ من آیاتِ اللہ ہے۔ اس میں اسم اعظم آیات قرآن شریف اور آثار عجیبہ اور اسرار غریبہ مخفی ہیں۔ ستر ہزار ملک اس کے مسخر ہیں۔ اور ایک روایت میں ستر ہزار ملک اور ستر ہزار جن اس دعا کے خادم ہیں جس وقت قاری اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ پڑھتا ہے۔ ملائک اور جن تعظیماً للہ وحرمتہ وہیبتہ وعزتہ سجدہ کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں۔ رَبَّنَا اقْضِ حَاجَتَهٗ وَاسْتَجِبْ دُعَاءَهٗ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ دعا سیف اللہ اور سہم اللہ وغیرہ (جیسا کہ بیان اوّل میں گزر چکا ہے) سے موسوم ہے اور ایک روایت میں یمین اللہ اور قسم اللہ نور وجہ الحق قریب الحق میثاق الحق حصن الاکبر محل الانوار شروح الاثار بھی آیا ہے۔ اور ایک جماعت اہل اللہ نے اس سے فیض حاصل کیا ہے۔ یہ ایک عجیب چیز ہے۔ حضرت مسیح الاولیاء پیر دستگیر قدس اللہ سرہ وادصل الینا فیوضہ اپنے پیر کی زبان مبارک سے نقل فرماتے ہیں کہ بندگی حضرت شیخ قدس سرہ العزیز کوہستان قلعہ چنار پر تیرہ برس اور سات مہینے اذکار و اشغال اور دعوت اسمائے عظام اور ادعیہ وغیرہ میں مشغول رہے لیکن جو کیفیت اور تاثیر اس میں پائی کسی اور میں نہ پائی۔ اور نیز فرماتے ہیں کہ اگر مجھ کو اوّل ریاضت میں اس کی تاثیر اور حقیقت

معلوم ہوتی تو دوسری چیزوں کے پڑھنے کا قصداً پابند نہ ہوتا اسی کو پڑھتا اور اسی کے ذکر میں مشغول رہتا انتہی کلامہ۔ چونکہ دعا سریع الاجابت ہے۔ اس واسطے بزرگان دین اس کو سینہ بسینہ رکھتے ہیں۔ اور جب عامل کو ہر طرح سے مؤدب اور پابند شریعت اور طریقت پاتے ہیں اور اس کا اہل بھی دیکھتے ہیں تب ارشاد فرماتے ہیں اور اجازت دیتے ہیں ورنہ ہرگز اجازت نہیں دیتے۔ اسی واسطے میں پکار کر کہتا ہوں کہ بلا اجازت مرشد کامل وحصولِ لیاقت ہرگز ہرگز کوئی صاحب اس کی دعوت میں مشغول نہ ہوں۔ انتہی ترجمہ۔ وہی بزرگ اپنے جامع میں لکھتے ہیں کہ جو کوئی اس دعا کی دعوت میں مشغول ہو تو شرائط دعوت اور شرائط عامل کا پابند ہو اگر ترک جمالی نہ کر سکے تو مختار ہے بہترین اوقات اس دعا کے لیے تہجد کا وقت ہے اشراق تک۔ اور ایسی جگہ اختیار کرے کہ اثنائے قرأت میں عورت یا کتے کی آواز نہ سنائی دے، اگر احیاناً آواز آجائے تو اس وقت مطلق دھیان نہ کرے اور ایک مندلہ کاغذ کا اتنا بڑا بنائے کہ دوگانہ اسپر ادا ہو جائے۔ اور حروف مقطعات سورہ جن چاروں کونوں پر برابر تقسیم کر کے لکھے اور لکھتے وقت اتنا لحاظ رکھے کہ قبلہ کی جانب سے اول لکھنا شروع کرے۔ اور جانب راست ختم کرے اس مندلہ میں بیٹھ کر قراۃ شروع کرے اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر شرائط تسخیر اور قتل اعداء کے لیے مندلہ بغیر قراۃ کرے گا تو خطا پائے گا اور دوسری حاجتوں کے لیے بے مندلہ بھی جائز ہے۔ اس میں زیان نہیں۔



اس مندلہ کی صورت یہ ہے۔

لیکن اثنائے دعوت میں ابتداء روزے کی اس طور پر کرے کہ چوتھا روز موافق اس کی نیت کے ہو۔ جیسا کہ پہلے حضرت شیخ نے لکھا ہے۔ اب پھر لکھے دیتے ہیں چنانچہ بہ نیت تنبیہ ومقہوری اعداء بروز زحل و بہ نیت عزت وحشمت۔ بروز شمس اور بہ نیت اصلاح معاملہ ومعالجہ از زحمت و ملاقات بامراء۔ روز قمر اور بہ نیت قتل وہلاکی اعداء روز مریخ اور بہ نیت کاروبار دنیا و توجہ سلطان وحکام روز عطارد و بہ نیت حصولِ علم ظاہری و باطنی روز مشتری لوجہ نیت

محبت و کار خیر و تجارت روز زہرہ عروج و نزول ماہ کا بھی لحاظ رکھے اور حالت شرائط میں عروج و نزول کی چنداں حاجت نہیں ہے جب روز چہارم ہو بعد از ادائے نماز فجر فراغ اوراد قدیم طلوع آفتاب کے وقت غسل پاک کرے اور وضو کر کے دوگانہ تحیۃ الوضوء ادا کرے۔ پھر دوگانہ برائے سلامتی حضرت خواجہ خضر اور ایک دوگانہ بروح حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ۔ ایک دوگانہ بارواح جمیع مشائخ ایک دوگانہ بروح حضرت غوث الثقلین میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی رح اور ایک دوگانہ بروح حضرت شیخ شہاب الدین مقتول ایک دوگانہ بروح حضرت غوث العالم شیخ محمد غوث ایک دوگانہ بروح حضرت شیخ شکر محمد عارف ایک دوگانہ بروح مسیح الاولیاء ابوالبرکتہ عین العرفاء حضرت شیخ عیسیٰ پیر دستگیر ایک دوگانہ اپنے مرشد کی سلامتی کے لئے اگر زندہ ہو ورنہ روح کو ثواب پہنچائے اور اس دوگانہ کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے اور جس بزرگ کی روح طیبہ کو ثواب پہنچایا جاتا ہے اس سے استمداد ہمت کرنا چاہیئے۔ ان سب دوگانوں کے بعد سورۂ یٰس تا سلامٌ قولا من رب رحیم اور دوسری میں فاتحہ کے بعد آخر سورہ تک پڑھے۔ اگر یٰس یاد نہ ہو۔ ہر رکعت میں اکتالیس اکتالیس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور یہ تمام دوگانے پہلے روز ادا کرے باقی سب دنوں میں دوگانہ اخیر یعنی دوگانہ بہ نیت قضائے حاجت پڑھا کرے خواہ حالت شرائط ہو خواہ حالت دعوت بعد دوگانہ اخیر حصار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اس کو مخمس حضرت امیر کہتے ہیں۔ سات یا تین مرتبے پڑھے۔ اور اپنے دونوں کف دست پر دم کر کے تمام اعضاء پر پھیرے۔ حصار مذکور یہ ہے) اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَحَصَّنْتُ بِذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَاعْتَصَمْتُ بِذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ دَخَلْتُ فِیْ حِرْزِ اللّٰہِ وَفِیْ اَمَانِ اللّٰہِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ الْبَرِیَّۃِ اَجْمَعِیْنَ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ

الْعَظِیْمِ واضح ہو کہ اثنائے شرائط میں خاتم سیفی فقط اور دعوت میں حاجات دینی کے لیئے خاتم مذکور اور آئینہ اور مطلب دنیوی کے لیے خاتم مذکور اور تیغ یا تیر و کمان ہر روز اپنے روبرو رکھے۔ اور ان تینوں حالتوں میں بخور عنبر اور اگر اور لوبان کا کرے اگر عنبر میسر نہ ہو بحکم ضرورت ان دونوں چیزوں کا بخور کرے اور سر برہنہ کر کے بطرف رجال الغیب منہ کر کے کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا رِجَالَ الْغَیْبِ وَیَا اَرْوَاحَ الْمُقَدَّسَۃِ اَغِیْثُوْنِیْ بِغَوْثَۃٍ وَّانْظُرُوْنِیْ بِنَظْرَۃٍ یَا رُقَبَآءُ وَیَا نُقَبَآءُ وَیَا نُجَبَآءُ وَیَا اَبْدَالُ وَیَا اَوْتَادُ وَیَا اَقْطَابُ وَیَا قُطْبَ الْاَقْطَابِ اَمِدُّوْنِیْ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ سَلَّمَکُمُ اللہُ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ پھر رو بقبلہ ہو کر شرائط یا دعوت شروع کرے بہ نیت شرائط اصغر اکتالیس بار بہ نیت صغیرہ چار سو چوالیس بار بہ نیت کبیرہ ایک ہزار ایک بار انتیس ۲۹ روز میں ختم کرے ہر روز پچیس بار اور چالیسویں روز چھبیس بار پڑھے اور ان طریق ثلثہ کے عین ادا کے وقت ہر روز بجہت محافظت چار بار اول میں اور تین بار آخر میں یا ایک بار اول اور ایک بار آخر میں تمام دعائیں بھی پڑھے۔ باقی تہاد عاء سہم اللہ پڑھے۔ اور بعضے مشائخ بہ نیت شرائطیہ فرماتے ہیں کہ روز اول ایک بار روز دوم دو بار روز سوم تین بار اسی طرح ہر روز ایک ایک مرتبے اضافہ کر کے چالیسویں روز چالیس بار پڑھے اسی طرح ہر روز ایک ایک کم کر کے انتی دن میں ختم کرے اور ان دونوں شرائطوں کے ادا کرنے کے بعد گوسفند سرخ سلیم الاعضاء وجہ حلال سے خریدے اور ذبح کر کے اس کا گوشت فقراء کو تقسیم کرے۔ اگر آپ بھی اس میں سے کچھ کھالیوے تو جائز ہے۔ اور اس کی کھال کسی درویش صالح کو دے۔ اور تمام استخواں اور آلائش و نجاست سب کی سب کسی سبز درخت کے نیچے دفن کرے۔ اور اس میں سے ذرا سا بھی کتا وغیرہ نہ کھانے پائے اور یاد رہے کہ گوسفند کا ذبح کرنا اور تعیین ایام قرأت معین ان ہی دو شرائط کبیرہ کے خواص سے ہے بعد تمام ہونے شرائط اصغر نان و شرینی حسب مقدور تین فقیروں کو برابر تقسیم کرے۔ جب ایک ان شرطوں سے کوئی شرط ادا کرے تو دعوت کی نیت سے پڑھے

مدعا حاصل ہو. لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ گناہ کبیرہ صادر ہونے کے بعد اگر توبہ کرے گا تو شرائط کبیرہ بحال رہتی ہے اور وہ دونوں شرائطیں بالکل ضائع و ناقص ہوتی ہیں. جب تک ازسر نو شرائط ادا نہ کرے دعوت دی جاسکتی اور نہ کوئی عمل کر سکتا ہے. مگر جو حسبۃً للہ پڑھے تو جائز ہے. اور بعضے مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر ایک سال تک بلاناغہ ہر روز ایک بار بطریق ورد پڑھے تو کافی ہے حاجت دوسری شرائط کی نہیں اس مدت احتیاج خلوۃ اور شرائط عامل کی بھی ضرورت نہیں چنانچہ صاحب کشف الانوار فرماتے ہیں کہ اس مدت میں کسی شرط کی حاجت نہیں. مگر تعین وقت کی ضرورت ہے اب طریق عمل دعوت معلوم کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہر روز ایک بار یا تین بار یا سات بار یا اکتالیس بار جس حاجت کے لیے چاہے پڑھے. اور اکتالیس روز تک معمول کرے جس قدر قرأۃ زیادہ تعداد میں پڑھی جائیگی خوب ہوگا. دعوت تمام ہونے کے بعد کچھ صدقہ دے جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر ایک بار روز پڑھا ہے تو نیم من شرعی اور اگر تین بار قرأۃ کی تو ایک من اور اگر سات بار قرأۃ کی ہے تو ڈیڑھ من اگر اکتالیس بار پڑھے تو تین من اگر اتنی وسعت نہیں ہے تو خیر ڈیڑھ من گیہوں کے آٹے کی روٹی پکواکر گھی اور شکر ملاکر مالیدہ کر کے فقراء کو تصدق کرے فقط واضح ہو کہ اس دعاء (سیفی) کی قرأۃ میں چند جگہ وقف ہے اور حضرت مسیح الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز اوصل الینا فیوضہ نے اس ضعیف کو بتائے ہیں وہ یہ ہیں کہ جب لفظ مصافیا اور ناصراً اور للغیوب ساترًا اور مسوءٍ اور لفظ متحیرًا پر پہنچے وقف کرے اور ایک جماعت اعزہ کی فرماتی ہے کہ جب لفظ متصلہ اور مجانسا اور جبروتک اور والصفت اور دلنھار اور منکوک اور متعالی اور کاشحٍ اور حمدکَ اور امرکَ اور ماتوید اور اِلّابِاذن اللہ پر پہنچے تو ان پر بھی وقف کرے اور بعضے حمل النفوس والمرسلین پر بھی وقف بتاتے ہیں۔

اب اشارہ کہ مراد اس سے محل اجابت دعا ہے. معلوم کرنا چاہیے کہ اس کی دو قسمیں ہیں. ایک اشارہ اصل کہ وہ جامع جمیع حاجات ہے. دوسرا اشارہ فرع

کہ اس کو بھی اشارہ حاجت کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی بعض مرادوں کو شامل ہے۔ اشارہ اصل کہ جمہور اولیاء کے نزدیک پانچ جگہ پر ہے۔ حسب مراد اس جگہ دعا پڑھی جاتی ہے اس کی تفصیل یہ ہے اول اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ہے۔ اس جگہ پر یَا فَتَّاحُ تَفَتَّحْتَ بِالْفَتْحِ وَالْفَتْحُ فِیْ فَتْحِ فَتْحِكَ یَا فَتَّاحُ اور یَا قَھَّارُ تَقَھَّرْتَ بِالْقَھْرِ وَالْقَھْرُ فِیْ قَھْرِكَ یَا قَھَّارُ پڑھے۔ دوسرا اِذَآ اَرَدْتَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ہے اس جگہ پر یَا بَاسِطُ تَبَسَّطْتَ بِالْبَسْطِ وَالْبَسْطُ فِیْ بَسْطِ بَسْطِكَ یَا بَاسِطُ اور یَا قَابِضُ تَقَبَّضْتَ بِالْقَبْضِ وَالْقَبْضُ فِیْ قَبْضِ قَبْضِكَ یَا قَابِضُ پڑھے تیسرا اَلْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ہے اس جگہ پر یَا لَطِیْفُ تَلَطَّفْتَ بِاللُّطْفِ وَاللُّطْفُ فِیْ لُطْفِ لُطْفِكَ یَا لَطِیْفُ اور یَا خَافِضُ تَخَفَّضْتَ بِالْخَفْضِ وَالْخَفْضُ فِیْ خَفْضِ خَفْضِكَ یَا خَافِضُ پڑھے چوتھا بِالْعِزِّ وَالْعَلَاءِ ہے۔ اس جگہ پر یَا عَزِیْزُ تَعَزَّزْتَ بِالْعِزَّةِ وَالْعِزَّةُ فِیْ عِزَّةِ عِزَّتِكَ یَا عَزِیْزُ اور یَا مُذِلُّ تَذَلَّلْتَ بِالذِّلَّةِ وَالذِّلَّةُ فِیْ ذِلَّةِ ذِلَّتِكَ یَا مُذِلُّ پانچویں مِنْ خَلْقِكَ ہے اس جگہ پر یَا وَھَّابُ تَوَھَّبْتَ بِالْوَھْبَةِ وَالْوَھْبَةُ فِیْ وَھْبَةِ وَھْبَتِكَ یَا وَھَّابُ اور یَا جَبَّارُ تَجَبَّرْتَ بِالْجَبَرُوْتِ وَالْجَبَرُوْتُ فِیْ جَبَرُوْتِ جَبَرُوْتِكَ یَا جَبَّارُ پڑھے پس داعی کو لازم ہے۔ کہ جب ان اشارات اصل پر پہنچے تو بموجب تحریر عمل کرے اور دیگر پانچ اشارہ اصل کہ معمول بندگی حضرت شیخ محمد غوث رح کے ہیں ایک ان میں سے موافق جمہور اولیاء ہے۔ مگر بندگی حضرت شیخ ان جگہ ہر مطلب کے لیے یا غیاثی پڑھتے تھے یا دعائے فتح یا قفل بحسب حاجت قرأت کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح الاولیاء پیر دستگیر اس فقیر سے یہ بھی فرماتے تھے کہ اثنائے دعوت اور شرائط اور وظیفہ میں ہر محل اشارات اصل پر باعتبار جمہور خواہ باعتبار حضرت پیر دستگیر سے اس ضعیف کو اس طرح پہنچی ہے۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ سِرِّ ھٰذِہِ الْاَسْرَارِ وَبِحَقِّ کَرَمِكَ الْخَفِیِّ وَبِحَقِّ اِسْمِكَ الْاَعْظَمِ۔ اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ كُلَّھَا اِلٰھِیْ كَفٰی عِلْمُكَ عَنِ الْمَقَالِ وَكَفٰی كَرَمُكَ عَنِ السُّؤَالِ بِحَقِّ یَا مَنْ اَمْرُہٗ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ كُنْ فَیَكُوْنُ كُنْ فَیَكُوْنُ كُنْ فَیَكُوْنُ اور دعائے قفل یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شَمْلَ سَعْدِ ذِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃٍ وَفَرِّقْ جَمْعَہٗ وَقَلِّبْ تَدْبِیْرَہٗ وَحِزْبَ

بُنْیَانَهٗ وَبَدِّلْ اَحْوَالَهٗ وَاقْطَعْ اَرْزَاقَهٗ وَقَرِّبْ اَجَلَهٗ وَشْغِلْهُ بِبَدَنِهٖ وَخُذْهُ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُقْتَدِرٍ یا جَبَّارُ یا قَهَّارُ حالت قرأة میں خیال افراد اعداء یا تثنیہ یا جمع اور مذکر و مؤنث کا دل میں رکھے۔ مشائخ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ ہر اَللّٰهُمَّ ایک اشارہ ہے۔ اور اس کا حکم مثل اشارہ اصل ہے اور بعضے فرماتے ہیں کہ ہر اَللّٰهُمَّ ایک اشارہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور صاحب تفسیر حسینی ہر اَللّٰهُمَّ کے میم میں مستتر اسمائے الٰہی سے تعلیبہ کرتے ہیں۔

داب اشارات مذکورہ بہ ترتیب متن دعائے حرز مرتضوی کرم اللہ وجہہ بیان کیئے جاتے ہیں۔) داعی جب اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ کے سات بار کلمہ توحید پڑھ کر سجدے میں جائے تا ستر ہزار ملائکہ اس کے ساتھ سجدہ کریں اور اس کے حق میں دعا کریں سجدے میں سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ تین بار یا نو بار پڑھے۔ اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر ہاتھ دعا کے لیے اور آنکھ آسمان کی طرف اٹھائے اور اسم جبروتی جمالی یا جلالی تین بار پڑھ کر ایک بار دعائے فتح یا قتل بحسب حاجت جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے پڑھے اور حق سبحانہٗ تعالیٰ سے اپنا مطلب چاہے اور بقول بعض اعزہ جب لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ پر پہنچے دس بار اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ پڑھ کر سجدے میں جائے اور ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے اور جیسا لکھا گیا ہے اپنا معمول کرے۔ تا جملہ عالم علوی و سفلی اس کے مطیع و منقاد ہوں۔ واضح ہو کہ جس جگہ ضمن اشارات میں کوئی اسم اسماء عظام سے آئے اس کو برعایت تکرار پڑھنا چاہیئے۔ اشارہ کا نوع ہر ایک اپنی جگہ پر مخصوص ہے۔ اگر اس میں خلاف کرے گا مثلاً بجائے محبت دعاء قتل اور بجائے قتل دعائے محبت پڑھے گا بے سود ہو گا چونکہ اکثر اوراد میں ضبط مواضع اور اشارات کا نہیں کیا گیا ہے یا بسبب سہو کاتبان تغیر و تبدل واقع ہوتی ہے تو اس وجہ سے پڑھنے والے ناکام رہتے ہیں اور اس ضعیف کو بعد سعی جو کچھ تحقیق سے پہنچا ہے بضبط مواضع تحریر کرتا ہے۔ معلوم کرنا چاہیئے کہ بعضے ان میں سے اشارات خفیہ ہیں اور وہ منفعت کے لیے چار جگہ پر درمیان متن دعاء

صمصام دو بطنوں کے درمیان واقع ہوئے ہیں۔

پہلا اشارہ درمیان وَالَّذِیْ فَاءَ عَنِّیْ دوسرا درمیان لَمْ تَمْنَعْ عَنِّیْ تیسرا وَ دُفِعَ عَنِّیْ چوتھا اَنْ تَعُمَّ عَلَی الْاَرْضِ پس جس وقت درمیان دو بطنوں کے پہنچے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ یَا لَطِیْفُ اَغِثْنِیْ وَ اَدْرِکْنِیْ بِحَقِّ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ اپنی مراد دل میں رکھے زبان سے نہ کہے اور نہ ہونٹ ہلائے اور مغفرت کے لیے سات مقام دو میموں کے درمیان واقع ہوئے ہیں پہلا دَآئِمٌ مِّنَ الدَّھْرِ دوسرا اَکْثَرُھُمْ مِّنَ الْحَیْوَانَاتِ تیسرا اَمَّا اَعْظَمُ مَا وَعَدَنِیْ چوتھا وَاَقْرَبُھُمْ مَنْزِلَۃً پانچواں مِنَ الْاَنَامِ مَا تَشَآءُ چھٹا وَاَرْزَقُھُمْ مِنَ الطَّیِّبَاتِ ساتواں اَللّٰھُمَّ مَا قَدَّرْتَ لِیْ جب دو میموں کے درمیان پہنچے دعاء رَمَیْتُ مَنْ بَغٰی عَلَیَّ الخ پڑھ کر اپنا مطلب دل میں رکھے اور لب نہ ہلائے۔

ایضاً جب بمقام وَفِی الْاُمُوْرِ خَامِرًا پر پہنچے تین مرتبہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ تا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ پڑھے اور ایک بار درود شریف تاکہ امور بستہ کی کشادگی ہو۔

ایضاً بعد لفظ اِلَّا للتفضیل حضرت مسیح الاولیاء پیر دستگیر تین مرتبہ وَلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا پڑھا کرتے تھے۔

ایضاً جب بمقام وَاَکْرَمْتُ اِحْضَارِیْ پر پہنچے محل اشارہ دوم اصل کا ہے۔ حضرت شیخ محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز کے بموجب اس جگہ پر یَا فَتَّاحُ تَفَتَّحَتْ تا آخر یَا خَافِضُ تَخَفَّضَتْ تا آخر پڑھ کر دعائے فتح تا قتل بحسب مدعا قراءۃ کرکے اپنا مطلب حق سبحانہ تعالیٰ سے چاہے۔

ایضاً جب بمقام وَشَفَیْتَ اَمْرَاضِیْ پر پہنچے تین بار واسطے دفع امراض جسمانی و روحانی یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْمُعَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ایضاً جب بمقام وَلَمْ تُشْمِتْ بِیْ اَعْدَآئِیْ پہنچے دس بار یَا رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ کہہ کر انگشت شہادت دست راست مانند تیغ کھڑی کر بتصور تمام اعداء کی گردن پر

مارے کہ یہ اشارہ قتل ہے۔

ایضاً جب بمقام رَمِیْتُ مِنْ رَمَانِیْ پر پہنچے بارہ مرتبے رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ کہے اور دو رکعت بہ نیت تفرقہ اعداء پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اکتالیس بار تَبَّتْ یَدَا پڑھے اور سجدے میں جاکر سات بار حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ اور نو بار وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی اور پندرہ بار اسم یَامُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ الخ اور گیارہ بار فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھ کر خیال مخذولی اعداء دل میں تصور کرے اور نیز جو حاجت کہ رکھتا ہو حق سبحانہ وتعالیٰ سے چاہے واضح ہو کر بعضوں کے نزدیک یہ مقام دوسرا اشارہ ہے اشارت کے اصول سے۔

ایضاً جب بمقام لَمْ تُعَنْ فِیْ قُدْرَتِكَ پر پہنچے من قولہ لم تعن الی قولہ المختلفات اس جگہ پر اپنی حاجت کو دل میں خیال کرے یہ اشارہ خفیہ ہے۔

ایضاً جب بمقام وَکَلَّتِ الْاَلْسُنُ پر پہنچے زبان بندی اور دفع اعداء کے لیے اسم یَامُبْدِیَ الْعَجَایَا الخ چار مرتبہ اور اسم یَاوَاحِدُ الْبَاقِیْ چالیس بار پڑھے۔

ایضاً جب بمقام کَیْفَ یُوْصَفُ کُنْہُ صِفَتِكَ پر پہنچے اپنی حاجت کو دل میں خیال کرے۔

ایضاً جب بمقام وَاَنْتَ اللّٰہُ الْمَلِكُ پر پہنچے تو دفع اعداء کے لیے تاغَیْرُكَ گیارہ بار پڑھ کر سجدہ میں جائے اور نو بار یَاشَمُوْطِیْنَا کہے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لَنَا جَمِیْعَ اَعْدَائِنَا وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّھُمْ اٰمِیْنَ۔

ایضاً جب بمقام لیس فِیْھِمَا اَحَدٌ غَیْرُكَ پر پہنچے چار مرتبہ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ اور پندرہ مرتبہ یَا اِلٰہَ الْاٰلِھَۃِ الرَّفِیْعُ پڑھ کر رب العالمین سے اپنی حاجت چاہے اور کہتے ہیں کہ مِنْ یَارَبِّ اِلٰی مَثْوَاكَ اشارہ کل مغلوب ہے۔

ایضاً جب بمقام وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ پر پہنچے تفریق اعداء کے لیے وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ کہہ کر تین بار دست راست زمین پر مارے اور شَاھَتِ الْوُجُوْہُ کہہ کر تین بار دست چپ زمین پر مارے۔

ایضاً جب بمقام فَمَنْ تَفَکَّرَ پر پہنچے سات بار مَاتَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ اور اسم یَاقُدُّوْسُ

الظَّاهِرُ سات کنکریاں لے کر ہر ایک پر ایک ایک بار پڑھے اور ہر ایک کو چھوٹوں طرف پھینکے اور ایک کو اپنے سر میں رکھے جس جگہ جائے گا کوئی دشمن اس کو نہ دیکھے گا۔

ایضاً جب لفظ مُتَحَیِّرًا پر پہنچے اپنی مراد مانگے (بعضوں کے نزدیک یہ دوسرا اشارہ ہے۔ اشارہ اصول سے) اور ایک جماعت مشائخ نے کہا ہے کہ اس جگہ صلوٰۃ الحاجت ادا کرے اور اس کے بعد رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ستر مرتبے پڑھے۔

ایضاً جب بمقام مَحْرُوْسًا لَّکَ فِی الرَّدِّ وَالْاِمْتِنَاعِ پر پہنچے پائے راست اور دست چپ زمین پر مارے اور جب بمقام فَاِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ پر پہنچے پائے چپ اور دست راست زمین پر مارے اور یہ تصور کرے کہ گویا دشمن کے سر پر مارتا ہوں۔

ایضاً جب بمقام فَوْقَ طَاقَتِیْ پر پہنچے واسطے ملاقات سلاطین اور کفایت مہمات کے تین بار اسم یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ الخ اور دو بار اسم یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ الخ پڑھے۔

ایضاً جب بمقام لَمْ تَغِبْ پر پہنچے (یہ محل اشارات اصول سے تیسرا اشارہ ہے) بموجب تحریر بندگی حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ العزیز اس جگہ پر اسم یَا بَاسِطُ تَبَسَّطْتَ تا آخر اور یَا قَابِضُ تَقَبَّضْتَ تا آخر بحسب حاجت لطف یا قہر پڑھ کر دعائے فتح یا قہر پڑھے۔

ایضاً جب بمقام وَلَا تَغِیْبُ عَنْکَ غَائِبَۃٌ پر پہنچے پندرہ مرتبے اسم یَا دَائِمُ بِلَا فَنَاءٍ لَا زَوَالَ لِمُلْکِہٖ تا آخر پڑھے اور اپنی حاجت طلب کرے۔

ایضاً جب بمقام کُنْ فَیَکُوْنُ پر پہنچے تو عمل اشارت دوم کہ جمہور اولیاء رح کے نزدیک ہے اس طریق سے بجالائے۔ سات بار کلمۂ توحید کہہ کر دو رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ قرأت کرے اور سلام کے بعد سات باریَا عَظِیْمُ ذُوالثَّنَآءِ الْفَاخِرِ پڑھے اور ہاتھ اٹھا کر تین بار اسم جبروتی بحسب حاجت جمالی

وجلالی پڑھ کر ایک بار دعائے فتح یا قہر پڑھے اور اپنا مطلب دینی یا دنیوی جو کچھ ہو جناب الٰہی سے چاہے اس کے بعد اکتالیس بار یا گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ اور دس بار یَا سَرِّ یَا حَیّ وسعت رزق کے لیے قراءت کرے اور درود شریف شرائط اور دعوت اور وظیفہ سب میں پڑھے۔ جب بمقام وَاَعْطِنِیْ مِنْ رِزْقِكَ پر پہنچے اسم یَا رَزَّاقُ تَرَزَّقْتَ بِالرِّزْقِ وَالرِّزْقُ فِیْ رِزْقِ رِزْقِكَ یَا رَزَّاقُ پڑھے۔ اور وسعتِ رزق کے لیے قاضی الحاجات سے عرض کرے۔ اور یاد رکھنا چاہیے کہ ہر اشارہ پر یہ اسم قراءۃ کرے۔

ایضاً جب بمقام وَاَدْحِضْ حُجَّۃَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر پہنچے فتح امور باطنی کے لیے اکتالیس بار کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے۔

ایضاً جب بمقام اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا لَا یَسَعُہٗ پر پہنچے کشائش امور لبستہ اور خلاصی دین کے لیے گیارہ بار اسم یَا زَاکِیُ الطَّاھِرُ تا آخر پڑھے۔

ایضاً جب بمقام وَھَبْ لِیْ فِیْ یَوْمِیْ پر پہنچے حضرت مسیح الاولیاء پیر دستگیر فرماتے تھے اگر دن میں پڑھے تو یہی کہے اور جو شب کو پڑھے تو بجائے فِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا کے فِیْ لَیْلَتِیْ ھٰذِہٖ پڑھے۔

ایضاً جب بمقام شُکْرُ مَا اَنْعَمْتَ بِہٖ عَلَیَّ پر پہنچے ریہ چوتھا اشارہ اشارات اصول سے بندگی حضرت شیخ محمد غوث قدس سرہٗ کے نزدیک ہے، اس جگہ پر اسم یَا عَزِیْزُ تَعَزَّزْتَ تا آخر اسم یَا مُذِلُّ تَذَلَّلْتَ تا آخر بحسب حاجت پڑھے اور اس کے بعد دعائے فتح یا دعائے قتل پڑھے۔

ایضاً جب بمقام فَاِنَّكَ اَنْتَ الْوَاحِدُ پر پہنچے تو فَاِنَّكَ سے کَبِیْرُ الْمُتَعَالِ تک اکتالیس بار یا اس سے کم چھ بار پڑھے۔ اور سجدہ میں جا کر اپنی حاجت حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے چاہے۔ واضح ہو کہ یہ کلمات مثل اکسیر اعظم ہیں۔

ایضاً محل کبیر المتعال پر کہ تیسرا اشارہ اشارات اصول سے جمہور کے نزدیک ہے۔ جیسا کہ سابق میں مذکور ہوا ہے۔ بجا لائے۔

ایضاً جب بمقام فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ پر پہنچے سیدھا ہاتھ جانب آسمان کر کے اپنے منہ پر ملے۔

ایضاً جب بمقام اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ پر پہنچے کشائش کار کے لیے نو بار اسم یَا عَزِیْزُ الْمَنِیْعُ الْغَالِبُ تا آخر اور فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِہٖ سات بار پڑھے

ایضاً جب بمقام بِکَ اَصُوْلُ عَلَی الْاَعْدَآءِ پر پہنچے دریں محل اشارہ پنجم بندگی حضرت شیخ کے نزدیک ہے اس جگہ پر اسم یَا لَطِیْفُ تَلَطَّفْتَ تا آخر اور اسم یَا قَہَّارُ تَقَہَّرْتَ تا آخر بحسب حاجت پڑھ کر دعائے فتح یا قہر پڑھے اور اپنی مراد چاہے۔

ایضاً جب بمقام لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْقَائِمُ پر پہنچے اپنی حاجت طلب کرے بعضوں کے نزدیک یہ چوتھا اشارہ ہے اشارات اصول سے۔

ایضاً جب بمقام وَلَا یَمْلِکُوْنَ مِنْکَ اِلَّا مَا تُرِیْدُ پر پہنچے گم ہوئی چیز مل جانے اور دولت گئی ہوئی پھر آنے اور زیادہ ہونے رزق کے لیے سات بار اسم یَا مُبْدِئُ الْبَرَایَا آخر پڑھے خدا چاہے تمام حاجتیں روا ہوں گی۔

ایضاً جب بمقام اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُفَضِّلُ پر پہنچے تین بار اٹھے اور سر برہنہ کر کے منہ آسمان کی طرف اٹھائے اور تین بار بیٹھے جو مراد کہ رکھتا ہو خواہ جمالی خواہ جلالی حق سبحانہٗ تعالیٰ سے طلب کرے۔

ایضاً جب بمقام بِالْعِزِّ وَالْعُلَآءِ پر پہنچے اس جگہ چوتھا اشارہ ہے اشارات اصول سے باعتبار جمہور اولیاء بطریق معمول سابق عمل کرے۔

ایضاً جب بمقام جَعَلْتَنِیْ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر پہنچے آرزوئے رویۂ آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کرے اور تینتیس بار اسم یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ تا آخر پڑھے۔

ایضاً جب بمقام وَحُسْنَ صُنْعِکَ پر پہنچے غنا طلب کرے۔

ایضاً جب بمقام وَفَضْلَ مِنَائِحِکَ پر پہنچے زیادتی نعمت اور دفع قحط کے لیے اسم یَا قَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الْمَدَانِیْ تا آخر پڑھے۔

ایضاً جب بمقام فَلَوْلَمْ اَذْکُرْ مِنْ اِحْسَانِکَ پر پہنچے دونوں ہاتھ اٹھا کر غنا کے لیے

دعا مانگے پھر دونوں ہاتھ دونوں طرف جھاڑ دے۔

ایضاً جب بمقام حِیْنَ رَفَعْتُ صُوْتِیْ پر پہنچے اس کلمہ کو بلند آواز سے پڑھے۔ اور ستر بار یَا اللّٰہُ اور سات بار یَا اللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِہٖ یَا اللّٰہُ اور نو بار یَا مُعِزُّ دس پڑھے اور رزاق مطلق سے رزق چاہے خدا چاہے تمام سختیوں سے رہائی پائے۔ جب محل مِنْ خَلْقِكَ پر پہنچے معلوم کرے کہ یہ پانچواں اشارہ ہے اشارات اصول سے جمہور اولیاء کے نزدیک حسب معمول عمل کرے۔

ایضاً جب مقام فَتَتِمَّ اِحْسَانَكَ پر پہنچے قضائے دین اور خلاصی محبوس اور حصول علم کیمیا کے دس بار یَا مَنَّانُ ذَا الْاِحْسَانِ تا آخر پڑھے۔

ایضاً جب بمقام وَاَنْ لَا تَحْرِمْنِیْ رِفْدَكَ پر پہنچے تمام حاجات کے لیے ستائیس بار اسم یَا رَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ تا آخر پڑھے اور ایک بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ یَا جَوَادُ پڑھے۔

ایضاً جب بمقام فَیَنْقُصَ مِنْ جُوْدِكَ فَیْضُ فَضْلِكَ پر پہنچے حصول مطلب کیلئے یہ دعا پڑھے یَا رَبَّ جِبْرَئِیْلَ یَا رَبَّ مِیْکَائِیْلَ یَا رَبَّ عِزْرَائِیْلَ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اَمِدُّنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ اقْضِ حَاجَتِیْ۔

ایضاً واضح ہو کہ بعضے نسخوں میں لفظ بالبتہ نہیں ہے مگر حضرت امام ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ انہوں نے اس لفظ کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے عالم رؤیا میں دریافت کیا حضرت اسد اللہ الغالب نے فرمایا کہ میں نے اس لفظ کو پڑھا ہے۔

ایضاً جب بمقام اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ پر پہنچے تین بار ناد علی پڑھ کر حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے استمداد ہمت کرے اگر قتل کی نیت سے قرأۃ کرے تو تین بار یہ پڑھے لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ اور تین بار یہ کہے رَمَیْتُ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ تا آخر۔

ایضاً جب بمقام فَتَمِّمْهُ لِیْ بِالْحُسْنِ الْوُجُوْہِ پر پہنچے تو کہے اِلٰہِیْ بِحَقِّ الْحُسَیْنِ وَ

اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَجَدِّهٖ دَ بَنِیْهِ حاجت من برآر۔ اور جب بمقام بِالْاِجَابَةِ جَدِیْرٌ پر پہنچے سجدے میں جا کر اپنی حاجت طلب کرے اور کہے یَا لَطِیْفُ اَغِثْنِیْ۔

ایضاً جب بمقام کُنْ فَیَکُوْنُ پر پہنچے دفع اعداء کے لیے دعاء معہود پڑھ کر اسم یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ سات بار قراءۃ کرے فائدہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہٗ سے منقول ہے کہ اگر کسی سے روزانہ وظیفہ دعاء سیفی کا ترک ہو جائے تو اس کے تدارک اور کفارت کے لیے سات بار یہ بیت پڑھے۔ بیت۔

اَرَادَا دَمَا کَانَ حَتّٰی اُرِیْدَ فَطُوْبٰی لَهٗ مِنْ مُرَادٍ مُرِیْد

شیخ ابوالفضل کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی روایت ہے کہ یہ دعا بارہ ہزار خاصیتیں رکھتی ہے چھ ہزار دینی اور چھ ہزار دنیوی جو کوئی چاشت کے وقت اس کی مواظبت کرے تمام مہمات اس کی سرانجام پائیں۔ اور اگر چالیس روز تک برابر ہر روز تین بار پڑھے ولایت کا مرتبہ پائے۔

ایضاً جو کوئی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنی چاہے یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی اور نبی کی کرنی چاہے یا اولیاء میں سے کسی ولی کی یا فقراء اور صالحین میں سے کسی صالح کی زیارت کرنی چاہے تو اکیاون مرتبے اس دعا سیفی کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں ضرور زیارت کرے گا۔ اور ان کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

ایضاً حضرت شیخ محمد سکاکی فرماتے ہیں کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے تھے کہ جب کوئی مجھ کو حاجت ہوتی یا کوئی مہم درپیش ہوتی۔ تو جمعہ کے دن صبح کو دعائے سیفی پڑھتا حق تعالیٰ اسی وقت مستجاب فرماتا واضح ہو کہ ظاہرا یہ ماجرا حالت ابتدائی حضرت سلطان العارفین کا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ حالت انتہائی ان حضرت کی یہ تھی اور یہ کیفیت تھی کہ جو خاطر شریف میں گزرتا تھا۔ اسی وقت ہو کر رہتا تھا۔ باقی خواص و فضائل اس اسناد کے وہی ہیں جو شیخ علیہ الرحمۃ کے طریق سے خلاف ہے اس واسطے لکھا جاتا ہے کہ اگر کسی بزرگ کے سلسلہ میں اس طریق سے ہو تو اسی طور سے پڑھے۔

اسناد قرأۃ:۔ اوّل دعاء مغنی اس کے بعد جوشن سیفی کہ حضرت شیخ سعد الدین محمود الحموی سے منقول ہے اس کے بعد دعائے عماد۔ اعتصام۔ چہار قل۔ دعائے طاہر۔ نادعلی۔ دعائے کاشف۔ امر اعتصام۔ وصل صغیر۔ شیخ شہاب المقتول۔ اعتصام آخر۔ دعائے سیفی۔ دعائے حرز امیرین۔ مناجات۔ دعائے اختتام۔ اضمار روزینہ۔ عامل کو لازم ہے کہ ان دعاؤں میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نہ کرے جس ترتیب سے لکھا گیا ہے اسی طرح عمل کرے اور حصار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا کر اس کو مخمس حضرت امیر کہتے ہیں پڑھے وہ یہ ہے۔ اَعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ فَفَوَّضْتُ اِلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَحَصَّنْتُ بِذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ فَاعْتَصَمْتُ بِذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ دَخَلْتُ فِیْ حِرْزِ اللّٰہِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ الْبَرِیَّۃِ اَجْمَعِیْنَ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اخیر دوگانہ سے پہلے تین بار پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر دم کر کے اپنے تمام اعضاء پر پھیرے۔ دعاءِ مغنی[1] یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَبِکَ اَسْتَغِیْثُ

---

[1] طریقہ زکوٰۃ دعاء مغنی کا۔ بہ نیت ادائے شرائط کے ایک ہزار اور ایک مرتبہ ایسی جگہ کو جہاں قاری کے سر اور آسمان کے درمیان کوئی شے حائل نہ ہو۔ ننگے سر جب تک ہو سکے پڑھے پہلے شروع کرنے سے غسل اور وضو کامل کر کے خوشبو لگائے۔ اور بخور کر کے دوگانہ نفل ادا کرے اور دونوں رکعتوں میں اذا جاء نصر اللہ ستر بار پڑھے اور بعد از سلام سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَّمَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّمُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَّمُوْنِسِیْ عِنْدَ کُلِّ وَحْشَۃٍ وَّ یَا رَجَآئِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ یَا غِیَاثِیْ سات بار یا ستر بار پڑھے بعدہٗ سر برہنہ کر کے دعاء مذکور شروع کرے بعد ادائے شرطوں ایام قرأۃ کے ہر روز جس قدر ہو سکے بعد فرض فجر کے پڑھے لیکن بہتر یہ ہے کہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور دوسری صورت یہ ہے کہ بعد نماز صبح کے دو بار اور بعد نماز ظہر کے دو بار اور بعد نماز عصر کے دو بار اور بعد نماز مغرب کے دو بار اور بعد نماز عشا کے تین بار پڑھے۔ بقیہ اگلے صفحہ پر

فَاَغِثْنِیْ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ فَاكْفِنِیْ یَا كَافِیْ اِكْفِنِی الْمُهِمَّاتِ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا رَحْمٰنَ
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا اَنَا عُبَیْدُكَ بِبَابِكَ فَقِیْرُكَ بِبَابِكَ سَآئِلُكَ بِبَابِكَ
ذَلِیْلُكَ بِبَابِكَ اَسِیْرُكَ بِبَابِكَ ضَعِیْفُكَ بِبَابِكَ مِسْكِیْنُكَ بِبَابِكَ ضَیْفُكَ بِبَابِكَ
یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ الطَّالِعُ بِبَابِكَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ مَهْمُوْمُكَ بِبَابِكَ یَا كَاشِفَ كَرْبِ
الْمَكْرُوْبِیْنَ عَاصِیْكَ بِبَابِكَ یَا طَالِبَ الْبَارِیْنَ الْمُقِرُّ بِبَابِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ الْخَاطِئُ
بِبَابِكَ یَا غَافِرَ الْمُذْنِبِیْنَ الْمُعْتَرِفُ بِبَابِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ الظَّالِمُ بِبَابِكَ یَا مَاْمُوْلَ
الطَّالِبِیْنَ الْمُسِیْئُ بِبَابِكَ الْبَائِسُ بِبَابِكَ الْخَاشِعُ بِبَابِكَ وَارْحَمْنِیْ یَا مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ
اَنْتَ الْغَافِرُ وَاَنَا الْمُسِیْئُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمُسِیْئَ اِلَّا الْغَافِرُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّبُّ
وَاَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَمْلُوْكَ اِلَّا الْمَالِكُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ وَاَنَا الذَّلِیْلُ
وَهَلْ یَرْحَمُ الذَّلِیْلَ اِلَّا الْعَزِیْزُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِیْفُ وَهَلْ یَرْحَمُ
الضَّعِیْفَ اِلَّا الْقَوِیُّ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْكَرِیْمُ وَاَنَا اللَّئِیْمُ وَهَلْ یَرْحَمُ
اللَّئِیْمَ اِلَّا الْكَرِیْمُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّزَّاقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَهَلْ یَرْحَمُ
الْمَرْزُوْقَ اِلَّا الرَّزَّاقُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَزِیْزُ وَاَنَا الذَّلِیْلُ وَاَنْتَ
الْغَفُوْرُ وَاَنَا الْمُذْنِبُ وَاَنْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِیْفُ اَسْئَلُكَ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ الْاَمَانَ
فِیْ ظُلْمَةِ الْقُبُوْرِ وَضِیْقِهَا اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ الْاَمَانَ عِنْدَ سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَّنَكِیْرٍ وَّهَیْبَتِهِمَا
اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ الْاَمَانَ عِنْدَ وَحْشَةِ الْقُبُوْرِ وَشِدَّتِهَا اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ
الْاَمَانَ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ
الْاَمَانَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ

بقیہ عرش دونوں طرح بہتر ہے اس کے پڑھنے میں بہت فائدے ہیں بسبب طوالت نہیں لکھے غرض ہر امر کے واسطے اکسیر اعظم ہے اور اس کی اسناد میں لکھا ہے کہ جو اس دعا کو تعداد سے پڑھے تو پرہیز گوشت اور دوسری لذتوں کا ضرور ہے۔ بعد از تعداد کے کچھ پرہیز نہیں خواجہ اویس قرنیؓ فرماتے ہیں کہ اس دعا کا دوامًا ورد کرنے والا مرتبہ کمال اور ایمان کامل کو پہنچتا ہے اور کل بلیات سے محفوظ رہتا ہے اور شفاعت نبی کریم سے مشرف ہو، دیدار خدا نصیب ہو اور جو بلا ناغہ ہر فریضہ کے بعد ورد رکھے جلد غنی ہو اور جو شخص تین بار یا سات بار چالیس روز تک متواتر پڑھے غنا دارین اس کو عطا ہو ۱۲،

الٰہی الامان الامان یوم زلزلت الارض زلزالها الٰہی الامان الامان یوم تشقق السمآء
بالغمام الٰہی الامان الامان یوم نطوی السمآء کطی السجل للکتب الٰہی الامان
الامان یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوٰت وبرزوا للہ الواحد القہار الٰہی الامان
الامان یوم ینظر المرء ما قدمت یداہ ویقول الکافر یا لیتنی کنت ترابا الٰہی
الامان الامان یوم ینادی من بطنان العرش این العاصون واین المذنبون
واین الخاسرون هلموا الی الحساب الٰہی انت تعلم سری وعلانیتی فاقبل
معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سؤالی یا آہ من کثرۃ الذنوب والعصیان
آہ من نفس المطرود آہ من نفس المطبوع الهوی آہ من الهوی آہ من
الهوی اغثنی یا مغیث عند تغیر حالی الٰہی انی عبدک المذنب المجرم
المخطی اجرنا من النار یا مجیر یا مجیر یا مجیر اللّٰہم ان ترحمنی فانت اہل و
ان تعذبنی فانا اہل فارحمنی یا اہل التقوی ویا اہل المغفرۃ یا ارحم الراحمین
ویا خیر الغافرین وحسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر وصلی اللہ تعالیٰ
علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین یا رب
العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین جوشن سیفی اعتصمت بذی العزۃ والعظمۃ
والهیبۃ والقدرۃ والالوهیۃ والکبریاء والجمال والجلال والجبروت توکلت
علی الحی الذی لا ینام ولا یموت حسبی اللہ لا الٰہ الا ہو علیہ توکلت وہو
رب العرش العظیم چاہیئے کہ اس کو بھی تین مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں
پر دم کر کے تمام اعضاء پر پھیرے پھر دعائے عماد و دعائے اعتصام پڑھے۔ (یہ
دعائیں جواہر خمسہ میں آچکی ہیں) ان کے بعد چار قل یا معوذتین تین تین بار پڑھ کر اپنی
اپنی ہتھیلیوں پر دم کر کے تمام اعضاء پر پھیرے۔ اس کے بعد دعائے طاہر
دعائے کاشف وصل صغیر۔ شیخ شہاب الدین مقتول جیسا کہ جواہر خمسہ میں آچکا
ہے قراۃ کرے۔ بعدہٗ دعا اعتصام آخر ماشاء اللہ استغاثۃ باللہ ما شاء اللہ لا حول
ولا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ حسبی اللہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین

پھر دعائے سیفی اور حرز امیر بن۔ مناجات۔ دعائے اختتام۔ اضمار روزینہ۔ جیسا کہ سابق میں لکھا جاچکا ہے قراء کرتے۔

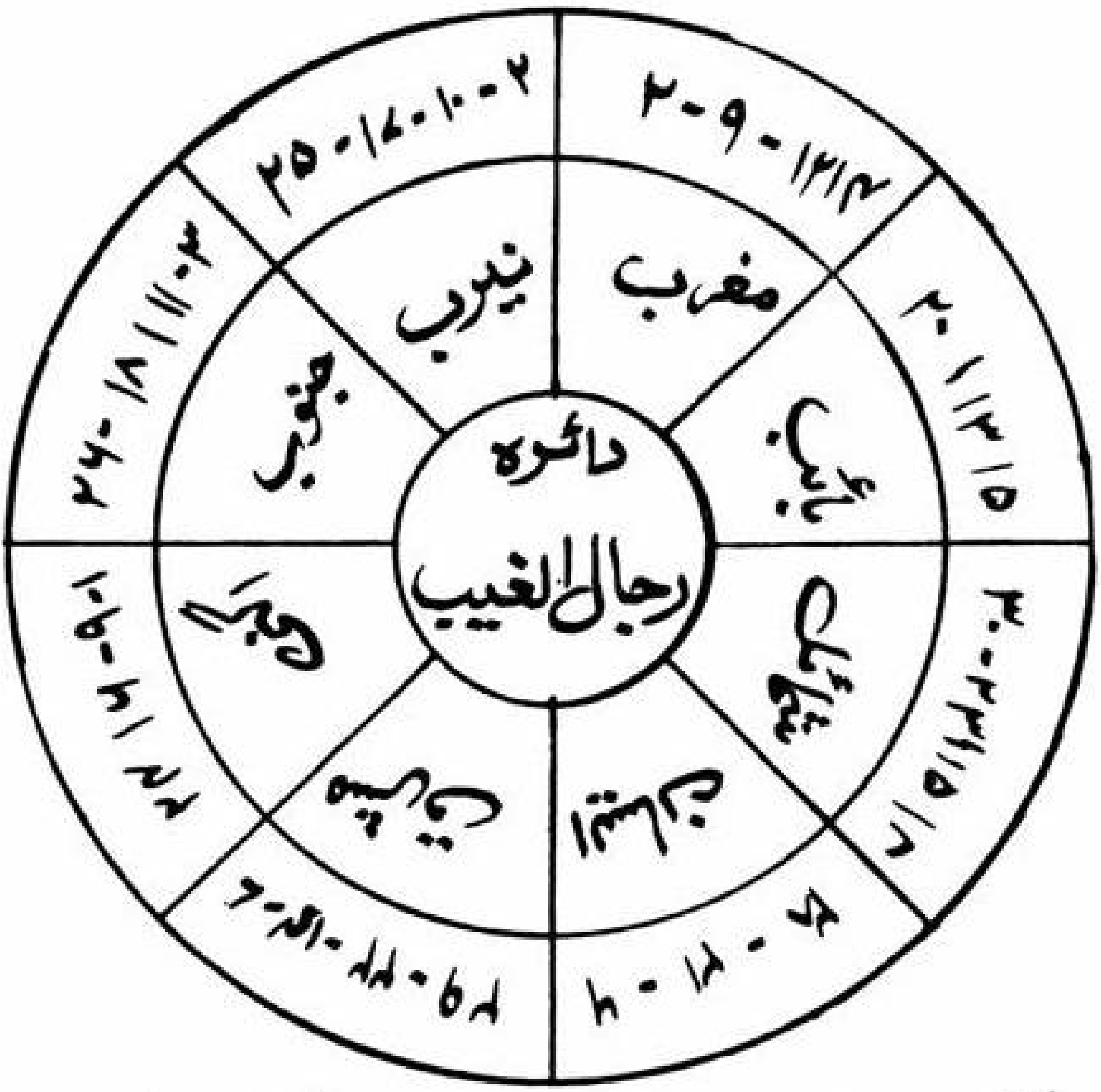
خاتم دعائے سیفی کی نسبت جو حضرت میسح الاولیا قدس سرہ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اس طرح لکھتے ہیں لیکن اس کی کچھ حقیقت معلوم نہیں میاں شیخ عبدالنبی بھی فقراء کو اسی طرح جواب دیتے تھے۔ سراج السالکین کے علاوہ اور کئی نسخوں میں بھی اس کو دیکھا لیکن ایک کو دوسرے سے موافق نہ پایا فقط فرماتے ہیں کہ ہر روز بعد اتمام وظیفہ دعاء سیفی اس خاتم کی تمام اعداء پر نظر ڈالا کرے۔ تاکہ کلی نتیجہ بخشے۔

خاتم جواہر خمسہ یہ ہے۔

۳۰۱	۵۷	۱۴	۴۵۲	۲۱	۱۸	۱۲۳	۸۳	۱۱	۱				
۳۰۱	۱۱	۷	۹	۳۵	۳۷	۵۱	۳۱	۱۱	۵۴	۱۳	۱۱	۵	
۳۱	۲۵	۳۵	۴۸	۱۱۶	۱۶	۷۷	۱۱	۱۱	۱۱۲	۲۰۵	۱۱	۷	۱۱
۱۱۶	۱۱۳	رم ۲۱	″	۱۲ رعدہ	۵۳	۵۱	۱۴	۲۷	۴				
۸۱	۱۹	۱۴	ر۱۳	۱۱	۸	۱۱۱	۴						
۱۱	۲	۱۱	۶	۱۲	″	۴	۱۱	ر۳	ر۳	۵ ماہ	۱۱۲	۱۴	۴
۱۲۱	۱۱	۱۲۱	″	۱۱۴	۳	۴	۱۱						

اور سیر رجال الغیب کہ ہر تاریخ کون سی طرف ہوتے ہیں۔ اس دائرہ سے معلوم کرو۔

دائرہ رجال الغیب یہ ہے۔



بحمد اللہ تمام ہوا مضمون دعائے سیفی کا۔ اب اصل کتاب کی طرف رجوع کی جاتی ہے۔ اور ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

طریق دعوت عزرائیلی بجہت قتل اعداء

اگر کوئی دشمنوں کو قتل کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ پہلے شرائط دوگانہ سالک کہ مقدمہ میں مذکور ہے بجالائے اس کے بعد بہ نیت **نصاب** چار سو چوالیس بار اور بہ نیت زکوٰۃ سات سو بار اور بہ نیت عشر تین سو پچاس بار اور بہ نیت قفل چالیس بار پڑھے۔ اس دعوت میں دور مدور بذال۔ ختم۔ کی حاجت نہیں ہے شرائط کے تمام ہونے کے بعد جس روز دعوت شروع کرے۔ اوّل دوگانہ بہ نیت قتل اعداء ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد

الم ترکیف تین بار اور دوسری میں بعد فاتحہ تبت یدا تین بار پڑھے۔ سلام کے بعد سجدے میں جائے اور سو بار یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ پڑھے۔ اس کے بعد بہ نیت دعوت آخر ماہ ساعت اوّل روز شنبہ یا سہ شنبہ میں کہ تعلق زحل اور مریخ سے ہے شروع کرے ایک ہفتہ یا دو ہفتہ یا تین ہفتہ یا ایک چلّہ تک ہر روز اکتالیس بار پڑھے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے اعدائے ظاہری و باطنی مقتول ہوں۔ اور دفع اعداء کے لیے بھی اسی ترتیب کو نگاہ رکھے۔ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا عِزْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ النَّارِ وَالْمَوْتِ وَالْقَهْرِ بِاَقْلَامِيْمِ وَيَا سَرَ الْيَنَائِيْلُ بِحَقِّ اَهُطْخَفْشُ وَبِحَقِّ اَهُطْخَفْطِ اِقْبِضْ رُوْحَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ فَلَا يَبْقٰى فِي الْكَوْنِ ذُو الرُّوْحِ اِلَّا وَنَارُ الْقَهْرِ اَخْمَدَتْ ظُهُوْرَهٗ يَا شَدِيْدُ الْقُوٰى يَا شَدِيْدُ الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ يَا قَاهِرُ يَا قَهَّارُ اَسْئَلُكَ بِمَا اَوْدَعْتَهٗ عِزْرَائِيْلَ مِنْ قُوَى اَسْمَائِكَ الْقَاهِرَةِ الْقَاهِرَةِ فَانْفَعَلَتْ لَهُ النُّفُوْسُ بِالْقَهْرِ الْبَسْنِىْ ذَالِكَ السِّرَّ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ حَتّٰى اُلَيِّنَ بِهٖ كُلَّ صَعْبٍ وَاُذَلِّلَ بِهٖ كُلَّ مَنِيْعٍ يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ رَبِّ اَسْئَلُكَ مَدَدًا مِنْ عِنَايَتِكَ رُوْحَانِيًّا تُقَوِّيْ بِهِ الْقُوَى الْكُلِّيَّةَ وَالْجُزْئِيَّةَ حَتّٰى اَقْهَرَ مُعَادِيْ اَشَارَةً عَقْلِيْ وَنَفْسِيْ كُلَّ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ قَاهِرَةٍ فَتَقْبِضُ دَقَائِقَهٗ اِنْقِبَاضًا فَلَا يَبْقٰى ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ يَا سَيْفَ اللّٰهِ فَتَلْتُهٗ بِسَيْفِ اللّٰهِ ط

طریق دعوت دعائے کبیر

جاننا چاہیئے کہ یہ مہتر آدم علیہ السّلام پر منزل ہے۔ اور صحف آدم علیہ السّلام ہندی زبان میں تھے ان میں یہ دعا تھی توریت اور صحف ابراہیمؑ سے بھی منقول اور روایت ہے کہ اکثر انبیاء اور اولیاء کرام اسی دعا کو پڑھا کرتے تھے۔ اور قوم مہتر عیسیٰ علیہ السّلام اب تک اس دعا کے عامل ہیں۔ اور حضرت

غوث الصمدانی سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعا کی اسناد بہت کچھ فرمائی ہیں اور بعضے مشائخ نے کہا ہے کہ اس اسناد کے ساتھ مقید نہ کرنا چاہیے بلکہ جس نیت سے پڑھے گا دعا مستجاب ہوگی۔ اس دعوت میں الفاظ گوناگوں مملو ہیں۔ کیونکہ حضرت آدم صفی اللہ نے ہر زبان میں کلام کیا ہے اور حق تعالیٰ کریم نے ان سب کو اسمائے الٰہی اور اسمائے کونی سے آگاہ کیا ہے۔ جس کی یہ آیت شاہد ہے۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا جو کچھ مشائخ سلف سے منقول تھا بیان کیا گیا۔ اب سند شرائط معلوم کرنی چاہیئے کہ دعا کے تمام الفاظ جمع کرے۔ اور بعد دہر لفظ دس دس بار یہ دعا پڑھے۔ تمام شرائط ادا ہو جائیں گی۔ دعوت کا طریق یہ ہے کہ بہ نیت بر آمدن حاجات عروج ماہ روز پنجشنبہ وقت طلوع آفتاب دعوت شروع کرے اور مقصد پورے ہونے تک اکتالیس بار روز پڑھے۔ اور اگر قہر کی نیت سے پڑھے۔ تو ساعتِ اوّل روز شنبہ یا سہ شنبہ آخر ماہ سے شروع کرے اللہ کی عنایت سے مستجاب ہو دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط یاحی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وبقآئہٖ یاحی یاقیوم یا اللّٰہ یا رحمٰن یا رحیم یا مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین یاحی یاقیوم یا اللّٰہ یاربُّ اَدَام ھوام بھین نسرین برین ابی بیرم ھنسا ادام انومجرانیہ ملکیہ الملکیہ ادایہ ابہایہ داربیا اشمنکا فجرومنکاو شبلیکی واری اوریا امھوکلاماملوکا اسمیں کتابہ مہابتہ ھیہ ورنکہ سلکاکہ ویلکاکہ واجل مرایا خرایاھتاتا یا شایا دنشکی یا دریوایادری دَاناھبا منیایا بکنا بلکنا شمعینہ کہہ ھمہ ھجمہ منہ وتہ کتہ شنینہ عنینہ ملطہ وطھیا یامطایا وادی یودی کیدی کیبی کبیبی فشکیابہ بطایا یامر تکا شیبنی ملوی متامنامضادیوہ اجنبتہ شنکہ خیک خیک جراجرا نکیرا نکیر بربرا یامر ایا کہ ایا شمکنی فجر یا شمھیا وارثیا شویہ جریاومنکا حزنکا عزنکا کمنکامھنایہ دیوادریا شنکامرینا عمنکا رکھنکا فنیمخہ وماطلی کافی جوتی خرنی مردثا ثوتا یوثا معقد ثاسرا ساھیریاھنمہ شادی منادی فردیا شایہ ھایہ دیوا برایاطفیکرا حوا اکفینا قسطو شا۔

طریق دعوت دعائے لشمخ

جاننا چاہیے کہ یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے جس طور سے کہ انجیل میں مسطور ہے اور جس سند سے کہ مشائخ کرام سے اس فقیر کو پہنچی ہے۔ اس طرح اس کتاب میں مندرج ہے۔ سند مشائخ یہ ہے کہ اس دعا میں بارہ جگہ اللّٰھم ہیں ہر اللّٰھم کے ابتداء پر بار مرتبے اور آخر میں سات مرتبے باموکل پڑھے۔ تاکہ جلد اجابت ہو اور شرائط سالک اور سند دوگانہ سابق میں بیان ہو چکی ہے اس کے بموجب عمل کرے شرائط دعوۃ چونکہ بنا اس دعا کی بارہ اللّٰھم پر ہے اس لیے بہ نیت نصاب بارہ ہزار بار اور اس کا نصف بہ نیت زکوٰۃ اور اس کا نصف بہ نیت عشر۔ بہ نیت قفل ہر اللّٰھم پر سوسو بار دور مدّور برابر نصاب بذل سات ہزار۔ ختم بارہ ہزار اس کی یہ دعوۃ شروع کرنے ترقی کے لیے عروج ماہ روز پنجشنبہ وقت طلوع آفتاب قہر کے لیے نزول ماہ روز شنبہ یا سہ شنبہ ایک ہزار دوسو بار روزمرہ تین چلّہ تک متواتر پڑھے جس وقت حاجت بر آئے دعوت ترک کرے۔ اثنائے دعوت میں ہر اللّٰھم پر اپنی حاجت طلب کرے۔ اور حق سبحانہٗ و تعالےٰ سے عرض کرے کہ اے بار خدا اپنی کمال عظمت و کمال کبریائی کے طفیل سے میری دعاء قبول کر۔

واضح ہو کہ حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر مشائخ کرام اسی کے عامل تھے۔ دوسرا طریق انجیل میں لکھا ہوا ہے کہ دعائے لشمخ بارہ اسم پر مرتب ہے اور ہر ایک اسم ایک برج سے تعلق رکھتا ہے معلوم کرو۔

(نقشہ اگلے صفحہ پر ہے)

شمار	اسم	نام برج	نام موکل
۱	یابشمخ	حمل	ھیطائیل
۲	یاذانو	ثور	طورائیل
۳	یاخلیشو	جوزا	شمیائیل
۴	یارحمیثا	سرطان	غیائیل عیقائیل
۵	یارختیلشو	اسد	میناسئیل
۶	یارخموث	سنبلہ	قمرائیل
۷	یااھیااشراھیا	میزان	منجیائیل
۸	یانور	عقرب	اسمائیل
۹	یااشبر	قوس	جبرئیل
۱۰	یاملیعوثا	جدی	دردائیل
۱۱	یاآدم ارعد	دلو	میکائیل
۱۲	یامشمخ	حوت	اسرافیل

جوکوئی دعائے بشمخ کی دعوت دینی چاہے اس کو چاہیے کہ اول شرائط اس سند پر ادا کرے کہ پہلے دیکھے کہ آفتاب کس برج میں ہے اور کونسا اسم اس برج کے متعلق ہے جس برج میں آفتاب ہو اسی برج کے اسم سے اس کی قراءۃ شروع کرے مثلاً جس وقت کہ آفتاب برج حمل میں ہو اسم بشمخ کو بتمام اسم و بانضمام موکلات بارہ ہزار بار بہ محبت حق اور سات ہزار بار بہ نیت حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور پانچ ہزار بار بہ نیت مریم علیہا السّلام تین سو ساٹھ بار بجملہ اہل دعوت پڑھ کر ثواب پہنچائے طریق یہ ہے اَجِبْ یَا ھَیْطَائِیْلُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ اَللّٰھُمَّ یَابَشْمَخُ بَشْمَخُ ذَالْاَھَامُوْشِیْطِیْثُوْنَ نَسْئَلُكَ اَنْ تَقْضِیْ حَاجَتِیْ باقی اسماء کو اسی طرح پر قیاس کرے جب دوازدہ اسم کو بہ سند مسطور پڑھ چکے شرائط تمام ہوئیں اور عامل متصرف دعا کا ہوا جب کسی حاجت کے لیے پڑھے تو اوّل

دیکھے کہ وہ حاجت کون سے برج سے متعلق ہے جو اسم اس برج سے متعلق ہو اس کو اس برج میں پڑھے اور اس اسم کو اور اسماء پر مقدم کرے اور بارہ روز تک تین سو ساٹھ بار پڑھے تا دعا مستجاب ہو دعا مکرم و معظم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ يَا بَشْمَخْ بَشْمَخْ ذَالْاَهْلَمُوْ شَيْطِيْثُوْن۔

(ترجمہ) الٰہی تو بڑا خداوند بزرگوار قدیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا نُوْمَلْخُوْتُوْا اَدْمُوْتُوْا دَآيَمُوْنَ۔

(ترجمہ) الٰہی تو اپنے بندوں اور آدمیوں کے بھید سے واقف ہے۔

اَللّٰهُمَّ يَا خَيْثُوْا اَمِيْمُوْنَ اَرْقَشْ دَارْ عِلْيَتُوْنَ خَيْشُوْا

(ترجمہ) الٰہی تو برکت کر ان لوگوں کی برکت سے جن کو تو نے اپنے فضل و کرم سے بحساب بہشت میں داخل فرمایا

اَللّٰهُمَّ يَا رَحِيْمِيْثَا رَهْلِيْلُوْنَ مُيْتَطَرُوْنَ وَهْلِيْلُوْنَ

(ترجمہ) الٰہی تو بہت رحم کرنے والا ہے ہم پر گرامی کر ہم کو اور غالب رکھ ہر کام پر۔

اَللّٰهُمَّ يَا رَخِيْثُوْا اَخْلَاقُوْنَ

(ترجمہ) الٰہی تو تمام خلائق کو روزی پہنچاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ يَا رَخْمُوْثُ اَرْخَمْ اَرْخِيْمُوْنَ۔

(ترجمہ) الٰہی تو رحمت کر ہم پر اور اپنی رحمت نازل کر ہم پر اپنی رضا کے بموجب۔

اَللّٰهُمَّ يَا اَهْيَا اَشْرَاهِيَا اَذُوْنِيْ هَبَاوُثُ اَهْبَاعُوْنَ۔

(ترجمہ) الٰہی زندہ ہے قبل ہر چیز کے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے بعد ہر چیز کے اور دور رکھ ہم کو بلاؤں اور آفتوں سے اور دور رکھ ہم سے آفات اور بلا کو۔

اَللّٰهُمَّ يَا نُوْرُ اَرْغِيْلَشْ اَدْغِيْ تَشْلِيْثُوْنَ۔

(ترجمہ) الٰہی تو خلائق کے کاموں کا روشن کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ يَا اَشْبِرْ اَسْمَاءَ اَسْمَادُوْنَ۔

(ترجمہ) الٰہی تو نیکو کار ہے اور میں گناہ گار اور بدکار۔

اَللّٰهُمَّ يَا مَلِيْعُوْثَا اَمْلِيْخَا مَلْخُوْنَ۔

(ترجمہ) الٰہی تو بادشاہ ہے۔ اور میں تیرے در کا فقیر۔

اَللّٰھُمَّ یَا اَلَامُّ ارعد ارغنی یرنون یا الامُّ

(ترجمہ) الٰہی تو بڑا عظیم ہے۔ اور عاجزوں اور بے کسوں کا فریاد رس۔

اَللّٰھُمَّ یَا مُشْمَخُ مُشَمَخِیْثَا مَثْلَا مُوْنَ۔

(ترجمہ) الٰہی تو حق ہے اپنے ڈھونڈنے والے کو محروم نہ رکھو۔

بین الکاف والنّون انما امرہ اذآ اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون فسبحان الذی بیدہٖ ملکوت کل شیءٍ وّ الیہ ترجعون دعاء اختتام اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ یَا اللّٰہُ اَنْ تَحْفَظَنِیْ مِنْ کُلِّ بَلَآءٍ وَّ اٰفَۃٍ وَّ عَاھَۃٍ وَّ کُلِّ عِلَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ فِتْنَۃٍ وَّمِنْ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّ بَلِیَّۃٍ وَّ زَلْزَلٍ وَّ زَلْزَلَۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اِلٰھِیْ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَآءِ وَبِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ وَبِحَقِّ ھُوْ یَا مَنْ ھُوْ ھُوْ یَا مَنْ ھُوْ ھُوْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ اِحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

طریق دعوت دعائے قرشیہ

واضح ہو کہ یہ دعا بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے اس دعا کی اسنادیں بے انتہا ہیں عمل سے خود روشن ہو جائیں گی سند شرائط دعوت یہ ہے کہ تمام دعا کے ارقام جمع کرے۔ اور آٹھ پر طرح دے جو کچھ باقی رہے ہر عدد پر ہزار بار بہ نیت نصاب اور اس کو چار پر طرح دے باقی رہے ہر عدد پر ہزار بار بہ نیت زکوٰۃ۔ پھر اس کو نو پر طرح دے جو کچھ باقی رہے ہر عدد پر ہزار بہ نیت عشر پھر اس ارقام کو پانسو پر طرح دے جو کچھ باقی رہے ہر عدد پر ہزار بہ نیت قفل پھر اس ارقام کو سات پر طرح دے جو کچھ باقی رہے ہر عدد پر ہزار بہ نیت بذل اور اس ارقام کو دو پر طرح دے۔ جو کچھ باقی رہے ہر عدد پر ہزار بہ نیت ختم پر جب جملہ شرائط مرتب ہوں اس کے بعد اس طریق سے دعوت دے۔ کہ جملہ ارقام دعاء

کا ایک نقش مربع پر کرے۔ اور دو کوری سکوریوں پر اس کو لکھے۔ ان میں سے ایک کو ایک کوزہ پُر آب میں ڈال کر محفوظ جگہ میں رکھے اور حجرہ میں جس جگہ دفن کی ہے وہاں مصلیٰ بچھا کر بہ نیت دعوت مقدار معین کر کے پڑھنا شروع کرے یہاں تک کہ ارقام دعا پوری ہو جائے اثنائے دعوت میں اپنے مقصود کی نیت کرے۔ حق تعالیٰ اس کی دعا کو مستجاب کرے گا۔ دعائے معظم یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَرْشِیًّا قَرْشِیًّا وَجَلاً وَمَلاً دُوْثًا تَنُوِیًّا شَھُوِیًّا شَمُوِیًّا شَمُوکَلِیًّا اَزرَھَا اَزرَطِیًّا عَنْطَا عَنْطِیًّا طُوطَا طُوطِیًّا طُوطَنْطِیًّا طُوطَاطِیًّا اَھِیًّا اَشْرَاھِیًّا قَدْمُھِیًّا ھَلمُھِیًّا ھَلَامُھِیًّا ھَلمُرھِیًّا ھَرجُو اَھرَائِیلُ ھَرجَائِیلُ مَھرجَائِیلُ نَھرجَائِیلُ مَھرطَائِیلُ نَھُوطَائِیلُ اَھرفَائِیلُ اَھلَائِیلُ اَھِیَائِیلُ اَھُوَائِیلُ اَعْیَائِیلُ اَنُوَائِیلُ مَطْوَائِیلُ مَکُوَائِیلُ اَطْوَائِیلُ جَھِیطَائِیلُ خَرْدَائِیلُ دُومَنَائِیلُ اَلُوَائِیلُ رُوحَائِیلُ اَطْوَائِیلُ اَعْمَائِیلُ جَھبطَائِیلُ سَائِیلُ سَنْجِیجَلِیلُ مِیکَائِیلُ زُدفَائِیلُ سَفرسَھَائِیلُ اَشْرُدقِیًّا اَشْرُدقَدَ اَسْنَجِیَائِیلُ اَشْجَائِیلُ اَھرَائِیلُ اَعلَائِیلُ مَنجَائِیلُ رُدھَائِیلُ سُھجَائِیلُ ھَرکُونُ اَھِیَائِیلُ اَکوَائِیلُ اَعْمَائِیلُ تَرشُوسَائِیلُ زَرخُوقَائِیلُ لَخُوشَائِیلُ زُوفَائِیلُ خَموزَاعَائِیلُ قَدقَائِیلُ تَشقَتَائِیلُ سَرکَشَائِیلُ نُوثَامِیلُ نُونَائِیلُ سَفرسَھَائِیلُ سَفرُوشُ دَھَائِیلُ مَلکَائِیلُ مِیکَائِیلُ اَوزَۃُ اَرزَۃُ وَرَایَۃُ مَرتَائِیلُ بَکیَائِیلُ شَدقِیلُ اَتشِیلُوھَجدُو اَمدقَائِیلُ ھَجدَوَائِیلُ مَنطُوطَائِیلُ مُبطُوطًا مُبطُوطِیَۃُ مَخذُورًا یَرغًا تَفُوغًا مَا یَبشَقُ اَدرِیشُ اَدرَۃُ اَرزَۃُ وَرَایَۃُ طُوطَائِیلُ سَرطَائِیلُ مَرطَائِیلُ اَلمَتَھَائِیلُ مَوزَردَائِیلُ

ت تھوِیًا تنوِیًا۔ ت تشوسائیل۔ ت ترسائیل ترسائیل۔ ت اتمشیلو

لہ یہاں سے فرشتوں کے نام ہیں۔

شَمْخَائِيلُ سَخِيلُ دَرْدَائِيلُ جَمْهَائِيلُ جَبْرَئِيلُ بَطْمَطَائِيلُ شَمْهَائِيلُ
مُنْطِرِيْعُ مُغْطِرِيُّ بَوْمَائِيلُ نَهْرَشَائِيلُ زَمَائِيلُ اَنْهَاهُوْ اَنْهَاهِيُ
ثَبِيْنًا مَتِيْنًا ثَبِيْنًا مَكُوْتِيَهُ اَكُوتِيَهُ شَهْنَطَرْحِيًا شَهْطَرْثِيًّا شَهْطَرِيَانَه
هَاهِرِيْ قُرَيْشُ تَتَنْبِيْلَتَا بِقِيْسًا

عزائم کے جمع کرنے کی ترتیب اور اس کا طریق اور سند دعوت کا بیان

چاہیئے کہ حروف اسم مطلوب کے اٹھائیس بطون نکالے جیسا کہ دعوت حقی میں مسطور ہے تمام ارقام حروف مستخرجہ کو ایک جگہ جمع کرے اور اس میں اکثر اسماء اور الفاظ کہ موافق اسم مطلوب ہوں۔ اور بعضے مؤکل کہ عزیمتوں میں منقول ہیں وضع کرے اسم مطلوب خواہ جلالی ہو خواہ جمالی خواہ مشترک جو کام کہ دعوت اسماء عظام سے ایک اربعین میں بر آئے دعوت عزائم میں اربعین نہ کرے گا کہ کام بن جائے۔

سند شرائط سالک تو بعد گانہ کی مقدمہ میں مسطور ہے۔ سند شرائط اس دعوت کی معلوم کرنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ بموجب ارقام تمام حروف مستخرجہ بہ نیت شرائط پڑھے تمامی شرائط مرتب ہوں اور طریق دعوت یہ ہے کہ تمام ارقام حروف مذکور ہر روز چالیس روز تک بہ نیت دعوت پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اس کا کام بہت جلد انصرام کو پہنچے۔ اور اس درویش ہیچمدان نے دو اسم جلالی یَا قَاهِرُ یَا مُذِلُّ سے بقاعدہ مذکور عزائم وضع کیے ہیں۔ جمع ارقام حروف بست و ہشت بطون ۱۴۴۴ ہوتی ہے بطریق مذکور شرائط بجا لائے۔ اور دعوت دے اللہ کے حکم سے مقصود جلد حاصل ہو عزیمت اسم یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهُ یہ ہے یَا كَلْكَائِيلُ يَا اَهْجَمَائِيلُ يَا رُدْيَائِيلُ يَا عِطْرَائِيلُ بِحَقِّ شَاهِدِ لَاهُوْتَ وَجَبَرُوْتَ وَمَلَكُوْتَ وَنَاسُوْتَ هُوَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ حَيٌّ اَبَدِيٌّ وَاَزَلِيٌّ وَعَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَبِقُوَّةِ اللّٰهِ الْقَوِيِّ الْمَتِيْنِ الْمُتَكَبِّرِ

الْجَبَّارِ وَعِلْمِهِ الْحَلِيمِ وَالْخَبِيرِ وَالْوَاحِدِ الْقَهَّارِ وَبِعِزَّةِ الْعَزِيزِ الْمُجِيبِ وَالْمُغِيثِ السَّتَّارِ وَبِقُدْرَةِ الْقَاهِرِ الْقَابِضِ الْمُمِيتِ الضَّارِّ اَهْلِكْ عَدُوِّىْ اَقْبِضْ وَاَخْضِعْ بِكُلِّ حَاسِدٍ وَظَالِمِ الْجَبَّارِ تَبَّتْ عِزَّةٍ طٰهٰ وَيٰسٓ وَبِحَقِّ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور جمیع ارقام حروف یامُذِلُّ بحساب بست وہشت بطون ۱۴۵۰ بقاعدہ مذکور شرائط بجا لائے۔

اور دعوت دے اللہ کے حکم سے جلد مقصد حاصل ہو عزیمت اسم یامُذِلُّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهٖ یہ ہے یَا جِبْرَائِيْلُ يَا مِيْكَائِيْلُ يَا اِسْرَافِيْلُ يَا عِزْرَائِيْلُ بِحَقِّ اَحَدِيَّةٍ وَوَاحِدِيَّةٍ وَسَطْوَةٍ وَوَحْدَةٍ وَمُذِلُّ كُلِّ جَبَّارٍ وَقَاهِرٍ وَظَالِمٍ وَبِاللّٰهِ الْغَالِبِ الْقَابِضِ الْخَافِضِ الْمُنْتَقِمِ الضَّارِّ الْمُمِيتِ وَبِعِزَّةِ جَلَالِهٖ وَجَمَالِهٖ وَعِلْمِهٖ وَنُوْرِهٖ وَوُجُوْدِهٖ وَشُهُوْدِهٖ يٰسٓ الٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ط

طریق دعوت اسماء الحسنیٰ

اوّل اس طریق سے شرائط ادا کرے کہ ایک اسم اسماء الحسنیٰ سے اسم ذات کے ساتھ ملائے اور دونوں کے حروف شمار کرے بطریق خذحرفاً قل الفاً بہ نیت نصاب و مائتہ بہ نیت زکوٰۃ وعشرات بہ نیت عشر بمقابلہ حرف اٹھائیس بہ نیت قفل و بموجب ارقام حروف اصلی و وصلی اسم ذاتی و صفاتی بہ نیت دور مدور اور بعدد اعراب و نقاط و اجزام و شد بہ نیت بذل و بعدد حرف اصلی و وصلی اسم ذاتی و صفاتی بہ نیت ختم اور بموجب ارقام اٹھائیس بطون حروف اسم ذاتی و صفاتی ہر روز سات دن تک بہ نیت سریع الاجابت اور بعدد ارقام اصلی و وصلی حروف اوّل اسم موکل سماعی بہ نیت حاجت پڑھے اور باقی ترتیب حروف اسم مذکور کو نگاہ رکھے اگر مطلب میں تاخیر واقع ہو تو ہر حرف اسم کے اٹھائیس بطون نکال کر ان کے ارقام سے موکل تعین کرے پھر وہ موکلان سماعی اور موکلان مستخرج کو اسم کے ساتھ ملا کر اٹھائیس روز تک بموجب ارقام بست وہشت بطون قرأۃ کرے مثلاً یا اللّٰہُ الْمَلِكُ بہ نیت

نصاب سات ہزار بہ نیت زکوٰۃ سات سو۔ بہ نیت عشر ستر بار۔ بہ نیت قفل ایک سو چھیانوے بار بہ نیت دور مد در پانسو تیس بار بہ نیت بذل آٹھ بار بہ نیت ختم بیس بار بہ نیت سریع الاجابت پانچہزار چھ سو چھیانوے بار سات روز تک پڑھے اس کے بعد بہ نیت حاجت اس ترتیب سے پڑھے کہ اول روز یَا دُوْ یَابِیْلُ بِحَقِّ یَا مَلِکُ نوے بار۔ دوسرے روز یَا طَاطَابِیْلُ بِحَقِّ یَا مَلِکُ اکہتر بار۔ تیسرے روز یَا حَرُوْزَ ابِیْلُ بِحَقِّ یَا مَالِکُ ایک سو ایک بار پڑھے اگر تاخیر دیکھے تو اس ترتیب سے یَا دُوْ یَابِیْلُ یَا طَاطَابِیْلُ یَا حَرُوْزَ ابِیْلُ یَا کَسْطَابِیْلُ بِحَقِّ بَغْسَکَحَابِیْلُ یَا مَلِکُ دو ہزار نواسی بار پڑھے باقی اسماء کو اسی پر قیاس کرے۔

طریق دعوت اسمائے جبروتی

واضح ہو کہ اسمائے جبروتی پہلے لکھے جا چکے ہیں اب صرفان کی دعوۃ اور قرأۃ بیان شیخ علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں وہ اس طور پر ہے کہ پہلے سترا لطا ادا کرے یعنی بہ نیت نصاب ایک سو ترپن مرتبہ۔ بہ نیت زکوٰۃ پانچ سو تینتیس مرتبہ بہ نیت عشر پانسو ستر بار بہ نیت قفل دو سو دس مرتبہ۔ بہ نیت تکرار آٹھ سو اکیس مرتبے۔ بہ نیت توھم پانچسو اکتالیس مرتبے قرأۃ کرے۔ اس کے بعد بہ نیت حاجۃ سات روز تک سات ہزار بار پڑھے۔ اگر تاخیر دیکھے نو سات ہفتے تک اسی طرح قرأۃ کرے۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے مقصود حاصل ہو گا۔ اسمائے جبروتی کے پڑھنے کا طریق یہ ہے یَا مَلِکُ تَمْلِکُ یَا مَلَکُوْتُ وَالْمَلَکُوْتُ فِی مَلَکُوْتِکَ یَا مَلِکُ۔

چودھویں فصل ردّ دعوۃ اور ردّ دعوت کے بیان میں

اگر کسی نے صاحب عمل یا کسی دوسرے شخص پر کچھ اسم پڑھا ہو یا سحر کیا ہو یا کرنے کا ارادہ پایا جاتا ہو تو اس کو لازم ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد تیئیس

مرتبے سورۃ عبس اور پھر تین مرتبے سورۂ مذکور یا آیات قرآنی والفاظ عربی و عبری کہ اس کے ساتھ منضم ہیں قراءۃ کرے کسی صاحب دعوۃ کی دعوت اور کسی جادوگر کا جادو اس پر کارگر نہ ہوگا۔ بلکہ اسی پر مراجعت کرے گا۔ چاہیئے کہ دعوت پڑھنے کے وقت اپنی کلاہ بائیں ہاتھ سے جانب جیب تھوڑی تھوڑی تین مرتبے کج کرے اور چوتھے مرتبے الٹے ہاتھ سے اسی ہاتھ کی طرف زمین پر مارے اور اپنے دل میں نیت کرلے کہ میں نے جابر کو کشتہ کیا اور ہر بار بائیں جانب کو تھوکے یعنی لعاب دہن ڈالے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی اجابت ظاہر ہوگی اور ہر روز اس ورد کو لازم کرلے آیات قرآنی کہ جو الفاظ عبری و عربی سے منضم ہیں یہ ہیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَحِیْلَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَھُوْنَ کَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِھِمْ مِنْ قَبْلُ بِسْمِ اللّٰہِ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْبَقَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الْقَاھِرِ الْجَابِرِ وَالْظُلَمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ مُبْطِلِ السَّاحِرِیْنَ وَالْاَعْدَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ ذِی الْعُظْمَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ ذِی الْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ وَقَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ بِسْمِ اللّٰہِ برھتیہ کریر کوبرۃ تقلیت بقلیت بقوبیت شلیت طوزان مزجل ھزجل برفت توھش برھش علمش حطیر فلقھور شان برشان شلخ بمو شلخ برھیولہ کخطیو بشلا گنج مزمز فزفز کخطور یغل الغل الغلیط فیرانن غیاھا عیاھا بزھویلا کیلا۔

ایضاً برائے رد دعوت و سحر عمل سلطان الموحدین برہان العاشقین یہ ہے کہ چاشت کے بعد اکیس مرتبے یہ دعا پڑھے تمام دعوۃ اور سحر رد ہوں وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا رَبِّ دَخَلْتُ دَخْلِیْ اَنْتَ وَکِیْلِیْ وَکَافِیْ یَکْفِیْنِیْ حافظ حفیظ یکفینی حنان منان یکفینی غفور غفار یکفینی قھار جبار یکفینی حی قیوم یکفینی خالق خلاق یکفینی علیم علام یکفینی رازق رزاق یکفینی شاھد ناظر یکفینی اللّٰہ یکفینی یکفینی یکفینی فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ لَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکِ وَجَاعِلُوْہُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ یَا مُوْسٰی اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّکَ مِنَ

الاٰمنین بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ فارجعوا فارجعو فارجعو فارجعو فارجعو فارجعو

ایضاً برائے ردّ دعوت و سحر و مقہوری اعداء جس قدر ہو سکے پڑھے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ اَغۡلٰلًا فَہِیَ اِلَی الۡاَذۡقَانِ فَہُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ وَ جَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡہِمۡ سَدًّا وَّ مِنۡ خَلۡفِہِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَیۡنٰہُمۡ فَہُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ یَا حَمِیۡدُ الۡفَعَّالُ ذَا الۡمَنِّ عَلٰی جَمِیۡعِ خَلۡقِہٖ بِلُطۡفِہٖ۔

ایضاً برائے ردّ دعوت یہ چند حروف اسماء اور آیات قرآنی ایک جگہ جمع کر کے اکیس بار پڑھے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط عَلِیۡمًا مَلِیۡکًا خَالِقًا مَخۡلُوۡقًا کَافِیًا شَافِیًا اِرۡتَضَی مُرۡتَضٰی بِحَقِّ یَا بُدُّوۡحُ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ہُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ لَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا بِحَقِّ اَسَانَا سَالَاسَا سَالُوۡسَا بجہت ردِّ دعوت اوّل و آخر درود شریف اور اکتالیس بار یہ عزیمت پڑھے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ مَلَاءٌ شَمَانِ الرَّحۡمٰنِ اَبۡرَ شَانِ الرَّحِیۡمِ حِیۡشَمَانِ قُلۡنَا یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ بِحَقِّ اٰہٖ دَاٰہٖ دَایَۃٍ دورشو دورشو فَارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا بِسۡمِ اللّٰہِ

پندرھویں فصل اربعین اور اس کے طریقوں کے بیان میں

اے سالکان راہ طریقت اپنے حال کے ہر وقت نگہبان رہو کہ نفس و روح دونوں اس خاک دان جسم میں ایک رنگ ہوئے ہیں ہر کسی کا کام نہیں کہ دریافت کر سکے کیونکہ بایکدیگر پردہ انداز ہیں اور ستر ہزار پردہ ظلمانی و نورانی اس کے ظہور سے ظاہر آئے ہیں کہ فہم و عقل و فکر تمیز نہیں کر سکتا مگر وہ لوگ دریافت کرتے ہیں جو ریاضت رضیت باللہ اس حد تک کرتے ہیں کہ واردات باطنی سے پردہ ہائے ظلمانی نورانی ہیں اور نورانی و روحانی ہیں مسلوب ہو جائیں۔ اس کے بعد تجلیات نورانی و ربانی ظاہر ہوا کرتی ہیں کشف سے یہ کیفیات سب متمیز ہو جائیں گی سالک کو لازم ہے کہ اس طریقت میں دو چیزیں لازم کرے۔ جب کہ خلوت و عزلت میسر ہو۔ اوّل خرقۂ فقر پہنے کہ تَرۡکُ الدُّنۡیَا رَاسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ

دوم توشۂ صبر اپنے پاس رکھے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ کلام پاک میں موجود ہے اس کے بعد اس راستہ پر قدم رکھے تا ہمدم و ہمرنگ و ہمقدم ہو اور خطرات لایعنی اور شہوات نفسانی مثل کبر کینہ حسد بغض حرص و ہوا شکر و شکایت مدح و ذم ان سب سے خبردار رہے کہ یہ سب رہگذر دنیا سے ہیں اور یہ بری ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ جب تک سالک کو اس سے فراغت حاصل نہ ہو اور یہ نسبت میسر نہ ہو منہ نہ دکھلائے کیونکہ جس وقت حسب دلخواہ اکل و شرب جامہ و جائیگاہ تن پروری حاصل ہوئی جسد کو قوت ہوگی خون مسفوح غلبہ کرے گا شہوات و لذات نفسانی اور خطرات لایعنی و وساوس شیطانی و خواب غفلت و ظرافت و سرکشی و بیملا حظگی و سراندازگی بے اختیار حاصل ہوگی اور یہ سب بالکل زبوں ہے۔ حق تعالیٰ تمام زلل و خلل سے و ہمّا و خیالاً سرًّا و خفیًا بچائے۔ جب کہ سالک خلوۃ و عزلت اختیار کرے تو لگے چند چیز کہ بے ان کے رستہ نہیں اپنے اوپر لازم کرلے اور اپنے نفس سے محاسبہ کرے مثلاً محاربہ۔ محاسبہ مباحثہ۔ مواعظہ مراقبہ۔ جملہ اربعین ان عنوان سے طے کرے۔ حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے ابواب عرفان اس پر مکشوف ہوں گے۔ اور سب اربعینوں میں روزہ ہرگز ترک نہ کرے کہ عزلت کا فائدہ جیسا کہ چاہیئے روزہ ہی میں ہے فضائل سوم شریعت و طریقت معلوم کرنے چاہییں کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ سے حکایت فرماتے ہیں کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے مجھ کو عزت و جلال کی اے احمدؐ کوئی عبادت روزے سے بڑھ کر نہیں ہے کیونکہ اس ریاضت میں نفس و شیطان مقہور ہوتے ہیں اور مجاہدہ و مشاہدہ سعادت اس امت کی ہے اور روشنائی کی ریاست قائم ہوتی ہے اور نورِ حکمت عالم باطنی اس پر مکشوف ہوتا ہے اور صفت جسمانی روحانی ہو جاتی ہے۔ اور روحانی رحمانی سے مبدل ہو جایا کرتی ہے۔ اہل طریقت کا یہ روزہ ہے کہ حرام سے آنکھ کو بچانا۔ کانوں کو نامشروع کلام

سننے سے باز رکھنا۔ زبان کو بہت بولنے سے روکنا۔ دل کو خطرات لایعنی سے بچانا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب تو روزہ رکھے تو کان اور آنکھ اور زبان کا روزہ رکھ اے سالک اگر کوئی ایسا روزہ دار ہے تو اس طریقہ کا صائم ہے۔ اس کے اکل و شرب اور مباشرت سے یہ روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں ؎

روزہ کہ بنان و آب خوردن ار ہی — آں صوم دوام است نہ صوم افطاری

قال علیہ السلام من صام الدھر لا صام ولا افطر فضائل صوم حدیث قدسی میں وارد ہیں کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ (اے صوم طریقت) (اے صوم شریعت) فضائل صوم حدیث قدسی میں وارد ہیں کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اور حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اَلصَّوْمُ نِصْفُ الطَّرِیْقَۃِ اور دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ اَلْجُوْعُ طَعَامُ فِی اللّٰہِ سالک کو لازم ہے کہ ہمیشہ روزہ شریعت و طریقت کا رکھے۔ لیکن روزہ شریعت افطار ہے اور طریقت عدم انفصال چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَجِیْعُوْا بُطُوْنَکُمْ وَاَظْمِئُوْا اَکْبَادَکُمْ لَعَلَّ قُلُوْبَکُمْ تَرٰی اللّٰہَ عِیَانًا اے سالک صوم ایک خلوت خانۂ محبت ہے جس نے محبت سے محبت کی اور اس کو پرورش کیا اللہ اس کا محبوب ہوا۔ یہ فضائل صوم تھے جو بیان کئے گئے۔

اب سند اربعین معلوم کرنی چاہیئے مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ لَہٗ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ عجیب سر ہے کہ تمام موجودات کو ایک لمحہ کن فیکون میں موجود کیا اور انسان کو ایک چلہ میں کہ خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ اٰدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا کیوں نہ ہو کہ انسان شانِ عالی رکھتا ہے اس کی شان میں وارد ہے۔ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ سالک کو چاہیئے کہ تین اربعین اپنے اوپر لازم کرے۔ چہل اربعین کو ایک اربعین اور ہزار اربعین کو چہار عشرہ اور ہر عشرہ کو دس اربعین اور وہ تیرہ مہینے اور دس دن مقرر کیے گئے ہیں۔ ایسے ہی تین اربعین کھینچے۔ ہر عشرہ میں روزہ کا تغیر کرنا ایک وصف سے دوسرے وصف میں لازم کرے تاکہ نفس ایک وصف پر قرار نہ پکڑے اور خوگر نہ ہو جائے اگر ایک عادت سے دوسری عادت نہ

بدلے اور ایک حال پر رکھے تمام کام برہم ہو جائیں گے۔ نعوذ باللہ منہا۔
واضح ہو کہ تین اربعینوں کے ایک سو بیس اربعین ہوتے ہیں جس کی مدت تیرہ برس اور چار مہینے ہے۔ اگر کوئی راہِ حق میں اس قدر ریاضت اور محنت نہ کرے اور محبت الٰہی میں دم مارے محض ثمرہ غیر آشنا اور نتیجہ بے حیائی سمجھنا چاہیئے۔ یہ درویش بیخولیش تیرہ برس چار مہینے کوہستان قلعہ چنار پر اسی طرح ریاضت کرتا رہا ہے۔ اس کے بعد پردہ غیب لاریب سے ندا آئی کہ اس کوہستان سے نکل قلعہ گوالیار پر جا اور اسلام پھیلا۔ تاکہ سب خاص و عام کو معلوم ہو میں فوراً تعمیل حکم بجا لایا پھر سب لوگوں کو میری کیفیت معلوم ہوئی۔ ہر اربعین کا طریق اور عمل کی کیفیت ہر عشرہ کے تحت میں مفصلاً ذکر کی جائے گی۔

پہلی اربعین کی سند عشرۂ اوّل میں ایسی عادت اختیار کرے کہ افطار بخلاف نفس کرے یعنی جو کچھ وہ چاہے نہ دے اور گوشمالی ریاضت سے پائمال کر دے تمام دن درود اور اوراد ابرار و اخیار میں گزارے اور تمام شب ذکر لاالٰہ الا اللہ میں گزارے۔ کوئی کام اس کی مرضی کا نہ کرے اور بے کار نہ رکھے تاکہ اپنی قدیم عادت پر اعادہ نہ کرے۔ دوسرے عشرہ میں صوم داؤدی اختیار کرے ایک روز کھائے اور دوسرے روز نہ کھائے اس طرح نفس کو عاجز کرے اور مشغولی مذکور رات دن مشغول رہے۔ اور تیسرے عشرہ میں صوم حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کا اختیار کرے ایک دن ایک رات نہ کھائے۔ دوسری شب افطار کرے اور عمل مسطور نگاہ رکھے۔ چوتھے عشرہ میں دوامی روزہ رکھے اور تقلیل طعام اس صورت سے کرے مثلاً آدمی ایک سو دس درہم غلہ کھاتا ہے تو جس وقت کہ آفتاب برج جدی میں آئے اوّل روز ایک درم غذا میں کم کرے۔ پھر ہر روز افطار کے وقت ایک ایک درم کم کرتا جائے یہاں تک کہ چھ مہینے میں تعداد غلہ کم ہوتے ہوتے برابر ہو جائے گی۔ .. رکچھ نہ رہے گی اور یہ چھ مہینے جدی۔ دلو۔ حوت۔ حمل۔ ثور۔ جوزا تمام ہو جائیں گے اوّل روز سرطان میں یہ عمل سب مرتب ہو جائے گا۔ اور کسی طرح کی

بھی اس کو تشویش نہ ہوگی بلکہ ایک نوع کی قوت اس کو حاصل ہوگی۔ جس شب کو ایک درم غلہ رہ جائے اس شب سات پیالے پانی جوش کرے اور اتنا جوش کرے کہ ایک پیالہ پانی رہے پھر اس کو پی لے۔ اگر سالک چاہے تو اربعین ملے کر سکتا ہے۔ بلکہ اگر موقع ہو تو تمام عمر گزار سکتا ہے اور عمر بھر کے لیے فارغ ہو جاتا ہے اور کسی طرح کی تکلیف نہیں اٹھاتا۔ جیسی عادت ڈالو گے ویسا ہوگا۔ اگر محض سیاست نفس منظور ہے تو پھر اسی طرح مہینے سے شروع کر دے اس حساب سے ایک سال میں نو اربعین ہوں گے اس کے بعد ایک اربعین اس طور سے کرے ایک سو اسی درم کو بیس پر بانٹے تو نو ہوئے نو درہم روز بیس دن تک کم کرے بعد بیس روز کے پھر نو درم بڑھاتا جائے تاکہ اربعین تک اپنی معتاد پہ آجائے گا۔ اگر آدمی خیال اور غور کرے تو اس کمی و بیشی میں سال بھر میں چھ مہینے کا غلہ خرچ ہوتا ہے اس عشرہ میں بعمل دعوت داد کار مشغول ہو۔

دوسرے اربعین کی سند عشرہ اول میں جس قدر کھانا کھاتا ہے اس کے موافق ایک ڈھیلہ زرد مٹی کا لے لے اور اس سے تول کر کھایا کرے اور اس ڈھیلے سے کسی دیوار پر تین گز یا چار گز کے قریب ہر روز ایک لکیر کھینچا کرے اس سے کم و بیش نہ کرے تاکہ روز بروز وہ ڈھیلہ کم ہوتا جائے اور اسی قدر کھانے کی عادت کم ہوتی جائے گی، ذکر و شغل میں مشغول رہے۔ دوسرے عشرہ میں ہمیشہ صائم رہے اور کھانے کا ڈھنگ دوسری طرح اختیار کرے اور وہ یہ ہے کہ تھوڑی زرد مٹی لائے اور اس کو تر کر لے اور بقیہ ڈھیلے کے برابر تول لے اس کے موافق کھانا کھائے جب وہ خشک ہو جائے تو دوسری مٹی تر کرے اور اس خشک کے موافق وزن کر کے کھائے۔ علیٰ ہذا القیاس تمام غلہ پورا کر دے مگر ایسی احتیاط کرے کہ پانچ اربعینوں میں اس کی خوردنی تمام ہو جائے اور دوسرے پانچ اربعینوں میں اپنی متعاد پہ آجائے عمل مذکور میں مشغول رہے تیسرے عشرہ میں ہمیشہ صائم رہے اور کھانے کا ڈھنگ بوزن چوب تر مقرر کرے جب وہ خشک ہو جاوے اس کے وزن کے

موافق ترکاری لائے یہاں تک کہ پانچ اربعینوں میں غلہ تمام ہو جائے پھر بتدریج پانچ اربعینوں تک اپنی معتاد پر آجائے۔ ذکر و شغل کی مشغولی کو ہاتھ سے نہ جانے دے چوتھے عشرہ میں اوّل روز افطار کے وقت بے تکلف کھانا کھائے اور اپنے لقمے گنتا جائے تاکہ معلوم ہو کہ کتنے لقموں میں پیٹ بھرتا ہے۔ پھر ہر روز حساب کر کے لقمے کم کرتا جائے یہاں تک کہ پانچ اربعین ختم ہوں اور اس کا طعام تمام ہو جائے پھر پانچ اربعینوں میں بڑھنا شروع کر دے یہاں تک کہ اپنی معتاد پر آجائے لیکن ذکر و شغل میں مشغول رہے۔

تیسرے اربعین کی سند پہلے عشرہ میں ہمیشہ صائم رہے جس قدر اناج کہ دوسرے اربعین کے اختتام پر تھا اس سے دو چند دودھ لے کر پی لیا کرے اور غلہ کو چھوڑ دے اور مشغولی مشرب شطار و اذکار میں مشغول رہے۔ دوسرے عشرہ میں ہمیشہ صائم رہے اور بجائے دودھ کے دہی لے کر اس کا پانی نچوڑ کر پھینک دے اور وہی پی لیا کرے اور مشغولی ورثۃ الحق میں مشغول رہے۔ تیسرے عشرہ میں بھی ہمیشہ صائم رہے اور اس جغرات یعنی دہی کا استعمال رکھے مگر اس معتاد سے روز کم کرتا جائے۔ یہاں تک کہ اس عشرہ کے آخر تک بالکل ترک ہو جائے ہاں اتنا کرے کہ جس قدر دہی کم کرے اسی قدر پانی بڑھا دے یہاں تک کہ دہی کی نوبت گھٹتے گھٹتے پانی پر آجائے۔ آخر روز بجائے دہی کے صرف پانی رہ جائے۔ کھانے کا یہ ڈھنگ رکھے اور مشغولی مذکورۂ بالا میں مشغول رہے چوتھے عشرہ میں اس طریقے سے طے کرے جیسا کہ نقشہ ذیل میں مندرج ہے معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ جن خانوں میں ہندسے ہیں وہ تاریخ ایام طے ہیں اور جن میں صفر ہیں ان سے مراد فرد ہیں پس ان تاریخوں کے بموجب اس عشرہ کو طے کرے اور اس بقیہ پانی کی مقدار سے پانی لے کر جوش دے کر روزہ افطار کرے اور ذکر میں مشغول رہے اور کھانا جو کچھ میسر آئے کھائے

نقشہ ایام طے یہ ہے

۰	۲	۳	۴	۵
۰	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۰
۲۱	۰	۲۳	۰	۲۵
۰	۲۷	۰	۰	۳۰
۰	۰	۰	۰	۳۵
۰	۰	۰	۰	۴۰

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے جس کے فضل و کرم سے تیسرے جوہر کا ترجمہ بھی تمام ہوا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ فقط۔

تمام شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چوتھا جوہر
مشرب شطاریہ کے بیان میں

مختصر فضائل مشرب شطار۔ جاننا چاہیئے کہ جس وقت طالب عمل ابرار واخیار اور دریائے اسرار دعوت سے عبور کر جائے تو چاہیئے کہ مشرب شطاریہ میں قدم رکھے اور مشرب شطاریہ وہ مشرب ہے جو تمام مشارب سے اعلیٰ اور اعظم القدر ہے۔ کہ بلا اس اصول کے اختیار کیئے ہوئے آدمی بارگاہِ ربُّ العزت میں بار یاب نہیں ہو سکتا جس شخص کے نصیب میں سعادت ازلی ہے وہ ضرور اس مشرب شریف سے مشرف ہوگا اور اس مشرب کا جاننے والا سب مقربین سے زیادہ مرتبے والا ہوگا۔ چنانچہ اس مشرب کے بڑے جاننے والے حضرت ابوالحسنات شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ طَرِیْقُ السَّائِرِیْنَ اِلَی اللّٰہِ وَالطَّائِرِیْنَ بِاللّٰہِ ھُوَ طَرِیْقُ نَشْلُوْ مِنْ اَھْلِ الْمَحَبَّۃِ السَّالِکِیْنَ بِالْجَذْبَۃِ قَالُوْا صِلُوْنَ مِنْھُمْ فِی الْبِدَایَاتِ اَلْکُثُرُ مِنْ غَیْرِھِمْ فِی النِّھَایَاتِ دخلاصہ یہ ہے کہ یہ طریق واصلین الی اللہ کا نکالا ہوا ہے اور درجۂ وصول میں یہ قرب رکھتا ہے کہ اس مشرب کا مبتدی اور غیر مشرب کا منتہی برابر ہے، اس مشرب والے نہ فنا اور نہ فناء الفناء بلکہ ہر مرتبہ میں غیر سے مفقود اور بوجود مشہود اور بقاء البقاء سے باقی ہیں اور اس حال میں ایسے مستغرق ہیں۔ کہ کسی شے کی گنجائش نہیں رکھتے۔

اہل محبت کی مخالطہ سے یا تو ہوشیار مست ہوتے ہیں یا مست ہوشیار لیکن یہ لوگ دونوں حالتوں سے فارغ ہیں۔ کیونکہ اس جماعت کے لیے ایک

ایسا نشان بے نشان ہے کہ اس نشان کو ہر خاص و عام کی شان میں معائنہ کرتے ہیں اور خلاو ملا کی حاجت نہیں رکھتے اور نہ دنیا والوں کی طرف نظر رکھتے ہیں۔

مشرب شطار کے اصول ختم عشق عین ذات کا تصور ہے ہر حرف سے لفظ کی طرف اشارہ ہے اور ہر معنی میں گویا خزانہ اسرار مخفی ہے چنانچہ معدن معانی اس مشرب کے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپؐ نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تلقین فرمایا ہے۔ اور اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔ آپ ہی کے باب میں ارشاد فرمایا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمایا پھر حضرت امام حسینؓ سے زین العابدینؒ کو ان سے امام محمد باقر کو ان سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو ان سے سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز کو ان سے شیخ المحترم خواجہ محمد مغربی قدس سرہٗ کو۔ ان سے شیخ الاعظم خواجہ اعرابی ابی یزید عشقی قدس سرہٗ العزیز کو۔ ان سے ابو المظفر مولانا ترک طوسیؒ کو۔ ان سے خواجہ ابو الحسن عشقی کرمانیؒ کو۔ ان سے شیخ المعظم شیخ خدا قلی محمود النہری کو۔ ان سے شیخ الشیوخ محمد عاشق بن شیخ خدا قلیؒ کو ان سے شیخ محمد عارفؒ کو ان سے شیخ العارف عبد اللہ شطاریؒ کو۔ ان سے شیخ قاضن شطاری منیریؒ کو ان سے شیخ ابو الکامل ابو الفتح آیۃ اللہ سرمست کو ان سے سلطان الموحدین حضرت شیخ ظہور حاجی حضورؒ کو ان سے فقیر حقیر ابوالمؤید محمد المخاطب بہ غوثؒ کو سلسلہ وار ایک سے دوسرے کو تلقین ہوتا چلا آیا ہے۔

مشائخ کرام سے منقول ہے کہ ہر طالب راہ معرفت کو لازم ہے کہ اس عمل باطنی کو اپنے پیر و مرشد سے حاصل کرے تاکہ تخلقوا باخلاق اللہ کا نتیجہ بوجہ احسن ظاہر ہو۔ اور سب اسرار باطنی اس پر مکشوف ہوں۔

مقدّمہ

واضح ہو کہ پیران کامگار و مرشدان نامدار نے اذکار کو اس لیے مقدم رکھا ہے کہ انسان کا دل چونکہ گنجینۂ اسرار الٰہی اور خزینۂ انوار غیر متناہی ہے پردہ ہائے ظاہری و باطنی میں مستور و محجوب ہے پردہ ہائے باطنی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ظاہر ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔ اِنَّ فِی جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَۃً وَّفِی الْمُضْغَۃِ فُؤَادٌ وَّفِی الْفُؤَادِ ضَمِیْرٌ وَّفِی الضَّمِیْرِ سِرٌّ وَّفِی السِّرِّ اَنَا پردہ ہائے ظاہری پردہائے باطنی پر آویختہ ہیں اور دل دونوں چھاتیوں کے درمیان بائیں جانب کو جھکا ہوا ہے اور چربی کے پردے اس پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور ان پردوں کے علاوہ تین اور پردے اس پر حائل ہیں کہ اس کو اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دیتے چنانچہ بعض اہل طریقت نے تحقیق کے لیے تجربہ بھی کیا ہے۔ اگر کوئی شخص اسرار الٰہی اور تجلیات انوار نامتناہی کا معائنہ اور مشاہدہ کرنا چاہے تو چاہیے کہ ابتدائے ایام میں صبح و شام بلکہ ہمیشہ اس قدر ذکر کرے کہ ذکر کی کثرت سے آگ پیدا ہو جائے اور اس کی حرارت سے تمام پردے کھل جائیں اور جل جائیں تاکہ تاریکی دور ہو اور روشنی ہو جائے۔ اور دل اپنی جگہ پر آ جائے۔

اور دل مدور۔ دل عبرت۔ دل صنوبری۔ دل نیلوفری۔ چاروں دل برابر ہوں اور اسرار علوی یک رنگ ظاہر ہوں اور مشاہدہ و مکاشفہ و تلوین و تمکین نہایت مزے کے ساتھ حاصل ہوں۔ جب تک دل اپنی جگہ پر نہ آئے ذکر برابر کیے جائیں اور جب کچھ دن تک اس کی حرکت بائیں طرف سے غائب ہو اور سینہ کے نیچے ناف کے اوپر ظاہر ہو تو سمجھے کہ دل اپنی جگہ پہنچ گیا۔ اس حال میں ذاکر کا دل ہر حال میں ذکر ہوگا سالک خواہ سوتا ہو یا جاگتا چپ ہو خواہ کلام کرتا ہو بے اختیار دل سے ذکر جاری رہے گا۔ کسی وقت غافل نہ ہوگا۔ وقت بے وقت اپنے حق سے ہوشیار رہے گا۔ ذکر جہر کی انتہا یہیں تک ہے۔ جب عنایت الٰہی اور ہدایت مرشد سے اس مقام پر پہنچے اپنا کام معائنہ کرے

وَالمعاینہ رؤیۃ اللہ تعالیٰ بلاحجاب۔

اس علم کو علم اذکار کہتے ہیں۔ عام ہے کہ ذکر جہر ہو یا خفی۔ ذکر کا طریق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس طرح منقول ہے کہ آپ نے اپنا تعشق و محبت الٰہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بیان کر کے عرض کیا کہ مجھے راستہ بتائیے برزخ ازلی اور حبیب لم یزلی نے پوری خبر دی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے قال علی یا رسول اللہ دلنی علی اقرب الطرق الی اللہ واسہلہا علی عبادہ وافضلہا عند اللہ تعالیٰ فقال علی فکیف اذکر یا رسول اللہ فقال علیہ السلام غمض عینیک واسمع منی ثلاث مرات فقال علیہ السلام لا الٰہ الا اللہ ثلث مرات وعلی یسمع ثم قال علی لا الٰہ الا اللہ ثلث مرات والنبی علیہ السلام یسمع۔ (ترجمہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اللہ سے ملنے کا آسان اور افضل راستہ بتلائیے آپ نے فرمایا اے علیؓ ہمیشہ خلوت میں اللہ کا ذکر کیا کر حضرت علیؓ نے عرض کیا کیونکر آپ نے فرمایا کہ دونوں آنکھیں بند کر کے بیٹھ اور مجھ سے سن پھر آپ نے تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ فرمایا اور حضرت علیؓ نے سنا پھر حضرت علیؓ نے تین مرتبہ کہا اور آپ نے سنا۔

سند یک ضربی

سالک جب ذکر لا الٰہ الا اللہ میں مشغول ہونا چاہے تو مربع بیٹھے اور بائیں پاؤں کی رگ کیماس کو دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور انگشت شہادت سے مضبوط پکڑے اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے اور انگلیاں کشادہ رکھے تاکہ نقش اللہ کا دل پر منقش ہو اس کے بعد سر کو بائیں گھٹنے کی طرف اتنا جھکائے کہ داڑھی انگلیوں کے قریب پہنچ جائے اس جگہ سے لا الٰہ شروع کرے اور سر کو دائیں زانوں پر لا کر ڈورہ کو دائیں شانے تک لے جائے تاکہ سر اور گردن اور پیٹھ برابر ہوں پھر سر کو تھوڑا سا کمر کی طرف جھکا کر سانس چھوڑے اور دوسرے سانس میں الا اللہ کی ضرب

دل پر لگائے اور ہائے الا اللہ پر اپنی اصلی حالت پہ آجائے پھر اسی طرح شروع کرے اور حالت نفی میں آنکھ کھلی اور حالت اثبات میں آنکھ بند رکھے اور نفی واثبات کی تعداد برابر رکھے الا اللہ کہتے وقت نفی بطلان کا تصور کرے اور جب اِلَّا اللہ کی ضرب لگائے تو اثبات وجود باری تعالیٰ کا ذکر کرے۔ جب ذکر اس فکر سے دل میں قرار پکڑ جائے تو وجودِ اعیان کی نفی اور عین کے اثبات کا تصور کرے جب یہ ذکر مستحکم ہو جائے تو سالک بحکم صار العبد فانیاً والحق باقیاً اپنے آپ سے محو ہو جائیگا

سند دو ضربی

جب سالک دو ضربی سند اختیار کرے تو بقاعدہ مسطورہ ایک ضرب دائیں گھٹنے پہ اور دوسری ضرب بائیں کہنی پر لگائے اور دونوں ضربوں میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے اور الا اللہ کی ضرب لگا کر سر اُٹھائے اور خیال کرے کہ یہ ضرب تمام بدن میں سرائت کرتی ہے اسی طرح پھر شروع کرے اس میں فائدہ زیادہ حاصل ہوتا ہے عمل کرنے سے معلوم ہو جائے گا

سند سہ ضربی: اس کا طریق یہ ہے کہ دو زانو بیٹھے پہلی ضرب بائیں گھٹنے پر اور دوسری دائیں پہ اور تیسری الا اللہ کہتے ہوئے دونوں زانوؤں کے درمیان لگائے اور ضرب کے وقت خیال سابق عمل میں لائے اسی طرح مشق کرے۔

سند چہار ضربی، اس کا طریق یہ ہے کہ بطریق مذکور بیٹھ کر ایک ضرب بائیں گھٹنے پہ دوسری دائیں پہ تیسری دونوں زانوؤں کے درمیان چوتھی ناف پہ لگائے مگر اس طریق سے کہ اول دورہ لا الٰہ الا اللہ کا کرے اور پیاپے اِلَّا اللہ الا اللہ کہتا رہے فوائد بے شمار ہیں عمل کرنے سے خود ظاہر ہوں گے۔

چہار ضربی کی دوسری سند یہ ہے کہ جلسہ معہودہ پہ بیٹھ کر لَا کو دونوں زانوؤں کے درمیان سے اٹھائے اور اِلٰہَ کے دائیں شانے پر ضرب لگا کر ھا کی بائیں شانے پر ضرب لگا کر پھر الا اللہ کی ضرب اپنے جسم کے اندر لگا کر پشت خم کر کے ھو کی ضرب

لگائے۔ اسی طرح جا بجا ہر جگہ پر لا الٰہ الا اللہ کی ضربیں لگاتا رہے۔

سند پنج ضربی: چاہیے کہ جلسہ معہودہ متعین کرکے بائیں شانے سے لا اللہ شروع کرے اور داہنے شانے تک پہنچائے اور ٹھوڑی شانے کی ہڈی پر رکھ کر الا اللہ کی ضرب لگائے پھر پشت کی جانب خمیدہ ہوکر بائیں شانے پر اسی طرح ضرب لگائے پھر سر کو پس نیم پشت جھکاکر اور داڑھی کو استخوان کندھے پر رکھ کر ایک ضرب لگائے پھر دونوں شانوں کو دونوں کانوں کے پاس لاکر ایک ضرب دے پھر دو زانو بیٹھ کر دونوں سرین کچھ اوپر اٹھاکر پانچ ضرب لگائے مگر قبض دم شرط ہے چاہیے کہ جلدی جلدی سانس نہ لے پھر از سرِ نو شروع کرے۔ اس کا فائدہ عمل سے ظاہر ہوگا۔

سند شش ضربی: بجلسہ معہودہ متعین کرکے لا الٰہ الا اللہ کو بائیں کہنی سے شروع کرکے دائیں شانے تک پہنچاکر کمر اور پشت پھیر کر سر کو بائیں زانو تک پہنچاکر آہستہ سے الا اللہ کی ضرب لگائے پھر اسی طرح دوسری ضرب دائیں زانو پر اور تیسری دونوں زانوؤں کے درمیان لگائے پھر تین ضربیں تمام جسم میں لگاکر پھر اسی طرح اس کا عکس کرے پھر تین ضربیں اپنے تمام جسم کے اندر لگائے اس ذکر میں رعایت قبض نفس

سند ہفت ضربی: بعطوف سابق جلسہ متعین کرکے بیٹھے مگر اپنے بدن کو بہت حرکت نہ دے اور سر کو اپنے تمام بدن پر پھرا کر لا الٰہ الا اللہ کہے پھر ایک ضرب سر اٹھا کر آسمان پر اور دوسری سر جھکاکر زمین پر تیسری دائیں طرف پانچویں بائیں طرف پانچویں آگے چھٹی پشت خم کرکے پیچھے لگائے ساتویں ضرب سر اٹھا کر آہستہ سے اندرون جسم میں لگائے پھر از سرِ نو شروع کرے۔ فائدہ اس کا بیان سے باہر ہے عمل سے ظاہر ہوگا۔

سند ہشت ضربی: دو زانوں بیٹھ کر بائیں زانو پر ضرب لگائے پھر دائیں پر پھر دونوں زانو کے درمیان پھر بائیں کہنی پر پھر دائیں کہنی پر پھر ناف پر پھر فدا اوپر سر کو ابھار کر دونوں سرین پر پھر سانس روک کر اندرون جسم میں لگائے پھر اسی طرح از سرِ نو شروع کرے۔ فوائد اس کے بہت ہیں عمل کرنے سے ظاہر ہوں گے۔

سند دوازدہ ضربی: جلسہ معہودہ کو ملحوظ رکھ کر لا الٰہ کو بائیں بازو سے شروع کرے اور دائیں شانے تک لیجاکر بائیں زانو پر ضرب دے پھر اسی طرح دائیں زانو پر اسی طرح دونوں زانوؤں کے درمیان پھر اپنے وجود میں پھر بائیں کہنی پر پھر داہنی کہنی پر پھر ناف پر پھر اپنے اندرون جسم میں پھر بائیں بازو پر پھر دائیں بازو پر پھر سینہ پر پھر دونا نو ہو کر زمین سے ذرا ابھر کر دونوں سرین پر، غرض اسی طرح دورہ پورا کرے حامل اس کا فائدہ عظیم سے بہرہ مند ہوگا۔

سند شانزدہ ضربی: اس کا طریق یہ ہے کہ دو زانو بیٹھ کر دونوں ہاتھ زانو پر رکھے اول تین دورے کرے اور تینوں میں تیس دم سے لا الٰہ کا تصور کرے بعد ازاں تین دفعہ بخیال لا الٰہ الا اللہ نیچے سے اوپر کو لے جائے پھر ایک ضرب اپنے وجود میں اور ایک ضرب بائیں گھٹنے پر اور ایک دونوں زانوؤں کے درمیان لگائے غرض اس طریق سے ضربیں لگائیں۔ اور خاندان چشتیہ میں ہر بار تغیر ضرب و جلسہ و تغیر دورہ کی وجہ یہ ہے کہ دل کے پردے ہر عضو سے تعلق رکھتے ہیں جب ذاکر اس طرح ذکر کرتا ہے تو دل پردہ سے جلدی نکل کر اپنی جگہ پر آجاتا ہے اور صوفی کو مشاہدہ اور مکاشفہ بخوبی ہونے لگتا ہے۔

سند بست ضربی: چاہیے کہ مربع بیٹھے لیکن دائیں پنڈلی بائیں پاؤں کی پنڈلی* پر رکھے اور ران کا تحت اچھا کھلا رہے اور پاؤں کی پشت زمین پر۔ اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں تلوے پر رکھے اور شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے پاؤں کے انگوٹھے پکڑے اس کے بعد دونوں زانوؤں کے درمیان سر جھکا کر لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوا سر اٹھائے اور اپنے وجود میں الا اللہ کی ضرب لگائے پھر ایک ضرب دائیں پاؤں پر جو بائیں طرف ہے اور ایک ضرب بائیں پاؤں پر جو دائیں طرف ہے لگائے اسی طرح انہیں جگہوں میں ضربیں لگاتا رہے جب پوری بیس ضربیں ہو جائے تو از سر نو پھر شروع کرے فائدہ بہت حاصل ہوگا

سند بست و چہارم ضربی: اس کا طریق یہ ہے کہ مربع بیٹھ کر دائیں پاؤں کا

---

* بائیں تلوے پر اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی*

کا ٹخنہ بائیں پاؤں کے ٹخنے پر رکھے اس طرح پر کہ پاؤں کی انگلیاں زمین سے ملی رہیں اور دونوں ہتھیلیاں دونوں تلووں پر اس طرح رکھے کہ ہاتھ زمین سے ملی رہیں اس کے بعد بائیں شانے سے لا الٰہ کہتے ہوئے سر پھرا کر دائیں شانے تک پہنچائے پھر وہاں سے ایک ضرب دونوں زانوؤں کے درمیان اور دوسری بائیں زانوں پر تیسری دائیں زانو پر پھر بطریق سابق انہیں جگہوں پر ضرب لگائے جب چوبیس ہو جائیں تو پھر از سر نو شروع کرے۔

سند ضرب لا یتناھی: چاہیے کہ دو زانو بیٹھ کر الا اللہ کو اس کی جگہ پہنچا کر وہاں سے سر اٹھائے اور آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے وجود میں ضرب لگائے پھر ایک ضرب بائیں گھٹنے پہ زمین کی طرف دیکھ کر۔ پھر اسی طرح اسی جگہ دو دو انگل یا چار چار انگشت کا ذوق کر کے ضربیں لگاتا رہے۔

دائیں زانو تک پہنچ کر داہنی کہنی اور شانہ پہ گزر کر منہ پر گزر کر بائیں شانہ اور کہنی تک آکر بائیں زانوں پہ پہنچے یہاں متواتر تین ضربیں لگائیں پھر دائیں زانوں پر گزر کر اسی طرح بائیں زانوں پہ ضربیں لگاتا ہوا ناف سے سینہ پر پہنچے اور آنکھیں بند کر کے ضربیں مع ملاحظہ نو دنہ تمام اپنی اندروں جسم میں لگائے پھر از سر نو شروع کرے اس طریق سے ذکر کرتے ہیں عین کشف علوی وسفلی اور سر لا تناہی حاصل ہوتا ہے مگر آسمان و زمین کی طرف دیکھنے کا تصور اپنے مرشد سے معلوم کرتے تا کہ ذوق وشوق زیادہ ہو۔

اثبات کا طریق اور اس کے اقسام

یک ضربی مجرد بفکر: اس کا طریق یہ ہے کہ جلسہ معہودہ ملحوظ رکھ کر علی التواتر الا اللہ کی ضربیں بائیں زانو پر لگائے اور عین ذکر و فکر میں نقش اللہ کو نگاہ رکھے اور تمام انواع اثبات میں یہی ایک جلسہ ملحوظ رکھے فوائد بسیارہ اور ثمرات بے شمار حاصل ہوں گے۔

یک ضربی یک کوب: اس کا طریق یہ ہے کہ ایک ضرب الا اللہ کی بائیں زانو پہ

لگائے اور وہاں سے سر اُٹھا کر ایک ضرب اپنے اندرون جسم میں لگائے اور پیاپے اس ذکر کی کثرت کرے فائدہ بہت ہو گا عمل کرنے سے ضرور روشن ہو جائے گا۔

دو ضرابی یدو کوب: اس کا طریق یہ ہے کہ سر کو بائیں کہنی پر لا کر زمین کے نزدیک پہنچ کر الا اللہ کی ضرب لگائے اور وہاں سے سر اٹھا کر ایک ضرب اپنے وجود میں لگائے پھر سر کو بائیں کہنی پر لا کر زمین کے قریب پہنچا کر ضرب لگائے اور وہاں سے سر اُٹھا کر اپنے اندرون جسم میں ضرب دے اسی طرح علی التواتر ضربیں لگاتا رہے اور درمیان میں انفصال و ترقع نہ ہونے دے اس ذکر کا فائدہ بہت ہے عمل سے روشن ہو گا۔

سہ ضرابی بسہ کوب: اسکا طریق یہ ہے کہ ایک ضرب الا اللہ کی بائیں زانو پر اور ایک کوب اپنے وجود میں لگائے پھر ایک کوب دونوں زانوؤں کے درمیان اور ایک کوب اپنے اندرون جسم میں لگائے متصل اور پیاپے ضربیں لگائے فاصلہ نہ دے نہایت ذوق و شوق پیدا ہو گا۔

دو حلقی چہار ضرابی: دو حلقی چہار ضرابی کے ذکر کا طریق یہ ہے کہ حلقہ اول میں سر کو دائیں شانے سے پھرا کر دونوں شانوں کے درمیان لا کر ایک ضرب دائیں زانو پر دوسری بائیں زانو پر تیسری دونوں زانوؤں کے درمیان چوتھی اپنے اندرون جسم میں لگائے اسی طرح عمل کرتا رہے فائدہ اس کا بے انتہا ہے۔

سہ حلقی ششی ضرابی: اس کا طریق یہ ہے کہ سر کو لا الہ کہتے ہوئے بائیں شانے سے اس طرح پھرائے کہ دونوں شانے ہل جائیں اور دونوں کے درمیان لا کر ایک ضرب الا اللہ کی بائیں زانو پر اور دوسری دائیں زانو پر تیسری دونوں زانوؤں کے درمیان، چوتھی دائیں کہنی پر پانچویں ناف پر لگائے پھر از سر نو شروع کرے نہایت محظوظ ہو گا۔

یک حلقی ہشت ضرابی بہشت کوب: اسکا طریق یہ ہے کہ سر کو بائیں شانے سے پھرا کر دونوں شانوں کے درمیان لائے اور اوّل ضرب بائیں زانو پر اور ایک کوب اپنے وجود میں لگائے پھر ایک ضرب اور تین کوب اسی طرح تمام جگہوں پر۔ پھر دو زانو ہو کر ذرا زمین سے ابھر کر دو ضرب اور دو کوب اپنے اندرون جسم میں لگائے پھر از سر نو شروع

کرے فائدہ اس کا بہت ہے عمل سے روشن ہوگا۔

یک حلقی دوازدہ ضرابی یں وازدہ کوب: اسکا طریق یہ ہے کہ سر کو لا الٰہ کہتا ہوا دونوں شانوں کے درمیان لاکر ایک ضرب بائیں زانو پہ اور ایک کوب اپنے بدن میں کرے پھر ایک ضرب دائیں زانو پر اور ایک کوب اپنے وجود میں پھر ایک ضرب دونوں زانوؤں کے درمیان اور ایک ایک کوب اپنے وجود میں پھر ایک ضرب ناف پر اور ایک کوب اپنے وجود میں، پھر ایک ضرب بائیں پہلو پہ اور ایک کوب اپنے وجود میں پھر ایک ضرب دائیں پہلو پہ اور ایک ضرب اپنے وجود میں پھر ایک ضرب سینہ پر اور ایک کوب اپنے وجود میں پھر ایک ضرب دوزانو ہو کر ذرا سرین او نچے کرکے اور ایک کوب اپنے وجود میں پھر ایک ضرب دو کوب اپنے وجود میں جس دم سے کرے اور پھر از سر نو شروع کرے اس ذکر کا فائدہ بے انتہا ہے عمل سے روشن ہوگا۔

چہار حلقی شانزدہ ضرابی۔ جو مع چار کوب کے ہوتی ہے اس کا طریق یہ ہے کہ سر کو الا اللہ کہتے ہوئے بائیں شانے سے دونوں شانوں کے درمیان چار دفعہ گردش دیکر اوّل ضرب بائیں زانوں پر لگائے، پھر دائیں زانوں پر پھر بائیں پہلو پر پھر دائیں پہلو پر اور ایک کوب الا اللہ کہتے ہوئے اپنے اندرون جسم یعنی وجود میں، الغرض اسی طرح سب ضربوں اور کوبوں کو عمل میں لائے اور پھر از سر نو شروع کرے اس کا فائدہ بے شمار ہے عمل سے بخوبی روشن ہوگا۔

اسم ذات کے ذکر کا طریق اور اس کے اقسام

یک ضرابی محمد لیشت: جلسہ معہودہ ملحوظ رکھ کر دونوں ہاتھ دوزانوؤں پر رکھے اور اللہ کہتے ہوئے سختی کے ساتھ دم کھینچے سر اور کمر بلند کرے اور پھر ناف کے نیچے زور سے اللہ کی ضرب لگائے اور دونوں ضربوں میں سختی کرے اور علی التواتر یہاں تک ضربیں لگائے کہ بے خود ہو جائے۔

یک ضرابی بقبض بطن: جلسہ معہودہ ملحوظ خاطر رکھ کر سر کو دائیں شانے کی طرف

تھوڑا سا بلند کر کے بائیں پہلو پر اس سختی سے اَللّٰہُ کی ضرب لگائے کہ بائیں پسلیاں ٹیڑھی ہو جائیں اور اثنائے ذکر میں آنکھیں کھلی ہوئی رکھے اور اپنے بدن کو بشکل لفظ اَللّٰہُ نظر میں رکھے اور ان اللہ خلق اٰدم علیٰ صورتہٖ کا تصور کرے تاکہ فنا فی اللہ حاصل ہو۔

یک ضربی یاھو: اس کا طریق یہ ہے کہ بطریق معہود بیٹھ کر اللّٰہ کہتے ہوئے قلب نیلوفری سے دم کو مع معدہ کے اوپر کو کھینچے اور سر اور کمر دونوں بلند کر کے اپنے وجود میں پیاپے ھُوْ کی ضربیں لگائے ہرگز انفصال نہ کرے فائدہ بہت حاصل ہوگا۔

یک ضربی یامدّہ ھُوْ: جلسہ معہودہ ملحوظ رکھ کر اَللّٰہُ کہتے ہوئے دائیں شانے سے بائیں شانے پر ضرب لگائے اور وہاں سے ھُوْ کہتا ہوا سر کو دائیں شانے تک پہنچائے۔ اسی طرح پیاپے ضربیں لگائے جب یہ ذکر قرار پذیر ہو بے اختیار خفیف خفیف آواز دل سے نکلے گی کہ اکثر آدمی اور جانور اس آواز پر شیفتہ ہو جاویں گے مگر یہ سر کثرت عمل سے ظاہر ہوگا۔

سہ ضربی بسہ کوب بقیض دم: اس کا طریق یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے ایک ضرب اَللّٰہُ کی بائیں کہنی پر لگائے اور ایک کوب اپنے وجود میں پھر ایک ضرب داہنی کہنی پر اور ایک کوب اپنے وجود میں، پھر ایک ضرب ناف پر اور ایک کوب اپنے وجود میں مگر حبس دم کا خیال رکھے اور پھر از سر نو شروع کرے۔

چہار ضربی بیک تیقض: اس کا طریق یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے ناف کے نیچے سے سانس کھینچے اور ایک ضرب دائیں زانو پر لگائے پھر ایک ضرب بائیں زانو پر پھر دونوں زانوؤں کے درمیان پھر ایک ضرب اللہ کی اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سر نو شروع کرے۔

نو دنہ ضربی بحبس دم چاہیے کہ دوزانو بیٹھے اور ناک کے رخنہ سے سانس لے کر حبس کرے پھر معدہ سے سانس نکال کر قلب نیلوفری پر پچاس ضرب اللہ کی لگائے۔ پھر انچاس ضربیں معدہ سے سینہ کی طرف حبس کر کے لگائے ہر ضرب کو

نو درنہ نام صفاتی میں سے ایک صفت سے موصوف سمجھے یہاں تک موا لبت کرے کہ موصوف بصفات اللہ ہو جائے۔

ہزار ضربی بیک جلسہ: چاہیے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے اللہ کو صفت احد سے موصوف کر کے بائیں زانو پر ضرب لگائے پھر سر اٹھا کر اللہ کو صفت صمد موصوف سمجھ کر اپنے وجود میں ضرب لگائے اسی طرح پانسو ضرب تک نوبت پہنچائے پھر اللہ کو صفت صمد سے موصوف کر کے دائیں زانو پر ضرب لگائے اور وہاں سے سر اٹھا کر اللہ کو صفت احد سے موصوف کر کے اپنے وجود میں پانسو ضرب لگائے جب پوری ہزار ہو جائیں پھر از سر نو شروع کرے اس ذکر کے فوائد بے شمار ہیں چند ہی روز میں ظاہر ہونے لگیں گے۔

اسم ھُوْ کے ذکر کا طریق اور اسکے اقسام کا بیان

یک کشش ھو نام اُم الدماغ: اس کا طریق یہ ہے کہ دو زانو بیٹھے اور دونوں ہاتھ دونوں ہاتھ پر رکھ کر ھُو کو ناف کے نیچے سے حبس کر کے آواز ظاہری دماغ تک لے جائے اور چند سے قرار دے۔

یک کشش باطنی بفکر ھُو: جلسہ معہودہ متعین کر کے ٹھوڑی کو سینے سے ملا کر تصور سے ھُو کو ناف کے نیچے سے کھینچے اور حبس دم کر کے اپنے سانس کو ہر عضو میں گردش دے مگر اس قدر کہ بے طاقت نہ ہو جاوے اور اگر بے طاقت ہو جائے تو ھو کہتا ہوا آہستہ آہستہ سانس کو باہر نکالے پھر از سر نو شروع کرے اس ذکر میں فوائد بے شمار ہیں عمل کرنے سے روشن ہوں گے۔

سہ ضربی ہو و ھُو بیک حق: چاہیے کہ جلسہ متعین کر کے ایک ضرب ہو آسمان کی طرف سر اٹھا کر لگائے اور ایک ضرب ھُو کی زمین کی طرف سر جھکا کر پھر ایک ضرب حق کی اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سر نو شروع کرے اس کا فائدہ عمل سے ظاہر ہو گا۔

یک کشش ھو یا ضارب ھُو: اس کا طریق یہ ہے کہ دو زانو بیٹھے اور دائیں پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے اس طرح پر کہ دونوں سرین پاؤں کے ٹخنوں

پر رکھے جائیں اس کے بعد ھُوْ کی ہلکی آواز سے ناف کے نیچے سے نکالے اور اپنے اندرون جسم میں ضرب لگائے اسی طرح پیاپے ضربیں لگاتا رہے فوائد بے شمار حاصل ہوں گے۔

صدائے ھُوْ یتو دنہ نام ملاحظہ جلسہ معہودہ متعین کر کے زبان کو تالو سے چپکائے اور دونوں شہادت کی انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں دے اور قلب نیلوفری سے ھُوْ کہتا ہوا آواز باطنی کے ساتھ اوپر کو سانس لائے اور دم کو نہ چھوڑے اور صدائے ھُوْ کو ننانوے ملاحظہ سے تصور میں لاتے اور اس تصور میں ہر ملاحظہ کے ساتھ تھوڑی حرکت دے جب تمام ہوجائے پھر از سر نو شروع کرے اسی طرح اس کی کثرت کرے فوائد اس کے عمل سے ظاہر ہوجائیں گے۔

طریق ودم ذکر ھُوْ بیک نفس پیوستہ معہ اذکر ت: چاہیے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے پیٹ کو پیٹھ سے ملائے اور زبان سے ھُوْ کہے اس طرح کہ جب ھُوْ کہے فوراً شکم کو کمر سے ملالے اسی طرح پیوستہ ہزار مرتبے تک نوبت پہنچائے فوائد بے شمار سے بہرہ مند ہوگا۔

ذکر لا یتناھی: اس کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ قرار دے کر ایک سانس سے ھُوْ کہتے ہوئے بائیں زانو سے دائیں تک دورہ پہ دورہ کرے لیکن ہر دورہ پہلے دورہ سے کم ہو۔ جب سانس میں ورزش کی طاقت نہ رہے پھر از سر نو شروع کرے اس کے فوائد اور ثمرات بے انتہا ہیں عمل سے معلوم ہوں گے۔

طریق انواع اذکار کہ مرشدان نامدار نے مریدان کامگار کے لیے معین فرمائے ہیں اور بر سبیل فتح باب انکے نام مقرر کر دیئے ہیں

ذکر لاھوتی، چاہیے کہ جلسہ معہودہ قرار دیکر سر کو بائیں شانے کی طرف جھکا کر تھوڑا تھوڑا پشت کی طرف خم دے دو بار متصل ھُوْ کی ضرب لگائے اور ایک ضرب اندرون جسم میں مگر منہ اسی جگہ رکھے۔ پھر سر کو اسی طرح مقام مذکور پر پہنچا کر دائیں پہلو پر متصلاً دو ضرب لگائے اور ایک ضرب پہلوئے راست پر پھر دو ضربیں بائیں زانو پر اور ایک ضرب بائیں پہلو پر اور دو ضربیں دونوں زانوؤں کے درمیان اور ایک ضرب اپنے اندرون جسم

میں پھر دو ضربیں داہنے زانو پر اور ایک ضرب بائیں پہلو پر لگا کر پھر سر کو داہنے شانے کی طرف جھکا کر متصلاً ھُو کہے اور ایک ضرب بائیں پہلو پر لگائے اسکے بعد تین بار سرین کو تھوڑا سا زمین سے اُٹھا کر دو زانو بیٹھ کر تین ضربیں لگائے پھر تین دَور ھُو کے بائیں زانو سے داہنے زانو تک کرے اسکے بعد بائیں زانو پر ایک ضرب لگائے اور تین کوب اپنے اندرونِ جسم میں لگائے اور تین ضربیں سیدھے زانو پر پھر تین ضربیں دونوں زانو کے درمیان اور تین کوب اپنے اندرون جسم میں لگائے اس کے بعد پھر تین ضربیں اور اپنے وجود میں لگائے پھر سیدھے زانو سے بائیں زانو تک تین دور کرے جس طرح بائیں زانو سے ضرب اور کوب کا عمل کیا تھا اسی طرح اس کا انصرام کرے اور پھر از سر نو شروع کرے اس کا فائدہ عمل سے خوب طرح واضح ہوئے گا۔

ذکر جبروتی ایسا ہے کہ جلسہ معہودہ ملحوظ رکھ کر دونوں زانوؤں کے درمیان جھکا کر زمین تک پہنچائے اور یَا اَحَد کی ضرب لگائے اور وہاں سے سر اُٹھا کر ایک ضرب اپنے وجود میں لگائے۔ پھر یَا اَحَد اور یَا وَاحِد دونوں کی دس ضربیں پیاپے لگائے اور پھر سات ضربیں سیدھی اَللہُ کی اپنے وجود میں لگائے۔ پھر از سر نو شروع کرے اس کا فائدہ عمل سے عامل خود معلوم کرے گا۔

ذکر ملکوتی: بجلسہ معینہ مذکورہ بائیں زانو پر یَا قَدِیْم اور داہنے پہلو پر یَا بَاعِث کی ضرب لگائے پھر داہنے زانو پر یَا نُور اور بائیں پہلو پہ یَا شَہِید کی ضرب لگائے اس کے بعد سر اور کمر اُٹھا کر یَا اَللہُ کی ضرب اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سر نو شروع کرے۔

ذکر ناسوتی: جلسہ معینہ ملحوظ رکھ کر سر کو دو زانوؤں کے درمیان تین دفعہ لیجا کر وہاں اَللہُ کہتا ہوا سر اُٹھائے اور یَا اَللہُ یَا مُعِزُّ دونوں کو ملا کر تین ضربیں اپنے وجود میں لگائے پھر سر کو اس جگہ لے جا کر اس طریق سے یَا اَللہُ یَا مُذِلُّ دونوں کو ملا کر بائیں زانو پہ ضرب لگائے پھر سر کو اسی جگہ لے جا کر اسی طریق سے داہنے زانو پہ اَللہُ رَازِقُ کی ضرب لگائے پھر از سر نو شروع کرے جو کچھ ثمرہ اس عمل

کا ہے ذکر سے روشن ہو گا۔

ذکر مکاشفہ: جلسہ مذکورہ معینہ قرار دے کر ھُو کہتے ہوئے بائیں زانو سے دائیں زانو تک ایک دورہ کرے اور جہاں سے شروع کیا تھا جب وہاں پہنچے پھر اسی طرح یامن ھو کا دورہ کرے پھر اسی جگہ یامَنْ لَا اِلٰہ کو دائیں شانے تک پہنچا کر اِلّا اللہ کی ضرب بائیں زانو کے سر پر لگائے اور الا اللہ کی ہ کو دائیں شانے پر پہنچا کر الا اللہ کو دراز کر کے ھُو ھُو ھُو کی تین کوب اپنے وجود میں لگائے پھر از سر نو شروع کرے۔

ذکر مشاھدہ: اس کا طریقہ یہ ہے کہ مربع بیٹھے اور حالت نفی میں موجودات کی نفی کا اور حالت اثبات میں واجب الوجود کے اثبات کا تصور کرے اور بائیں زانو سے لا مطلوب لا مقصود لا محبوب لا موجود کہتا ہوا اس کو دائیں شانے پر پہنچا کر اِلَّا اللہ کی ضرب اپنے وجود میں لگائے اور ھو اِلّا اللہ کو ناف کے نیچے سے مد کے ساتھ کھینچتا ہوا ام الدماغ تک لے جائے اور ھو کی سات ضربیں اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سرِ نو شروع کرے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ لا اللہ کو مد کے ساتھ بائیں زانو سے کھینچ کر دائیں شانے تک لائے اور کلمات مذکورہ بالا کا تصور رکھے۔ اور مقام مذکورہ پر اِلَّا اللہ کی ضرب لگائے اسی طرح ورزش کرے۔

ذکر ثلاثی گنبدی: چاہیے کہ اس کا جلسہ یعنی اس کی نشست اپنے مرشد سے معلوم کرے اور بائیں شانے سے لا الہ کہتا ہوا سر کو دائیں شانے تک پہنچائے اور آگے کو کود کر اِلّا اللہ کی ضرب لگائے پھر وہاں سے آگے کو کود کر الا اللہ کی دو ضربیں لگائے پھر پیچھے کو کود کر اپنی جگہ پر آ کر اِلَّا اللہ کی ضرب لگائے پھر از سر نو شروع کرے اس ذکر کا فائدہ عمل سے معلوم ہو گا۔

ذکر ثلاثی مجرّد: اسکا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے لَا کو ناف کے نیچے کھینچ کر دائیں شانے پر ضرب دے کر زور د شور سے پھر اکر اسی جگہ الا اللہ کی ضرب بغیر ھ کے لگائے اس کے بعد بائیں طرف زور سے پھر اکر ھ کی ضرب لگائے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ اِلَّا اللہ کو

ناف سے اُٹھائے اور ایک ضرب بائیں پہلو پر اور ایک ضرب دائیں پہلو پر لگائے، پھر ایک ضرب اِلَّا اللّٰہ کی اپنے وجود میں لگائے مگر حبس دم سے کریگا تو فائدہ بہت حاصل ہوگا۔

ذکر ارّہ: چاہیے کہ دو زانو بیٹھ کر دونوں ہاتھ دونوں زانو پر رکھے اور ناف پر ھا کی ضرب کرے اور ھ کی مدوشد کے ساتھ ناف کے نیچے سے اسطرح نکال کر کہ سر اور پشت اور کمر ایک ہو جائیں ضرب کرے پھر از سرِ نو شروع کرے جس طرح بڑھئی لکڑی پر آرہ چلاتا ہے اور شیشہ کو آرہ بناوے اور دل کو تختہ فرض کرے تاکہ ہموار ہو جائے اور صفائی حاصل ہو۔ واضح ہو کہ بعضے اس ذکر کو ذکر ھُو اور حیّ سے بھی کرتے ہیں اور بعضے ذکر اللہ سے فوائد ذکر کے بے شمار ہیں عمل سے خوب ظاہر ہو جائیں گے۔

ذکر دُوح: چاہیے کہ مربع یا دو زانو بیٹھے اور ھوالاول کی ضرب دائیں پہلو پر لگائے اور ھوالاخر کی بائیں پہلو پر اور ھوالظاھر کی دونوں زانوؤں کے درمیان اور ھو الباطن کی اپنے وجود میں پھر از سر نو شروع کرے خدا چاہے تو تھوڑی سی مواظبت میں پوشیدہ اور ظاہر سب یکساں معلوم ہوگا۔

ذکر ستّی: چاہیے کہ مربع یا دو زانو بیٹھ کر یاشاھد کی ضرب دونوں زانوں کے درمیان لگائے اور یاشہید کی اپنے وجود میں اور یاشاھد کہتے ہوئے آنکھیں کھلی رکھے اور تصور رکھے کہ وہ مع الصفات ظاہر ہے اور یاشہید کہتے ہوئے آنکھیں بند رکھے اور تصور کرے کہ وہ مع الذات ظاہر ہے اسی طرح ہر روز مواظبت کرے۔

ذکر اُچھات: اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول معدہ کو طعام وغیرہ سے خالی رکھے اور اسکا حلیہ متعین کرکے یعنی بائیں زانو پر بیٹھے اور حلیہ دو زانو رکھے اور دایاں زانو بطریق مربع رکھے لیکن دائیں تلوے کو بائیں پاؤں کی رگ کیماس کی جگہ سختی سے ملائے رکھے اور لَآ اِلٰہَ کہتا ہوا اوّل جگہ سے ہرن یا چیتے کی طرح اچھلے اور اِلَّا اللّٰہ کہتا ہوا دوسری جگہ پر بیٹھے اور پھر از سر نو شروع کرے اگر بلا انفصال برابر ایک برس تک اس ذکر کی مداومت رکھے گا زمین سے تین گز اونچا ہوا پھاڑنے کی طاقت ہو جائے گی اور دو سال میں چھ گز اور تین برس میں دس گز دگیارہ گز تک فقیر نے بھی مشق بڑھائی ہے

اور میں نے ایک بزرگ کو دیکھا کہ وہ چالیس گز زمین پہ ہوا میں اُڑتے تھے اگر کوئی شخص اس میں زیادہ مشغول ہو تو خوب اڑنے لگے۔

ذکر آورد برد: اس کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے دائیں شانے کی طرف منہ کر کے ھا اور بائیں طرف ھو اور سر جھکا کر اپنے وجود میں ھو کی ضرب کرے اسی طرح پیا پے ضربیں لگاتا رہے اس کا فائدہ عمل سے ظاہر ہوگا۔ یہ ذکر خاصّہ حضرت پیرانِ پیر سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

ذکر ضراب لاست: جلسہ معہودہ متعین کر کے سر جھکا کر حق توئی کہتا ہوا ناف کے نیچے سے سختی کے ساتھ دم کھینچے اور سیدھا ہو کر متصلاً حق کی ضرب اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سرِ نو شروع کرے اور اسی طرح پیاپے ضربیں لگاتا رہے اور تھوڑے دنوں میں غایت درجہ کا ذوق و شوق پیدا ہو جائے گا۔

ذکر مد در حلق: ذاکر کو چاہیے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے سر کو بائیں شانے سے لَآ اِلٰہَ کہتا ہوا دائیں شانے تک پہنچائے پھر وہاں سے جلد سر کو پھرا کر ٹھوڑی کو بائیں مونڈھے پہ رکھ کر لا الہ...... کہہ اِلَّا اللّٰہ کی ضربیں لگائے اسی طرح ہمیشہ ذکر کرتے سے بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ اس ذکر کے فوائد کسب سے معلوم ہوں گے یہ ذکر بندگی حضرت شیخ المشائخ محمود نصیر الدین چراغ دہلی قدس اللہ سرہٗ کو مرداں غیب سے پہنچا ہے۔

ذکر ثلاثی مغربی بدوازدہ ضرب و نہ دَور وسہ کوب وسہ حملہ وسہ قبض ویک بسط اور ایسے ہی ہشت بسط دیگر ضرب بیک دم ویک جلسہ

اگر گنجینۂ انوار الوہیت اور خزینہ اسرار ربوبیت کو جو مخزن قلب میں موجود ہے بہت جلد جرأت کے ساتھ حاصل کرنا چاہے تو مناسب ہے کہ ذکر ثلاثی مغربی میں کہ اس کے لیے مثل کنجی کے ہے مشغول ہونی چاہیے تاکہ معرفت کے خزانہ کا دروازہ کھلے، اور اکثر فقرا کو اس ذکر سے فتح یابی ہوتی ہے پس جو شخص اس ذکر کو عمل میں لائے گا تین چار ہی روز میں مشاہدہ غیب پردہ لاریب سے حاصل ہوگا چاہیے کہ

جلسہ معہودہ متعین کرے اور عامل پہلے برزخ کبریٰ اور صغریٰ کو ظاہراً اور باطناً قرار دے
پھر بائیں زانو پہ سر رکھ کر لا الٰہ کہتے ہوئے دورہ شروع کرے اور دائیں زانو پر گزرتا
ہوا دائیں شانے تک پہنچائے اور تھوڑا سا کمر کی طرف جھکا کر تین ضربیں الا اللہ کی
بائیں زانو پہ اور تین دونوں زانوؤں کے درمیان اور تین دائیں زانو پہ اور تین اپنے
وجود میں لگائے پھر بائیں زانو پہ سر کو پہنچا کر بتصور لا الٰہ دورہ شروع کرے اور
سر کو دائیں زانو اور دائیں شانے اور گردن اور بائیں شانے پر گزار کر بائیں زانو پہ
پہنچائے اسی طرح دو دورے کرے اور دو زانو ہو کر حبس دم کر کے تین کوب اپنے
وجود میں کرے پھر تین حملے کرے اسی طرح سے سر کو دونوں زانوؤں کے درمیان
زمین کے نزدیک پہنچا کر آہستہ آہستہ سانس کو ناف کے نیچے سے قوت اور شدت
کے ساتھ بتصور الا اللہ اس طرح اوپر کھینچے کہ سر اور کمر برابر ہو جائے۔ پھر اس طریق سے
تین قبض کرے کہ معدے کو نیچے سے اوپر کو بتصور الا اللہ سینہ تک کھینچے اور دائیں
زانو سے اسی طرح تین دورے کرے اور تین کوب اور تین حملے اور تین قبض بسند مذکور
اتمام کو پہنچائے اسیطرح اور تین کوب اور تین حملے اور تین قبض کا بطریق مسطور انصرام کرے اس کے بعد
سر کو دائیں بائیں آگے پیچھے چاروں طرف اسطرح جھکائے کہ تمام اعضا خمیدہ ہو جائیں اور تمام
اعضاء میں سرایت کرے جب بے طاقت ہونے لگے آسمان کی طرف منہ کر کے ہلکی آواز سے ھو
کہتا ہوا سانس کو بتدریج چھوڑے یہ ایک بسط تمام ہوا پھر آٹھواں بسط اسی طریق سے
تمام کرے مگر بارہ ضربیں کہ بسط اول میں لگائی ہیں وہ نہ لگائے بلکہ ہر بسط میں دوسرا دورہ
شروع کرے کیونکہ ایک دور دوسرے سے متضاد ہے جب اس طریق سے ایک دم میں
دو بسط پورے کرے گا تو ایک بار ذکر پورا ہوگا۔

ذکر قربان: اس ذکر سے صفائی باطن اور خارق عادات کا ظہور ہوتا ہے طالب کو
چاہیے کہ پہلے ان چار چیزوں کا التزام کرے اول تنگ حجرہ، دوسرے بھوکا رہنا، تیسرے پہلو
پر نہ سونا اور غذائے لطیف کا استعمال کرنا مثل دودھ چاول، چوتھے دل کا غیر اللہ سے خالی
رکھنا پھر اس طریقہ سے مربع بیٹھے کہ دونوں پاؤں کی ایڑیاں خصیتین کے نیچے اور دایاں

پاؤں بائیں پاؤں پر رکھے پھر مقعد کو بند کر کے سانس کو اوپر کھینچ کر ناف کے گرد لاکر ٹھوڑی کو سینے سے ملاکر منہ بند کر کے زبان کو تالو میں سخت گردش دے اور باطن میں یا باسط کا فکر کرے جب اس سند سے سالک ذاکر ہوگا تو چند روز میں منزل مقصود کو پہنچ جاویگا اور صفائی باطن اور خوارق عادات کا ظہور دیکھے گا اور علم ارواح سے ملاقی ہوگا اور ہاتھ پاؤں سب درجہ البسیط میں آجائیں گے یعنی دیکھنے والے کو ہر عضو جدا جدا نظر آئے گا۔ اس کے علاوہ اس ذکر میں ایک خاص کیفیت اور سر عظیم مخفی ہے جو عمل سے روشن ہوگا۔

ذکر حدادی: اس کا طریقہ یہ ہے کہ دوزانوں بیٹھے اس طرح کہ دونوں سرین زمین پر رہیں پھر دونوں ہاتھوں کو ملاکر لا الٰہ کہتے ہوئے آسمان کی طرف بلند کرے پھر اسی طرح دونوں ہاتھ نیچے لاکر سینے پر لگائے اور الا اللہ کی ضرب دے جیسے لوہار ہتھوڑا لوہے کی سندان پر مارتا ہے اسی طرح پیاپے ضربیں لگاتا رہے ثمرات بیشمار سے بہرہ مند ہوگا۔

ذکر مقدس: چاہیے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے بائیں شانے سے اللہ کہتا ہوا سر کو دائیں شانے تک لائے اور بائیں پہلو پر اللہ کی ضرب لگائے اسی طرح سبحان اللہ اور الحمد للہ ہر ایک تینتیس تینتیس ضربیں لگائے اور پھر از سر نو شروع کرے بعض مشائخ نے اس کا ورد بعد نماز مغرب کیا ہے اور بعضوں نے بعد نماز تہجد اور بعضوں نے بعد نماز صبح اس ذکر کی مواظبت سے مرتبۂ کبریائی اور مرتبہ تقدیسی سے بہرہ یاب ہو کر ممدوح صد طالب سالک جہاں ہوئے ہیں۔

ذکر بود له: چاہیے کہ دوزانو بیٹھے اور دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر لا الٰہ کہتا ہوا دو زانو ہو کر دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں باندھ کر ہوا کی طرف لیجا کر کھولے پھر دونوں مٹھیاں باندھ کر الا اللہ کہتا ہوا زمین پر بیٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بندھی ہوئی منہ تک لیجاکر ضرب کرے اور پھر از سر نو شروع کرے اور اس ذکر میں دو تصور ضرور رکھے۔ حالت نفی میں جب مٹھیاں باندھ کر ہوا کی طرف لے جائے تو خیال کرے کہ ماسوائے اللہ کو دل سے نکال کر باہر ڈالتا ہوں اور غیر اللہ سے انقطاع کرتا ہوں اور حالت اثبات میں تصور

کہ انوار الٰہی اور اسمائے لا متناہی اپنے دل میں لاتا ہوں بلکہ نفی میں یہ خیال کرے کہ ماسوا کو دل سے دور کر دیا اور اثبات میں یہ خیال کرے کہ انوارِ الٰہی کو دل میں لے آیا اور ہستی حق اور اطلاق مطلق کو ثابت کر دیا۔

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فقط ایک ہی ہاتھ کو اوپر ہوا کی طرف لے جائے اور ضرب لگاتے وقت منہ پر لگائے باقی جلسہ و قیام و قعود مثل عمل سابق ادا کرے۔ اس ذکر کی مواظبت سے بودنوں کی ارواحیں ذاکر کے سامنے حاضر ہوتی ہیں اور اس کی اعانت کرتی ہیں۔

اور تیسرا طریقہ اس کا یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی مٹھی باندھ کر منہ پر رکھے اور اس میں بے انفصال ھو ھو کہنا شروع کرے اور ھو کے ساتھ دائیں ہاتھ سے دلِ صنوبری پر ضرب لگائے اور زبان سے ھُو اور دل سے اللہ تصور کرے اور اتنی مواظبت کرے کہ فنا ہو کر مرتبۂ بقا حاصل ہو۔

ذکر معلی: یہ ذکر کشف حقائق اشیاء کے لیے ہے اس ذکر کا طریق یہ ہے کہ جلسہ معہودہ معین کر کے لفظ اللہ کو دل سے کھینچے اور دائیں طرف سر کو لیجا کر تھوڑا سا پشت کی طرف جھکا کر شدت سے ھو کی ضرب دل پر لگائے اور اسی طرح ورزش کرے۔

ذکر حیران: اس کے لیے کوئی جلسہ معین نہیں ہے جس نشست سے چاہے کرے چاہیے کہ حبس دم کر کے پہلے معدہ کو ناف سے اوپر کی طرف کھینچ کر بتصور الا یفکر ھو دل پر سات ضربیں لگائے جب سات ضربیں پوری ہو جائیں آہستہ آہستہ سانس کو چھوڑے اور پھر از سر نو شروع کرے اس کا فائدہ عمل سے روشن ہوگا۔

ذکر قلندریہ: چاہیے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے دونوں زانوؤں کے درمیان یا حسن ناف پر یا حسین دائیں شانے پر یا فاطمہ بائیں شانے پر یا علی کی ضرب لگائے اور یا محمدؐ کی ضرب اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سر نو شروع کرے اس ذکر کی مواظبت سے ان حضرات کی ارواح مقدسہ تشریف لائیں گی اور امداد فرمائیں گی اور طالب کو مطلوب تک پہنچائیں گی۔

ذکرِ ضیاء: جلسہ معہودہ متعین کرکے دونوں ہاتھ دونوں زانو پر رکھے اور سر کو ناف کے برابر لاکر اللہ کہتے ہوئے دم کو اوپر کھینچے اور معدہ پر حق کی ضرب لگائے اور ھو کو مد کے ساتھ ام الدماغ تک پہنچائے پھر ایک ضرب ھو کی آگے ایک پشت کی طرف جھک کر ناف پر ایک ضرب دونوں زانوؤں کے درمیان ایک ضرب، دائیں زانو پر ایک ضرب۔ بائیں پہلو پر ایک ضرب، دائیں ران پر ایک ضرب بائیں زانو پر ایک ضرب۔ دائیں پہلو پر ایک ضرب بائیں ران پر اور تین ضربیں اپنے وجود میں لگائے پھر از سرِ نو شروع کرے۔

ذکرِ نور: اس ذکر سے کشف الارواح ہوتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کرکے دائیں طرف سبوحٌ بائیں طرف قدوسٌ آسمان کی طرف ربُّ الملائکۃ والرُّوح کی ضرب لگائے۔ اس ذکر سے اور بھی بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں، جو عمل کرے تو سے خود روشن ہوجائیں گے۔

ذکرِ تجلی: اس ذکر سے سیر طیرانی حاصل ہوتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے کبوتر خوشی میں گونجتا ہوا چاروں طرف پھرا کرتا ہے اسی طرح دائیں طرف کو جھوم کر یا حی شروع کرے اور سر کو پشت کی طرف پھرا کر یا قیُّوم کی ضرب دل پر لگائے۔ اس ذکر کے فوائد بہت ہیں عمل سے روشن ہوجائیں گے۔

ذکرِ زجاج: جلسہ معہودہ متعین کرکے اول دل سے اللہ کہے اور سر کو لا اللہ کہتے ہوئے ایک دو حلقہ دے کر کلمہ ھُو کی شدت سے دل پر ضرب لگائے پھر دائیں طرف اَلحیُّ اور بائیں طرف اَلقیُّوم کی ضرب لگائے اسی طرح ہزار ضربیں لگائے اس کے فائدے ذکر کرنے سے معلوم ہوں گے امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں بلا شک و ریب پردۂ غیب سے کشفِ ملکوتی حاصل ہونے لگے گا۔ کیونکہ اس ذکر میں ثبوت اور سلب دونوں داخل ہیں عمل کرنا شرط ہے تاثیر ضرور ہوگی۔

ذکرِ حلاجی: اس ذکر سے تجلی ذات اور ترقی درجات حاصل ہوتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کرکے پہلے اسم اَللّٰہُ سے الف اور لام کو طرح کرے پھر

دائیں طرف ھَا مفتوح اور بائیں طرف ھے مکسور اور دل پر ھو مضموم کی ضرب لگائے خواہ باشباع یا بے اشباع اور اسم اللہ کا تصوّر رکھے تاکہ ھُوْ کا ثمرہ بخوبی ظاہر ہو یقین ہے کہ تھوڑی مدت میں درجہ اَنَا الحقّ ذاکر پر ظاہر ہوگا۔ **ایضاً** بندگی حضرت حضرت قطب الاقطاب شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے پنجابی زبان میں بھی وضع فرمایا ہے اُھُوْنَ تُوں اِھُوں توں اِھِینْ توُں اس ذکر کا طریق یہ ہے کہ جلسۂ معہودہ معین کر کے آسمان کی طرف بطریق کرشمہ دیکھے اور اُھُوْن تُوں کہے اور ایک لمحہ آنکھ کھلی رکھے پھر اسی طرح زمین کیطرف دیکھ کر اِھُوں توُں کہے پھر اپنے وجود کی طرف کر تین ضربیں یا سات ضربیں اِھِینْ توُں کی لگائے اور پیاپے لگاتا رہے جب بیگانگی ہوجائے از سر نو شروع کرے۔

اذکار طیور

جو بعض مشائخ کو مکاشفہ سے معلوم ہوئے ہیں اور ان پر عمل کر کے ثمرات بے غایات اور تجلیات بے نہایت حاصل کی ہیں۔

ذکر چند حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ العزیز حضرت خواجہ شمس الدین تبریز رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے کہ ایک دن جو میں نے عرش پر نظر کی تو ایک جانور کو دیکھا کہ عرش کے کنگرہ پہ سرنگوں بیٹھا ہُوا کچھ ذکر کر رہا ہے۔ مجھ کو ذوق و شوق از حد پیدا ہوا اور اس کی طرز اڑا کر ذکر میں مشغول ہوا بعد کسب و ریاضت کے معلوم ہُوا کہ اسمائے الٰہی کا ذکر کرتا تھا اگر سالک اس ذکر میں مشغول ہونا چاہیئے تو جلسہ معہودہ متعین کر کے تبصور یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَفِیْعُ دائیں طرف حقاحقم حققی کی تین ضربیں لگائے پھر تبصور یَا بَدِیْعُ یَا بَاعِثُ یَا بُدُّوْحُ بائیں طرف بقم بقم بقبقی کی تین ضربیں لگائے پھر تبصور یَا قُدُّوْسُ یَا سُبْحَانُ حقم حققم حققی کی تین ضربیں آگے لگائے اگر ذاکر اس طرح ذکر کریگا کہ ظاہر میں یہ الفاظ کہے اور باطن میں ان اسمائے الٰہی کا جو اوپر کہے گئے ہیں تصور رکھے تو بیشمار فوائد حاصل ہوں۔

ذکر عنقا | دوزانوں بیٹھے اور دونوں ہاتھ دوزانوں پر رکھے اور بائیں پستان پر یاھو کی ضرب لگا کر متصلا ھو کی سانس اوپر کھینچ کر دائیں پستان پر پھر سینہ پر ضرب لگائے اور پیاپے لگاتار ہے فائدہ اس کا عمل سے بخوبی ظاہر ہوجائے گا۔

ذکر شکر خورہ | ذکر ہے کہ سید السادات سید محمد جنگل پلاس کو خورد سالی میں ان کے والد نے تعلیم علم کے بارے میں مارا آپ تحمل نہ کرسکے ماں باپ کو چھوڑ کر جنگل میں جا پڑے اس وقت میں ان کو کوئی ذکر فکر علم معرفت حاصل نہ تھا رنجیدہ ہو کر ایک درخت کے نیچے جا بیٹھے تیسرے روز اس درخت پر ایک جانور آ کر بیٹھا اور توئی توئی کرنے لگا آپ کو اسکی آواز بہت پیاری معلوم ہوئی اسیطرح آپ بھی ذکر کرنے لگے ایک سال کے بعد مکاشفہ کا درجہ حاصل ہوا اور ولایت میں مشہور ہو گیا کیا گبر کیا ترسا کیا ھندو کیا مسلمان سب آپ کے آستانہ فیض کاشانہ پر آنے لگے۔ اب بھی اگر کوئی شخص اس ذکر میں مشغول ہو تو ضرور بہرہ مند ہو اور کشف حاصل ہو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے دم کو نگاہ رکھ کر اتنا توئی توئی کرے کہ بے طاقت ہوجائے۔ جب ہوش میں آئے تو پھر از سر نو شروع کرے۔

سند ذکر خفی | اس کا طریق یہ ہے کہ ہمیشہ ہر حال میں غنیہ عمل کرے چونکہ ہر مرتبہ ذکر خفی دوسرے اشارہ سے منقول ہے پس جس مرتبے پر پہنچے اس کے موافق ذکر کرے اور ذکر کا طریق بھی ترقی مقامات کے موافق ہے لیکن سند تمام افکار پاس انفاس کی ایک ہی طریقہ پر ہے جب کہ نفس باہر جائے تو کلمہ ثانی کا اول تصور کرے اور جب اندر آئے جب بھی کلمہ ثانی ہی کا تصور کرے لیکن ہر ذکر کے تصورات میں فرق ہے جو مرشد سے معلوم ہوسکتے ہیں اور ذکر خفی تین طرح سے ہوتا ہے۔ ایک پاس انفاس یعنی انفاس نفیسہ کی محافظت کرنا بموجب الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق ہر دم نئے اطوار ہیں۔ ذکر پاس انفاس یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ جب سالک بند ناسوت میں رہائے بند ہو تو یہ ذکر کرے تا کہ بند ماسوی اللہ سے رہائی پائے۔ ھاھو جب آئینہ ملکوت سالک کے مقابل آئے اور کبھی عکس اور کبھی عین نظر آئے تو اس ذکر کو کرے

تاکہ عکس غیر منتفی ہوجائے اور غیبت کا ظہور ہو اَللّٰہ اَللّٰہ جب سالک مرتبہ جبروت پر پہنچے اور مستجمع بجمیع اسمائے الٰہی و موصوف بصفات لا متناہی ہوجائے تو اس ذکر میں مشغول ہوتا کہ ثمرۂ تخلقوا باخلاق اللّٰہ اور اتصفوا بصفات اللّٰہ ہاتھ آئے ھو ھو جب سالک مرتبہ لاہوت پر پہنچے اور شعور اجمالی اور تفصیلی کما حقہ اٹھ جائے تو اس ذکر میں مشغول ہوتا کہ مقام کان اللّٰہ ولم یکن معہ شیئ میں استقامت کرے ھُوَ حَقٌّ جب سالک چاہے کہ غیب کو شاہدہ شہادت میں معائنہ کرے تو اس ذکر میں مشغول ہوتا کہ سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ عیاں نظر آئے فانی باقی اگر سالک وجود ممکن کو فانی دیکھے اور بقائے واجب الوجود کو باقی جان لے تو یہ ذکر کرے ھُوَالظَّاھِرُ ھُوَالْبَاطِنُ جب سالک چاہے کہ دوئی اٹھ جائے اور غیب و شہادت ایک نظر آئے تو اس ذکر میں مشغول ہوتا کہ بجز وجود واحد کے ظاہر و باطن سب نظر آنے لگے ھُوَالْاَوَّلُ ھُوَالْاٰخِرُ جب سالک ماہیت ازل و ابد جو ایک رستہ پیچیدہ ہے معلوم کرنا چاہیئے تو اس ذکر میں مشغول ہو۔

ذکر خفی کا دوسرا طریق ذکر قلب ہے کہ حرکت معدہ سے دل کو جنبش دیتے ہیں اگر طالب سالک اسی طرح چند ماہ عادت کرے تو دل خود بخود ذاکر ہوجائے اور سالک کو بے اختیار ذکر کی آواز آنے لگے اور ایک سال کے بعد دل نور حضوریت سے ایسا معمور ہو کہ ہر شے کے ذکر سے جس کی مشعر آیہ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ہے آگاہ ہو۔

ذکر عبرت چاہیئے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے ہمیشہ ہر حال میں ذاکر رہے اس طرح پر کہ جس چیز کو دیکھے آنکھیں بند کرے اور اللّٰہ کا تصور کر کے کھولے ایک چلہ اس ذکر پر مداومت کرے تو ظاہر و باطن ہستی مطلق کا ظہور ہو۔

ذکر حیران چاہیئے کہ معدہ کو صاف کر کے جلسہ معین کو نگاہ رکھے اور ہمیشہ اسی طرح ذکر کرے سانس کو روک کر بتصور اِلَّا اللّٰہ ناف کے نیچے سے معدہ تک سات مرتبہ گردش دے اور ہر گردش میں دل سے اللّٰہ کہے جب ایک سانس میں سات دفعہ

کر چکے سانس بتدریج چھوڑ دے پھر از سر نو شروع کرے چالیس روز کے بعد دل خود بخود ذکر الٰہی کرنے لگے گا اس کے بعد ایسی حالت طاری ہو گی کہ مقیدات اسماء و صفات سے رہائی پائے گا اور وادئے حیرت کی سرحد تک (جو کہ تجلیات و انوار الٰہی کا مقام ہے) پہنچ جاوے گا۔

ذکر کبریا۔ چاہیئے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے کمر کو خم دیکر سر کو دونوں سے ملا کر سانس کو تصور ھو ناف کے نیچے سے کھینچ کر حبس کرے جب بے طاقت ہو جائے از سر نو شروع کرے۔ تھوڑے سے عرصے میں تجلی ھو کے ساتھ متصف ہو جائے گا اور تصور کا طریق اپنے مرشد سے معلوم کرے۔

ذکر خفی کا تیسرا طریق | ذکر استیلاء ہے کہ اعضاء ظاہری کو حرکت دے اور خامۂ فکر سے صفحۂ باطن میں کلمۂ طیبہ لکھے اس سے خطرہ بندی حاصل ہوتی ہے اس کے دو طریقے ہیں با ضرب اور بے ضرب۔ استیلاء عشقیہ با ضرب ہے۔ اور سند نقشبندیہ بے ضرب ہے۔

استیلاء عشقیہ | چاہیئے کہ ہمیشہ ہر حال میں ذاکر رہے جیسے کاتب حروف ظاہری کو قلم سے کاغذ پر لکھتا ہے اسی طرح سالک قلم خطرہ سے لوح باطن پر کلمہ طیب کے حروف لکھے اس طرح کہ پہلے زبان کو تالو سے لگائے اور دم کو حبس کر کے لَا کو داہنے شانے سے شروع کر کے ناف کی داہنی طرف لا کر ناف کے آس پاس قلم خطرہ کو پھرائے اور الف لا کو درمیان سے بائیں طرف کو اوپر کی جانب کھینچے تاکہ الف کا سر بائیں شانے کے اوپر پہنچے اور ناف کو لا کی کرسی ٹھیرائے اور اِلٰہ کو الف و لام کے درمیان قائم کرے اور الا اللہ کو دل پر لکھے۔

اس کے بعد محمد کا دائرہ کھینچے اس طرح کہ میم اول کو بائیں پستان پر اور دوسری میم کو دائیں پستان پر لے جائے اور ح کو ناف کے نیچے سے کھینچ کر دوسری میم کو دونوں پستانوں کے درمیان بٹھلائے اور اسی جگہ سے دال کا سر داہنی پستان کے اوپر پہنچائے اور خیال کرے کہ گویا اس کا دامن دل تک پہنچا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ کا نقش جمائے

اس طرح کہ رے کو بائیں پستان کے قریب اور سین کو سینہ میں اور واؤ کو دائیں پستان کے قریب لکھے اور لام کا سر بائیں پستان سے شروع کرے اور اس کا دامن پستان تک پہنچائے اور لفظ اللہ کو حلقہ رسول کے درمیان لکھے جیسے حروف ظاہری لکھتے ہوئے قلم کو ہاتھ میں پھراتا ہے اسی طرح حروف باطنی میں قلم خطرہ سے اپنے بدن کو ہلائے تاکہ حرف کی صورت میں حاصل ہو اس ذکر کے فکر سے خطرہ بندی حاصل ہوتی ہے صورت استیلائے عشقیہ یہ ہے۔



استیلار نقشبندیہ چاہیئے کہ جلسہ معہودہ متعین کرکے اسطرح ہمیشہ ذکر میں مشغول رہے کہ زبان کو تالو سے چپکائے اور دم کو حبس کرے اور قلم فکر سے سر الف کو سر ناف سے داہنی پستان تک کھینچے اور داہنی پستان کو کرسی لا کے درمیان قائم کرے اور سر لام کو قلب تک پہنچائے اور الہ کو کرسی لا کے قریب جو پستان پر واقع ہے لکھے اور الااللہ محمد رسول اللہ کو قلب کے متصل لکھے ایضاً زبان کو تالو سے ملا کر سانس کو نگاہ رکھے اور فکر کیساتھ خطرۂ کلمہ طیب کو ۲۴ دفعہ کہے۔ صورت استیلاء نقشبندیہ یہ ہے۔



مثنوی

بکن ذکر خفی چند انکہ گردی
کنی حاصل زغیر دوست فردی

بکن ذکر خفی در ذکر مخفی　　کہ گردد ذات تو در ذکر مخفی

نماند ذکر ذاکر نور گردد　　ز سرتا پا ہمہ مذکور گردد

زغیرت غیر را در لا در آرد　　نماند غیر الا ہو بر آرد

مشو از نفی واز اثبات عادی　　رخ دل سمئے بے سوی در آری

کہ آنجا نے فرد ہست و نہ بالا　　نہ آنجا جنت و نے عرش اعلیٰ

نہ آنجا شب بود نے روز روشن نہ آنجا گلخنے باشد نہ گلشن
نہ آنجا آدم و نے نقش ابلیس نہ آنجا ما و من باشد نہ تلبیس!

جسوقت سالک اذکار وغیرہ سے فارغ ہو تو اشغال تصورات میں قدم رکھے پہلے اپنے مرشد کا کامل صورتًا اور معنیً تصور کرے کہ ان اسرار الآلہیۃ مقیدہ بنقش المرشد یعنی اسرار آلہیہ صورت مرشد میں مقید ہیں پس چاہیئے کہ نقش مرشد کو کسی وقت اپنی نظر سے جدا نہ کرے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی خَلَقَ اللہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ اور باعتبار الانسان بنیان الرّب کہ انسان سر اور صفت دونوں رکھتا ہے اس طرف نظر بصیرت سے دیکھے تاکہ بحکم اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا اَمْثَالَھُمْ تَبْدِیْلًا مشاہدہ میں فنا ہو اور مرتبہ فنا فی الشیخ ہاتھ آئے

بیت صورت مرشد کما ہی ببیں آئینہ حسن الٰہی ببیں
ے تجلی جمال الٰہی ببیں گرفتہ زمر تا بما ہی ببیں

ایضًا جس وقت طالب برزخ صغرےٰ اور کبریٰ سے قدم آگے بڑھائے کبھی کبھی قلم ذکر سے لوح قلب پر اسم ذات کا نقش جما کر تصور خاص اس قدر فکر کرے کہ متفکر نہ رہے۔ اور کبھی اسم با مسمّٰی دیدۂ بصیرت سے معائنہ کرے اور کبھی ایسا مستغرق ہو کہ مسمّٰی کو بغیر اسم پائے اور استیلاء ہستی میں ایسا محو ہو کہ موجودات کا محض وجود نہ رہے۔ اور ہر شے لا اصل لہ نظر آئے اور ھُوَ الْاَوَّلُ ھُوَ الْاٰخِرُ ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ الْبَاطِنُ متحقق ہو۔ اس تصوّر کے اطوار والوں بیشمار ہیں مگر ان سب میں سے ایک طور اتنا بڑھا ہوا ہے کہ سب کو مغلوب کر دیتا ہے جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے اور آفتاب حقیقی طبیعت سالک پر اپنا پر توڈالتا ہے اور ثبوت ذات اور سقوط موجودات طالب پر بوجہ احسن ظاہر ہو جاتا ہے۔ شعر

فظھرن شمسًا فغبت فیھا اذا اشرقت فذاك شرقی

جب آفتاب حقیقی روشن ہوتا ہے تو موجودات خارجیہ منتفی ہو جاتے ہیں اور جب ذات و صفات نظر کو قبول کرتی ہے۔ سارا جہاں اپنی صفت کو قبول کرتا

ہے اس مرتبہ میں سالک کی ہر آن ہر خاص و عام کی شان پر باعتبار ذات وصفات نظر رہتی ہے اس صورت کے ۶۶ عدد ہیں اور یہ اسم ذات ہے۔ **تصور اسم ذات کا طریق** یہ ہے کہ نقش اللہ کو دل صنوبری میں بطریق مذکور برنگ آفتاب یا ماہتاب لکھے اور اس تصور کے سوا اور کسی خیال کو پاس نہ پھٹکنے دے جب مشق ہو جائے ظاہراً و باطناً اس پر نظر ڈالے رکھے کیفیت اور لذت اس ذکر کی کسب سے معلوم ہو گی۔ ایضاً جس وقت تصور اسم سے مسمیٰ کو حاصل کر چکے آگے قدم بڑھائے تا کہ فناء الفناء اور بقاء البقاء سے خط اٹھائے اور اسم اللہ میں جو کہ مثل آئینہ کے ہے بعینہ ذات اللہ کا ملاحظہ کرے۔ بیت

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند   آنچہ استاد ازل گفت ہما میگویم

مگر عین عکس نظروں میں ہوتا ہے کبھی ناظر عین منظور عین ناظر اور کبھی ناظر و منظور عین نظر آتے ہیں کبھی ذات آئینہ جسم میں نظر آتی ہے کبھی حجاب جسم عکسی ذات سے آزاد ہوا جاتا ہے اور کبھی آئینہ جسم آفات کا ملاحظہ کرتا ہے۔ ذات اور عکس ذات نظر سے پنہاں ہو جاتا ہے کبھی عیاں ہوتا ہے اور آئینہ جسم سے عین ذات کا ملاحظہ کرتا ہے۔ رباعی

در آئینہ گرچہ خود نمائی باشد   پیوستن زخویشتن جدائی باشد

خود را بمثال غیر دیدن عجب است   ایں بوالعجبی کار خدائی باشد

جب سالک تصور مذکور سے فراغ حاصل کر چکے اطوار معیت قدم سے دیدۂ بصیرت کیساتھ حق کا مشاہدہ کرے اور اپنے معلوم ذہنی کو جس کو نظر سے دیکھتا ہے پردۂ عدم میں معدوم دیکھے اور وجود اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کو حاضر سمجھے کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اس کا شاہد ہے اور ہر طرف دیکھے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اس کی شہادت دیتا ہے اور جب اپنے اندر دیکھے تو وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کو پائے اور دیکھے کہ ناظر اور منظور دونوں متحد ہیں اور وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ناظر ہے جیسے ناظر منظور کو اور نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یا هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ کا ملاحظہ ہاتھ سے نہ دے۔ جب یہ یقین جان لے کہ اب راستہ مل گیا اور راہ راست پر استقامت

حاصل ہوگئی کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ وَاِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ تجلیات اسماء افعال کو نظر باطن سے دیکھے۔ شغل معین یہ ہے حٓ نٓ مٓ حٓ سے مراد حاضری ہے اور نٓ سے ناظری اور م سے معی جب اس عمل سے گزرے تو اصول مشرب شطار میں قدم رکھے اور تحقیق مراتب الٰہی اور کونی کے مرتبہ جامع میں کہ جمع الجمع ہے تصحیح کرے کہ اسماء کونی کا ظہور اسماء الٰہی کے برابر میں مسلوب ہے۔ اسماء الٰہی بصورت کونی ایجاب ہے اور بغیر اصول مشرب شطار کے کہ وہ وسیلۂ وصول الی اللہ ہے نہیں پایا جاتا اور نہ متحقق ہوتا ہے اور حالت وجدانی اس مشرب والوں کی حالت سالک اتصال وانفصال ومشاہدہ ومعائنہ ومکاشفہ ودرجات وغیرہ وغیرہ سے معرّا ہے اور وجود اور شہود اور علم اور نور سب اسماء میں موجود ہے غیر میں نہیں ہے۔ نظم

زغیرت غیر را در لا در آرد نماند غیر الا ہو بر آرد

جس قدر حال اور صدق احوال کے لکھنے کی طاقت تھی لکھ چکا اب مشرب شطار کا حال دریافت کرنا چاہیئے آ ل م ذات ذوالجلال والجمال سے ہے الف اللہ لام جلال میم جمال اور ذات حق صفت جلالی اور جمالی کے ساتھ متصف ہے اور یہ مرتبے مرتبہ ذات میں ہیں نہ مجہول النعت میں اور ذات حق پردہ جلال وعظمت میں محتجب ہے اور جمال کبریائی ظاہر ہے اور حضرت جلال کو اعلیٰ درجہ کا جمال اور حضرت جمال کو اعلیٰ درجہ کا جلال حاصل ہے۔ اور جلال جمال میں مندرج[2] اور جمال جلال میں مندرج[3] ہے۔ اور کبھی ذات اور مصدر جمیع اسمائے صفات بھی جلال میں داخل ہو جب حضرت جلال ظہور کرے جمال برزخ کرے تاکہ نور حضور اپنے ظہور کو فقدان سے خالی دیکھے اور جب حضرت جمال ظہور کرے جلال کو برزخ کرے تاکہ استیلائے ہستی کو فقدان میں ڈالے اور اس مرتبہ میں ذات تقدس وتعالیٰ کی تجلی ہوتی ہے۔

---

[1] یعنی تجلیات الٰہی عین آئینہ اشکال میں ایجاب ہے ۱۲ منہ [2] مندرج ایک شے دوسری شے میں محو ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ شکر شیر میں اگرچہ اس کا اثر ذائقہ سے معلوم ہوتا ہے مگر بظاہر اس کا وجود محسوس نہیں ہوتا ۱۲، [3] مندمج ایک شے دوسری شے میں ایسی محو ہوجاتی ہے کہ نہ اسکی ذات محسوس ہو نہ صفات جیسے کہ مثل مشہور ہے۔ آنچہ در کان نمک رفت نمک شد ۱۲

نظم در تہ جلبات عشق مست و شہ خفتہ اند — مست نکردی بعین عین بلا گفتہ اند

پھر ہم ان کے عکس کا نشان دیتے ہیں جب حضرت جمال بکمال آراستہ ہو نور اور تجلی ظاہر ہو کیونکہ حاجب ہے۔ اور حضرت جلال قرب اور بعد رکھتا ہے کیونکہ کاشف ہے اور دونوں دبدبۂ ذات میں مستہلک ہیں۔ **رُباعی**

بلائے نہ سپر دو گوہر مدوّر راند — کز نور شان دو عالم و آدم منور اند

ہستند و نیستند و نہانند و آشکار — چوں ذات ذوالجلال نہ جسم و نہ جوہر اند

اب دوسری رمز سننی چاہیئے میم جمال کو من کل الوجوہ برزخ اور تصور اور واسطہ اور رابطہ کہتے ہیں۔ اور یہ چار دل نام مرشد کے ہیں اور مرشد دو قسم پر ہے صغریٰ و کبریٰ اور میم جمال میں دونوں صفتیں قائم ہیں وحدت[1] صرفہ اور وحدت[2] جامعہ صوفہ جانب ظاہر اور جامعہ جانب باطن صرفہ والد اکبر تمام ارواح۔ جامعہ والد اصغر تمام اجساد۔ اور جو منجملہ و اجساد کے انسان کامل ہو اس نے آدم کا حکم پایا اور برزخ صغرا ہوا اور جب برزخ صغریٰ ہوا کبریٰ کو پایا اور اپنی اس یافت کی وجہ سے کبریٰ ہوا۔ پھر بہر دو وجہ مواجہ حق ہوا برزخ کبریٰ اصل سے بیگانگی رکھتا ہے اور درمیان میں واسطہ نہیں ہے جو کچھ ماہیت تھی ظاہر کی گئی اب وجہ حال کی معلوم کر۔ جس وقت سالک نے برزخ[3] صغریٰ و کبریٰ کو ظاہر باطن میں قرار دیا دونوں صورت میں حق بین ہوا اور کمال طرفین حاصل کیا مگر خود کو نہ پایا ہنوز ذات سالک ناقص ہے اس نقصان کو صفات[4] سے جبر کرے اور خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ کا بعین ملاحظہ کرے تاکہ یہ سر روشن ہو اور وہ ایک ہر ایک کے ساتھ ہے مگر کوئی کسی میں نہیں۔ ایک ایک سے علیحدہ ہے جو کچھ اشارہ تھا عبارت میں آگیا۔ اور عبارت عین اشارت ہے خلاصہ خالص سے کہ وحدت خاص ہے۔ اخلاص کیساتھ جان (یَا غَا صِیۡ) جب وصول اصل موصول ہو جائے تو تجلیات اسمائے

---

[1] یعنی مرتبہ وحدت اس سے حقیقت محمدی مراد ہے ۱۲ [2] یعنی مرتبہ وحدت کہ اس سے حقیقت آدم علیہ السلام مراد ہے ۱۲

[3] یعنی اپنے ظاہر کو برزخ صغریٰ اور باطن کو برزخ کبریٰ قرار دے ۱۲ [4] اس شغل کی صورت یہ ہے کہ الف سے مراد ہے اللہ کی ذات حق تعالیٰ، جو صفات جلال کیساتھ متصف ہے اس کو اپنے باطن میں تصور کرے اور وہی کو باندھ کر ملی

(بقیہ: اگلے صفحہ پر)

الٰہی کا ملاحظہ کرے کہ متجلی اور متجلی دونوں تجلی واحد ہیں یا صفات کا ملاحظہ کرے جاننا چاہیئے کہ ذات احد صمد ہے اور جوف سے بری ہے۔ اور وہی احد تجلی واحد سے متجلی اور متجلی کہے ہے اسم ذات و اسمائے صفات ذاتی و تقدیسی و تنزیہی و ازلی و ابدی و سلبی و ثبوتی اپنے اپنے مرتبے پر مستور ہیں۔ تقدیسی اور تنزیہی میں فرق لفظی باعتبار اسماء کے ہے معنی کوئی فرق نہیں۔

اس کا بیان سن۔ اسم ذات بغیر ذات کے اور اسمائے صفات ذاتی بغیر صفات ذات کے مفہوم نہیں ہوتے اور اسمائے تقدیسی ورا ذات مقدس اور اسماء تنزیہی بغیر تنزیہی اور اسماء ازلی و ابدی بغیر لا بدایت و لا نہایت کے اور اسمائے سلبی بغیر سلبیت کے اور اسمائے ثبوتی بغیر اثبات کے نہیں ہیں تقسیم اسماء بھی باعتبار جلال و جمال و اشتراک کے ایک تفصیل رکھتی ہے۔ جو کچھ بیان اسماء کا تھا کیا گیا اب حالات وجدانی جاننے چاہئیں جاننا چاہیئے کہ ذات کی تجلیٰ ہوتے ہی متجلی اور متجلی لہ اور میں تجلی واحد ہو جاتے ہیں دیکھنا اور جاننا درمیان سے اٹھ جاتا ہے جب تجلی ذات ایک دفعہ جلوہ گر ہوتی ہیں تو کبھی ہست ہوتا ہے کبھی نیست اور کبھی باہم اور کبھی بے ہم جب تجلی صفات ظاہر ہوتی ہے سراسر ایک سر ظاہر ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ میں ظہور

مستغرق ہو کر کچھ شعور باقی نہ رہے پھر جب اس مقام سے اترے تو کچھ شعور ظاہر ہوا اس وقت مقام برزخ کبریٰ کہ وحدت صرف اور حقیقت محمدی ہے یہ تصور کرے کہ وہی ذات جو صفات جمال و جلال سے متصف تھی میرے باطن میں آئی اس وقت اپنے حواریوں کو کھول دے مگر آنکھ بند رکھے یہاں تک کہ اس مقام میں سکون ہو جائے پھر جب اس مقام سے اترے تو اسوقت آنکھیں کھول دے جس سے مراد برزخ ہے پھر اپنے پیر پر نظر ڈالے اور اپنے ظاہر کو کہ برزخ صغریٰ اور وحدت جامعہ اور حقیقت آدم ہے قرار دے اسکے بعد جو صفت کہ ظاہر ہو حس سے علاوہ صفات سبعہ ذات الٰہی سے ہے کہ اسکو بطریق قرب نوافل اپنے اور ثابت کرے کہ ساری شنوائی اور دانائی اور بینائی اسی کی جانے اور خلق آدم علی صورتہ کو بعین معاینہ کرے تاکہ جمیع اسرار باطنی اس پر منکشف ہوں اور حقیقت انسانی سے ترقی پاکر حقیقت محمدی میں عروج کرے پھر اس مقام سے ترقی پاکر مرتبہ ذات مطلق پر پہنچے اس طریق سے مشغولی کرے اور مراتب ترقی و تنزل کی سیر کرے ۱۲

حاشیہ صفحہ ہذا ؎ یعنی یہاں وجود مضاف بغیر مضاف الیہ کے نہیں ہے ۱۲ مترجم۔

اسی جسم سے مرتبط ہوتا ہے مگر غایت ظہور سے ظاہرا معلوم نہیں ہوتا۔ یہ مرتبے دیکھے اور جانے نہیں جاتے۔ مگر نظر حق سے۔ جب تجلی ذاتی ہوتی ہے تو اس وقت شعور صفات ضروری نہیں۔ مگر جہاں تجلی صفاتی ہو وہاں شرط ہے کہ بغیر ذات کے نہ ہو۔ اور یہ مشغولی اس جماعت کی ایک طرح پر نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ذات وصفات میں محو ہے جو کچھ اسماء صفات اور اطوار حالات سے تھے لکھے گئے۔ اب طریق اشتغال علی الترتیب جاننا چاہیئے ہر حال میں مراقب رہے اگر چاہے کہ نشان بے نشان کو اپنی شان میں نشان کرے الف وصاد کو مع جیم اپنے میں تصور کرے اور اس طرح مشغول ہو کہ جوشش حکم روحانی کا رکھتی ہے صفات رحمانی سے متصف ہو جائے اس صورت سے ا ص ج اگر چاہے کہ مرتبہ تلوین وتمکین ذاتی حاصل کرے چاہیئے کہ صفات امہات میں مشغول ہو تجلیات مختلفہ سے محفوظ ہو اگر بے خود ہے با خود ہے اگر با خود ہے بے خود ہے ان تجلیات میں ایسی تجلی ظاہر ہو کہ با خود بے خود کچھ نہ رہے اور نابود ہمیشہ نابود ہو باقی حال عمل سے روشن ہوگا۔ ب ا ص ص ب ع ث ی م ق آ ید ذ ق خ ن س د اگر واصل اصل تقدس چاہے تو اس وقت گاہ بیگاہ اسمائے تقدیسی کا ملاحظہ کرے تاکہ الوان فعلی اور انفعالی جو اس میں ساری ہیں مرتفع ہو جائیں اور ہمیشہ اس صورت سے متفکر رہے ب ا ص ق س س م ل د ق ح ن ش۔

جب سالک پر تجلیات اسمائے مقدسہ ظاہر ہوں اور حالت بشریت مسلوب تو ہمیشہ اس کی نظر ورا الورا پر ہو مگر جو کچھ نظر آئے اس کا متلاشی ہو لیکن اس تلاش میں اپنا شعور باقی رہتا ہے اور یہ ورطہ سخت ہے اس سے باہر نکلنا مشکل کام ہے چاہیئے کہ روشنی قلب سے اسماء تنزیہی کی اس صورت سے فکر کرے کہ سوائے عظمت ذات کے بینندہ ودانندہ دونکا بالکل شعور نہ رکھے ب ا ص ع ث ج ح م ع د م د ق ح ن ش۔ اگر سالک چاہے کہ اپنے کو بے نشان دیکھے خلا اور ملا اس کی آنکھوں سے دور ہو جائے تو اسوقت اس کو چاہیئے کہ اپنے اختیار سے ناپیدا ہو کیونکہ پیدائی

لہ صورت اس شغل کی شل صفات تقدیسہ معلوم کرے ۱۲۔

اور نہ پیدائی سب تجھ ہی سے پیدا ہے اور وُہ ظاہر و باطن ہویدا۔ پس اس وقت معنٰی اسمائے ابدی میں مشغول ہو اس صورت سے ب ا ص ا د ا ا ب ظ ق ب م د د ن ح ن ش اور جب تمام عوائق اور علائق سے آزاد ہونا چاہیئے اور سوائے اس کے اور کوئی صورت ملحوظ خاطر نہ ہو تو جو کچھ غیر ہو اس کے سامنے سلب ہو جائے جو کچھ ذات میں دیکھے ایجاب پائے۔ تمام اسمائے ایجابی کو مرتبہ سلبی میں سلب دیکھے اور تمام مراتب سلبیہ کو اپنی جگہ میں پائے اس وقت اس کو چاہیئے کہ اسمائے سلبی میں مشغول ہو اس صورت سے ب ا ص ح غ ہ م ق ع د ق ح ن ش جب سالک چاہے کہ اسمائے ثبوتی[1] کو عالم شہادت میں مشاہدہ کرکے اور انفعال کا اثر اس میں موثر نہ ہو اور ہر شے میں متصرف حقیقی کا تصرف معاینہ کرے اس کے سوا کسی کو متصرف نہ دیکھے تو اسمائے ثبوتی میں مشغول ہو اس صورت سے ب ا ص م م ح ب د ق ح ن ش۔

ب اص م غ ق و ہ رق ح ن ش	ب اص دحم م د ق ح ن ش
ب اص ف ق ب ح ہ دق ح ن ش	ب اص م م م دم دق ح ن ش
ب اص م م ح ع ش دق ح ن ش	ب اص م دب ت م دق ح ن ش
ب اص ح ح غ ح ح دق ح ن ش	ب اص ع ہ م ہ م دق ح ن ش
ب اص ك ب م دح دق ح ن ش	ب اص م م ض ن ن دق ح ن ش
ب اص دم ب ش ح دق ح ن ش	ب اص ہ ھب د ص دق ح ن ش

جب صوفی باصفا یعنی سالک مسالک مرتبۂ جمع الجمع دریافت کرنا اور اس مرتبہ پر پہنچنا چاہیئے تو اسم جامع[2] میں مشغول ہو اس لئے اس کی ذات غیب مطلق اور

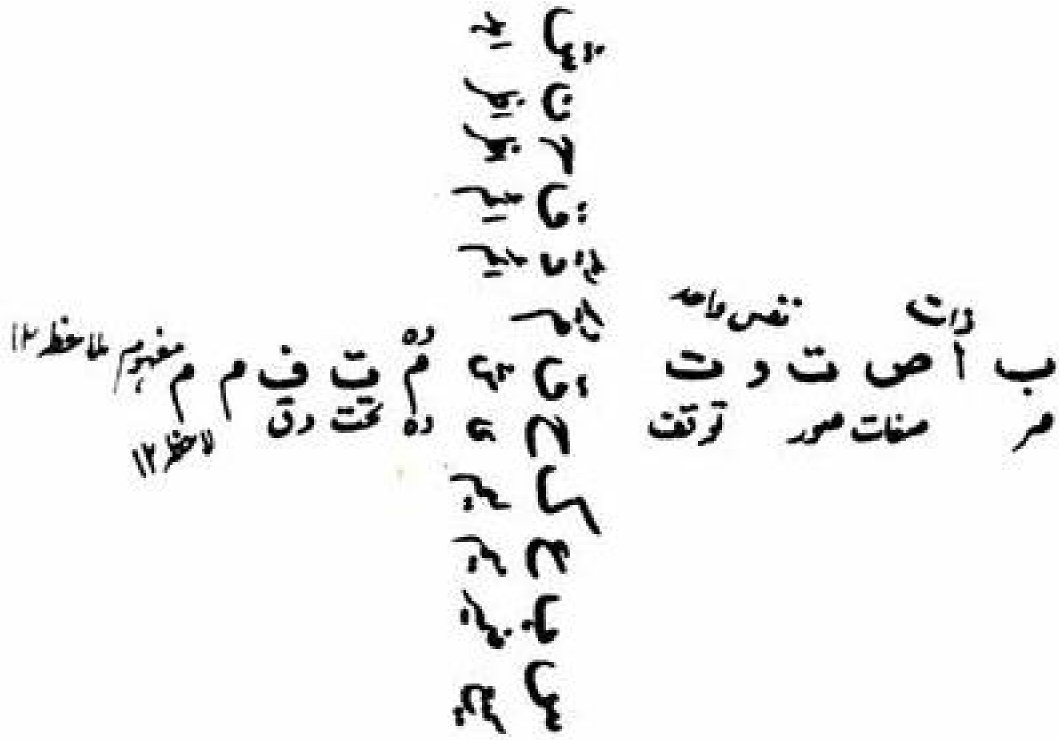
[1] اسمائے ثبوتی کے ذکر کے دو طریقے ہیں اول یہ کہ اپنے آپ کو بہر صفت موصوف کرے یعنی تمام لوازمات ملکی کو اپنے میں لیکے اپنی سلطنت خداداد پر متصرف ہو جائے اور پھر جس صفت پر پہنچے اور جو آئندہ مفہوم ہو اور جو ملاحظہ کرے اس سے اپنے کو موصوف کہے دوئم یہ کہ ہر مقام پر اسم ذات کو ایک صفت سے موصوف کرے جو اس مقام کے مناسب ہے مثلاً اللہ باللہ مُعْطِیٌ اللہ خَالِقٌ اللہ بَارِیٌ۔ اللہُ شَاھِدٌ اللہُ نَاظِرٌ علیٰ ہذا القیاس یہاں تک کہ اسم ذات کو بہر صفات موصوف کرکے فقط اسم ذات پر آجائے اور سوائے جلوۂ ذات کے کچھ نہ دیکھے ۱۲ [2] شغل جامع کی صورت (بقیہ اگلے صفحہ پر)

شہادت مطلق کی جامع ہے طریق شغل یہ ہے۔ ب ا ص ج ظ ب د ق ح ن ش
اگر سالک مراتب احدیت اور وحدیت اور واحدیت اور شیون اسمائے الٰہی
اور اعیان ثابتہ کی تحقیق کرنا چاہے کہ انہوں نے ظلّ وحدت ثانیہ میں حسن غیب و
شہادت کے ساتھ پوری طرح تفصیل کیونکر پائی اور تجلی ذات وصفات عین وجود
میں ہے (یعنی فی نفسہٖ ھُوَ ھُوَ کے درجہ میں قائم ہے) یا تکوین کے تحت میں
صورت پذیر ہے۔ تو چاہیئے کہ دوازدہ[1] رکن ظاہری و باطنی میں مواظبت کرے اسطرح کا اصول

(بقیہ حاشیہ) یہ ہے کہ پہلے اپنے طریق تصور یعنی کو برزخ صغریٰ وکبریٰ کرے اور اس ذات کو جو غیب و شہادت دونوں کی جامع ہے اپنے میں پیدا کرے پھر نگاہ پھیر کر گوشۂ چشم سے موجودات کی طرف دیکھے اور جمع کا مرتبہ فکر میں لائے کہ یہی ذات جامع تمام اشیاء میں ظاہر ہے اس کے بعد آنکھیں بند کرکے مرتبہ جمع الجمع کا دل میں ملاحظہ کرے (کہ تمام اشیاء اسی مرتبہ میں فانی ہیں) تاکہ نتیجہ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ؇ حاصل ہو۔۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] دوازدہ رکن جمالی کے شغل کا طریقہ یہ ہے کہ مربع بیٹھے اور سینہ کو اعتدال کے ساتھ رکھے پھر نیچے کو کرے الا کو زبان سے کہے اور ھو کو ناف کے نیچے سے اوپر کو کھینچ کر حبس دم کرکے دماغ تک پہنچائے مگر ھو کے کھینچنے میں شدت نہ کرے (کہ شست رکن میں مذکور ہے) اور اللہ کو ان صفات سے متصف کرے اور اسی صدائے ھو میں ہر ایک صفات کا ذکر کرے اور یہ فکر مفہوم ملاحظہ کیساتھ ہو اس طرح کہ اول اسم ذات کو کشش حبس دم کے ساتھ کرے اور ہر صفت سے موصوف کرے اس سند سے کہ اللہ کہ سمیع است۔ اللہ کہ بصیر است اسی طرح شاہد تک پھر شاہد کو تمام صفتوں سے موصوف کرے دوسرا[2] طریقہ یہ ہے کہ اسم ذات کو صفت بعد صفت متصف کرے اس سند سے کہ اللہ کہ سمیع است۔ سمیع کہ بصیر است۔ بصیرے کہ علیم است علیمے کہ کلیم است۔ کلیمے کہ حی است۔ حی کہ حلیم است حلیمے کہ دائم است۔ اسی طرح شاہد تک پہنچائے پھر شاہد کو تمام صفتوں سے موصوف کرے مگر اس نزول میں شاہد کو صفت بعد صفت موصوف نہ کرے بلکہ اس طرح کرے شاہد کہ حاضر است شاہدے کہ قائم است اسی طرح سمیع تک۔ تیسرا طریق یہ ہے کہ تمام صفتوں میں سے ایک صفت کو مقدم کرے اور اسکو تمام صفتوں سے متصف کرے اس سند سے اللہ کہ سمیع است۔ سمیع است۔ بصیرے کہ سمیع است۔ بصیرے کہ علیم است اسی طرح شاہد تک پھر شاہد کو تمام صفات سے موصوف کرے چوتھا طریق یہ ہے کہ اسم ذات کو ایک ایک صفت سے متصف کرے اور جب صفت عالی پر پہنچے اسم ذات کو اس صفت سے متصف کرکے کشش کو ام الدماغ تک پہنچائے اور سانس چھوڑے تو خود ان صفات سے متصف ہو جائے پانچواں طریق یہ ہے کہ ذکر فکر میں مشغول ہو کر حبس دم کر

ظاہری (یعنی ارکان ظاہری) سے قدم معرفت کیساتھ معارج صفات پر عروج کرے اور شاہد تک پہنچے (اور وجود کو عین شاہد دیکھے اور اپنے سے فانی ہو جائے) پھر عین شاہد سے مراتب باطنی میں (کہ برزخ ہے) دقیقہ تحقیق کے ساتھ نزول کرے اور اصل سے واصل ہو (طریق نزول میں یہ پہلا تنزل ہے) اور عروج و نزول کے طریقہ کا خیال رکھے۔

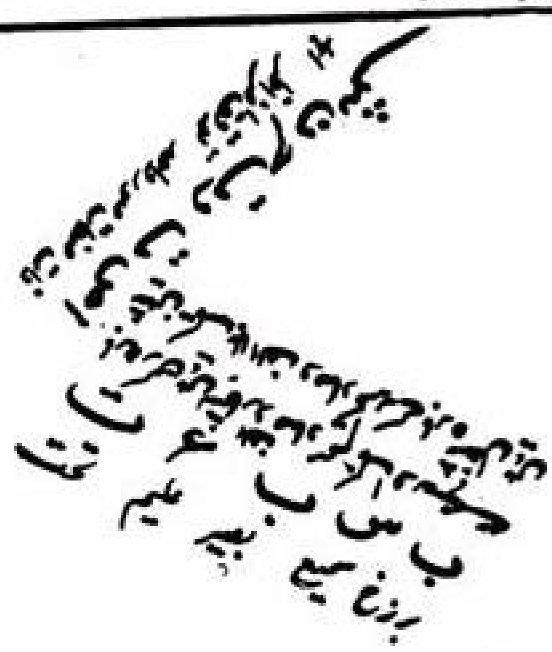


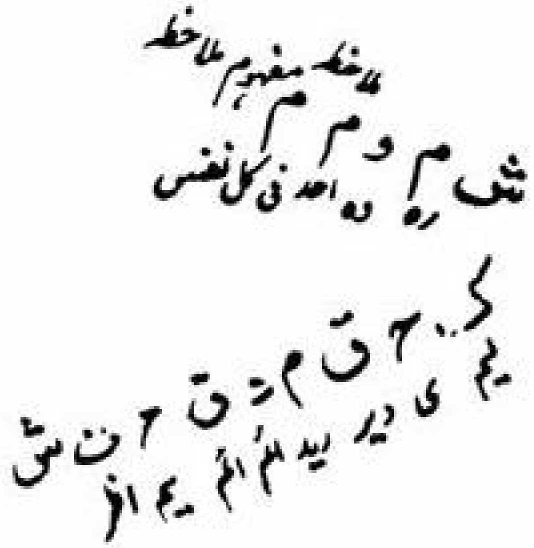
نیز ان بارہ رکنوں میں بارہ شغل ہیں جو مرشد کامل و عامل سے روشن ہوں گے ان سے دو ذکر و دو فکر بارہ رکن کے تحت میں یہاں بھی بتفصیل ذکر کئے جاتے ہیں۔

سند ذکر | ہر رکن میں حبس دم کرے اور باقی ارکان سے متصف ہو کر صفت کمال کو موجود دیکھے (مثلاً اوّل رکن میں حبس دم کرے۔ تو باقی گیارہ رکنوں سے متصف ہو کر صفت کمال کو موجود دیکھے اسی طرح دوسرے رکن میں حبس دم کرے۔ وعلیٰ ہذا)

ایضاً حبس دم کرے اور ایک ایک رکن کو بارہ رکنوں میں سے ورد زبان کرے اور برزخ کا تصور باندھے اس طرح کہ اس کا نقش آنکھوں میں کھنچا رہے اور اتنا ذکر کرے یعنی رکن کی اتنی تکرار کرے کہ زبان بند ہو جاوے اور فکر تک نہ رہے

(بقیہ حاشیہ) کے کسی صفت کا صفات میں سے ورد کرے اور آنکھیں فکر مرشد میں کھلی رکھے یا اس صفت کے معنی سے اپنے آپ کو متصف کرے یا ہستی مطلق پر نظر رکھے کہ مالا مال ہے ۱۲۔





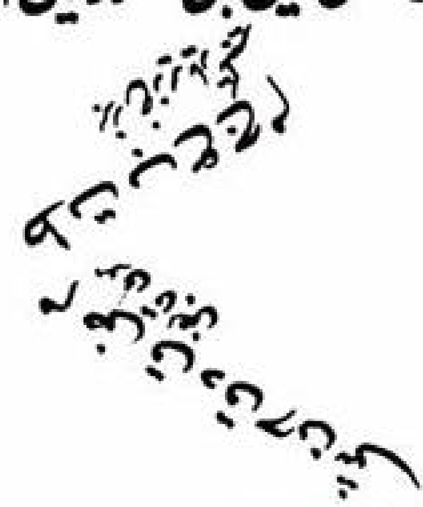
سند فکر چاہیئے کہ سہ پایہ امہات فکر کو بقدر حصُول مراتب تصور کرے (یعنی موافق جس مرتبہ میں ہو اپنے مرتبہ کے موافق تصور کرے مِنَ اللہ یا باللہ یا مع اللہ حضور رکھے

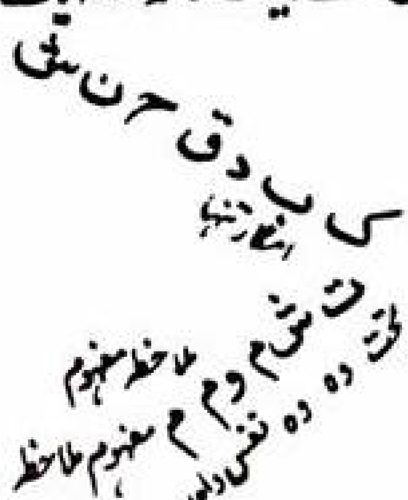
سمیع بصیر علیم

ایضاً سہ پایہ ذاتی کو وحدت وجود کے ساتھ موجود جانے اور مراتب تفصیل معلوم کرے کبھی قرب نوافل کبھی قرب فرائض اور کبھی نہ وہ نہ یہ جیسے بیان مین عیاں دیکھے گا

حاضر ناظر شاہد۔

اگر سالک چاہے کہ تنزل کے تمام مراتب اس کے دیدۂ بصیرت میں نہ گزریں اور فقط ذات کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ الْأَوْجُهَهٗ کو اپنے عین کے مواجہ میں پائے اور استغنا ذات کا ذات کے ساتھ دیکھے نہ غیر کے ساتھ (اس شغل میں ایک حالت ایسی پیدا ہوتی ہے کہ ہستی مطلق کو تجلیات ذاتی وفعلی کے ساتھ مختلف رنگوں سے رنگین دیکھے گا مگر اس مشاہدہ میں سوائے ہستی واحدہ کے جو تجلی بذات اور اسماء وصفات سے مستغنی ہے۔ کوئی اثر انفعالی نہ ہوگا) تو چاہیئے کہ بارہ رکنوں میں عمل کرے جو اشغال اوّل مذکور ہوئے ہیں وہی اس میں بھی منظور ہیں ان میں سے ایک ذکر اور ایک فکر لکھا جاتا ہے۔





سند ذکر | یہ ہے کہ ناف کے نیچے سے ہو نکالے اور اس ہو میں ارکان مذکورہ کا تصور کرے ام الدماغ تک پہنچائے جب وہاں قرار پکڑے تصور کو چھوڑے اور صدائے ہُو کی سختی میں ھو کا فکر کرتے ہوئے صعود کرے عین ھو ہو جائے گا۔

سند ذکر | نہ پایہ اسمائے مربوطہ کا علیٰ وجہ التحقیق ملاحظہ کرے۔ ع ج م

اگر صوفی وقت چاہے کہ لطیف وکثیف کا جو بند ظاہر زیبی ہیں بار پائے بند ہے پہنچانے شعر زن سمئے لامکان وزین سوئے کائنات: پیوند ایں دو واسطہ کا لگا جیست چاہیئے کہ شغل ملفوف میں مشغول ہو لف لغت میں لپیٹنے کو کہتے ہیں تو یہاں اس کو کیا مناسبت ہے؟ اس کی وجہ مناسبت بالترتیب بیان کی جاتی ہے۔ جاننا چاہیئے کہ یہ وجود موجود جب کتم عدم میں تھا تو عالم کے اعتبار سے بابُود اور معلوم کے اعتبار سے نابود تھا جب تیغ عالم سے علم اور معلوم دونوں کا ظہور ہوا تو وجود معلوم ظاہر ہوا نیز جاننا چاہیئے کہ وجود عالم ہمیشہ سے نابود ہے اور وجود معلوم ہمیشہ نابود اور علم عالم اور معلوم کے درمیان ایک واسطہ ہے گویا وجود معلوم کی ہستی وجود عالم سے متصور ہے اور وجود عالم عین وجود ہے۔ جب وجود معلوم میں خوب غور کرے گا تو یہی وجود عالم وجود معلوم حقیقت اضطرار اور افتقاد اور خرق اور التیام کو قبول کرتا ہے اور یہ وجود اسمار پر عارض ہے مگر بلا اسمائے کے نمود اور بلا وجود کے وجود غیر ممکن ہے۔ اس کی ماہیت اور حقیقت سمجھنا چاہیئے کہ حق تعالیٰ کا بے خلق کے ظہور نہ تھا اور خلق کا بے حق کے وجود نہ تھا یعنی ظہور کے اعتبار سے خلق عیاں تھی اور حق نہاں اور بطون کے اعتبار سے حق عیاں ہے اور خلق نہاں خلق کی سیر کرے گا تو حق کی طرف دیکھے گا اور جب حق کی سیر کرے گا تو خلق کیطرف بہتر پائے گا پس مضمون فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ظاہر ہو گا۔ رجب یہ امتیاز فیما بین علم و معلوم و خلق و خالق معلوم ہو چکا تو جاننا چاہیئے کہ) اس کی بنیاد و نہاد (یعنی خلق کی بنیاد

---

[1] یعنی وجود خارجی سے معدوم تھا نہ معدوم مطلق کہ وصف شریک باری تعالیٰ ہے [2] یعنی ہستی حق کے ساتھ علم حق میں بلکہ عین حق تھا اور عالم کے اعتبار سے یہ معنی کہ ذات عالم ہستی عالم تھی [3] یعنی وجود خارجی سے نابُود تھا۔

بنیاد اقرب ہے اور سرا ور صفت عین حسن محامد ہے جس طریقہ سے جائے گا پائے گا الا اصل کی ماہیت اس اشارہ سے معلوم کرنی چاہیئے۔ اشارہ یہ ہے۔

علی الاعلیٰ علم العلیم اکبر الکبیر اقرب القریب الطف اللطیف اکرم الکریم انور النور

ع ی ع م ک ہ ق ب ل ف ك م ن ہ

علی الاعلیٰ علیم الاعلم کبیر الاکبر قریب الاقرب لطیف الالطف کریم الاکرم نور الانور

دُوسرا طریق | آن ان ذم م ی ہم ع م اگر سالک ارادۂ باطنی چاہے تو اخوات میں قدم رکھے تاکہ حقائق اشیاء جو اس کے ضمیر یعنی دل میں چھپی ہوئی ہیں۔ ظاہر ہوں اور ان کے ساتھ ہمدمی حاصل ہو۔ اخوات کو اخوت سے لیا ہے اور اسماء میں اگرچہ تضاد کی نسبت ہے مگر اصل کے اعتبار سے اخوۃ رکھتے ہیں۔ ظہور تجلیات مختلفہ کے اعتبار سے ظاہر و باہر ہیں (یعنی اسماء میں تضاد کا بالا عتبار اور اخوت کا بالاصل ہونا اس سے ظاہر ہے کہ تجلیات کا ظہور مختلف طریقوں سے ہوتا ہے اور تجلی من حیث التجلی ایک چیز ہے) اے مدقق جب تک تو محقق نہ ہو گا تجھ سے معرفت کا حق ادا نہ ہو سکے گا۔ اور جب تک تجھ کو کامل معرفت نہیں حاصل ہو گی اور کیفیت ازل عیاں ہو گی۔ ہر شے کے حقوق کا ان کے محل میں پہنچنا بہت مشکل ہے۔ واضح ہو کہ ہر مرتبے کے لئے ایک مرتبہ معلوم ہے۔ خواہ تجلی ذات کیساتھ ہو خواہ تجلی صفات کے ساتھ اگر یہ نہ ہو تو مراتب اور مقامات کا طے کرنا اور تجلی ذات و صفات کسی مقرب کو حاصل نہ ہو۔ ملک سے مرتبہ احدیث تک ہر مرتبہ اپنی ایک صفت خاص کے ساتھ موصوف ہے اور بقدر تقید مراتب علیہ اور عینیہ کی صورت میں متجلی ہوتا اور ہر مرتبہ میں شہادت مشہود کے سوا نہ فقدان ہے نہ وجود نہ عین نہ غیر۔ مرتبہ شہادت کے سوا کوئی مرتبہ حسن خیر نما نہیں اور تمام مراتب بہ نسبت عالم کے ہیں اور شہادت اور یہ نسبت معلوم۔

۱؎ اعلی الاعلیٰ عروج ہے اور اعلی الاعلیٰ نزول یعنی ہی عالم العلیم عروج ہے۔ علیم الاعلم نزول الخ۔ ۱۲۔

۲؎ جیسے حی اور ممیت اور رحیم اور قہار وجود کے اعتبار سے اشیاء ہیں اور مرتبہ ذات میں حی عین ممیت ہے اور رحیم عین قہار ہے اور اس مرتبہ کو شیونات ذاتیہ کہتے ہیں۔

اور ظاہر باطن اسماء کے ساتھ ہست نما ہیں ذات مطلق بلا کسی سبب کے بے صفت
مصمت ہے اور وجود قابلیت اسماء کے سبب محل و مقادیر میں متجلی ہے ۔ حکمۃ اور ہر شے
کا ظہور صور اسماء میں ہے اور رنگ ملاحت وجود سے منظور ۔ اور طلعت وجود نہ ہو تو
نیست ہست نما بن جائے اور قابض و مقبوض کی صفت پر نہ ہو کیونکہ یہ عارض وجود ہے
عوارض اسماء کے سبب معروض تجلیات اسماء سے متجلی ہے ۔ اگر اسماء نہ ہوں معروض کا
نشان نہ رہے اور اسماء ہر آن آپس میں الٹتے پلٹتے رہتے ہیں اور ایک کو دوسرے
پر غلبہ بھی ہو جاتا ہے ۔ ان کو کسی صورت قرار نہیں اور اسماء کی صورت اشیاء کونی کی سی
ہے اگر اشیاء پردہ انداز نہ ہوں تو اسماء کی تجلیات مختلفہ ہرگز ظاہر نہ ہوں ۔ وہ
حسن ملاحت میں اور یہ وصف عروض میں سرگرداں ہے ۔ اے عقلمند طالب اگر عقل
رکھتا ہے تو بود اور بودن ۔ اور بودگی اس میں سمجھ ۔ اور بود و نابود ہمیشہ ، ظاہر و باطن
اسی کی بودگی میں جان ۔ معدوم میں بودگی جاننا زیبا نہیں ۔ بود کی بودگی دریافت
کرنا زیبا ہے اور جہانیاں میں نظر کر کہ جو کام ہے بجز کاردار کے نہیں ۔ ہر کام اور
فعل اسماء سے جاری ہے اور تمام صفات خالی خلا اور ملا میں اختلاط باہمی رکھتے
ہیں ۔ اور خود میں قولاً و فعلاً محجوب ہوتا ہے کہ فاعل کو نہیں دیکھتا اگر فاعل کو جانے
فعل کو دیکھے کہ بغیر تصرف متصرف کے تصرف نہیں ہوتا اس کی ترتیب معلوم کرتا کہ
غلطی میں نہ پڑے ان فی ھذا الشغل یکون تسعۃ وتسعون ملاحظۃ وفی کل
ملاحظۃ تسعۃ ابطن یعنی اس شغل میں ننانویں ملاحظے ہیں اور ہر ملاحظے میں ۹
بطن ہیں ۔ حاصل یہ کہ اسماء توفیقی ننانویں ہیں اور ہر اسم کی ترقی و تنزل کے اعتبار
سے ۹ بطن ہیں ۔ اس اشارہ سے سمجھے کہ ذات حق تعالیٰ کی نو صفتیں ذاتی ہیں اور
نو میں سے ایک تو تنتق عظمت میں ہے اور دوسری کمال کبریائی میں اگر یہ دونوں نہ
ہو تو یہ ساتویں منور نہ ہوں گے ۔ اگر یہ ساتوں نہ ہوں تو دوسری صفتیں ظاہر نہ ہوں[1]
اس اشارہ سے بنظر تحقیق دیکھ تتن سا ح ع ق م ک ب مئ جو چیز پچھاہے

[1] یعنی اگر اشیاء کوئی مظہر نہ ہوں تو اسماء کا ہرگز ظہور نہ ہو اگر آئینہ نہ ہو عکس شہود ہرگز شاہد نہ ہو ۱۲۔

عزت (یعنی شیونات ذاتیہ) میں سے ظاہر ہوتی ہے[1] فعلی ہو یا انفعالی اگر سالک مجذوب ہے تو اس کی خلوت گاہ ہبوط دمعود میں با آثار دبے آزار ہوتی ہے جو کچھ دیار و یار عیار میں ہو قطع اشارت سے پہچانتے اور اگر مجذوب سالک ہے تو اول اس پر سالک کا حال بتمامہ صادق آوے گا اور افعال و احوال میں محقق اور مدقق ہوگا۔ اور اگر مجذوب مجرد ہے تو اسمائے افعالی کو وجود مطلق کے ضمن میں تصور کرے ہر آن کچھ نظر آئے گا متلاشی پائیگا اور کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهٗ کا ظہور ہوگا اگر سالک مجرد ہے اسمار صفات ذاتی وافعالی کی یاد میں رہے اس کو مغفرت نصیب ہوگی۔ اور جس صفت افعالی کو صفت ذاتی سے قریب سمجھے اس کو مبدا بنائے پھر صفات مذکورہ میں ترتیب دے۔ اس ذکر میں اس طرح متفکر ہو کہ ذکر مذکور ہو جائے اور مذکور ذاکر۔ پھر اس مرتبہ میں قدم رکھے کہ ذاکر مذکور کچھ نہ رہے اور اللہ الاحد اور اللہ الصمد اس کے حال کا شاہد ہو جائے۔ شغل اخوت یہ ہے ۔ ق ذ ج ق ظ ب غ ن ھ ب ب جب اخوت تجھ پہ غالب ہوں یعنی استیلاء ہستی کا ظہور ہو تو اثر ہستی تجھ کو نیست کردے اور جب تو اس درجہ میں قدم رکھے اگر بغیر ارادت کے ہے تو مرتد اور زندیق ہو جانے کا گمان ہے کیونکہ خلوت در انجمن ایک ذات ہونے کو کہتے ہیں (اور سر پایہ میں ظہور کا اشارہ ان تین حرفوں سے کرنا اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ ان کی اضافت ذات کی طرف کی جائے) اس جگہ پر دیدۂ بصیرت سے دیکھنا چاہئے کہ ذات ذات سے ظاہر اور ذات سے ناظر اور منظور ہے اور شاہد اور مشہود کو عین مشہود ملاحظہ کرے۔ خلوت درانجمن یہ ہے ح ف ش جب سالک اپنے حال پر وثوق پائے تو کبھی کبھی اپنے طور پر ترقی اور تنزل پر نظر کرے اور تعلقات ہفت صفات ذاتی کا تتبع مراتب میں نگران رہے اور صفات

---

[1] یعنی تجلی وجود میں مغلوب ہے اور سوائے ایک وجود اس کے شہود میں نہیں ہے نیز جاننا چاہیے کہ محققین کی اصطلاح میں اس کو فنا نہیں کہتے ہیں کہ شہود حق اس پر غالب ہو اور حق سبحانہٗ کو ظاہر دیکھے اور خلق کو باطن گویا خلقت اس کی نظر میں مثل آئینہ کے ہو ۱۲۔

افعالی اور جوادنی اس کے تحت میں ظاہر ہو اس کو عیاں دیکھے اور جو کچھ اسم اور رسم سے حاصل ہو اسی طرح ہر مرتبہ میں تعلم کرے عکس این ۔ آن ۔ اور عکس آن این ۔ اگر سالک اس عنوان سے کامل نہ ہو تو یقین جانے کہ اس کے مراتب میں نقصان ہے مراتب خمسہ یہ ہیں ھ ل ج م ن جب صوفی صفائی قلب کرے گا اور تمام جہان کو صفر دیکھے گا اور کسی مرتبہ میں ظاہر و باطن زنگار زیا نگار کا نشان تک نہ پائے گا تو جاننا چاہیئے کہ اب عین اور عکس عین سالک میں عیان ہے اور شاہد اس میں محو ہے یہ رب روحی ہے اور وُہ رب الارباب اس کو چاہیئے کہ ہمیشہ ہر باب میں دوام خیال ۔ باخیال رہے تاکہ ظاہر و باطن خبر حال سے مطلع ہو ۔ اس اشارہ پر ہوشیاری چاہیئے ۔

جس وقت سالک تمام مقامات طے کر چکے اور کمند جذبہ کے ذریعے سے مراتب علیا پر پہنچے تو پھر از سر نو طریق سلوک میں قدم رکھے اور سرے سے طریقت کو انجام دے اگرچہ حالت جذب میں تمام مراتب طے کر چکا ہے ۔ اور یہ اس خیال سے ہے کہ ایسا نہ ہو کہیں بیوقوفی اور غلطی واقع ہو اور ہر مرتبہ کو اس کے محل اور موقع میں رکھے یہ ہے ۔

ب ا ص م م م م م م اے سالک مالک جب تونے ملک جاوید پا لیا ۔ اور عین کو دریافت کر لیا تو اب ہوشیار رہ کہ مملکت میں بیداری اور غفلت نہ ہو جائے اور کارخانہ پر نظر رکھ کمال ہوشیاری کے یہ معنی ہیں کہ بادشاہ کی ولایت میں باغی نہ گھسنے پائے اور نہایت ہوشیاری سے آداب باطنی سے خبردار رہ ا د م م م م م م :

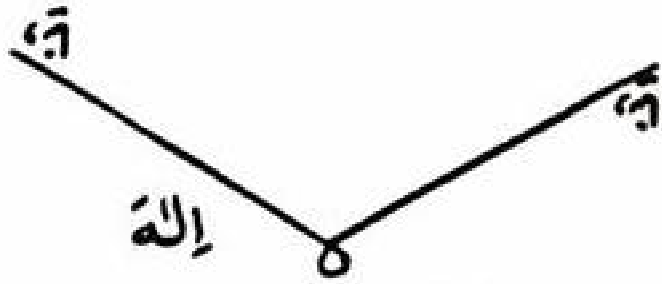
اے راہ کے تحقیق کرنے والے ہر دم ہر قدم آگاہ رہ لعد سمجھ کہ عالم علم میں ہے اور علم قائم بالذات ہے جب علم کا معلوم سے تعلق ہوا عالم وجود میں آیا ۔ یہ عالم میں ہے اور عالم قائم بالذات اس میں ایک لطیف معنی مضمر ہیں ابھی عالم علم میں ہے اور علم عالم میں یہ شہود ہستی وجود کو عارض ہے اور معروض مستقیم (یعنی بذات قائم ہے ، گویا اس معلوم کا علم عالم کا علم ہے تو عالم و معلوم دونوں کو ایک قبیلہ علم سے سمجھنا چاہیئے جب یہ فکر مستحکم ہو جائے تو سمجھ لے کہ ہر دم و ہر قدم سفر در

وطن حاصل ہوا کیونکہ عالم کا آئینہ معلوم ہے اور معلوم کا آئینہ عالم اور عالم و معلوم دونوں آئینہ علم میں حسن و طراوت نما ہیں ع ع ا ل م م ع ل و م الم م اے سالک راہ آگاہ ہو کر اس راہ کے چلنے والے تین فریق ہیں ایک اہلِ شریعت دوسرے اہلِ طریقت تیسرے اہلِ حقیقت۔ سالک شریعت حسن مجاز میں ہیں امر کے مامور ہیں دل میں دو وجود کو قرار دیئے ہوئے ہیں مگر اعتقاد یہ رکھتے ہیں کہ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ یعنی کوئی ذرّہ بغیر حکم خدا کے حرکت نہیں کرتا اور اپنے آپ کو فعل میں مختار مانتے ہیں اور سالک طریقت دونوں کے مواجہ میں رہتے ہیں ظاہر و باطن احکام شرع کے تابع ہیں اور باطناً یعنی اعتقاداً فاعل حقیقی کے سوا دوسرے پر نظر نہیں ڈالتے کل کُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ (یعنی کہہ دے اے محمد سب کچھ اللہ کی جانب سے ہے) ان سے بے اختیار سرزد ہے اور سالک حقیقت گمان ہستی سے بے گمان ہیں۔ ہر وقت تقدیر و تسلیم پر جمے ہوئے ہیں کہ پھیرنے والا جدہر پھیر دیتا ہے اسی طرف پھر جاتے ہیں شعور بشری کے پاس نہیں ہوتے۔ کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ فارغ ہیں اختیار سے اور بے اختیار ہیں تصوّر اور تصدیق سے معلوم کر اور اس پر عامل ہو کہ ذات مرتبہ جمع ہیں جہاں کے اندر تجلّی اسماء میں مسطور ہے بحکم عرفت ربی بربی اس کے دریافت کرنے کا دستور ہے۔ جو کچھ مرتبہ جمع میں پوشیدہ ہے وہ مرتبہ جمع الجمع میں اتصالاً و انفعالاً ظاہر و باہر ہے جو جمع الجمع میں تقیید کے درجہ میں ہے وُہ احدیۃ مطلقہ ہیں عین اطلاق ہے۔ اس معنی سے تینوں مرتبے مرتبط ہیں۔ شغل کا طریقہ مرشد کامل سے دریافت کرے اور وہ تین مرتبہ یہ ہیں۔ سیر الی اللہ۔ سیر مع اللہ۔ سیر فی اللہ پہلی شکل کا طریقت پر چلنے والے کے لئے شرط ہے کہ صفحہ دل غبار غیر اور صحبت غیر سے پاک رکھے اور بے غل و غش کلمہ طیب کے ذکر میں کہ توحید صرف ہے مشغول ہُوا اور مراتب کے طے کرنے میں ہر مرتبہ پر کلمہ طیب کے معنی کا ملاحظہ کرے جیسا اس منزل کے مناسب ہو اس میں غلطی نہ کرے۔ جب تلوین میں پہنچے کچھ دم الوان کرے جب تمکین میں ہو ظاہر و باطن ایک کو دوسرے سے الگ دیکھے تا کہ اس کا معائنہ غیب شہادت یعنی ظاہر و باطن

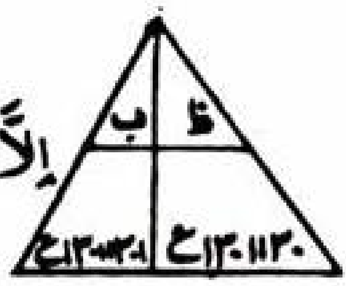
یں برابر ہے اس لئے کہ نفی و اثبات بلا تشبیہ و تعطیل کے نہیں ہے مگر اس مقام
میں نہ تشبیہ ہے نہ تعطیل کسی کا بھی گزر نہیں۔ ذات کی تجلّی ذات ہی کے ساتھ ہے
چنانچہ کہتے ہیں اذا تجلّی اللہ تجلی لذاتہ فی ذاتہ من ذاتہ الی ذاتہ علی ذاتہ
اور جب تک شرک جلی و خفی سے رہا نہ ہوگا یہ حال حاصل نہ ہوگا اسلئے کہ شریعت
میں دو معبود اور طریقت میں دو موجود اور حقیقت میں ایک وجود جاننا اور حقیقۃ
الحقیقہ میں ایک ہونا کفر ہے۔

چنانچہ حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے الشرک فی امتی اخفی
من دبیبۃ النمل علی الصخرۃ فی لیلۃ مظلمۃ (یعنی میری امت میں شرک
چیونٹی کے اندھیری رات میں پتھر پہ چلنے سے زیادہ پوشیدہ ہے) اور یہ بغیر طہارت
طریقت کے حاصل نہیں ہوتا یعنی کلمہ طیب سے کہ شمشیر آلہی ہے ماسوا کو قطع کرے تاکہ
مقصد لی کو پہنچے اور اپنی خودی سے گمنام ہوجائے اس شمشیر کے سوا مبارز غیب و
شہادت نہیں ہے۔ اس دیار میں جتنے اغیار ہوں ان کو عین سے دور کرے اور
اس دیار میں جو کچھ غبار غیر کہ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ہو اڑا دے اور معارج
مراتب الہٰی ترقی مدارج کے طریق سے مطلع ہو اوّل تیغ لا سے تمام بطلان کی نفی اور واجب
وجود کا اثبات کرے جب یہ حالت تمام اوقات میں قرار پاجائے دوسرا ذکر اختیار
کرے وہ یہ ہے کہ تیغ لا کے دو رخ ہیں۔ ایک رُخ دنیا کی طرف دوسرا عقبیٰ کی
طرف تو چاہیئے کہ دونوں کی نفی ایک دم سے کرے اور وجود صمد کو ثابت کرے
اب یہ حال اس پر غالب ہوجائے تو آگے قدم رکھے وہ یہ ہے کہ تیغ لا کو عین کے
الے کرے جو کچھ نظر آئے اس کی نفی اور عین کا اثبات کرتا رہے ہر دم اسی فکر سے
قدمی سکھے یہاں تک کہ جہاں نظر سے چھپ جائے اور عین عیان عین سالک ظاہر ہو
جب اس مرتبہ میں مستعد اور مکمل ہوجائے آگے قدم بڑھائے جو کچھ پہلے عین بین تھا
اس کے عین کا اثبات کرے کیونکہ ثابت اور ثبت اپنے اصل کے اعتبار سے عین
واحد ہیں نہ غیر کے اعتبار سے اور وحدت میں ظاہر اور واحد نیت میں

مقید ہیں اور حضرت ذات کا تجلیات میں مثل نہیں ہے چنانچہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ تقید و اطلاق دونوں مرتبوں میں یکساں ہے۔ اس سے نتیجہ معلوم ہے کہ نفی فی النفی اثبات فی الاثبات ہوتا ہے تو نفی عین اثبات ہوئی شکل یہ ہے۔



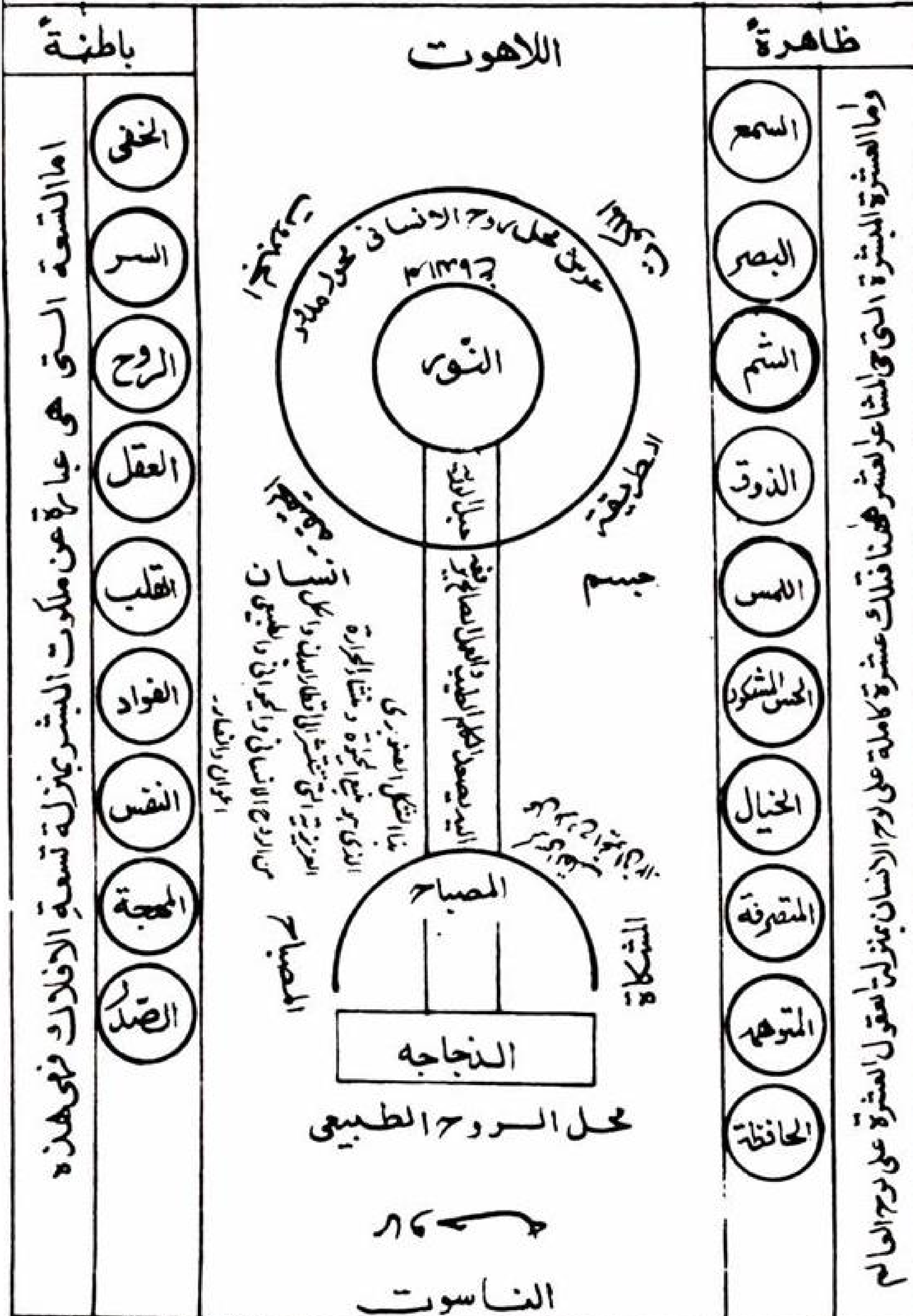
اِلَّا اللّٰهُ



دُوسری شکل اے طالب صادق جب تو نے راہ صدق اختیار کی تو اچھی اچھی خصلتیں اور عمدہ عمدہ افعال پر مستحکم ہوتا کہ تجھ کو تمام جہاں کی معرفت حاصل ہو اور اس کو پہچان جوہر طور کے اطوار کو جانتا ہے جب تک عارف عارف بالنفس اور عارف بالذات نہیں ہوتا محقق نہیں ہوتا اور اصل سے بھی واصل نہیں ہوتا۔ اللہ کا پہچاننا دین کا پہچاننا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ اور نفس کا پہچاننا رب کا پہچاننا ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ اور ذات کا پہچاننا عالم کا پہچاننا ہے۔ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ایک باریک و لطیف اشارہ اور ایک مختصر عبارت ہے۔ اگر تو سمجھنا چاہتا ہے تو سمجھ کہ کوئی اشارہ اس کی شان کے شایاں نہیں کیونکہ بے نشان کا نشان دینا غیر ممکن ہے اور بے معرفت رہنا کسی وجہ سے روا نہیں کوئی تحقیق نہیں جانتا کہ حکیم کی حکمت معلوم کے ساتھ کیونکر ہے۔ سررشتہ کس کے ساتھ وابستہ ہے تینوں ایک ہیں۔ یا ایک بے ایک کے کسی کو اس کے جاننے میں دخل نہیں یعنی کوئی نہیں جانتا۔ اے اہلِ نظر بصیرت کی آنکھ سے دیکھ وہ پاک ذات لابدایت ولانہایت ہے۔ یعنی اس کی ابتدا و انتہا نہیں۔ اور جوف بھی نہیں اسکی غایت قلب ہے اور وہ عین نقد ہے جو اس میں سمایا اور جس نے اس کو پرکھا نقد سودا پایا ورنہ محروم رہا۔ کرہ عرش دل وجود مطلق ہے۔ آسمان۔ آگ و ہوا کے پردے فواد آب و خاک سویدا ہے اور خواطر موالید ثلاثہ کہ باہمی نظر آتے ہیں یہ تمام کرہ وجود روح الامین ہے اور یہ جو آیا ہے کہ فِی السِّہْرِ اَنَا وہ انسان ہے انسان روح الامین کا

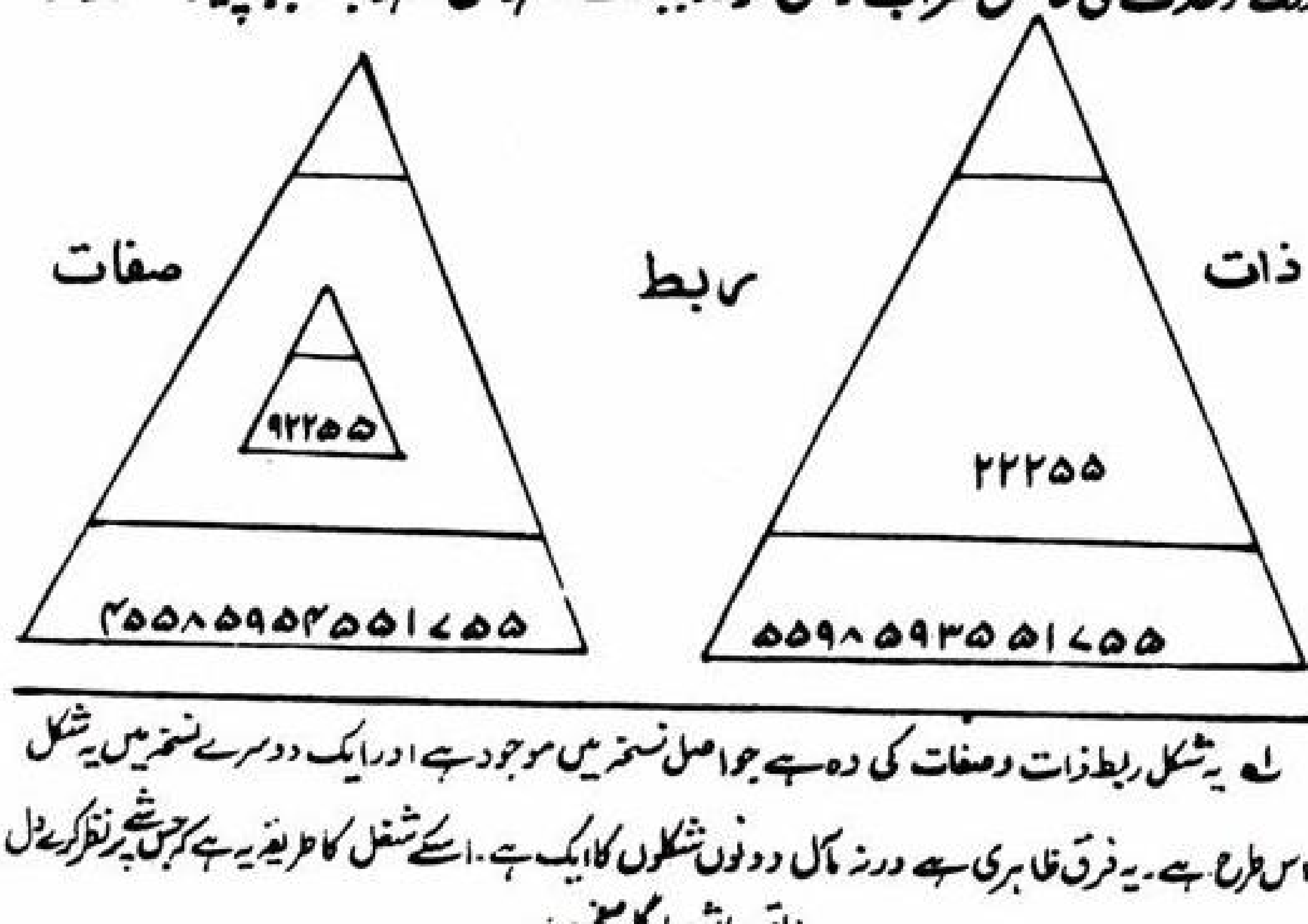
قلب ہے اسی لیئے اس کی سمجھ بوجھ درست ہے اور رفت اسکی انسان کی صورت میں ہے ظاہر کی خبریں باطن میں اور باطن کی خبریں ظاہر میں اور روح الاعظم بھی کہتے ہیں۔
تمام مراتب کی تفصیل مرتبہ جامع میں جمع ہے۔ اس گروہ کو سرے سے کھولنا چاہیئے تاکہ عقد معرفت مضبوط و محکم ہو اور قلب روح الامین کا نام انسان رکھا آنکھ کی پتلی کے ذریعہ سے جو تمام صفات کو دیکھتی ہے اور سب پر جلوہ پرواز ہے انسان غمخوار اور اس کے خلوت خانہ خاص کا مونس اور محرم ہے اس سے خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ کو عین اختصاص ہے اس سے نسبت اختیار کی اور کہا فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ درست رکھا اور اٹھایا صورت و معنی کے اعتبار سے کرہ عرش عالم کبیر ہے اور انسان عالم صغیر اور معنی کے اعتبار سے عالم کبیر ہے اور کرۂ عرش عالم صغیر خالص خلاصہ عالم کا انسان ہے اَلْاِنْسَانُ بُنْیَانُ الرَّبِّ بنیاد نہاد اس پر رکھی ہے تو اس رو سے ظہور ہے اور اس رو سے بطون تاکہ کوئی پہچان نہ سکے۔ اِنَّ فِیْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَۃً وَ فِیْ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ ضَمِیْرٌ وَفِی الضَّمِیْرِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ خَفِیٌّ وَ فِی الْخَفِیِّ اَنَا۔
سر وحدت اور تعین اور تجلی ذات کا مرتبہ ہے یہ لطیف و باریک عقدہ بغیر عشق کے حل نہیں ہو سکتا۔ انسان دونوں رو اور دونوں وجہوں سے ذات کے مواجہہ میں ہے اور اسماء صفات کا مرکز انسان چراغ ہے اور عالم طاقچہ دونوں سواد کا سودا سویدا میں دیکھ تاکہ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ کا سود حاصل ہو فرد دل یک قطرہ راگر بر شگافی۔ برون آید از وصد بحر صافی۔ اور قلب کی تعریف یہ ہے کہ قلب مثل ایک صاف شیشہ کے ہے اس میں چمک دمک ایسی ہے گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ اس کی شناخت کے لئے اتنا کافی ہے کہ ایک شیشہ دوسرے سے ملا ہوا ہے۔ اور نظر اس میں رہتی ہے قدم بقدم جو کچھ نظر آتا ہے اور اس کا عکس یا اس کا اثر ہوتا ہے جیسے زنگ بوقلموں تمام بوقلموں نظر آتا ہے اور اگر قدم بقدم نہ ہو تو محال ہے۔ پانی اپنی اس بے رنگی پر ہزار رنگ بدلتا ہے۔ اور رنگ وجود تقید میں بیرنگ ہوتا ہے ہر رنگ کا اس شکل میں ملاحظہ کرنا چاہیئے۔

شکل طاقچہ یہ ہے: لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ



لہ شکل طاقچہ کی صورت یہ ہے کہ طالب اول آنکھیں بند کرے اور تمام حواس ظاہری اور باطنی کو آبگینہ یعنی دل کی طرف متوجہ کرے اس طرح کہ تمام حواس آبگینہ میں محدود ہو جائیں اسکے بعد اس آبگینہ میں نظر فکر کی دوڑادی اور نظر کرے استادہ دیکھے کہ اس چراغ کو دیکھ لے جب اس چراغ کو دیکھے تو اتنی مداومت کرے کہ خود چراغ ہو جائے پس وہ چراغ اتنا روشن ہوگا کہ عرش سے فرش تک کوئی شے مخفی نہ رہیگی اور ہر چیز میں اپنا تصور دیکھیگا اور سوا اپنی ذات کے کچھ نہ پائیگا۔ اور غیر کا نشان تک نہ رہے گا ۱۲۔

تیسری شکل جب سالک قید تقلید اور تحقیق سے گزر جائے تو دونوں ساحل کے درمیان قرار پکڑے یہاں وہ صورت جو آغاز و انجام نما ہے تجلیات مختلفہ کیساتھ یگانگی کو بیگانگی کے پیرایہ میں دکھاتی ہے۔ اس میں اسرار الٰہی اور بادشاہی مصلحتیں مضمر ہیں اور یہ سب باتیں اپنے گمان سے ہیں ورنہ وہ ذات بے گمان ہے اور جتنا حسن تفاوت کہ موجودگی کی جانب میں ہے یہ سب تجلیات اسمار کی وجہ سے ہے کہ آپس میں اندراج اور اندماج رکھتے ہیں یعنی ایک اسم کی تجلی دوسرے اسم کی تجلی کے مشابہ اور اس میں ظاہر ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جب دو آئینے آمنے سامنے ہوتے ہیں تو ضرور ایک کا عکس دوسرے میں پڑتا ہے مگر ہر ایک میں وہ جلوہ ذات ایک ہی ہے یہ شہود عین وجود ہے ازل و ابد اس میں نمودار ہیں۔ ہر حیوان اس کی صورت ہے اور ہر ذات اس کی ذات اور ہر صفت اس کی صفت جس چیز کو تو شہادت میں پائے اس کو انقلاب کیساتھ پہچان تاکہ قلب نہ ہے اور اختلاف و خلاف سرے سے جاتا رہے ذات و صفات کا ربط پردہائے عزت میں مستور ہے یہ تیری بے علمی ہے کہ نہیں دیکھتا یہانتک کہ اندراج اسمار یعنی تجلیات اسمار کا آپس میں مشابہ ہونا یہ بھی قریب ہے جام صورت وحدت کی خالص شراب نوش کر اور جبتک مدہوش نہ ہو جائے برابر پیے جا شکل[1] یہ ہے

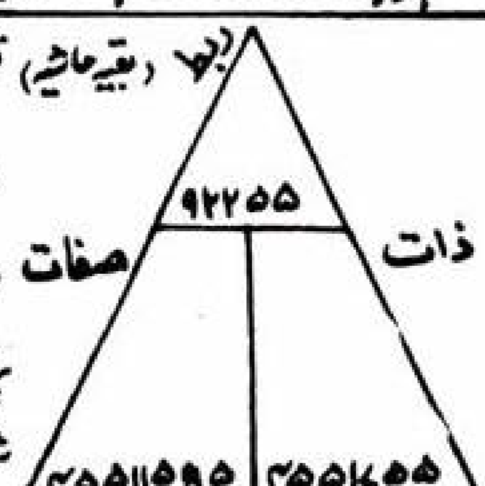


---

[1] یہ شکل ربط ذات و صفات کی وہ ہے جو اصل نسخہ میں موجود ہے اور ایک دوسرے نسخہ میں یہ شکل اس طرح ہے۔ یہ فرق ظاہری ہے ورنہ مآل دونوں شکلوں کا ایک ہے۔ اسکے شغل کا طریقہ یہ ہے کہ جس شے پر نظر کرے دل

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اے سالک اگر تو عینی اسرار کا جاننے والا اور الوان محبت کا دیکھنے والا اور راز باطن کا ڈھونڈنے والا اور لطیف رمزوں کا سمجھنے والا ہے تو زنگار زبانکار کو آئینہ دل سے اٹھا اور عین آئینہ سے تلوین کے مشاہدہ کا معائنہ کر اور چون وچرا چھوڑ کر بیچون کو پہچان ازل و ابد کو ایک بند میں دیکھ کہ بینائی یہی ہے اور تجھ سے ہوسکے تو مبداء ظہور پر نظر ڈال اور اس کو پہچان کہ ظاہر و باطن کا ظہور اسی اشارہ سے ہے عشق اس کا بیان ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ ع سے مراد عین ذات ہے اور ش سے مراد سر ہے. جو خلاصہ خاص ہے اور ق سے مراد قدم ہے جو وظیفہ ذات ہے سر مکنون نے جو ع وق میں مستور ہے ارادت ذات کے ساتھ سوز و شغب اٹھایا تو ہر دانہ ش سے ایک دانہ پیدا ہوا اور عشق نے منہ دکھایا. اب چونکہ ہر دانہ ایک نسبت خاص رکھتا تھا عاشق ومعشوق عشق کا ظہور ہوا. یہ آپس میں لگاوٹ رکھتے تھے اسلئے انہوں نے رنگ آمیزی پائی اور عین لطافت میں آراستہ ہوئے یہ بحقیقت اصل ہے اور وہ دونوں بماہیتہ فرع جب ظاہر پورے طور پر آراستہ ہوتا ہے تو ہر مظہر حسن عیاں معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ صفات کی تجلیات معلومات پر بے تکرار ہیں اور ہر ایک مخزن اسرار ہے جس نے ان خزانوں کو عرفان کی کنجی سے نہ کھولا اس گنج اسرار سے محروم رہا اور عارف نہ ہوا اور ہمیشہ محجوب رہا. البتہ سالک راہ کے لئے شرط ہے کہ بند نفس میں پائے بند نہ ہوتا کہ ہر بند سے آزاد رہے اور یہ حال جبتک شغل گنج اسرار کی مواظبت نہ کرے میسر.



(بقیہ حاشیہ) تصور کرے کہ یہ ذات وہی ذات ہے کیونکہ ہر ذات کی نمود اسی ذات سے ہے اور جس صفت کو دیکھے دل میں تصور کرے کہ یہ صفت وہی صفت ہے کیونکہ تمام صفات اس کی صفات سے ہیں بلکہ اسکی عین صفت ہیں یہ بھی اسماء ہیں اور وہ بھی اسماء کیونکہ ہر اسم کی نمود اسکے اسموں سے ہے بلکہ اس کا عین اسم ہیں اور ہر فعل وہی فعل ہے اسیطرح شغل کرے اسکے بعد سمجھ کر وہ ذات یہ ذات اور وہ صفتیں یہ صفتیں اور وہ اسماء یہ اسماء اور وہ افعال یہ افعال ہیں اس شغل سے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَكُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ کا ظہور ہوگا ۱۲۰ مترجم۔ (حاشیہ صفحہ ہذا) لہ اسکے شغل کی صورت یہ ہے کہ اوّل برزخ صغریٰ کو کبریٰ قرار دے اسکے بعد۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نہیں ہوتا اور جب مواظبت کرے گا تو تھوڑے سے دنوں میں تمام مظاہر کی ہیت روشن ہوگی۔ انشاء اللہ کہ مالک الملک اور عالم غیب و شہادت اسی کی ذات ہے اس کی قدرت قدیم ہے حروف کا اشارہ یہ ہے۔

ب (برزخ) ا ص (صفات) ج م (مالک) ع (عالم) س (سروعلانیہ) ق (قدیم) د ق (قائم) ح ن (ناظر) س (شاہد)۔ (ذات) (حق) (دائم) (حاضر)

دیگر جب اشغال سابق میں وجدان حاصل کیا ہو اس کو چاہیئے کہ شجرہ توحید میں عمل کرے اس میں مراتب وجود شہود کی تحقیق اجمالاً ہے اور ان میں وجود و شہود کی تحقیق تفصیلاً۔

یہاں ماہیت وجود و شہود علی التفصیل بیان کی جاتی ہے تا کہ کسی اہل کشف کو مغالطہ نہ واقع ہو چاہیئے کہ دیدہ بصیرت سے دیکھے اور دل و جان سے قبول کرے کہ حضرت ہستی مطلق کو کسی وصف میں تقید نہیں ہے محض اطلاق ہے مگر اس ہستی میں ایک ذات ایسی ہے جو شیون اعیان کی قابلیت رکھتی ہے اور شیون تقید کے ساتھ معلوم ہیں علم میں لیکن کسی میں نہ وقوف علم ہے۔ نہ قید معلوم نہ فقدان نہ شہود ذات احدیت سے لے کر حقیقت انسانی تک مراتب الٰہی ہیں اور حقیقت انسانی سے مرکز خاک تک مراتب کونی۔ مراتب کونی قید وجود میں ہیں اور مراتب الٰہی تلوین شہود میں اور حقیقت انسانی دونوں کو شامل ہے مگر مدار ظہور کا مرکز یہ ہے اگر مرکز نہ ہوتا

(بقیہ حاشیہ) مسمیٰ الف کو اپنے میں تصور کرے اور ان صفات سے اس طریق پر موصوف کرے کہ حقے کہ مالک الملک است مالک الملک کہ عالم الغیوب و الشہادت است سرا و علانیۃً ایسے ہی عالم کہ قائم بالذات والصفات است قدیمے کہ دائم و قائم و حاضر و ناظر و شاہد است پھر یہاں سے ملاحظہ کرے کہ شاہد کہ حاضر است شاہد کہ دائم است شاہد کہ قائم ست شاہد کہ قدیم بذاتہ و صفاتہ و عالم غیب است سراً علانیۃً اور یہ خیال کرے کہ جیسے یہ صفات حق قدیم ہیں صفت خلق بھی قدیم ہے کیونکہ حق منزہ صورت خلق سے مشبہ ہے چنانچہ شیخ محی الدین نے خصوص میں لکھا ہے الحق المنزہ ھو الخلق المشبہ تنزیہ باعث سر و بطون ہے اور تشبیہ باعث ظہور ۱۲۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] طریقہ اس کے شغل کا یہ ہے کہ اول ذات کو دیکھے پھر صفات کو دوسرے[2] ذات کو صفات کیساتھ دیکھے تیسرے[3] اول ذات کو دیکھے پھر صفات کو پھر ذات کو اور جو ان تین حال سے خالی ہے اسکو کچھ حاصل نہیں ۱۲

تو ایک شے دوسری سے ممتاز نہ ہوتی بلکہ ظہور نہ ہوتا جانب غیب عالم ملکوت ہے اور جانب شہادت عالم ملک جب حضرت رب الارباب کی مرضی ہوتی ہے کہ کسی شے کو مرکز میں وجود بخشے تو مراتب غیب و شہادت کہ استعدادات شے سے قربت رکھتے ہیں ایک بند ہوتی ہیں اور صورت ارتسام حاصل کرتے ہیں اور ہر ایک ہدایت سے لے کر نہایت تک مرتبہ جمع میں (کہ انسان ہے) اپنے اپنے مرتبہ پر قرار پکڑتا ہے انہی ذات و صفات کی اہلیت ہر صورت میں ظاہر ہوتی ہے اس جگہ تجلی اکمل و اتم امام ہے۔ یہاں تک تعین مراتب کا اجمالاً و تفصیلاً بیان ہوا اب جاننا چاہیئے کہ حقیقت روح کیا ہے اور ماہیت جسم کیا تاکہ سیر سلوک میں غلطی واقع نہ ہو۔

آگاہ ہو کہ شیون اعیان جو مرتبہ ذات میں ہیں حقیقت میں صفات سے ہیں۔ جب مرتبۂ وحدت سے تنزل کرتے ہیں تو جمع انوار واحدیت میں کہ جمعیت کا مرتبہ ہے پہنچتے ہیں اور ہر ایک معلوم علمی کے ساتھ مقید ہوتی ہیں ان کو صور علمیہ کہتے ہیں جب وہاں سے تنزل کرتے ہیں تو مقام الطف یعنی ایک نہایت پاکیزہ اور لطیف مقام میں پہنچتے ہیں وہاں انکو ارواح مجردہ کہتے ہیں۔ یہ اس مرتبے میں اپنے شعور وجود کے ساتھ موصوف ہوتی ہیں جب مرتبۂ ارواح سے عالم لطف میں (جس کو مثال و خیال منفصلہ کہتے ہیں) تنزل کرتے ہیں تو اس مرتبہ میں ان کو وجود مرکبات لطیفہ کی صورتوں میں حاصل ہوتا ہے مگر خرق والتیام تجزی اور تبعیض کو قبول نہیں کرتا۔ یعنی اس کے حصے اور ٹکڑے نہیں ہو سکتے اور اس مرتبہ سے مرکز خاک تک جہاں نہاد اصلی انقلاب کمال کے ساتھ صورت پذیر ہوتی ہے۔ ظاہر کو جسد کہتے ہیں اور باطن کو روح اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ اور روح عالم مجرد میں ایک چیز میں منحصر نہیں ہے حالات سے روشن ہو گا جس روح کا جسم سے تعلق ہے وہ وہ جوہرے لطیف نورانی ہے جو نور سبحانی سے منور اور ترکیب جسمانی سے مجرد ہے اور جسم ترکیب عناصر اربعہ کی وجہ سے کہ وجود خارجی اسی سے متصور ہے ایک ہیئت خاص کو عارض ہے اور روح عین جسم کی شکل رکھتی ہے اور جسم روح کی صورت رکھتا ہے اور روح عین وجود

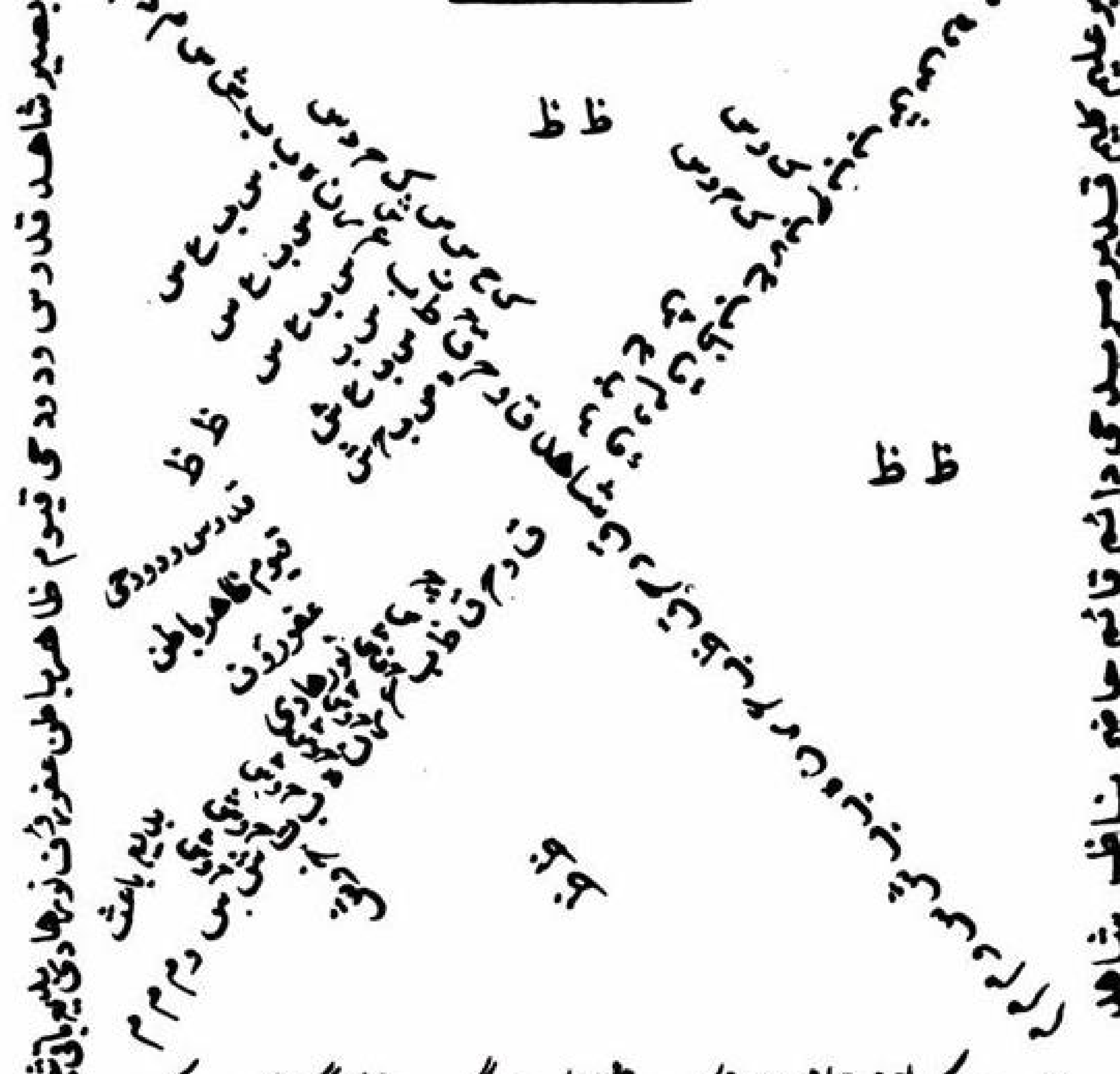
ہے۔ دلق صورت خلق ہے یعنی صورت مثالی صورت خلق ہے۔ رُوح و جسم کا جو کچھ حال تھا ختم ہُوا اطوار سالک معلوم کرنے چاہئیں کہ طریق سلوک میں کیا کیا گزرتی ہے جاننا چاہیئے کہ سالک جب تزکیہ اور تصفیہ میں قدم رکھتا ہے تو رنگ برنگ کے مکاشفے حد سے زیادہ نظر آتے ہیں جو کچھ عالم خلق میں ہے سالک اس کی صورت کے ہم رنگ ہو جاتا ہے اور گزر جاتا ہے خواہ جسم علوی ہو خواہ سفلی نہایت کونی تک یہ واقعات دیکھتا ہے فقط ماہیات تجلیات ختم ہوئیں اب صفت سالک اور ان کی قسمیں معلوم کرنی چاہئیں۔

سالک دو طرح کا ہوتا ہے ایک وُہ کہ اپنے علم سے ہر مرتبہ لوٹ کر کے آخر میں مرتبہ معیت حاصل کرتا ہے جب یہ سالک اخلاص کیساتھ بند جسم سے خلاص ہوتا ہے تو اسکی سیر و سلوک ابد الآباد تک علم کیساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی تردد نہیں ہے صار العبد فانیًا و الحق باقیا اس کی ترقی اور اس کا تنزل علم معیت کے ساتھ ہے۔

دوسرا وہ ہے جو ترقی کرتے وقت تمام مراتب تنزل کو حالت عروج میں اپنے میں پائے اور کوئی بغیر اس کے موجود نہ ہو یہ انتہا منتہائے یقین سالک میں فانی ہوتا ہے۔ صار العبد فانیا و الحق باقیا۔ جو سالک اس درجے پر پہنچتا ہے اسکو ازلاً و ابداً ترقی اور تنزل نہیں ہوتا ایسے سالک کی نسبت اگر کوئی خیر و شر کا خیال کرتا ہے۔ بطرز مناسب اس کی طرف عائد ہوتی ہے اور سالک کو اس راز سے آگاہی نہیں ہوتی اور اس سالک کا تصرف ہمیشہ رہتا ہے اور اس شغل کے درجات بہت ہیں ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کیا گیا باقی عمل سے روشن ہوں گے۔ مشغولی کا طریقہ مرشد سے دریافت کرے۔ شجرۂ توحید یہ ہے۔

لہ حاشیہ شجرہ توحید اس کے شغل کا طریقہ یہ ہے کہ ذات شاہد اصل کو صفات فروع سے موصوف کرے اور شاہد ثمرہ تک پہنچے اس طرح پر کہ شاہد قدوس است۔ شاہد کہ ودود است۔ شاہد کہ حی است۔ شاہد کہ قیوم است۔ شاہد کہ ظاہر است۔ شاہد کہ باطن است۔ شاہد کہ عفو است۔ شاہد کہ رؤف است۔ شاہد کہ نور است۔ شاہد کہ ہادی است۔ شاہد کہ باقی است۔ شاہد کہ بدیع است۔ شاہد کہ شاہد است۔ پھر شاہد فرع سے شاہد اصل تک پہنچائے اور اصل کو بہ

شجرۂ توحید



جب سالک یعنی چلنے والا اذکار و اشغال سے گزرے تو آگے قدم رکھے اور ارکان ثمانیہ میں عمل کرے یہ ذکر معارف کے خزانوں کی کنجی ہے جو کچھ معرفت اور وحدت

نسبت حق کے تصور کرے اور شاہد ثرہ کو یہ نسبت سالک کے خواہ کشش میں لائے یا تصور میں ملاحظہ کرے اس تصور کو نگاہ رکھے دوسرا طریق یہ ہے کہ صفات کو فروع فرع کے ساتھ متصف کرے اس صفت سے شاہد کہ قدوس است شاہد کہ سمیع است شاہد کہ بصیر است شاہد کہ علیم است شاہد کہ شاہد است پھر شاہد ثرہ فرع کو تمام صفات سے متصف کر کے شاہد اصل تک پہنچائے اس سند سے شاہد کہ علیم است شاہد کہ بصیر است شاہد کہ سمیع است شاہد کہ قدوس است شاہد کہ شاہد است پھر اصل کو دوسری صفت سے فرع الفرع کیساتھ متصف کر کے شاہد فرع الفرع تک پہنچائے اس سند سے شاہد کہ ودود است شاہد کہ قدوس است شاہد کہ سمیع است شاہد کہ بصیر است شاہد کہ علیم است شاہد کہ شاہد است پھر اس شاہد ثرہ کو تمام صفات کیساتھ موصوف کرے اور شاہد اصل تک پہنچائے اس سند سے کہ علیم است شاہد کہ بصیر است شاہد کہ سمیع است شاہد کہ قدوس است شاہد کہ ودود است شاہد کہ شاہد است پھر شاہد اصل کو تمام صفات سے متصف کرے اور شاہد فرع تک پہنچائے وعلیٰ ہذا ۱۲۔

کے اسرار پہلے شغلوں سے حاصل ہو چکے ہیں اور جو کچھ مستور رہے ہیں یعنی حاصل نہیں ہوئے وہ سب اس ذکر کے عمل سے قرار پائیں گے اور ظاہر ہوں گی نیز بے انتہا ارادت اور بے شمار مکاشفات کا ظہور ہوگا لازم ہے کہ حالت ذکر میں کوئی رکن ارکان میں سے فوت نہ ہو یعنی چھوٹ نہ جائے اگر فوت ہو جائے یعنی چھوٹ جائے گا تو خزانہ وحدت و معرفت تک رسائی تو ہو جائے گی مگر دروازہ مفتوح نہ ہوگا چاہیئے کہ پہلے ارکان کو اس کے محل و موقع میں قرار دے ایک رکن کو تحت یعنی ناف کے نیچے سے نکال کر باقی ارکان کو اسی رشتہ میں شامل کر کے فوق یعنی ام الدماغ تک پہنچائے مگر ایک کو ایک سے ممتاز نہ کرے ایک ایک دکھائے اگر عین ندا و ہو میں خطرہ پیدا ہو امہات سبعہ سے دفع کرے اور پھر اسی طرح ذکر میں مشغول ہو جائے اور تحت سے فوق تک پے درپے تین کشش اور نفس نفیس کو کسی جانب راہ نہ دے جب کچھ شعور ہو جائے اور فنا کا ذائقہ چکھے تو وہاں نفیس نفیس کو لوٹائے تاکہ تحت میں پہنچے یہاں جو صفت ذاتی پیدا ہو اس کا ملاحظہ کرے جب اس سے تنزل ہو تو چاہیئے کہ صفات افعالی میں ہوشیاری کرے اور ظاہر و باطن میں بغیر تصرف متصرف کے متصرف نہ ہو پھر اسی طرح ذکر کی مواظبت کرے فجر سے چاشت تک اور مغرب کے بعد اور تہجد کے بعد جتنا ہو سکے عمل کرے۔ خصوصاً جاڑوں میں اس ذکر کی کثرت کرے باقی موسموں میں جتنا ہو سکے۔ اگر ذکر تحت و فوق نہ ہو سکے تو حروف و صورت میں مواظبت کرے انشاء اللہ ثمرات بے شمار ظاہر ہوں گے۔ وھذا اسر من اسرار اللہ لا یدرکہ الا العارف الکامل (یعنی یہ ذکر خدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے اس کو عارف کامل کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا بیت

برزخ و ذات و صفات و شد و مد تحت و فوق
مے نماید طالبان را کل نفس ذوق شوق

ب^برزخ ا^ذات ص^صفات م^مد ت^تحت ش^شد م^ملاحظہ و^واحد

جب سالک اس ذکر کی واردات سے گزر جانے اور ہر رنگ سے بے رنگی

چاہے تو جو اشتغال اب لکھے جاتے ہیں ان کو محاربہ صغریٰ یا کبریٰ کے حکم سے عمل میں لادے یعنی انہیں آٹھ رکنوں میں ان سب کی کشش کرے اگر ہر ملاحظہ کو آٹھ کشش سے کھینچے تو اس کو صغریٰ کہتے ہیں اور اگر اسم ذات کے اعداد کے برابر (کہ ۶۶ ہیں) کھینچے تو اس کو کبریٰ کہتے ہیں۔ **دوسرا طریق** یہ ہے کہ اگر کسی اسم کو اسمائے حسنیٰ میں سے اس کے حروف کے برابر کھینچے تو اس کو صغریٰ کہتے ہیں اور اگر اس اسم کی تمام اسمائے حسنیٰ کے اعداد کے موافق کشش کریں تو اسکو کبریٰ کہتے ہیں اور لطیفہ غیبی میں لکھا ہے کہ اگر ہر سانس میں ایک مرتبہ ذکر کرے تو محاربہ صغریٰ ہے۔ اگر ہر سانس میں سو یا دو سو مرتبے ذکر کرے تو محاربہ کبریٰ کشش کا طریقہ یہ[1] ہے۔

---

[1] اس شغل کے دو طریقے ہیں ایک طریقہ یہ ہے کہ حرفاً بعد حرف اِلَّا کو زبان سے کہے اور ھو کو ناف کے نیچے سے نکال کر ام الدماغ تک پہنچائے (مگر صرف ھو اس صدا میں پیدا نہ کرے اور صدا کو صدائے زنبور کی طرح زفیق نہ کرے) اور دوازدہ رکن میں صدائے ھو کے اندر حرف پیدا کرے اور کوئی صفت صفات میں سے مفہوم ملاحظہ کے ساتھ صدائے ھو میں ملاحظہ کرے اور جب ام الدماغ میں پہنچے تو دائم قائم حاضر ناظر شاہد کا تصور کرے اور شاہد میں اپنی طرف اشارہ کرے اور سانس چھوڑے اور تصور کرے کہ شاہد میں ہوں اور پھر دم کو آہستہ سے چھوڑے پھر اس تصور سے شاہد حاضر ہے اور ناظر ہے آہستہ آہستہ دم کو چھوڑے کہ تمام معدہ بھر جائے پھر سرے سے شروع کرے یا جب ھو کو ناف سے نکال کر ام الدماغ تک پہنچائے اور اس کے درمیان کوئی خطرہ پیدا ہو تو اس کو ہفت صفات ذاتیہ رد کرے اور ندائے ھو کو ام الدماغ تک پہنچائے اور اس ندا میں گم ہو جائے۔ دوسرا[2] طریق یہ ہے کہ اسی طریق سے اسم ذات کو کشش میں لائے اور عین کشش میں اسم ذات کو صفات امہات میں سے کسی صفت کے ساتھ مفہوم ملاحظہ کیساتھ ملاحظہ کرے جب ام الدماغ میں پہنچے پے در پے تین مرتبے کشش کرے یا زیادہ جب تک طاقت رہے۔ اور صفات کا ملاحظہ نہ چھوڑے یہاں تک کہ بے شعور ہو جائے اس کے اثر سے سالک مرتبہ علیا پر پہنچے گا۔ اور جو ذات کہ صفات کے ساتھ متصف کی تھی اس سے متصف ہوگا جب ہوش میں آئے تو صفت سمیع و بصیر کے ساتھ متصف ہوا اور ایسے ہی دوسری صفتوں سے اور پھر از سر نو اسیطرح شروع کرے اس کی وجہ سے سالک جملہ صفات موصوف ہوگا۔ اس طریق کو نگاہ رکھے باقی تمام اشغال معلقات کو ہشت رکن میں کشش کرے یعنی ہر اسم کو مفہوم ملاحظہ کے ساتھ جدا جدا کشش کا طریقہ مرشد سے معلوم کرے ۱۲۔

سند ذات صفاتی

ب اص س د ق ح ن ش سمیع
ب اص ب د ق ح ن ش بصیر
ب اص ع د ق ح ن ش علیم
ب اص ح د ق ح ن ش حلیم
ب اص ح د ق ح ن ش حی
ب اص ق د ق ح ن ش قدیر
ب اص م د ق ح ن ش مرید

سند اسمائے تقدیسی

ب اص ق د ق ح ن ش قدوس
ب اص س د ق ح ن ش سبوح
ب اص س د ق ح ن ش سبحان
ب اص س د ق ح ن ش سلام
ب اص س د ق ح ن ش متعال
ب اص ل د ق ح ن ش لطیف

سند اسمائے تنزیہی

ب اص ظ ع د ق ح ن ش عظیم
ب اص ک د ق ح ن ش کبیر
ب اص ج د ق ح ن ش جلیل
ب اص ج د ق ح ن ش جبار
ب اص م د ن ح ن ش متکبر
ب اص ع د ق ح ن ش عزیز
ب اص و د ق ح ن ش واسع
ب اص م د ق ح ن ش ماجد

سند اسمائے ازلی و ابدی

ب اص ا و د ق ح ن ش احد لاحد
ب اص ا ا د ق ح ن ش اوّل آخر
ب اص ب ظ د ق ح ن ش باطن ظاہر
ب اص ق ب د ق ح ن ش قدیم باقی

سند اسمائے سلبی

ب اص ح د ق ح ن ش حی
ب اص غ د ق ح ن ش غنی
ب اص ر د ق ح ن ش رفیع
ب اص م د ق ح ن ش مبین
ب اص ق د ق ح ن ش قوی
ب اص ع د ق ح ن ش علی

سند اسمائے ثبوتی

ب اص م د ق ح ن ش ملک
ب اص م د ق ح ن ش مؤمن
ب اص م د ق ح ن ش مہیمن
ب اص خ د ق ح ن ش خالق
ب اص ب د ق ح ن ش باری
ب اص م د ق ح ن ش مصوّر
ب اص غ د ق ح ن ش غفّار
ب اص ق د ق ح ن ش قہار
ب اص و د ق ح ن ش وہاب

ب اص ر د ق ح ن ش	رزاق	ب اص ب د ق ح ن ش	باعث
ب اص ف د ق ح ن ش	فتاح	ب اص ش د ق ح ن ش	شہید
ب اص ق د ح ن ش	قابض	ب اص ح د ق ح ن ش	حق
ب اص ب د ق ح ن ش	باسط	ب اص و د ق ح ن ش	وکیل
ب اص ح د ق ح ن ش	حافظ	ب اص ح د ق ح ن ش	حمید
ب اص ر د ق ح ن ش	رافع	ب اص ا د ق ح ن ش	اوّل
ب اص م د ق ح ن ش	معز	ب اص م د ق ح ن ش	محصی
ب اص م د ق ح ن ش	مذل	ب اص م د ق ح ن ش	مبدئ
ب اص ح د ق ح ن ش	حکم	ب اص م د ق ح ن ش	معید
ب اص ع د ق ح ن ش	عدل	ب اص م د ق ح ن ش	محیی
ب اص ش د ق ح ن ش	شکور	ب اص م د ق ح ن ش	ممیت
ب اص خ د ق ح ن ش	خبیر	ب اص م د ق ح ن ش	ماجد
ب اص ح د ق ح ن ش	حکیم	ب اص و د ق ح ن ش	واحد
ب اص غ د ق ح ن ش	غفور	ب اص م د ق ح ن ش	مقتدر
ب اص ح د ق ح ن ش	حفیظ	ب اص و د ق ح ن ش	والی
ب اص ح د ق ح ن ش	کریم	ب اص ت د ق ح ن ش	تواب
ب اص ر د ق ح ن ش	رقیب	ب اص م د ق ح ن ش	منعم
ب اص ح د ق ح ن ش	حسیب	ب اص ب د ق ح ن ش	باقی
ب اص م ق ح ن ش	مجیب	ب اص م د ق ح ن ش	منتقم
ب اص و د ق ح ن ش	واسع	ب اص م د ق ح ن ش	مقسط
ب اص ح د ق ح ن ش	حلیم	ب اص ض د ق ح ن ش	ضار
ب اص و د ق ح ن ش	ودود	ب اص ن د ق ح ن ش	نافع
ب اص م د ق ح ن ش	مجید	ب اص ن د ق ح ن ش	نور

با ص ھ د ق ح ن ش ہادی
با ص ب د ق ح ن ش بدیع
با ص ر د ق ح ن ش رحیم
با ص ص د ق ح ن ش صبور
با ص ر د ق ح ن ش رشید
با ص ص د ق ح ن ش صادق

سند اسمائے ملفوف

با ص ط ع ی د ق ح ن ش علی الاعلیٰ
با ص ع م د ق ح ن ش علیم الاعلم
با ص ک ر د ق ح ن ش کبیر الاکبر
با ص ک ب د ق ح ن ش قریب الاقرب
با ص ل ف د ق ح ن ش لطیف الالطف
با ص ک م د ق ح ن ش کریم الاکرم
با ص ن ر د ق ح ن ش نور الانور

نوع دیگر

با ص ا ن د ق ح ن ش اجود الاجودین
با ص ا ن د ق ح ن ش اکرم الاکرمین
با ص ا ن د ق ح ن ش ارحم الراحمین
با ص ذ م د ق ح ن ش ذوالفضل العظیم
با ص م ی د ق ح ن ش محی الحی
با ص ر م د ق ح ن ش رؤف الرحیم
با ص ع م د ق ح ن ش علی العظیم

سند اسمائے اخوات

با ص ق د ق ح ن ش
با ص و د ق ح ن ش
با ص ح د ق ح ن ش
با ص ق د ق ح ن ش
با ص ظ د ق ح ن ش
با ص ب د ق ح ن ش
با ص ع د ق ح ن ش
با ص ر د ق ح ن ش
با ص ن د ق ح ن ش
با ص ہ د ق ح ن ش
با ص ب د ق ح ن ش
با ص ب د ق ح ن ش
با ص ح د ق ح ن ش
با ص ق د ق ح ن ش
با ص ظ د ق ح ن ش
با ص ب د ق ح ن ش
با ص ع د ق ح ن ش
با ص ر د ق ح ن ش
با ص ت د ق ح ن ش
با ص ہ د ق ح ن ش
با ص ب د ق ح ن ش
با ص ب د ق ح ن ش

جب صوفی وقت چاہے کہ تمام مراتب عملی وجہ التفصیل طے کرے اور اس اثناء میں عمل استیلائے ہستی اس پر ایسا غالب ہو کہ وصول و فصول کی بھی تمیز نہ کر سکے اور اس کا حال مثل ہباءً منثوراً کے ہو جائے نہ اس عالم میں گزر نہ اس عالم میں نظر۔ تمام مراتب الٰہیت و کونیت اس کے آگے کمان ہو جائیں اور اپنی کمان کمین سے تمام واقعات کو گمان کرے کہ واقعی گمان ہے تو چاہیئے کہ اس وقت عمل اجمال تجلیات اختیار کرے تاکہ حال سے ہوشیاری ہو کیونکہ اس شغل کے الوان ایک عنوان نہیں ہیں اور اسی سبب سے ایک دوسرے پر غلبہ نہیں کر سکتا۔ اور مراتب غیب و شہادت کو اعیان میں عملی وجہ التحقیق عین عیان دیکھے اور جنون دور ہو تعینات کی صورت جیسی ہے ویسی ہی بالیقین نظر آئے اور مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی سے متصف ہو۔

ب اص م ق س دق ح ن ش	ب اص دح ودق ح ن ش
ب اص مم ع د ق ح ن ش	ب اص م ب ش دق ح ن ش
ب اص جمخ د ق ح ن ش	ب اص ح وق دق ح ن ش
ب اص بم غ د ق ح ن ش	ب اص م دح ذق ح ن ش
ب اص در د د ق ح ن ش	ب اص م مم د ق ح ن ش
ب اص ع ق اد ق ح ن ش	ب اص م م ح دق ح ن ش
ب اص ب خ ر دق ح ن ش	ب اص ق وم د ق ح ن ش
ب اص م م س دق ح ن ش	ب اص و اص دق ح ن ش
ب اص ن م ع دق ح ن ش	ب اص ق مم د ق ح ن ش
ب اص ل خ ح دق ح ن ش	ب اص م ۱۱ د ق ح ن ش
ب اص ع غ ش دق ح ن ش	ب اص ظ ب ودق ح ن ش
ب اص ع ك ح دق ح ن ش	ب اص مبت دق ح ن ش
ب اص م ح ج دق ح ن ش	ب اص مم ع د ق ح ن ش
ب اص ث م م دق ح ن ش	ب اص م م م د ق ح ن ش

ب اص م ج غ د ق ح ن ش	ب اص ض ن ن دق ح ن ش
ب اص م م م د ق ح ن ش	ب اص ط ب ب د ق ح ن ش

ب اص و ہ ص دق ح ن ش

اے محقق راہ مدقق رہ اور اسماء و صفات کو بوجہ جلال وجمال و مشترک پا۔ اور تمام صفات جلال کو مرتبہ جلال میں تصور کر اور ان کے حالات کا مشاہدہ کر کہ تمام جلالی مرتبہ جلال میں کاشف ہیں اور ذات منکشف کیونکہ وصفیت کسی شے کو قبول نہیں کرتی مگر واحد القہار، مگر تق عشرت اس کا حجاب ہے اس کا دفع ہونا غیر ممکن ہے ہمیشہ اس طرف سے ثبوت اور اس طرف سے سقوط ہوتا ہے۔

اور تمام جمالی کو مرتبۂ جمال میں پائے کیونکہ ذات حجاب جمال میں محتجب ہے۔ (یعنی جمال ذات کا پردہ بنا ہوا ہے) حسن اور ملاحت تلوین اس پر دوسرا رنگ دکھاتی ہے۔ اس طرف سے مشاہدہ اس طرف سے معائنۂ خلق و حق ہر لحظہ چلتے ہیں کہ تلوین سے نکلیں اور تمکین میں رہیں لیکن عشق شور انگیز نہیں چھوڑتا۔

جب اس سے گزرے تو اسمائے متبرکہ کا اسم ذات میں ملاحظہ کرے کہ جمع تفرقہ اس جگہ برابر ہے جمع عین میں اور تفرقہ صفات میں۔ اس کی جانب غیب ہے اور دوسری جانب جانب شہادت اسمائے مذکورہ اعراف کا حکم رکھتے وہ جانب سے اثر ہوتا ہے اور ہر ایک پر نظر رہتی ہے اور کسی میں گزر نہیں ہے یہ مقام مقربان درگاہ الٰہی ہے جو مقرب اس مرتبہ پر پہنچے خاص و عام کو لازم ہے چنانچہ کلام قدسی میں اہل ولایت کے بارے میں وارد ہے یا اهل الولایۃ من انکر عن قربک بقربی فقد کفر۔

اسمائے اجمالی	
ب اص ع د ق ح ن ش	ب اص ق دق ح ن ش
ب اص ج د ق ح ن ش	ب اص ق د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش	ب اص ح د ق ح ن ش
	ب اص ح د ق ح ن ش

ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ع د ق ح ن ش
ب اص ك د ق ح ن ش
ب اص ج د ق ح ن ش
ب اص ف د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ذ د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ض دق ح ن ش
ب اص و دق ح ن ش
ب اص م دق ح ن ش
ب اص ص دق ح ن ش
ب اص ر دق ح ن ش
ب اص ر دق ح ن ش
ب اص س دق ح ن ش
ب اص م دق ح ن ش
ب اص م دق ح ن ش
ب اص ب دق ح ن ش
ب اص ب دق ح ن ش

ب اص و د ق ح ن ش
ب اص ر دق ح ن ش
ب اص ف دق ح ن ش
ب اص ب دق ح ن ش
ب اص ر دق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ل د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص غ د ق ح ن ش
ب اص ش دق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص ك دق ح ن ش
ب اص و دق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص و د ق ح ن ش
ب اص و د ق ح ن ش
ب اص ح دق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ح دق ح ن ش
ب اص ث دق ح ن ش ثن
ب اص ق دق ح ن ش
ب اص م د ق خ ن ش
ب اص ص د ق ح ن ش

ب اص ب دق ح ن ش

ب اص ت دق ح ن ش

ب اص ج دق ح ن ش

ب اص ر دق ح ن ش

ب اص م دق ح ن ش

ب اص م دق ح ن ش

اسمائے مشترک

ب اص م دق ح ن ش

ب اص ح دق ح ن ش

ب اص ف دق ح ن ش

ب اص م دق ح ن ش

ب اص ع دق ح ن ش

ب اص س دق ح ن ش

ب اص ب دق ح ن ش

ب اص ح دق ح ن ش

ب اص ع دق ح ن ش

ب اص ح دق ح ن ش

ب اص ع دق ح ن ش

ب اص م دق ح ن ش

ب اص ح دق ح ن ش

ب اص ر دق ح ن ش

ب اص م دق ح ن ش

ب اص ب دق ح ن ش

ب اص س دق ح ن ش

ب اص ج دق ح ن ش

ب اص م دق ح ن ش

ب اص و دق ح ن ش

ب اص ا دق ح ن ش

ب اص م دق ح ن ش

ب اص م دق ح ن ش

ب اص ا دق ح ن ش

ب اص ا دق ح ن ش

ب اص ظ دق ح ن ش

ب اص ب دق ح ن ش

ب اص و دق ح ن ش

ب اص د دق ح ن ش

ب اص م دق ح ن ش

ب اص ج دق ح ن ش

ب اص غ دق ح ن ش

ب اص ب دق ح ن ش

ب اص ر دق ح ن ش

ب اص ج دق ح ن ش

ب اص ع دق ح ن ش

ب اص ب دق ح ن ش

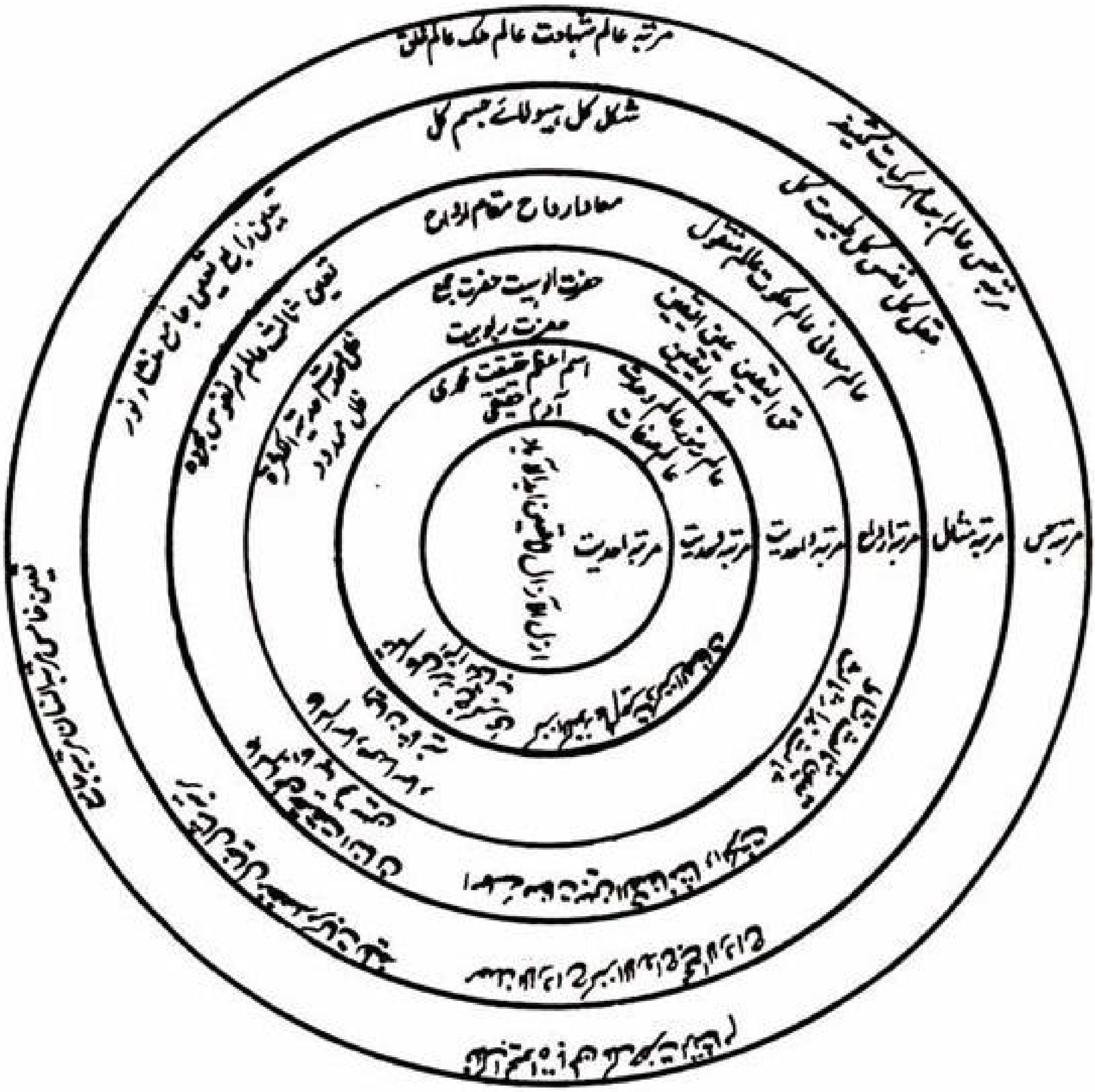
ب اص ر دق ح ن ش

جب سالک اشغال مذکورہ سے فارغ ہو تو چاہیئے کہ دو عین میں مشغولی کرے کہ انجام کار صوفی کا یہی شغل ہے الصوفی ھو اللہ اسی مرتبہ میں کہا ہے کیونکہ اس کا حال غیب و شہادت میں ہوتا ہے اور کُلُّ شَیْئٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ اس کے وجود کا وصف ہے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ اس کے شہود کا مشاہدہ ہے اسم ستار کی تجلی میں عین کو عین پائے اور ظہور نور عین میں عیان دکھلائے مگر اس مقام میں اپنی آپ کو علم معلومات سے نگاہ رکھے کیونکہ جب اپنی طرف متوجہ ہوگا تو حضور سے بے حضور ہو جائیگا اور جب شہود میں آئے گا تو بے شہود ہوگا ایسا حاضر الوقت رہے کہ شعور علمی بالکل نہ پیدا ہو اسی مقام پر کہا ہے کہ العلم حجاب اللہ الاکبر کیونکہ علم بے معلوم کے نہیں ہے اور یہ منزل سادگی اور آزادگی کی ہے جس سالک نے اس مقام سے گزر کر کائنات سے قدم بڑھایا تمام درویشاں کے دیدۂ بصیرت اس کے پاؤں کے نیچے ہوتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے قدمی علی بصیرۃ کل اولیاء لا مانی اس سے زیادہ خبریں اس جماعت کی زبان سے بیان نہیں ہوسکتیں ع ع ای محقق راہ کبھی کبھی فکر مبدء و معاد میں ترقی و تنزل کے طریق سے ہوش رکھ کہ مرتبہ غیب کا دروازہ عینیہ اور غیریت سے بند تھا اچانک عشق کی کنجی وہاں پہنچی اور اس گنج مخفی کا دروازہ کھلا اور حقیقی شیون الٰہیہ حقیں سب بلا شعور و حضور اس کے تعین میں متعین ہوئیں۔ پھر انہی شیون نے ہر تنزل میں ایک نیا وصف اختیار کیا اور ہر مرتبہ میں ایک نام علیحدہ پایا مثلاً احدیت میں شیون۔ وحدت میں صفات و احدیت میں اسماء الٰہی اور ان کے صور (یعنی اشکال) جن کو صوفیہ اعیان ثابتہ اور حکماء صور علمیہ مرتبہ ارواح عالم میں عقول و نفوس مجردہ کہتے ہیں۔ اس مرتبہ میں وجود اشیاء اس وجود کے ساتھ متصف ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اپنے وجود اور اپنے امثال کے وجود کا شعور ہوتا ہے اور مرتبۂ امثال میں ان کا نام خیال منفصلہ رکھا جاتا ہے اس مرتبہ میں ان کا ظہور مرکبات لطیفہ کی صورتوں میں ہوتا ہے جو تجزی اور تبعیض اور خرق والتیام کے قابل نہیں یعنی نہ مادۂ مطلق ہیں نہ مجرد مطلق اور

مرتبہ حسن میں ان کو عالم ملک اور عالم اجسام کہتے ہیں وجود اشیاء اس مرتبہ میں مرکبات کثیفہ کی صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے جو تجزی اور تبعیض اور خرق والتیام کے قابل ہیں (یعنی ان کے اجزاء ہو سکتے ہیں) اور مراتب ستہ شیون الٰہی سے مربوط ہیں یعنی کوئی مرتبہ بغیر شیون کے صورت قبول نہیں کرتا اور ہر مرتبہ کی تین نسبتیں ہیں۔ اعلیٰ ادنیٰ۔ اوسط اور ہر نسبت کے اسماء جداگانہ ہیں۔ چنانچہ اس دائرہ سے روشن ہوں گے۔ اور غیب سے مراتب تنزل کے ساتھ شہادت میں صورت پذیر ہوتے ہیں۔ دائرہ یہ ہے۔



اور اس کا عکس شہادت سے مراتب غیبیہ کی طرف راہ نما ہے ہر مرتبہ میں عیب بے نشان ہوگا اس دائرہ کا عکس یہ ہے۔



اے محقق خوب سمجھ لے کہ تدقیق معرفت سے آگاہ ہونا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ ترقی و تنزل شہود میں ہے نہ وجود میں حضرت وجود اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے (نہ اس کو ترقی نہ تنزل نہ تغیر نہ تبدیل) چونکہ شہود وجود پر عارض ہے اور حضرت وجود میں تمام صفات کی قابلیت ہے لہٰذا بلا ظہور چارہ نہیں یعنی بغیر ظہور کے صورت گیر اور کمال پذیر نہیں ہوتا۔ چند کلمے لطیف دقیق عبارت میں بیان کیئے جاتے ہیں۔ اُن کو سن تاکہ کبریائی کے پردے اور عظمت آئینے کی چادر کی تجھ کو حاجت نہ ہو۔ اللہ احد اللہ صمد کمال عظمت اور کبریائی وجود کی ہے

اللہ احد یکتا ہے اللہ صمد بے مثل ہے اپنا مثل اور برابر کا نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کی جناب پاک میں۔ وصل۔ فصل۔ قرب۔ بعد۔ جسم۔ جوہر۔ خلوت۔ اتحاد۔ خرق التیام کچھ بھی نہیں وہ سب سے منزہ اور مبرا یعنی پاک صاف ہے اس کا وجود اس کی عین ذات ہے اور وجود شہود عین تلوین البتہ آپس میں تغائر اعتباری ضرور ہے مگر صدا و ندا کی طرح ہمیشہ ہمدم ہیں۔ ندا ہمیشہ قدم میں ہے اور صدا ندا کی ساتھ عدم میں حضرت وجود تجلی صفات سے متجلی ہے اور حسن معلوم کے ساتھ متجلی سراب کو آب دیکھ آب کو سراب نہ دیکھ۔ سراب کو سراب کہہ سکتے ہیں۔ آب کو سراب نہیں کہہ سکتے ہیں اگر کوئی عارف سمجھے کہ خود نمائی میں راہنمائی نہیں ہے تو معلوم کرے کہ اسم و رسم میں جدائی کے سوا کچھ نہیں ہے (چنانچہ فرماتے ہیں۔ الذات فی الصفات حجاب والصفات فی الاسماء حجاب والاسماء فی الافعال حجاب والافعال فی الاسماء حجاب والاسماء فی الصفات حجاب والصفات فی الذات حجب یعنی ذات صفات میں حجاب ہے اور صفات اسماء میں اور اسماء افعال میں اور افعال اسماء میں اور اسماء صفات میں اور صفات ذات میں) حجاب میں ظلمات رونما ہے آیۃ کریمہ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اسی کیطرف اشارہ کرتی ہے۔

اے محقق اگر تو اپنے آپ کو پانا چاہتا ہے تو اس شغل معرفت کی ملازمت اور مواظبت کر تا کہ کن فیکون سے خلاصی پائے اور یگانگی تیرے دیدۂ بصیرت میں سما دے اور عین وعیان تجھ کو ایک نظر آئے کسی بزرگ کا قول ہے۔ شعر

ہر چہار آمد برون زین ہر چہار رُوئے جاناں گشت ناگہ آشکار

اس کا طریق یہ ہے کہ اوّل ھو کو شش جہات سے باہر ملاحظہ کرے تا کہ جرس حقیقی کو بے اختیار سنے اور لا اوّل اور لا آخر ہو۔ دائرہ ہوا و ہویت یہ ہے۔

(دائرہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)



بے نہ کرے کہ النھایۃ ھو الرجوع الی البدایۃ سالک کو ہر حال میں لازم ہے کہ اس مرتبہ میں ذکر ارادت کی مواظبت کرے اگر ہمیشہ اور ہر وقت نہ ہو سکے تو صبح وشام التزام رکھے اگر صبح وشام دونوں وقت نہ ہو سکے تو فقط شام کو کیا کرے اور اس ذکر یعنی نفی واثبات مع الفکر دار ارادت کا طریقہ یہ ہے کہ نفی کے وقت سکان مراتب کو ملاحظہ کرے اور اپنے حسب حال لامعبود لا مطلوب لامقصود لا محبوب لامشہود لا موجود اور ایسے ہی امہات سبعہ اور نود نہ نام باری تعالیٰ اور ایک ہزار ایک نام ارادۃ کا عمل کرے اس سند سے لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ ذکر ارادت اسم ذات کو انواع مذکورین میں نگاہ رکھے اور تمام اسماء ارادت میں سے ہر ارادت کے سات بطن کے ساتھ مواظبت کرے اس صورت سے ام ام لک

حم ملک عیم م قدیم م مرید م سمیع م بصیر م کلیم م خبیر م سیع ص

م مرید م قدیر م علیم م حی م

نیز جاننا چاہیئے کہ ذکر ارادۃ ایسا ذکر ہے جس کے فائدے نہ لکھے جا سکتے ہیں نہ بیان ہو سکتے اگر چالیس روز اشارت حروف سے عمل کرے تو اس پر ایسی حالت طاری ہو جائے کہ سوائے وحدۃ الوجود کے کچھ نہ دیکھے تمام صور اشیاء اس کو اس طرح نظر آئیں جس طرح پانی میں ستارے نظر آتے ہیں یا آئینہ میں صورتیں محسوس ہوتی ہیں اور وجود کثیف اس کو مس نہ کرے گا۔ جب یہ حال ظاہر ہو تو چاہیئے کہ زیادہ عمل کرے اور نہ ڈرے یہاں تک کہ آگے بڑھے اور رائی اور مرئی (یعنی دیکھنے والا

اور وہ جس کو دیکھ رہا ہے) دونوں اس کی نظر میں نہ آئیں۔ حالت ترقی میں سقوط اور حالت تنزل میں ثبوت ہے۔ ذکر ارادہ یہ ہے۔

اہ ٮہ م م م اہ ٮہ مم م اہ مممم اہ ق ممم اہ مم م م اہ غم م م م اہ ج م
م م اہ خم م م اہ ب م م م اہ م م م م اہ غ م م م اہ ق م م م اہ و م م م اہ ٮہ
م م م اہ ف م م م اہ ع م م م اہ ق م م م اہ ب م م م اہ خ م م م اہ ٮہ م م م م
اہ ع م م م اہ م م م اہ ش م م م اہ ب م م م اہ ح م م م اہ ع م م م اہ ل
م م م اہ ح م م م م اہ ح م م م اہ ح م م م م اہ ع م م م م اہ غ م م م م اہ ش م م م اہ ع م م م م
اہ ك م م م اہ ح م م م م م م م م اہ ج م م م م اہ ج م م م اہ ك م م م اہ ٮہ م م م
اہ م م م اہ و م م م اہ ح م م م اہ و م م م اہ م م م م اہ ب م م م م اہ ش م م م
اہ ح م م م اہ و م م م اہ ق م م م اہ م م م م اہ و م م اہ ح م م م اہ م م م م
اہ م م م اہ م م م اہ م م م م اہ خ م م م اہ ق م م م اہ و م م م اہ م م م م اہ ك م م م
اہ م م م اہ م م م م اہ ص م م م اہ ن م م م اہ ف م م م اہ و م م م اہ ق م م م
اہ م م م اہ ص م م م اہ م م م م اہ م م م اہ ظ م م اہ ب م م م اہ و م م م
اہ م م م اہ م م م م اہ ب م م م اہ ت م م م اہ م م م م اہ م م م م اہ ع م م م
اہ ص م م م اہ م م م م اہ س م م م اہ م م م م اہ ج م م م م اہ غ م م م اہ م م م م
اہ م م م اہ م م م م اہ ص م م م اہ ن م م م اہ ہ م م م اہ ب م م م اہ ب م
م م اہ م م م اہ د م م م اہ ٮہ م م م اہ ص م م م اہ۔

نیز جب اس ذکر سے فراغ حاصل ہو تو مراقبہ ذیل کو اپنا مراقب سال بنائے اور وہ یہ ہے کہ ابد سربستہ ازل ہے اور ازل پابستہ ابد اور ازل و ابد دونوں وجود وجود سے سربستہ ہیں اور بدایت و نہایت کا وجود ایک ہے۔

جب اس حال کا مشاہدہ اور معائنہ کرنا چاہے تو اس شغل میں مواظبت کرے د ق ش اہ، تین میم اور ایک واؤ اور شین کا اشارہ جو حروف مقطعات کے تحت میں لکھا گیا ہے اور اس کے اوپر حافظ سے اشارہ کیا ہے اس کو سمجھے اور مفہوم

ملاحظہ اور معائنہ کو بواسطۂ کاف[1] وصاد کے اوّل و آخر نگاہ رکھے اور حالت صعود و ہبوط میں ملاحظہ ذات کو صفات کیساتھ اور ملاحظہ صفات کو ذات کے ساتھ اپنے میں معائنہ کرے کہ المعاینۃ رؤیۃ اللّٰہ بلاحجاب یعنی معائنہ اللہ کو بے حجاب دیکھنا ہے) اور واؤ سے فی کل نفس واحد مراد ہے اور شین کو شدۃ سے تعبیر کرتے ہیں چاہیئے کہ ہر سانس میں شدۃ کو شاھد کے ساتھ اپنے اندازہ اور امکان کے موافق تصور کرے ظا اور طا سے ظاہر و باطن کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ہمیشہ ظاہر و باطن ذکر میں رہے اگر ذکر کی طاقت نہ ہو تو فکر کرے چنانچہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ سالک جب ظلمات جسمانی اور تجلیات رُوحانی اور سطوات نورانی سے گزرتا ہے تو وجود قدم کے فرش پر جو سراپا نشاط اور بے رنگی سے رنگ نما ہے قدم رکھتا ہے ان مراتب کے طے کرنے میں سالک کو دس منزلیں پیش آتی ہیں اور وُہ دس منزلیں اس تفصیل سے ہیں۔

بدایات[1] ابواب[2] معاملات[3] اخلاق[4] اصول[5] اودیۃ[6] احوال[7] ولایات[8] حقائق[9] نہایات[10]۔

اور ہر ایک کے تحت میں دس دس منزلیں ہیں۔

بدایات کی دس منزلیں

یقظہ[1] (یعنی الفہم من اللہ تعالیٰ ۱۲) توبہ[2] انابت[3] (ای الرجوع الی اللہ ۱۲)

---

[1] واسطہ سے مراد برزخ ہے اور کاف سے مراد کبریٰ اور صاد سے مراد صغریٰ واسطہ ک ص یعنی مفہوم ملاحظہ (برزخ کبریٰ صغریٰ) اور معائنہ اور معائنہ کو برزخ کبریٰ صغریٰ میں نگاہ رکھے ۱۲ مترجم۔

[2] اس کے معنی رجوع الی اللہ کے ہیں اس کی تین قسمیں ہیں۔ اوّل توبہ عام یعنی ہوائے نفسانی سے بری ہونا دوسری توبہ خاصۃ الخاصۃ یعنی ہوائے نفسانی سے بری ہوکر مقتضائے اسماء کے طرف متوجہ ہونا اس کو توبۃ المحققین بھی کہتے ہیں۔ تیسری توبہ خلاصہ خلاصۃ الخلاصہ یعنی مقتضیات سے گزر کر احدیت جامعہ کی طرف میلان کرنا اس کو توبۃ المنتہی بھی کہتے ہیں ۱۲۔

محاسبہ[۱] تفکر تذکر فرار[۲] سماع[۳] ریاضت[۴]

اعتصام[۵]

(تفکر: یعنی اسی تفتیش کرنا جس سے مقصود مل جائے ۱۲) (تذکر: گم شدہ کا پانا ۱۲) (فرار: غیر حق سے دوری حاصل کرنا ۱۲)

ابواب کی دس منزلیں

حزن خوف اشفاق[۶] خشوع اخبات زہد ورع[۷]

(حزن: فوت شدہ کمالات پر افسوس کرنا ۱۲) (خوف: آیندہ آنے والی مصیبت سے ڈرنا ۱۲) (خشوع: نفس کو ذلیل سمجھ کر رسید وغیرہ پیداری کرنا ۱۲) (اخبات: آیندہ آنیوالے صدمہ سے ڈرنا ۱۲) (زہد: تمام اشیاء سے رغبت اٹھا دینا)

تبتل[۸] رجا[۹] رغبت (سلوک الی اللہ میں تحقیق کرنا ۱۲)

---

۱ محاسبہ اس کو کہتے ہیں کہ اپنے کمالات اور اپنے نقائص پر نظر ڈالے اور جو غالب ہوں انکا تدارک کرے مثلاً اگر کمالات زیادہ ہیں تو شکر کرے اور اگر نقائص زیادہ ہیں تو جبر نقصان کرے ۱۲۔ ۲ فرار کی تین قسمیں ہیں فرار العامہ یعنی حیلوں وغیرہ سے بچکر حقوق پر نظر رکھنا (۲) فرار الخاصہ یعنی حظوظ نفس سے پرہیز کرنا (۳) فرار عن التشغل بالغیر یعنی غیر سے اعراض کرنا اور خدا کی طرف متوجہ ہونا ۱۲۔ ۳ سماع کے معنی ہر شخص کا مقصود خاص سے تنبیہ حاصل کرنا ہے۔ نیز جاننا چاہیئے کہ سماع دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک سماع عوام یعنی امتثال امر۔ دوسرے سماع خواص اس کو مشہود الحق کہتے ہیں اور وہ بالحق اور فی الحق اور للحق اور من الحق ہوتا ہے سماع بالحق اس شخص کا سماع ہے جو شہوات نفسانی سے بالکل مبرا ہو اور اس میں کچھ شائبہ نفس نہ رہے اور سماع فی الحق اس شخص کا سماع ہے جب کو ہر حال میں شہادت اور جمعیت کا مرتبہ حاصل ہو اور سماع للحق اس شخص کا سماع ہے جو عبدیت پر نظر رکھتا ہو۔ اور سماع من الحق ظاہر ہے۔ یعنی خطابات کا سننا یا کلام الٰہی سننا چنانچہ اہل حقیقت کا قول ہے۔ ولا خلص سماع کلام اللہ تعالیٰ عن کل کائن وھو السمیع العلیم ۱۲۔

۴ ریاضت یعنی مجاہدات سے اخلاق نفسیہ کی تہذیب کرنا ۱۲ ۵ اعتصام کے معنی مکروہات سے بچنا ہے۔ اعتصام عوام کا یہ ہے کہ طاعات کی محافظت کریں۔ اور اعتصام خواص کا یہ ہے کہ ارادت کو قوی کریں اور اعتصام اخص کا یہ ہے کہ شہوات سے بچیں اور اعتصام اخص الاخص کا یہ ہے کہ حقوق ربوبیت اور اثبات الوہیت کا خیال رکھیں۔

۶ یعنی ایسا خوف دلانا کہ جس میں زعم بھی پایا جاوے مثلاً اشفاق عوام یعنی عبادات میں کاہلی کرنے سے ڈرانا منہیات کے ارتکاب سے روکنا اشفاق مریدین یہ کہ ان کو اوقات کی پابندی کیخلاف نہ ہونے دینا اور خواص کیلئے اشفاق نہیں ہے ۱۲ ۷ یعنی پابند شریعت ہونا اور جس شے میں ذرا سا شبہ ہو ترک کر دینا ۱۲ ۸ تبتل کے معنی انقطاع کے ہیں تبتل عوام یہ ہے کہ حظوظ ناس سے انقطاع کلی کرے تبتل مریدین یہ ہے کہ حظوظ نفس انقطاع کریں تبتل واصلین یہ ہے کہ ماسوا اللہ سے انقطاع کلی کرے ۱۲ ۹ یعنی حصول مقصود میں طمع کرنا رجاء العامیہ یہ ہے کہ مجازۃ میں امتثال اوامر اور اجتناب نواہی میں طمع کرتے ہیں رجاء ارباب ریاضت یہ ہے کہ تصفیۂ قلب میں طمع کرتے ہیں ۱۲۔

معاملات کی دس منزلیں

رہبت[1]	مراقبہ[2]	حرمت[3]
حد سے تجاوز کرنے سے ڈرنا ۱۲۔		
اخلاص[4]	تہذیب[5]	استقامت
		(علاوہ دیگر امور کے استقلال سے رہنا ۱۲)
توکل	تفویض[6]	ثقہ[7]
یعنی تمام امور کو ان کے مالک پر چھوڑ دینا ۱۲۔		

تسلیم[8]

---

[2] یعنی کمال توجہ کے ساتھ مقصود کا ہمیشہ ملاحظہ کرنا۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ عام لوگوں کا مراقبہ یہ ہے کہ اپنے فرائض کا دھیان رکھیں اور مراقبہ مریدوں کا یہ ہے کہ حضور قلب سے رب کے سامنے موجود رہیں غیر حاضر نہ ہوں۔ واصلین کا مراقبہ یہ ہے کہ اللہ پر جمعیت اور اطمینان رکھیں۔ نیز جاننا چاہیئے کہ مراقبہ کا مفہوم منحصر نہیں بلکہ ہر مطلوب و مقصود کا مراقبہ ہو سکتا ہے جیسے اذکار وغیرہ چنانچہ ہم کو ہمارے مخدوم شیخ العالم قدوۃ السالکین علاؤ الدین علی بن نصیر القرشی سے لاالٰہ الا اللہ کا مراقبہ پہنچا ہے جس کی کثرت سے قلب چاند کی طرح چمکنے لگتا ہے اور روشن معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲۔

[3] یعنی اغیار کی زق زق سے بھاگنا عامیوں کے لئے اتباع شہوت سے بھاگنا۔ خواص کے لئے مرادات سے بھاگنا اخص کے لئے رسوم وغیرہ سے پرہیز کرنا ۱۲۔

[4] اخلاص کے معنی اپنے اعمال کا تصفیہ کرنا ہے ۱۲۔

[5] تہذیب یعنی نفس کی اصلاح۔ نیز تہذیب خدمت یہ ہے کہ اس کے آداب پر نظر رکھے تہذیب کمال یہ ہے کہ احتیاج کو سرے سے اٹھا دے تہذیب التحقیق یہ ہے کہ غیر اللہ کو نہ دیکھے ۱۲۔

[6] یعنی تمام امور کو خدا پر سونپ دینا ۱۲۔

[7] ثقہ یعنی بندہ کا خدا پر اعتماد اور بھروسہ کرنا اور تحقیق معنی یہ ہیں کہ ثقہ وہ ہے جو خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور قضا و قدر سے منہ نہ پھیرے ۱۲۔

[8] یعنی بندہ کا ہر حال میں اپنے نفس خدا پر سونپ دینا اور اپنی عقل کو دخل نہ دینا ۱۲۔

اخلاق کی دس منزلیں

صبرؔ شکرؔ رضاؔ حیاؔ صدقؔ ایثارؔ خلقؔ تواضع

قنوت ‏ — انسان کے عدم شہود کا نام ہے ۱۲ فروتنی کرنا ۱۲

انبساط — خدا کی خوشی میں اپنی خوشی سمجھنا ۱۲۔

اصول کی دس منزلیں

قصد	عزم	ارادت
خدا کی طرف توجہ کرنا ۱۲	خدا کی طرف ارادہ کرنا ۱۲	وہی الاجابۃ الداعی الحق ۱۲۔
ادبؔ	یقینؔ	انس
		خدا سے محبت رکھنا ۱۲۔

۱؎ صبر یعنی اوامر و نواہی کے لئے نفس کا روک رکھنا ۱۲۔

۲؎ شکر یعنی بلوغ نعمت پر خدا کی تعریف کرنا اور اہل تحقیق کے نزدیک شکر کے ساتھ یہ ہیں اول شکر تحقیق پر پھر ہدایت پر پھر توفیق پر پھر تائید پر پھر ادائے حقوق میں پھر مرتبہ تحقیق کے پہنچنے پر ۱۲۔

۳؎ رضا یعنی تمام واقعات میں بندہ کا خدا کی مرضی پر راضی رہنا اور اس کا ثمرہ یہ ہے کہ خدا راضی ہو جاتا ہے ۱۲۔

۴؎ حیا یعنی اوامر و نواہی کو فروتنی کے ساتھ قبول کرنا اور بجا لانا اور نواہی سے بچنا ۱۲۔

۵؎ صدق یعنی اقوال و افعال و احوال میں حق سے موافقت کرنا ۱۲۔

۶؎ ایثار یعنی غیر کو اپنے نفس سے مقدم رکھنا اور شریعت کا ایثار یہ ہے کہ گناہ نہ کرے۔ اور طریقت کا ایثار یہ ہے کہ علاوہ اللہ کے آگے اپنے ارادہ کو مفقود تصور کرے۔ حقیقت کا ایثار یہ ہے کہ ایثار کو ایثار نہ سمجھے ۱۲۔

۷؎ خلق یعنی انسان کا مکارم اخلاق سے متصف ہونا ۱۲۔

۸؎ ادب یعنی افراط و تفریط سے باز رہنا۔ ادب مع الحق یہ ہے کہ خدمت میں تقصیر نہ کرے اور ادب مع الخلق یہ ہے کہ ادائے حقوق میں ادنیٰ اور اعلیٰ کو برابر سمجھے ۱۲۔

۹؎ یقین اطمینان بالغیب حاصل کرنا اس کی تین قسمیں ہیں اگر یہ اطمینان قوت دلیل سے ہوا ہے تو علم الیقین ہے اور اگر شہود عقل وجدانی کے سبب سے جو ہر شے میں ساری ہے آنکھ سے دیکھا ہے تو عین الیقین اور اگر تجلیات صفاتیہ ظاہر ہو کر تجلی ذات ظاہر ہوتی ہے تو یہ حق الیقین ہے ۱۲۔

مراد	غنا	فقر	ذکر[1]
خدا کی طرف سے حسب خواہش ملنا ۱۲	ماسوی اللہ سے استغنائی کرنا ۱۲	تمام احتیاج کو خدا پر چھوڑ دینا ۱۲	

اودیہ کی دس منزلیں

فراست	بصیرت	حکمۃ	علم	احسان
امور غائبہ سمجھ لینا ۱۲۔	قوت باطن سے آنکھ کی طرح دیکھنا ۱۲۔	اسرار اشیاء سے واقف ہونا ۱۲	ظہور العین بالعین ۱۲	[illegible] ۱۲

ہمت	طمانیۃ	سکینہ۔	الہام	تعظیم
[illegible] ۱۲	قلب کا قرار ۱۲۔	اطمینان نفس ۱۲۔	[illegible] ۱۲	تعظیم حق بجا لانا ۱۲

احوال کی دس منزلیں

شوق	غیرت	محبت
دل میں محبت محبوب کی ہوائیں چلنا ۱۲۔	یعنی ماسوائے محبوب سے رنج ہونا ۱۲۔	محبت ایک ایسا تعلق ہے جس میں محبوب پر جان قربان کرتے ہیں اور اسکی ملنے سے اعراض ہوتا ہے ۱۲۔

وجد	عطش	قلق
دل میں عشق محبوب پانا ۱۲۔	محبت محبوب کے غلبہ سے ایک اضطراب ہونا ۱۲۔	شوق کا آنکھوں سے نکال لینا

ذوق[2]	بروق	هیمان	دهش
	انوار الٰہی کا دل میں آنا۔	تمام تصرفات کا عاجز ل میں ڈوب جانا ۱۲	بندہ کو جلال الٰہی سے حیرت ہونا ۱۲۔

ولایت کی دس منزلیں

سر	سرور	صفا	وقت	حظ
ہو شہود کل شئے من الحق ۱۲۔	روئے محبوب دیکھ کر خوش ہونا	دل کا کدورت سے صاف ہونا ۱۲۔	غلبۃ الاحوال علی العبد	ہو اللذۃ فی البلاء ۱۲

---

[1] ذکر وہ ہے جس سے قربت حاصل ہوتی ہے اور حجاب دور ہوتے ہیں ہمارے شیخ عارف سید السادات محمد بن یوسف حسینی فرماتے ہیں کہ بقاء نفوس ذکر قلب پر موقوف ہے اور مراقبہ سے قلب کو استقرار کا درجہ حاصل ہوتا ہے یہ وہ شے ہے جس سے انسان اللہ جل شانہٗ کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔ اور کلام الٰہی کی تجلی اس پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور کشف ارواح وقبور حاصل ہوتا ہے اور سینہ کے احوال اور دُنیا کے وقائع سے خبردار ہو جاتا ہے ۱۲۔

[2] ذوق یعنی مبادی تجلیات جن سے علائق وعوائق سے دل خالی ہو جاتا ہے ۱۲۔

تمکین	غیبت	غرق	غربت	نفس
ہر مقام میں بہت ٹھہرنا ۱۲	یعنی عدم الشہود مما یجری من الاحوال ۱۲	دریائے قلب میں ڈوبنا	طلب مقصود میں وطن چھوڑنا ۱۲	یعنی بالقوم بالروح ۱۲

حقائق کی دس منزلیں

قبض[۲]	حیات[۱]	معاینہ	مشاہدہ	مکاشفہ
		صفات کا بلا خصوصیت ظاہر ہونا ۱۲۔	صفات کا بلا مظہر ظاہر ہونا ۱۲۔	صفت کا بواسطہ ظاہر ہونا ۱۲۔

انفصال	اتصال	صحو	سکر	بسط
رویۃ اتصالی کا ساقط ہونا ۱۲۔	امداد الٰہی کا پے در پے آنا ۱۲	یعنی رجوع الی الاحساس ۱۲۔	احساس کا مفقود ہونا ۱۲۔	یعنی منشرح القلب فی الذات ۱۲۔

نہایات کی دس منزلیں

تلبیس[۳]	تحقیق	بقا	فنا	معرفت
خدا کا دیکھنا ہر شے میں علم سے ۱۲۔	اللہ تعالیٰ کو ہر شے میں قائم رکھنا یہ مقام ارباب تمکین کا ہے ۱۲۔		زوال شہود بعینہٖ	بندہ کو عین ذات کو محیط ہونا ۱۲۔

جمع[۵]	تفرید	تجرید[۴]	وجود
یعنی شہود الحق اور وہ مجمل کا دیکھنا ہے اسکی تفصیل میں ۱۲۔			ہر مشہود سے مقصود پانا ۱۲۔

---

[۱] حیات یعنی صفات کا باحیا ہذا وصافہا ظاہر ہونا اس طرح کہ کوئی وصف عین سے محجب نہ رہے ۱۲۔

[۲] یعنی قلب کا مکروہات ظاہر یہ سے مضطرب ہونا اگر مشاہدہ یا معاینہ میں حضرت جلال سے ہے تو قبض ہے اور مشاہدات جمال سے تو بسط ہے ۱۲ [۳] تلبیس یعنی ذات اقدس کا عالم میں ملتبس ہوجانا اس رتبہ میں اہل تمکین ہی ثابت قدم رہتے ہیں ذات جس مظہر میں ظاہر ہو جس صورت میں متجلی ہو وہ اس کو تمیز کر لیتے ہیں ۱۲ [۴] تجرید خالی ہونا خالی کرنا جیسے عقل کی تجرید ماسوائے اللہ کو نہ دیکھنا تجرید سلوک کی ماسوائے اللہ کا خطرہ دل میں نہ آنے دینا ۱۲ [۵] جمع یعنی مجمل کا اسکی تفصیل میں اور تفصیل کا جمع میں دیکھنا اور کبھی جمع سے رویت حق کیطرف بھی اشارہ کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کی مشغولی کو بھی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جمع کے معنی یہ ہیں کہ شہود باری تعالیٰ اپنے ماسوا سے اور جمع کا اطلاق کبھی جمع الجمع پر بھی آتا ہے اور استہلاک فی اللہ اور شہود الحق علی الخلق اور شہود الوحدۃ فی الکثرۃ اور بالعکس پر اطلاق آتا ہے اور اس کو جمع الفرق والفراق بھی کہتے ہیں۔ اور بعضوں نے اس کی یہ تعریف کی ہے الجمع ھو الرجوع عن التفرقۃ المخالفۃ یعنی تفرقہ مخالف سے رجوع کرنیکا نام جمع ہے پس خواص کی جمع یہ ہے کہ خواطر متفرقہ کو جمع کریں۔ اور اخص کی جمع یہ ہے کہ عین واحد توحید سے رویۃ باری کا مشاہدہ کریں ۱۲۔

توحید[۱]

ہر کہ خواند جوہر شطار را مفت یابد گوہر اسرار را

تمام ہوا چوتھا جوہر

[۱] توحید یعنی اللہ کی وحدانیت کا اعتقاد کرنا پس توحید عامہ خلائق کی یہ ہے کہ کہیں اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور توحید خاصہ کی یہ ہے کہ شہود میں کسی کو خدا کے برابر نہ سمجھیں۔ اور توحید خاصۃ الخاصۃ کی یہ ہے کہ ذات واحد کو بلا کثرت کے مشاہدہ کریں اور یہی شہود محققین باواحدانیۃ کا ہے اور توحید افعال کی یہ ہے کہ تمام افعال کو واحد حقیقی کی طرف سے سمجھے اور توحید صفت کی یہ کہ تمام صفتوں کو اس ذات کے مقابلہ میں صفت واحد خیال کرے اور توحید ذات یہ ہے کہ سوائے اس ذات واحد کے کسی شئے کو ساری اور متجلی نہ سمجھے اور بعض نسخوں میں اتنا اور ہے۔

الزہادات
الخشیۃ
الغض — یعنی انکار حقیقت سے احتراز کرنا ۱۲۔
الرجوع — یعنی گناہ سے بچا رکھنا
الاستغفار — طلب مغفرت
السیاسۃ — زہد نفس

الحرمۃ — ہر ذی عظمت کی تعظیم کرنا
الاستقامۃ — دوام علی الاستقامۃ ۱۲۔
العزم
الجزم — جس پر عمل واجب ہے ۱۲
المروت
الحال

الھیجان — غثیان طبیعت ۱۲
الشرب
الخضوع — اپنے آپ کو ذلیل سمجھنا
الملامۃ — نفس لوامہ کے ساتھ مجادلہ ۱۲

پانچواں جوہر

ورثۃ الحق کے اشغال کے بیان

جاننا چاہیئے کہ سالک جب عمل ابرار واخیار اور اسرار دعوت شطار سے فارغ اور بموجب وَوَهَبْنَا لَهُم مِنْ رَحْمَتِنَا کا عارف ہُوا تو چاہیئے کہ اشغال ورثۃ الحق میں قدم رکھے تاکہ لِيَزْدَادُوا اِيمَانًا مَعَ اِيمَانِهِم کی حقیقت متحقق ہو اور معلوم کرے کہ سالک کونسا ورثہ پہنچتا ہے اور وہ کس وجہ سے وارث ہوتا ہے۔ تاکہ زبان بشیر وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سے بشارت اُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْن اس کی شان میں ثابت ہو۔

واضح ہو کہ وارث دو طرح کا ہوتا ہے۔ اوّل صوری دوم معنوی۔ اور موارث صوریکا پہنچنا مورث کی ممات پر موقوف ہے اور معنوی میں ممات (مرنا) محال ہے لہٰذا دونوں میں مناسبت یہ ہے کہ صوری میں بھی حصول شئی بلا کسب ہوتا ہے اور معنوی میں بھی۔

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ارث صوری کیا چیز ہے اور ارث معنوی کس کو کہتے ہیں۔ ارث صوری ایک فیض کا نام ہے جو ظاہر ہو اور ارث معنوی ایک عطیہ جو عطائے باطن سے سمجھا جاتا ہے (اس کا ادراک مدرک فطین کے سوا غیر ممکن ہے) اور صوریکا انتظام و سرانجام ارث کونی کے اہتمام سے ہوتا ہے اور معنوی کا مواہب میراث الٰہی سے۔

چنانچہ ذَاتِ كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهٗ، اور اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِيْهِ اور اَلْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَصَنْعَتِيْ سلک انتظام آیۃ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ میں اس مقام کے دریافت کرنے کا لطیف اور کامل اشارہ ہے۔

سب سے پہلے عدم کو موجود کیا یہاں تک بہ نسبت ہر وجود کے کُنتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ کا ظہور ہُوا پھر اپنے کمالات اس میں شامل کئے یعنی اپنے کمالوں سے بھر دیا تو اس اندراج و اندماج وجود و شہود کو کسی نے نہ پہچانا اور کسی کو پتہ نہ چلا یہ من حیث الوجود عین وجود ہے اور وجود شہود کے مشاہدے میں ہے اور تقید نابود میں نمودار اور نابود اطلاق میں نمودار ہے۔ کیونکہ وجود شہود جب قید کا اثر پذیر ہوتا ہے تو وجود مطلق کو کہاں پہنچ سکتا ہے۔ حقیقت وجود قید اطلاق سے مبرّا ہے اس میں ایں و آں کی گنجائش نہیں چنانچہ کُلُّ شَیْئٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اس کا شاہد ہے علم اپنے استعداد اصلی کے اعتبار سے آفتاب وحدت کی چمک اور طلعت کے سامنے ایک ذرہ ہے اور اسماء کا تصرف ہر ذرہ میں پورا ہے۔ نیز جاننا چاہیئے کہ وجود حقیقی خاص و عام ہے جب یہ حاصل ہوجاتا ہے۔ تو عالم الغیب والشہادت یعنی جناب الٰہی کی معرفت میں کچھ شک و شبہ نہیں رہتا عالم الغیب والشہادت سے جب تک فاطر السّمٰوٰت والارض کا برقع نہیں اٹھتا عالم الغیب والشہادت کی معرفت حاصل نہیں ہوتی جیسے معلوم ازل سے اللہ کے علم میں تھا۔ جب عالم کے علم نے معلوم کی طرف التفات کیا وجود معلوم بوجہ احسن ظاہر ہوا اور فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ کی نقاب اٹھی اور عالم باطن معلوم ظاہر ہوا اور معلوم ظاہر نے اپنے فعل سے ممتاز ہو کر اپنے حسن کیطرف نظر کی تو اپنے حسن کی طرف نظر کی تو اپنے حسن کیطرف کی تو اپنے کو تمام اسماء الٰہی کے ساتھ پوری طرح متصف اور ان میں متصرف پایا کہ ان للہ تسعة و تسعون اسمًا جب یہ بات میسّر آئی تو اپنے آپ کو صورت تقید میں مقید کیا اور اس کے آثار اور احکام کے بموجب حکم کیا اور رصفت الانسان بنیان الرب کیساتھ متصف ہُوا تو ذات الوارث اس پر متجلی ہوئی یہاں تک کہ وہ اس اسم کا مالک اور اس پر مستولی ہو گیا اور تمام اسماء کی معرفت اس کو حاصل ہوگئی اور بادشاہ الاکلّها فیك سب اسماء کا خود مظہر بنا۔

سالک کو چاہیئے کہ تمام اسماء توفیقی کو توفیق الٰہی کے وسیلہ سے فکر میں لا کر ازلًا و ابدًا

اپنی صورت میں لائے اور جو اسماء ہر اسم کے نیچے لکھے ہیں ان کا تصور کر کے ہر اسم کی عین صورت بن جائے اور اس کے احکام اور آثار میں قدم رکھے اور دَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوْا اَطْوَارًا وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا کو دریافت کرے کبھی تمام جہان کو شہود دیکھے گا اور اپنے آپ کو وجود اور کبھی تمام جہان کو وجود اور خود کو شہود اور کبھی تجلیات اسماء میں ایسا گم اور نایاب ہوگا کہ نام و نشان تک نہ رہے گا والیہ المرجع والمآب کا ظہور ہوگا اور کبھی خود مرکز بنے گا اور عالم دائرہ اور کبھی عالم مرکز اور خود دائرہ اور کبھی تمام کائنات کا ارتسام معاینہ کریگا اور خود کو اسمیں نہ پائیگا اور کبھی غیب و شہادت دونوں سے خالی ہوگا اور کبھی بے ہمہ اور کبھی بے ہمہ اور مقام لایزالی میں کبھی اپنے آپ کو آئینہ میں مشاہدہ کریگا کہ المشاهدة رؤية الله الحجاب اور کبھی اپنے آپ کو بلا آئینہ کے اپنے آپ میں معائنہ کرے گا کہ المعاينة رؤية الله بلا حجاب جب ارث ابدی نے ورثۃ الحق سے ارث نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا پا لیا اور اس میں متصرف ہوا تو وارث ازلی نے بفحوائے کلام معجز نظام اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا ارث حقیقی طلب کیا کہ آج ارث خاص و عام ہم کو پہنچتا ہے یعنی آغاز و انجام ہمیں سے ہے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جب حق مستحق کو پہنچ جاتا ہے تو سرادقات جلال و عظمت سے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ کی ندا جہان میں آتی ہے اور بحکم لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں ہوتی اور نجوم كُلُّ شَيْءٍ اور غروب هَالِكٌ مستهلك اور آفتاب الا وجهه اظہر من الشمس طالع ہوتا ہے جب سالک چاہے کہ حالات مذکورہ کو عین تحقیق سے معائنہ کرے اور اسرار الوہیت اس پر مکشوف ہوں اور وجود ممکن نظر نہ آئے تو چاہیئے کہ اس شغل صورت بند میں مواظبت کرے ؎

تا تو با خویشی عدد بینی ہمہ چوں شوی فانی احد بینی ہمہ

پہلا شغل صورت بندی ت م ق س م م ع ج م خ ب م ع ق و د ف ع ق ب خ ہ م م س ب ح ع ل خ ح ع غ ش ع ث ح م ح ج ک ہ م د ح د م ب ش ح د ق م د ح م م م م م ح ق د م د ا ص ق م م م ا ا ظ ب د م ب ت م م

ع ر م ذ ر م ج غ م م م حٰ ن ن ھ ب ب د ر ص ت ا ل ا ۱ م

دوسرا شغل مشاہدہ میں | اے آشیانہ حقیقت کے شہباز. اے میدان طریقت کے شہسوار تجھ کو جاننا چاہیئے کہ ہر طالب پر امام اور پیشوا لئے طریقت کی تلاش واجب ہے اور اس کا اقتدار اس پر لازم چنانچہ آیۂ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اس پر دال ہے اور من تعرف الحقیقۃ بلا امام فقد کفر اس حال کا شاہد ہے

اگر بے پیر کارے پیش گیرد ہلاکت راز بہر خویش گیرد

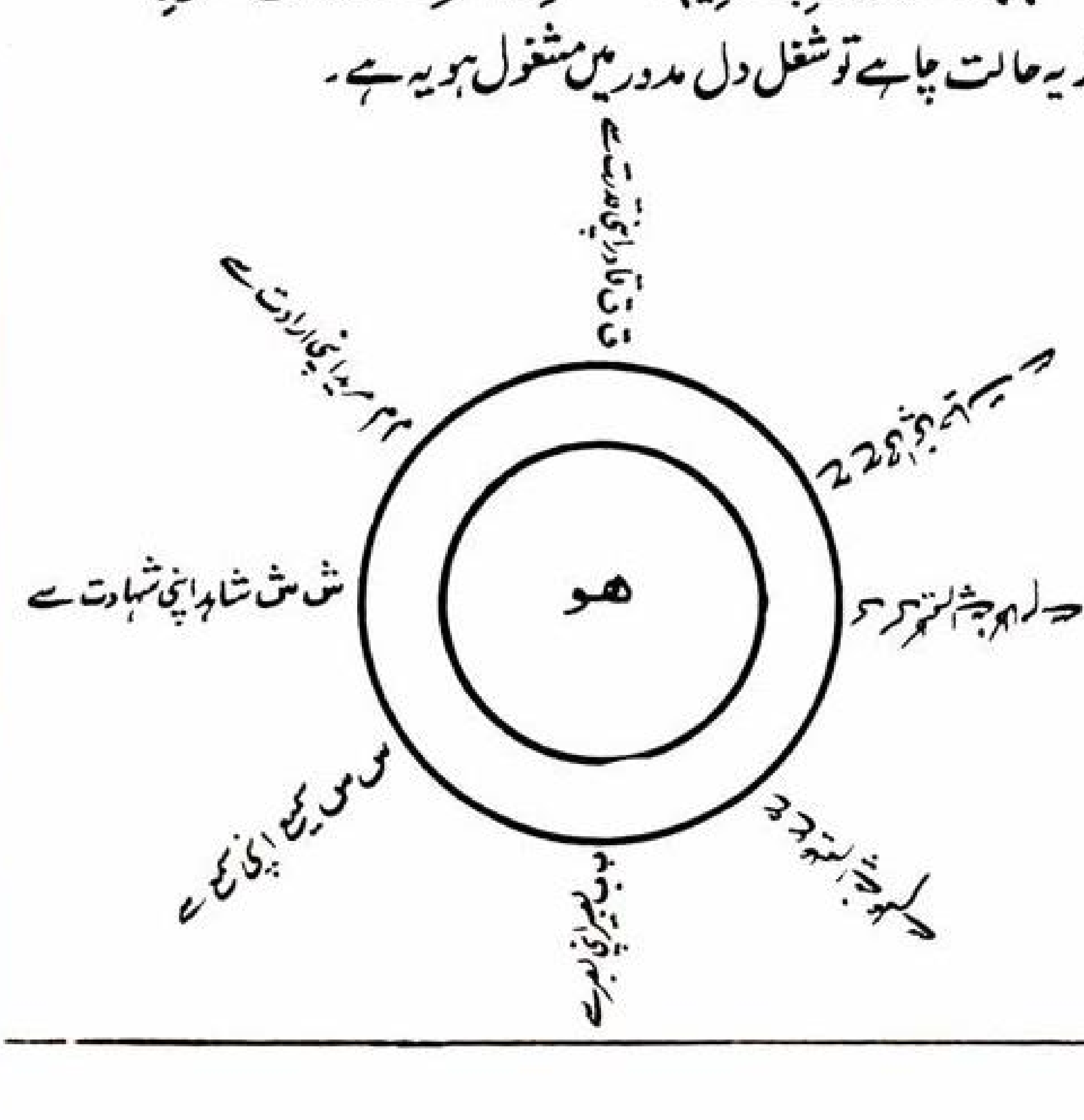
ذات ازل الازل ظہور اور بطون کی قید سے پاک ہے اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ اس کی طرف اشارہ ہے. موجہ ذاتی جو تمام اعتبارات سے پاک ہے اس کا دریافت کرنا مشکل ہے اگر اس ذات کو پہنچانے تو باطل ہے لہٰذا ضروری ہوا کہ کمر ہمت باندھے رکھے اور حقیقت کا سرمایہ جمع کرے جب ذات مقدس نے جو کمال عظمت کے ساتھ تعین قبول کئے ہوئے ہے اور غیر کے ظہور کا اس میں نشان تک نہیں چاہا کہ اپنے آپ کو ظاہر کرے تو سرادقات جلال وعظمت کو اٹھا کر جمال کبریائی کے پردہ میں علماً اور وجوداً اور نوراً اور شہوداً اپنے آپ کو ظاہر کیا چنانچہ الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری اسی معنی کی خبر دیتا ہے اور آئینہ جمال کبریائی میں مثال نے بے مثل کو مشاہدہ کیا اور عاشق ہوا تو ساقی عشق یُحِبُّھُمْ نے رونمائی کی اور معشوق کو طرح طرح کے لباس پہنائے اور ایسا فریفتہ ہوا کہ آئینہ یُحِبُّوْنَہٗ میں عکس ڈالا جب اپنی اہلیت پر پہنچا آپ کو اپنے میں دیکھا کبھی محب ہوا تو اور کبھی محبوب اور محبت دونوں میں جلوہ گر ہوئی اور آئینہ شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ میں صورت خاص وعام باختصاص تمام مشاہدہ فرمائی تو اپنے مشاہدہ کے سوا کوئی مشہود نظر نہ آیا اِنَّہٗ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ جب سالک اپنے قرب میں محرم راز ہو جائے جمال کا مشاہدہ کرے جو الوان صفات کے ساتھ مستور ہے جب تک ربوبیت کا اثر رہیگا ربوبیت کا مشاہدہ ہوتا رہے گا کہ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ. جب یہ دونوں پردے اٹھ جاتے ہیں تو استیلاء ہستی غالب ہوتا ہے اور ناظر ومنظور دونوں نظر سے غائب ہو جاتے ہیں.

جب شغل مشاہدہ میں مواظبت کرتا ہے تو یہ حال ظاہر ہوتا ہے ا ج ج
تیسرا شغل دل مُدوّر کے تصور میں | اے ارباب طریقت طریق معرفت الی اللہ کو جانو کہ الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق سالک کو چاہیئے کہ محقق بنے جب تک محقق محل اور معادیر اور تجلیات ذاتی وصفاتی میں تفاوت نہ کرے. اور اپنی استعداد اور قابلیت تام نہ ہو اسم کونی پر اسم الٰہی کا اطلاق نہ کرے کیونکہ کون مظہر ہے (بفتح میم وہا) اور الٰہی مظہر (بضم میم وکسرہا) اور اگر بے حصول استعداد تام یہ اطلاق کرے گا تو مغلوب اور ابتر ہوگا. جب تک مراتب کما حقہا معلوم نہیں ہوتے مفہوم کا معلوم ہونا معلوم. اب سر مامن اِلٰہ اِلاَّ اللہُ کو دریافت کرنا چاہیئے. مراتب ذات مقدسہ تین مرتبے ہیں. اوّل مرتبہ غیب کو منقطع الاشارہ ہے دوسرے مرتبہ صرف کہ اس میں ذات کی تجلی ذات ہی کے لئے ہوتی ہے تیسرے مرتبہ ذات کہ صفات کیساتھ ملحوظ ہے کمالات ذات بغیر صفات کے حاصل نہیں ہوتے اور صفات بغیر ذات کے متجلی نہیں ہوسکتیں اور صفات کا بے معلومات کے ظہور نہیں ہوتا واضح ہو کہ ملک یعنی ذات ملک یعنی صفات کے لباس میں آئی صورت ملک ملک ہے (یعنی فرق صوری دونوں میں کوئی نہیں) والملک ھوالعالم عالم علم میں ہے اور علم عالم کی ذات کے ساتھ قائم والعالم ھوالظاھر والباطن جبروت مثال لاہوت ملکوت مثال جبروت ناسوت مثال ملکوت ہے از روئے تفصیل کے ناسوت جمع وتفرقہ کی ایک صورت ہے اور آدم باعتبار حقیقت کے کلی ہے اور تشخیص میں بھی کلی معلوم ہوتا ہے مگر ہر جزو پر صادق نہیں آتا. دیکھو عضو شخص نہیں ہوتا اور نہ شخص عضو ہوتا ہے. شخص کے دیکھنے سے عضو کا معائنہ نہیں ہوتا اور عضو کے دیکھنے سے شخص کا نشان نہیں ملتا عالم معانی سے مرکز تک اگر مشاہدہ کیا جاتا ہے تو ایک انسان ہے اور اگر مرتبہ حسن وشہادت میں معائنہ کرے تو اس کے چار مرتبے ہیں ن مرتبہ حیوان ہے خصائل حیوانی اس میں مستور ہیں اور تعزّز جہان اس میں منظور م مرتبہ نفسانی ہے نفس اس میں موجود ہے. اور عجب پندار اس میں مشہود ع مرتبہ ملکیت ہے اوصاف ملکی

اس میں عیان ہیں مر مدور مرتبہ اصل ہے جانب ظہور روحانی ہے اور طرف بطون سبحانی اور مقام مشاہدہ غیب وشہادت ہے سراً و علانیۃً اس میں مرتبہ غیر شہود منظور نہیں. تجلیات سلبی وثبوتی کا معائنہ ہوتا ہے۔ کبھی سقوط کبھی ثبوت نظر آتا ہے۔ جب سطوت جلال عظمت مستولی ہوتی ہے تو سالک بشریت سے باہر آجاتا ہے۔ رایت ربی بصورۃ المرصاد علی صورۃ شیخ اھیب فضرب رجلہ فی صدری فوجدت ضربہ فی کتفی فنسیت بھا علم الاولین والاخرین رونما ہوتا ہے اور اگر تجلی جمال کبریائی متجلی ہوتی ہے۔ تو رایت ربی لیلۃ المعراج علی صورۃ شاب امرد قطط فوضع یدہ علی کتفی فوجدت بردا انا ملہ فی صدری فعلمت بھا علم الاولین والاخرین پردہ کشا ہوتا ہے۔ جب سالک ان تجلیات سے گزرتا ہے تو وراء الوراء ہوتا ہے اور ازل وابد اور حسن وملاحت اس کی ہوتی ہیں تمام اوصاف وذوات اس کے ظہور سے ظاہر اور اس کے غلبہ سے ہلاک ہوتے ہیں شعر

ظَهَرْتَ شَمْسًا فَغِبْتَ فِيهَا   إِذَا شَرَكْتَ فَذَاكَ شَرْقِي

اگر یہ حالت چاہے تو شغل دل مدور میں مشغول ہو یہ ہے۔



چوتھا شغل تصور رُوحانی میں اے صوفی صافی صف میدان وفا میں صفۂ صفا پر بیٹھنے والے توجہ ذاتی سے دل صافی کے حالات کو گوش زد کر کہ نور کے آئینہ کو زنگ نہیں لگتا عین کا معائنہ حاصل کرتا کہ راہ صواب سے دور نہ پڑے خاص وعالم حسب لیاقت یا صفت معینہ کے ساتھ متصف ہیں یا اطوار مختلفہ کے ساتھ ۔ مراتب ہدایت ونہایت کو فکر عمیق کے ساتھ اس اقبال میں بالتحقیق معلوم کر مرع آبگینہ پر آب آگ کا اثر ہرگز قبول نہیں کرسکتا۔ جب آفتاب کے برابر میں آتا ہے صفت آفتاب قبول کرتا ہے اور شعلہ پذیر ہوتا ہے اور جو کچھ درمیان میں آتا ہے سب کو جلا دیتا ہے ثم ایک طبق میں آہنی ریزے ڈالیں اور مقناطیس کو اس طبق کے نیچے رکھیں تو جس طرف مقناطیس جائیگا آہن بھی اسی طرف میلان کریگا ۔ یہ نسبت معلوم نہیں ہے۔

ثم ستارے اپنی وضع و بنیاد ونہاد کے موافق سیر کرتے ہیں مگر جب آفتاب طلوع کرتا ہے تو کوئی ستارہ نظر نہیں آتا ثم زمرد ایک پتھر ہے رنگ دار رنگ بے سنگ کے قرار نہیں پکڑتا اور سنگ بے رنگ کے عوت پذیر نہیں ہوتا ثم موتی کا وجود اور اس کی لطافت پانی سے ہے اگر پانی نہ ہو بے آب ہے مگر قیمت کچھ نہیں جب بازار میں آتا ہے قیمت لگتی ہے۔

ثم پانی جب ہوا سے مندمج ہوتا ہے تو اولہ بنتا ہے اور دوسرا نام پیدا کرتا ہے اور جب پگھلتا ہے تو پھر وہی پانی کا پانی ثم بصل یعنی پیاز ازروئے اصل و وصل آغاز وانجام کے پردے ہیں اگر تو حیثیت بصل سے دیکھے تو کوئی وصل نہیں اور فصل کرے تو پردہ ہی پردہ ہے اگر اس کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس شغل میں کوشش کرتا کہ مبدء حقیقت تجھ پر ظاہر ہو مرکز سے غیب کی طرف[م] بہ نسبت شہود کے مشاہدہ کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو ارقام نقبؔ[۲] کے ساتھ کہ اسم عظمی ہے سر بلند کر کے آنکھیں کھولے اور اس اسم کے مسمیٰ[۲] کو دیکھے تاکہ روحانیت پیدا ہو اور ایک ہستی دکھلائی دے اور اس میں گم ہو جاوے اس اسم کے گم ہونے

[۱] چبوترہ دمعنی مرادی مسند ۱۲ [۲] اس لفظ کے عدد آسمان کے عدد کے برابر ہیں۔

م بہ نسبت وجود کے اور غیب سے مرکز کی طرف م ۔

سے وہ روحانیت بھی گم ہوجاوے گی اس کے بعد عالم علوی و سفلی کو اپنی صورت میں دیکھے گا اور ہستی کی تاریکی ایسی غالب ہوگی کہ ہر موجود کا وجود غائب ہوجائیگا۔ اسم عجمی یہ ہے ا س م ا ن ۔

پانچواں شغل حقائق اشیار کی معرفت میں جب عارف افعال شریعت اور اوصاف طریقت اور احوال حقیقت میں کامل ہوجاوے تو اپنے حال کا طالب ہوکہ زاغ و باز کہ آشیانہ جمال و جلال سے ہیں جب دونوں اپنی صفت سے باز آئے تو کون سے راز سے ہمراز ہوئے اور اپنی صفت سے کیوں باز آئے۔ جب زاغ نے باز کی صفت اختیار کی اور باز نے اس کو غیر سازی سے روکا تو کچھ پایا صفت اصلی میں مستور ہوا اور باز نے کہ صفت ہما کی لی وہ اس کا باعث قرار پایا کہ جوالوان مختلف دیکھے دمِنْ اٰیَاتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ ان کو یک رنگی کا لباس پہنائے تاکہ رنگ اصلی کی طرف کہ بے رنگی ہے راہ پائے اس مقام میں صفت عشق کو نگاہ رکھے کیونکہ عشق ایک راز ہے جو بے راز کو محرم راز کردیتا ہے اور محرم راز کو راز سے باہر نکال لیتا ہے۔ اے سالک اگر تو ان اسرار پہ مطلع ہونا چاہتا ہے تو ماہیت شہود کو کہ روح الامین ہے معلوم کر اور اپنی ہستی کا دامن پکڑ اور اپنے آپ کو ایک روحانیت دیکھ اور شہود کو اس میں گم کرتا کہ ظاہراً اور باطناً اس کا رنگ قبول کرے علانیۃً اور از روئے شہود کے سرا وجہ وجود سے ہفت پیکر میں نگاہ کر اور مناظرہ غیر کو نظر میں نہ لا اشارہ یہ ہے س ع ب ع ل ح ح ع ج س ح ک ع ل ب س ع اور شغل ہفت پیکر کا یہ ہے کہ جیسا شغل حقائق اشیار میں مذکور ہے اسی طرح یہاں شاغل ہو۔

چھٹا شغل فنار شہود میں اے مفلس ازلی اور مجرد ابدی آتی ھا دھو کس لئے کرتا ہے جب تک عقدے نہ کھلیں اور سرمایۂ ہویت گنج خانہ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا سے حاصل نہ کرے حاصل بے حاصلی اور سرمایۂ بے سرمائیگی ہے۔ راہ فنا مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا اختیار کر ایسا نہ ہو تجھ کو انانیت اثنین سے حسرت حاصل ہو۔ بیت

عدم آئینہ ہستی است مطلق   ازو پیداست ملک تابش حق

تو جو کچھ دریافت کرتا ہے تیری طرف سے نہیں ہے کما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین۔ بیت

تو چشم عکسی داد نور دیدہ   بدیدہ دیدہ را دیدہ بدیدہ

اے آزاد ازلی یہ وجود تیرے لئے بلا ہے کہ وجودک ذنب لایقاس بہ ذنب اس جگہ سے چاہا کہ تو اس بلا میں گرفتار ہو اور گفتار عشق و محبت پیش کرے اور وصل کو اصل کے ساتھ انقلاب دے کہ فصل تجھ پر ظاہر ہو۔ بیت۔

تعین نقطہ وہمی ست بر عین   چو صافی گشت آں علت شود عین

آئینہ ہستی پر زنگار زیا نگار آگیا ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ۔ اس کے لئے صیقل لکل شئ مصقلۃ و مصقلۃ القلب ذکر اللہ چاہیئے کہ آئینہ صاف ہو اور وہ نقطہ وہمی دور ہو اور عین وجود کو عین ذات دیکھے

بیت   ہمہ از وہم تست ایں صورت غیر   کہ نقطہ دائرست از سرعت سیر

اے عقلمند اگر تو چاہتا ہے کہ بند پیوند سے خلاصی پائے اور نا چار ہر چہار گرہ کو کھولے۔ تو ہر چہار کو ہر چہار کے حوالے کر اور اسم و رسم کو درمیان سے اٹھا اور امام حقیقت کا (کہ روح ہے) دامن پکڑ اور اس کا اقتدار اپنے اوپر لازم کر کہ وہ امر کے تحت میں ہے بغیر محل کے قرار پذیر نہ ہوگا۔ جب وہ اپنی مسند پر پہنچ جاوے گا۔ تجھ کو خلاصہ فقر اذا تم الفقر فہو اللہ حاصل ہوگا۔ عبارت مذکور اس اشارہ سے معلوم کر۔ ن ار ھ ہرای ت راب ر وح

ساتواں شغل صفات سبعہ میں عنقائے نشان نے آشیانہ قابلیت کو جواہر صفات ذاتی و افعالی کے ساتھ آراستہ کیا تاکہ آشیانہ عین نشان ہو اور عین سے معائنہ کرکے عین پایا حضرت جد امجد فرماتے ہیں۔ بیت

آں بادشاہ اعظم دانستہ بود محکم   پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بدر آمد

یہ عجیب اعجوبہ ہے کہ غیب و شہادت اس میں پائدار ہیں۔ بیت۔

آں شاہد لاہوت کہ در کسوت انسان ست   انسان ست ہماں شخص ز انسانش طلب کن

عالم عین آدم ہے اور آدم ایک ظلمات ہے کہ اس میں آبِ حیات پوشیدہ ہے۔
جس نے پایا پوشیدہ پایا لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ بیت

سیاہی گر بدانی نور ذات ست   بتاریکی درد آبِ حیات است

جہان انسان وانسان شد جہانے   ازیں پاکیزہ تر نتواں بیانے!

اے غواص اگر تو چاہتا ہے کہ درِ ثمین یعنی قیمتی موتی تیرے ہاتھ آئے تو دریائے شہادت کو نگاہ میں نہ لا یہ ایک شیشہ ہے جس کی آب تجھ پر ظاہر ہے اَلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ (اسی آبگینہ سے مراد ہے۔) يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ قامت انسانی کی طرف اشارہ ہے اس کو سمجھ اور اپنے حسن پر نظر کر اور ردّے بعبارت نور علیٰ نور دیکھ اشارہ یہ ہے۔ س ع ب ع ل م ن ج ق اور۔

آٹھواں شغل وحدانیت میں | عالم خفی بیرنگی رکھتا تھا جب اس نے بیرنگی سے رنگ اختیار کیا تو ہر رنگ میں ظاہر ہوا اور کوئی رنگ ایسا نہ تھا جو اس کا مثل ہو صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً لیس کمثلہ شئ ہر شے کی شان میں شایان تھا اور ہر ایک یگانگی پر شاہد اور یقین ہر شے کا شاہدیت وجود کے لیئے ہے نہ انانیت شہود کیلئے خَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأُعْرَفَ اسی معنی کی تائید ہے ہر شہود میں تجلیٔ عین ذات سے ہے جو شیوہ شاہد و مشہود کے ساتھ حلیہ شہود سے مزین اور محلی ہے۔ ہر حلیہ تعین روزن راز رکھتا ہے کہ اس راز سے ہمراز ہے۔ بیت

ففی کل شیئ لہ شاهد   یدل علیٰ انّہ واحد

اے سالک اگر تو ان اسرار پہ مطلع ہونا چاہتا ہے تو اس شغل میں قدم رکھ اور خود سے انتفا اور حق سے اثبات حاصل کر۔ ف ل ل ش ی۔

نواں شغل عالم خفی کے تصور میں | اے اہلِ باطن معلوم کر کہ ہر شے ظاہر و باطن رکھتی ہے۔ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ باطن ایک وجود ہے اور ظاہر بانواع موجود۔ پس مناسب ہے کہ ظاہر کو بہ نسبت باطن کے مشاہدہ کرے کہ

وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰب وجود شہود ظاہر کو استیلاء ہستی سے منور کرتا ہے۔ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ اور ہستی مطلق کے سوا دوسرا وجود نمودار نہیں اور یہ حال جب ہی حاصل ہوتا ہے جب سالک شغل خفی میں مخفی ہو جاتا ہے اشارہ یہ ہے (ت)۔

دسواں شغل مبدا و معاد میں | سلطان عشق نے چاہا کہ گنج کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا کو بروجہ تکمیل ظاہر کرے ترتیب و تنزل نے حسب استعداد بنیاد اِنَّ رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ان مراتب کا آغاز و انجام دے کر بساط ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا پر فرش مودت بچھایا اور ذات بحت میں جو ایک دل کشا باغ ہے تخم محبت ڈالا اور اپنی تجلی سے اتم اور اکمل کیا۔ اگر سالک ان مراتب کو بروجہ کمال حاصل کرنا چاہے تو شغل مبدا و معاد میں مشغولی کرے یہ ہے خراب ان س ح ح س ن اب ا ح۔

گیارھواں شغل خطرات خمس میں | حضرت غیب تمام نسبتوں اور اعتباروں سے معرا و مبرا ہے اس کا وجود اس کی عین ذات ہے اور حضرت وجود دو نسبت رکھتا ہے غیب اور شہادت غیب باطن ہے اور شہادت ظاہر حضرت روح القدس کو وجود صرف کے ساتھ یگانگی کی نسبت تھی مگر اس نے یگانگی کو نہ پہچانا بے گانگی کے رستہ چلا نسبت شہود اختیار کی گرفتار ہوا۔ شہود وجود کے ضد کو کہتے ہیں وجود سے شہود پانچواں مرتبہ ہے نسبت شہود اختیار کی گرفتار ہوا۔ شہود وجود کے ضد کو کہتے ہیں وجود سے شہود پانچواں مرتبہ ہے نسبت ظاہری کے ساتھ آفتاب الوہیت نے کہ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اظہر من الشمس ہے طلوع کیا اور کوکب محبت اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ چمکا اور انوار محبوبیت اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ظاہر ہوئے اور اغوائے عَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی اور ضلالت اُولٰٓئِکَ ھُمُ الضَّآلُّوْنَ نے غیرت کی آگ جہان میں ڈالی جسم اور جان یک رنگ نظر آئی اور اعمالکم عمالکم کما تکونوا یولی علیکم رکار ہوا نسبت باطن برا

ہر ظاہر کے مرتسم ہوئی ظاہر خلق باطن حق نمودار ہوا شہود سے جو باطن ہے یقیناً ذاتی سمجھا کہ اعیان ثابتہ خلق اوّل کے ماتحت ہیں اگر طالب ان اسرار سے واقف ہونا چاہے تو کامل تفحص کرے اور رشد حاصل کرے۔ اشارہ یہ ہے۔

ام م ا ص ا ص ام م ا

مناجات

خالقا پروردگارا کارسازا اکرما — بادشاہا لایزالا بے نیازا دائما

الٰہی جب تو ہم کو اپنے ارادے سے دار القرار ازل الازال سے دار الابتداء ابد الآباد میں لایا تو ہم مضطرب الاحوال ہو گئے فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ اب تو ہم کو زادِ رَاهٍ ادهُمُ هُدًى عطا فرما اور رفیق اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی عطا کر تاکہ سلامتی سے اپنی قدیمی جگہ میں عود کر جائیں کیونکہ اپنے وطن اصلی میں قرار محبوب ہوتا ہے

مثنوی

مارا چو ز ملک لایزالی — انداختہ بایں حوالی

از لطف چو بازمی توانی — یارب بمقام خود رسانی

اے **احد** توحید صرف وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ہم کو صورت ماہ من میں دکھلا کہ یہ تمام نشو و نما تیرے ہی اسماء و صفات کی تجلیاں ہیں اے **صمد** ہمیں جو کچھ غفلت ہوئی ہے اسکو ہوشیاری سے بدل دے اور ہماری طرف سے عذر فَهُمْ غَافِلُوْنَ کا قبول کر۔ اور بتائید وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِیْنَ ہماری دستگیری کر اے **علیم** ہوشیاری وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ کو نسیان نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ سے مبدل نہ کر۔ اور جلباب حجاب کو رخسارہ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ سے اٹھادے اے **قدیم** ہماری ماہیتوں میں جو اندیشہ کو دخل دیا گیا ہے۔ اس سے ہم کو بچا کہ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ اور جو کچھ ہماری استعداد میں ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ اس کو بے مشقت ہمارے سامنے لا۔ **مثنوی**

زلطف آنچہ مطلوب ست مقصود — مہیا کن بوجہ احسنش زود

مکن یارب باں عزو جلالت | بتقدیر قضا آنرا حوالت
معاذ اللہ کار ہر طلب گار | کہ اُفتد با قضا مشکل شود کار
چو دارد کلک یمحو اللہ قدرت | بہ ثبت اثبت اوراساز مثبت
بدہ سامان بلطف بے حسابش | بلوح عندہ ام الکتابش

الٰہی جو ہمارے حق میں بہتر ہو اس کی ہم کو توفیق دے اور جو ہمارے حق میں بہتر نہ ہو اس سے بچا کہ پوشیدہ اسرار کو تو ہی جانتا ہے عَسٰیٓ اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ اور فتنہ عَسٰیٓ اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ کا دروازہ ہم پر نہ کھول. بلکہ دونوں نسبتیں ہم کو یکساں دکھلا۔ اور خوف دریائے موت وحیات سے ہم کو بچا بے خوف رکھ کہ مختار تو ہی ہے تیرے ہی ہاتھ اختیار ہے یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ. الٰہی ظہور حقیقت میں تیرا ہی ظہور ہے اور وجود تیرا ہی وجود ہے حضور تیرا ہی حضور ہے. شہود تیرا ہی شہود ہے. جس نے تیرے ظہور کے موافق وجود کی طرف نسبت پائی اور تیرے کمال کے سبب عنان وجود فلک شہود کی طرف پھیری اس کو بھی زلال بقا چکھا اور اپنے کمال کو پہنچا۔

رباعی

مقصود ظہور کائناتیم ہمہ | سرچشمۂ اسماؤ صفاتیم ہمہ
یارب کہ رسیم از تو باہم بکمال | چوں ماسبب کمال ذاتیم ہمہ

الٰہی جو اپنا کمال طلب کرتا ہے اس کا کمال تیرا جمال ہے اس کی طلب کو ہوائے نفسانی نہ کر کہ یہ سب تیرا ہی کمال ہے. الٰہی جس کو تو نے عزت تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ سے معزز کیا اور کرامت وَلَقَدْ کَرَّمْنَا سے نوازا اس کو ذلت تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ سے ذلیل نہ کر اور مرض فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ سے مریض نہ کر اور جو شخص کہ ذلیل اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ اور شغل اَسْفَلَ السَّافِلِیْنَ رکھتا ہے اس کو سرے سے مرتبۂ عالی وَمَآ اَدْرٰکَ مَا عِلِّیُّوْنَ میں پہنچا اور درجۂ عظیم اَعْظَمُ دَرَجَةً سے مشرف کر۔

رُباعی

یاربّ اثرے بخش مناجات مرا | از لطف روا کن ہمہ حاجات مرا

سیدار بذات خود صفاتم قائم	قائم بصفات خویشتن ذات مرا

بالخیر والعاقبۃ

تمت

قطعۂ تاریخ ابتدائے ترجمہ کتاب ہذا

از منشی محمد سردار خاں صاحب کیفی مرحوم

چوں جواہر خمسہ دیرینہ را اصلی کنوں	ترجمہ گردید و ہم مطبوع گشتہ آنچنان
عاملان دہر را از دیدنش دل شد ز دست	نسخۂ صد کیمیا آمد بدست طالبان
نسخہائے کیمیا را ہر ہوس سوختہ	دیدہ گنج شائگاں حالا بدست این و آن
گر کسے ادراد اعمالش نماید کار خویش	حاصلش باشد متاع دین و دنیا یکسان
وقت فکر سال طبعش کیفی آوازے شنید	نقش و اعمال و دعا در دو ز خلق از آسمان

تقریظ ریختہ کلک جواہر سلک صوفی صافی

مولوی محمد نظام الدین صاحب کیرانوی سلمہ الولی

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست

آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

حمد مر واحدے را کہ عالم صغیر را کہ انسان تعبیر ازاں ست برزخ قرار دادہ از دائرہ کُنْ فَیَکُوْنُ رہانید و باز طبل لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ نواختہ بحکم لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ سلوتگاہ جلال لایزال گردانید و خود بخود تافت. و حسب منطوق لازم الوثوق خَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ خود را بخود شناخت و درود رنا محدود سلکے را کہ سالک سلوک را از من سلک وسعت دادہ بہدایت طالبان گرائید دلبیاست حضرت الوہیت اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ ترسانیدہ از ماوراء رہانید و بورا الورا رسانید وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد میگوید فقیر حقیر نظام الدین کیرانوی

مولدا حنفی مذہبا چشتی مسلکا کہ ایں کتابیست عجیبہ کہ اگر ایں را غذائے رُوح گویم می زیبد و اگر ضیاء القلوب خوانم می سزد معروف بجواہر خمسہ مصنفہ قدوۃ الکاملین زبدۃ الواصلین محمد غوث گوالیاری مترجمہ سالک مسالک طریقت عارف معارف حقیقت صوفی صافی مولوی مرزا احمد بیگ صاحب دہلوی نقشبندی سلمہ تعالےٰ کہ ہر یک جوہر ازاں ہمچو حواس خمسۂ انسانی مشتمل و منضبط و ہر یک را بصفت انفراد فوائد و عوائد جدا. و مجموع من حیث المجموع زوائد و فرائد جدا گویا بحریست کہ قطرہ اش تشنہ را سیرابی دہد و موجش عالم را بیا ساید و کیف مترجمش او ترجمہ داد۔ و لجت دل پیش طالبان نہادنے نے جواہر خمسہ را بمضامین لطیفہ پیراستہ ہمچو لطائف خمسہ انسانے آراست و فیوضش را اجرا دادہ منبع فیض خاص و عام ساخت ۔ ہمیں است کہ در طبع آں تاخیری دورنگے رودادزیرا کہ تا از مبدا فیاض حقیقی اشارتے و از نسبت مصنف اجازتے نیافتہ بحرفی نساختہ و بلفظے نہ پرداختہ وَهٰذَا اَمْرٌ مَرْهُوْنٌ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ الحمدللہ کہ ترجمہ اش را باصل مناسبتے است عجیب و ملازمتے ست غریب کہ از مترجمان احدے را میسر نشد وکیف ہم دیدۂ بصیرت نداشتہ از معنی دور افتادند بل مترجمہ لفظی ہم لغزشہا کردند بامید حطام دُنیا جواہر را خزف کردہ فروختند۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

بالخیر